اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

**WhatsApp Channel Link**

Channel Join Now

نیچے والے ناولز پڑھنے کے لیے ناول نام پر کلک کرے

Bandhan By Mahi Shah Hiba Khan

Ishq E Sehra By Anushy Ahmed

**Lams E Junoon By Zoya Ali Shah**

Black Moon By Nisha Umar (S2)

Dedar E Yaar By Gumnam Larki

Rah E Kamil By Zumar Shahbaz

Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal

Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

# مکمل ناول

# جانِ جاگیر

## (سیزن ٹو)

اینجل عروج

Zubi Novels Zone

رات کے پچھلے پہر سب اپنے اپنے کمروں میں خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے مگر حویلی کی بالائی منزل پہ حویلی کے بڑے بیٹے کے کمرے میں سب جاگ رہے تھے اور وجہ تھی اس کمرے میں موجود ننی سی

نازلی۔۔۔جو دن بھر اپنی نیند پوری کرنے کے بعد رات میں اپنے ماں باپ اور بڑے بھائی کو خوب ستاتی تھی۔

وہ وقفے وقفے سے روتی اپنی موجودگی کا احساس دلا رہی تھی۔۔۔وہ لوگ کب سے اس کے ساتھ کھیل رہے تھے مگر ان میں سے ایک کی اب بس ہونے لگی تھی۔

ماما مجھے بہت نیند آ رہی ہے۔۔۔برحان بیڈ پہ چت لیٹتے جھنجھلا کے بولا۔

ہم نے آپ کو کہا تھا آپ کچھ دنوں تک دادی کے پاس سو جایا کریں مگر آپ کی ہی ضد تھی نا ہمارے ساتھ سونے کی اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔۔۔آئلہ چار دن کی نازلی کو گود میں لیئے ادھر سے ادھر ٹہلتی کندھے اچکا کے بولی۔

تو آپ اسے دادی کے پاس چھوڑ آئیں۔۔۔برحان آٹھ کے بیٹھتے منہ بنا کے بولا۔

بیٹا یہ ابھی بہت چھوٹی ہے اسے ماما کی ضرورت ہے۔۔۔یہ دادی کو تنگ کر دے گی یہ ان کے پاس نہیں رک سکتی ابھی۔۔۔رائد جو صوفے پہ آنکھوں پہ بازو رکھے کچھ دیر پہلے ہی نازلی کو آئلہ کو تھما کے لیٹا تھا اب اٹھ کے بیڈ کی جانب آتے برحان کو سمجھانے لگا۔

تو میں بھی تو چھوٹا ہوں۔۔۔مجھے بھی تو ماما کی ضرورت ہے۔۔۔وہ منہ بسور کے بولا تو رائد اور آئلہ ایک دوسرے کو دیکھ کے مسکرا دیئے۔

اچھا اچھا اب رونا نہیں ہم آرہے ہیں آپ کے پاس۔۔۔ برحان کو رونے کی تیاری پکڑتے دیکھ آئلہ نے جلدی سے اپنے برابر میں کھڑے رائد کو نازلی تھمائی اور خود برحان کی جانب بڑھ گئی۔

یار یہ غلط بات ہے ابھی اتنی دیر سے یہ میرے پاس ہی تھی اب تمہاری باری تھی۔۔۔ اپنی گود میں موجود نازلی کو منہ بسورتے دیکھ رائد نے بے چارگی سے آئلہ کو دیکھا جو برحان کو لیٹاتی خود بھی اسکے ساتھ لیٹنے کی تیاری کر رہی تھی۔

آپ کو ہی پرنسز چاہیئے تھی نا اب آگئی ہے آپکی پرنسز تو سمبھالیں اسے۔۔۔ ہم اور ہمارا بیٹا سو رہے ہیں۔۔۔ ہمیں بلکل ڈسٹرب نہیں کرے گا۔۔۔ ٹھیک سے لیٹتے ہوئے آئلہ برحان کو اپنے ساتھ لگاتی مزے سے بولی۔۔۔ تو

رائد ان ماں بیٹے کو دیکھ کے رہ گیا جو دونوں مزے سے لیٹے سونے کی تیاری کر رہے تھے۔

یار مجھے صبح آفس جانا ہے۔۔۔رائد نے ایک بار پھر احتجاج کیا۔

کوئی بات نہیں تھوڑا لیٹ چلے جائے گا۔۔۔آپ کا اپنا ہی آفس ہے کوئی نکالے گا نہیں۔۔۔آنکھیں موندے آئلہ نے پھر اسی انداز میں کہا تو رائد گہرا سانس بھرتے نازلی کو لیئے ٹہلنے لگا جو ہلکے ہلکے رونا شروع ہو رہی تھی۔

جس طرح رائد نے برحان کے پیدا ہونے پہ خوشیاں منائیں تھیں اس سے دس گنا زیادہ خوشیاں اسنے نازلی کے پیدا ہونے پہ منائیں تھیں۔۔۔

نازلی کے آنے کے بعد رائد کو اپنی زندگی مکمل لگ رہی تھی۔۔۔اسکے پاس اب سب کچھ تھا۔۔۔باوفا محبت کرنے والی بیوی،،،شرارتی سا اسے تنگ کرنے والا بیٹا جس کے ساتھ مستیاں کرتے ہوئے وہ ہر ٹینشن سے آواز ہو جاتا تھا اور اب تو اسکی دعا بھی قبول ہو گئی تھی۔۔۔اسکی فیملی مکمل کرنے کے لیئے اب تو اسکی نازک سی بیٹی بھی آگئی تھی۔۔۔

ان کو دیکھتے ہوئے ہی رائد کی ساری تھکن، پریشانی سب کچھ دور ہو جاتی تھی۔

✿ ✿ ✿

آہستہ آہستہ سب ناشتے کے لیئے ڈائنگ ٹیبل پہ جما ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔۔سربراہی کرسی پہ نور بیگم بیٹھی ہوئیں تھی اور انکے دونوں طرف انکے دونوں بیٹے اپنی اپنی فیملیز کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

رات دیر سے سونے کی وجہ سے اسکول یونیفارم پہنے آئلہ اور رائد کے بیچ والی کرسی پہ بیٹھا برحان نیند سے اونگھ رہا تھا۔

اسنے نیند سے بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ بریڈ کا سلائز اٹھانے کے لیئے ہاتھ آگے بڑھایا کے ٹھیک اسی وقت عشال نے بھی بریڈ اٹھانے کے لیئے ہاتھ آگے کیا دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے سے ٹکرائے تو دونوں نے چونک کے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔اور پھر کیا تھا ہمیشہ کی طرح ان دونوں میں ایک بار پھر جنگ چھڑ گئی تھی۔

پہلے میں نے بریڈ کو ہاتھ لگایا تھا۔۔۔ برحان نے سنجیدگی سے اپنے سامنے بیٹھی عشال کو دیکھ کے کہا۔

جی نہیں پہلے میں نے سلائز اٹھایا تھا۔۔۔۔عشال بھی تڑک کے بولی۔۔۔۔

جب کے بریڈ کا سلائز اب تک دونوں کے ہاتھ میں تھا۔۔۔جسے ایک طرف سے برحان تو دوسری طرف سے ٹیبل کے اوپر آگے کو جھکی عشال پکڑے ہوئے تھی۔

ان دونوں کی آوازوں سے سب اپنا ناشتے کرتے ہوئے انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔یہ تو ان دونوں کے ہمیشہ کا کام تھا وہ جب بھی اکھٹا ہوتے تھے لڑے بغیر نہیں رہتے تھے۔

یہ بریڈ میں ہی لوں گا۔۔۔پہلے میں نے اسے ہاتھ لگایا تھا۔۔۔برحان کے چھوٹے سے ماتھے پل کئی پل پڑے۔

بیٹا آپ دوسری لے لو بہت ساری ہیں۔۔۔نور بیگم نے برحان کو سمجھتے لڑائی ختم کروانی چاہی۔

تو دادی آپ اس سے بولیں یہ دوسری لے۔۔۔جسے میں نے ہاتھ لگایا تھا میں وہی والا سلائزلوں گا۔۔۔برحان اپنی بات پہ مصر تھا۔

کیوں اس پہ تمہارا نام لکھا ہے۔۔۔عشال اسے گھور کے بولی۔

ہاں لکھا ہے لیکن تمہیں نظر نہیں آئے گا کیونکہ وہ صرف اچھے بچوں کو نظر آتا ہے اور تم تو اچھی ہو ہی نہیں۔۔۔برحان نے سنجیدگی سے اسے تپایا تھا جس پہ عشال کا سفید چہرہ لمحے میں سرخ ہوا تھا۔

برحان بری بات ایسے بات کرتے ہیں۔۔۔رائد نے ٹوکا مگر برحان نے اسکی بات ایک کان سے سن کے دوسرے سے نکال دی۔

مجھے اس پہ نام لکھا نظر آرہا ہے لیکن اپنا اس لیئے اسے میں کھاؤں گی۔۔۔ عشال نے ضدی لہجے میں کہا۔

اس سے پہلے سلائز کی کھیچاتانی شروع ہوتی جزلان نے دونوں کے ہاتھ سے سلائز آزاد کرواتے خود کھالیا۔

پاپا۔۔۔چاچو۔۔۔دونوں بیگ وقت منہ کھولے ہونقوں کی طرح جزلان کو دیکھنے لگے جو مزے سے سلائز کھا رہا تھا۔۔۔ان دونوں کے چہرے دیکھتے ٹیبل پہ موجود سب نے اپنی ہنسی بڑی مشکل سے روکی۔

کیاہوا۔۔۔جزلان نے ایسے پوچھا جیسے اسے کچھ پتہ ہی نا ہو۔

یہ میرا تھا۔۔۔دونوں پھر یک زبان بولے۔

تو کیا ہوا یہاں پہ اور رکھے ہیں تم لوگ وہ کھالو۔۔۔جزلان کندھے اچکاتے لاپرواہی سے کہتا اپنے ناشتے کی جانب متوجہ ہو گیا۔

مگر۔۔۔۔

عشال۔۔۔۔اس سے پہلے عشال مزید کچھ کہتی ایمل نے تنبیہہ لہجے میں اسکا نام پکارہ تو وہ خاموش ہو گئی۔

اسکے بعد ان دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی دونوں خاموشی سے ناشتہ کرنے کے بعد رائد کے ساتھ اسکول کے لیئے روانا ہو گئے۔

✿ ✿ ✿۔

وہ فیکٹری کے کسی کام سے جا رہا تھا۔۔۔

تراب خان کے جانے کے بعد اس نے گاؤں کا سارا نظام بہت اچھے سے سمبھالا ہوا تھا۔۔۔ فیکٹری کا کام ہو یا زمینوں کا یا گاؤں میں اور کوئی چھوٹا بڑا کام ہو وہ ہر کام باخوبی سرانجام دیتا تھا۔

وہ گاؤں والوں کے لیئے ایک بہترین سردار ثابت ہوا تھا جو انصاف پسند تھا۔۔۔ گاؤں میں امن برقرار رکھنے کے لیئے ہر ممکن کوشش کرتا تھا۔۔۔

وہ جتنا اچھا سردار ثابت ہوا تھا وہ اتنا ہی اچھا بیٹا، بھائی، شوہر اور باپ بھی ثابت ہوا تھا۔۔۔

شیشے کے سامنے بالوں کو سیٹ کرتے جزلان کی نظریں مستقل بیڈ پہ رکھے استری شدہ کپڑے ہینگر میں لٹکاتی ایمل پہ ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

ایمل بھی بہت اچھے سے جزلان کی نظریں خود پہ محسوس کر رہی تھی مگر وہ انجان بنی اپنا کام کرتی رہی۔

بال سیٹ کر کے خود پہ پرفیوم چھڑکتے جزلان ایمل کے نزدیک آتے ایک دم سے اسکی کمر میں بازو حائل کرتے اپنے ساتھ لگا گیا۔

اس طرح اچانک اسکے اپنے قریب آنے اور اپنے ساتھ لگانے پہ ایک پل کے لیئے ایمل سٹپٹا گئی۔۔ مگر اسکے سٹرونگ پرفیوم کی خوشبو اسکے حواسوں پہ سوار ہوتی اپنے سحر میں جکڑ رہی گئی۔

آہستہ سے اسکے چہرے پہ جھکتے جزلان نرمی سے اسکے لبوں کو اپنی قید میں لے گیا جس سے ایک دم ایمل ہوش میں آئی اور اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھتی اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ مگر جزلان بھی اپنی مرضی کا مالک تھا۔۔۔

اسکے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیتا ایک ہاتھ اسکے ڈھیلے سے جوڑے میں الجھائے خود کو سیراب کرتا رہتا۔

خوب اچھے سے اپنی تشنگی مٹاتے وہ نرمی سے اسکے لبوں کو آواز کرتا پیچھے ہوا تو گہرے گہرے سانس لیتی ایمل نے اسے خشمگیں نظروں سے گھورا جس پہ وہ کھل کے مسکرا دیا۔

میں ایک ہنی مون پلین کرنے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔دونوں بازو اسکی کمر میں حائل کیئے ایمل کے سرخ چہرے پہ نظریں جمائے گھمبیر لہجے میں بولا۔

ہنی مون پلین؟؟؟؟۔۔۔کس کے ساتھ؟؟؟۔۔۔ایمل نا سمجھی سے بے ساختہ بولی۔۔۔

اسنے ایک جھٹکے میں جزلان کے سارے رومینٹک موڈ کا بیڑا غرق کیا تھا۔۔۔جس پہ جزلان نے خفگی سے اسے دیکھا تو ایمل کو اپنی بات سمجھ آئی کے وہ کیا کہہ گئی ہے۔

قسم لے لو میں نے دوسری شادی ابھی تک نہیں کی میری ایک ہی بیوی ہے اور وہ تم ہو۔۔۔اور میرے خیال سے بیوی کے ساتھ ہی ہنی مون پہ جایا جاتا

ہے۔۔۔جزلان نے چڑ کے کہا تو ایمل اپنی مسکراہٹ روکنے کے لیئے لب دانتوں تلے دبا گئی۔

ہاں وہ تو مجھے پتہ ہے مگر تمہیں یوں بیٹھے بیٹھائے شادی کے اتنے سال بعد ہنی مون پہ جانا کہاں سے یاد آ گیا۔۔۔ایمل اسکی قمیض کا کالر ٹھیک کرتی بولی۔

اتنے دن ہو گئے ہیں ہم نے ساتھ اکیلے وقت ہی نہیں گزارا تو میں نے سوچا۔۔۔اس سے پہلے وہ بات پوری کرتا ایمل نے اسکی بات کاٹی

کیا مطلب اکیلے!!!!....ہم جائیں گے تو عشال کو چھوڑ کے جائیں گے۔۔۔ اسنے حیرت سے پوچھا۔۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا کے جزلان یہ کہہ رہا ہے

وہ ایک پل کے لیئے ایمل کو تو اکیلے چھوڑ کے جا سکتا تھا مگر اپنی بیٹی کو وہ سب سے پہلے ہر جگہ لے کے جاتا تھا۔

اب اگر ہمیں اسکے بہن بھائی لانے ہیں تو عشال کو یہیں چھوڑ کے جانا ہو گا نا۔۔۔ جزلان معنی خیزی سے کہتا ایمل کی آنکھیں پھیلا گیا۔

بھائی بہن؟؟؟ ایمل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

کیوں تم نہیں چاہتیں کیا ہم بھی سب کی طرح دو سے چار ہو جائیں۔۔۔ ہماری ایمل کے ساتھ بھی کوئی کھیلنے والا آ جائے۔۔۔ اسے بھی ہم بڑی بہن کے رتبے پہ فائز کر دیں۔۔۔ جزلان ایمل کو مزید خود کے قریب کرتا شوخی سے مسکراتے بولا تو ایمل نظریں جھکا گئی۔

یار سب دو سے تین اور تین سے چار ہو گئے ہیں اور ہم ابھی تک تین کے تین ہی ہیں مجھے بھی سب کی طرح چار ہونا ہے۔۔۔وہ کسی بچے کی طرح ایسے بول رہا تھا جیسے سب کے پاس جتنے کھلونے تھے اتنے ہی اسے بھی چاہیئے تھے۔

جزلان ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے ابھی تم جاؤں تمہیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔ نظریں جھکائے ہی اسکی گرفت سے نکلنے کے لیئے ایمل کسمسائی مگر جزلان اسے چھوڑنے پہ بلکل تیار ہی نہیں تھا۔

نہیں پہلے تم بتاؤں۔۔۔ چلو گی ناہنی مون پہ میرے ساتھ۔۔۔ جزلان نے اپنے سوال پہ زور دیا۔

جزلان میں کہہ رہی ہوں ناہم بعد میں بات کریں گے اس کے بارے میں ۔۔۔ایمل نے معصوم شکل بنائے اسکی جانب دیکھا تو جزلان گہرا سانس بھر کے رہ گیا۔

ٹھیک ہے میں رات کو آؤ گا تو مجھے میرا جواب چاہیئے۔۔۔اوکے۔۔۔۔ جزلان نے تنبیہہ انداز میں کہا تو ایمل دھیرے سے اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔ جس پہ جزلان مسکراتے ہوئے اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتے خدا حافظ کہتا کمرے سے نکل گیا۔

سال گزر گئے تھے عشال پانچ سال کی ہو گئی تھی۔۔۔اتنے سالوں میں ان دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہو گیا تھا۔۔وہ دونوں ہی کبھی اپنے ماضی کو اپنے بیچ نہیں لائے تھے۔۔۔

وہ دونوں ماضی سے نکل کے ایسے آگے بڑھے تھے کے اب آگر پیچھے مڑ کے بھی دیکھتے تو وہاں دور دور تک ماضی دیکھائی ہی نہیں دیتا۔

اتنے سالوں میں جزلان نے اپنی محبت، توجہ اور اسے بے پناہ عزت دیتے ایمل کے دل میں نا صرف اپنا گھر کیا تھا بلکل وہاں ایک ایسا محل تعمیر کر لیا تھا جس میں وہ اپنی تمام تر اچھائیوں سمیت بسا ہوا تھا۔

اور یہی حال جزلان کے دل کا بھی تھا جہاں صرف ایمل حکمرانی کر رہی تھی۔

✿ ✿ ✿۔

اسکول گیٹ کے باہر گاڑی روکتے حسام اور نوال بچوں کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

عشال برحان اور حرا تینوں ایک ہی اسکول میں پڑھتے تھے۔۔۔

برحان اور حرا ایک ہی گلاس میں تھے جب کے عشال ان سے ایک کلاس آگے تھی۔

صبح آفس جاتے وقت رائد برحان اور عشال کو اسکول چھوڑ دیتا تھا اور حسام حرا کو۔۔۔جب کے واپس وہ لوگ ڈرائیور کے ساتھ آتے تھے۔

نوفل کی طعبیت کچھ ٹھیک نہیں تھی اس وجہ سے حسام اور نوال دونوں اسے ڈاکٹر کے پاس لے کے گئے تھے۔۔۔اب جب وہ لوگ واپس حویلی جا رہے تھے تو ان لوگوں نے راستے سے بچوں کو پک کرنے کا بھی سوچا۔۔۔اس لیئے وہ لوگوں اسپتال سے سیدھا بچوں کے اسکول آ گئے تھے۔

اسکول کے باہر کھڑے انہیں پانچ منٹ بھی نہیں گزرے تھے جب اسکول کے مین گیٹ سے انہیں وہ تینوں آتے دیکھائی دیئے۔

واؤ آج تو پھوپھو لینے آئی ہیں۔۔۔نوال کو گاڑی میں بیٹھے دیکھ عشال بھاگ کے اس کے پاس آئی تھی۔

صرف پھوپھو نہیں پھوپھا بھی لینے آئے ہیں۔۔۔آپ لوگوں کی پھوپھو خود ڈرائیو کر کے تھوڑی آئی ہیں۔۔۔گاڑی میں بیٹھتے بچوں کو دیکھتے حسام نے جتایا تو نوال مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا کے رہ گئی۔

اتنے سالوں میں حسام بلکل نہیں بدلا تھا وہ ویسے کا ویسا ہی تھا مزاق کرنے والا چھیڑ چھاڑ کرنے والا بے حد پیار کرنے والا اور اسکے سنگ رہ کے نوال ہر روز ہی نکھرتی جا رہی تھی۔

مجھے کھڑکی والی سائڈ بیٹھنا ہے۔۔۔عشال کو کھڑکی کی طرف بیٹھتے دیکھ حرا معصومیت سے بولی۔

میں بیچ میں بیٹھ جاتا ہوں تم کھڑکی کی طرف بیٹھ جاؤ۔۔۔برحان فورن کہتا جلدی سے عشال کے برابر بیٹھا تو حرا خوش ہوتی کھڑکی کی طرف بیٹھ گئی۔

برحان کی سمجھداری پہ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے حسام اور نوال مسکرا دیئے۔

چلیں۔۔۔حسام نے پیچھے گردن موڑتے پوچھا تو تینوں زور و شور سے ہاں میں سر ہلانے لگے۔

کچھ کھانا ہے۔۔۔مین روڈ پہ گاڑی آتے ہی حسام نے ایک بار پھر پوچھا۔

جی۔۔۔تینوں نے یک زبان کہا۔

حسام نے گاڑی ایک بیکری کے سامنے روکی اور سب سے انکی پسند کی چیزیں پوچھتے گاڑی سے اتر گیا۔

کچھ دیر بعد حسام سب کی من پسند چیزیں لاتے ان کو دینے لگا تبھی ایک لڑکا ہاتھوں میں گلاب کے پھول لیئے انکی کار کے پاس آیا۔

پھوپھا مجھے ایک پھول چاہیئے۔۔۔حسام اسے منا کرنے لگا تھا جب برحان حرا کو تھوڑا سائڈ کرتے کھڑکی سے باہر جھانک کے بولا۔

مگر کس لیئے۔۔۔نوال نے حیرت سے پوچھا۔

اپنی دوست کے لیئے۔۔۔پھوپھا ایک پھول لے لیں۔۔۔برحان نوال کو جواب دیتا حسام سے مخاطب ہوا۔

کون سی دوست کو۔۔۔نوال نے چونک کے پوچھا۔

جب دوں گا تو آپ دیکھ لے گا۔۔۔برحان نے بڑی سہولت سے جواب دیا۔

حسام نے ایک نظر نوال کو دیکھا پھر اس لڑکے سے ایک پھول لیتے برحان کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔

آپ پیسے نہیں دے گا میں خود دوں گا۔۔۔حسام کو جیب میں ہاتھ ڈالتے دیکھ برحان جلدی سے کہتا اپنے اسکول بیگ کی پاکٹ سے پیسے نکالنے لگا۔

پھول دس روپے کا نہیں ہے۔۔۔ برحان کو جیب سے دس روپے نکالتے دیکھ عشال نے بڑی سمجھداری سے طنز کیا۔۔۔ مگر اسکی چمکتی ہوئی نظریں اس سرخ گلاب کے پھول پہ تھیں۔۔۔ جیسے وہ سمجھ رہی تھی کہ برحان نے شاید اس کے لیئے لیا ہے۔

جانتا ہوں۔۔۔۔ برحان بغیر اسکے طنز پہ زیادہ غور کیئے بیگ کی اگلی زپ کھولتے اس میں موجود چھوٹی سی جیب سے دس دس کے کئی نوٹ نکالتے حسام کی جانب بڑھا گیا۔

بیٹا میں پیسے دے دوں گا۔۔۔ حسام نے اسے پیار سے منا کیا۔

نہیں میں چاہتا ہوں اپنی دوست کو پھول میں اپنے پیسوں سے دوں۔۔۔ میں کافی دن سے پیسے بھی اس لیئے ہی جمع کر رہا تھا تاکے میں اپنی دوست کو اپنے

پیسوں سے کوئی گفٹ دے سکوں۔۔۔ برحان نے بڑوں والے انداز میں کہا تو حسام اسکی خودداری دیکھتے اسکے ہاتھ سے پیسے لیتا گن کے پھول والے کو دینے لگا۔

کیا یہ پھول تم نے میرے لیئے کیا ہے۔۔۔ عشال نے بڑے تجسس سے پوچھا۔

تم میری دوست نہیں ہو۔۔۔ میری دوست حرا ہے اور یہ میں نے اپنی دوست حرا کے لیئے لیا ہے۔۔۔ برحان وہ پھول حرا کی جانب بڑھاتے بولا تو عشال منہ بنائے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔ جب کے حرا نے بڑی خوشی سے وہ پھول تھاما تھا۔

یہ بہت پیارا ہے۔۔۔۔ تھینکیو برحان تم میرے سب سے اچھے دوست ہو۔۔۔ حرا چہک کے کہتی اس پھول کو ناک کے پاس کرتی اسکی خوشبو سونگنے لگی۔

تمہیں پھول پسند ہیں نا۔۔۔ برحان نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو حرا تیزی سے اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

ان دونوں کے انداز پہ آگے بیٹھے حسام اور نوال مسکرا دئے۔

میں ایسے ہی پھول تمہیں ھمیشہ دیتا رہوں گا۔۔۔ برحان کے لہجے میں نا جانے کیا تھا کے ایک پل کے لیئے حسام اور نوال نے ٹھٹک کے ایک دوسرے کو دیکھا۔

ہم کچھ زیادہ ہی سوچ رہے ہیں۔۔۔ابھی دونوں بہت چھوٹے ہیں۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا جیسا ہم سوچ رہے ہیں۔۔۔حسام کی نظروں کا مطلب سمجھتے نوال دھیرے سے بولی تو حسام سر ہلاتے واپس ڈرائور نگ پہ فوکس کرنے لگا۔

مگر وہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے کے جو سوچ انکے دماغ میں آئی ہے وہ آگے جا کے حقیقت کا روپ لینے والی تھی۔

✿ ✿ ✿۔

ایمل کے راضی ہوتے ہی جزلان نے دوسرے دن ہی پیرس کے لیئے ویزا لگنے دے دیا تھا جو جان پہچان ہونے کی وجہ سے دو دن میں ہی لگ کے آگیا تھا۔۔۔

جس دن ویزا لگ کے آیا تھا اسکے دوسرے دن ہی جزلان نے پیرس کی دو ٹیکٹس بک کروالیں تھیں۔۔۔

ایمل کو لگ رہا تھا جب عشال کو پتہ چلے گا کہ وہ لوگ اسے لے کے نہیں جا رہے تو وہ خوب رونا دھونا ڈالے گی مگر اسکی توقع کے بر عکس عشال نے خوشی خوشی انہیں جانے کا کہہ دیا تھا۔

وہ لوگ چار دن کے لیئے جا رہے تھے اور ان چار دن میں گاؤں کی ساری ذمیدار رائد کے کندھوں پہ تھی۔۔۔۔۔

جزلان اپنا سارا کام رائد کو سونپتے خود مزے سے نکل گیا تھا۔

ان دونوں کو پیرس آئے آج دوسرا دن تھا رات کھانے کے بعد وہ دونوں کچھ وقت کے لیئے واک پہ نکل گئے تھے۔

روڈ پہ اکا دکا گاڑیاں چل رہیں تھیں۔۔۔چند ایک لوگ تھے جو گزر رہے تھے۔۔۔۔

پیرس میں رات کی ہوائیں اپنے ساتھ ہلکی سی خنکی لیئے ہوئے تھیں۔

وہ دونوں سڑک کنارے ایک دوسرے کذ ہاتھ تھامے چل رہے تھے۔۔۔ بلیک جینز شرٹ کے اوپر لونگ کوٹ پہنے جزلان سامنے دیکھ کے چل رہا تھا جب کے بلیک ہی قمیض شلوار پہنے اپنے گرد شال لپیٹے ایمل چلتے ہوئے وقفے وقفے سے سر اٹھاتی آسمان پہ چمکتا چاند دیکھ رہی تھی جو انکے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

تمہیں پتہ ہے بچپن میں جب میں بابا کے ساتھ کہیں جاتی تھی اور چاند ہمیشہ میرے ساتھ چلتا تھا تو مجھے ایسا لگتا تھا جیسے اسے میں اچھی لگتی ہوں۔۔۔اس

لیئے ہمشیہ میرے ساتھ رہنا چاہتا ہے مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔۔ایمل ایک نظر چاند کو دیکھ کے مسکرائی۔

ٹھیک کہہ رہی ہو تم،،،واقعی چاند تمہیں پسند کرتا ہے کیونکہ اسے تم میں اپنا ہی عکس نظر آتا ہے۔۔۔ جزلان اسکے ہاتھ پہ گرفت مضبوط کرتے دلکشی سے بولا تو ایمل ہنس دی۔

ہنسی کیوں۔۔۔اسکو ہنستے دیکھ جزلان نے ابرو اچکائے پوچھا۔

پتہ نہیں پر کبھی کبھی تمہاری باتیں سن کے ہنسی آجاتی ہے۔۔۔ایمل کندھے اچکا کے بولی تو وہ مسکرا کے سر جھٹک کے رہ گیا۔

وہ دونوں چلتے چلتے اپنے ہوٹل سے کافی آگے نکل آئے تھے۔۔۔ہلکی پھلکی باتیں کرتے قصے کہانیاں سناتے وہ لوگ اپنے میں ہی مگن تھے جب ایک جانی پہچانی آواز نے ایمل کے قدم روکے۔

ایمل۔۔۔۔۔ایمل کے نام کی پکار پہ دونوں نے ایک ساتھ سامنے دیکھا اور بے ساختہ وہ دنگ رہ گئے۔۔۔اور ایسا ہی کچھ حال سامنے والی کا بھی تھا جو جزلان کو دیکھ کے ساکت رہ گئی تھی۔

مہوش نے ایمل کو تو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا مگر جزلان کا منہ نیچے جھکے ہونے کی وجہ سے وہ اسے پہچان نہیں پائی تھی مگر اب جیسے ہی اسنے منہ اٹھا کے اسکی جانب دیکھا مہوش کچھ پل کے لیئے ہل ہی نہیں پائی تھی۔

مہوش۔۔۔ایمل دھیرے سے اسکا نام پکارتی ایک نظر جزلان پہ ڈال کے آگے بڑھ گئی۔۔ مگر اب جزلان کو ایک قدم بھی اٹھانا بہت بھاری لگ رہا تھا۔۔۔اسے اس وقت اندازہ ہو گیا تھا دنیا بہت چھوٹی ہے۔۔۔اسنے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا اپنے ملک سے باہر بھی اسکا ماضی اس طرح سامنے آسکتا ہے۔۔۔اسے اپنے گناہ ایک بار پھر یاد آئے تھے۔۔۔اپنی ساری غلطیاں۔۔۔وہ مہوش سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا اور یہی حال مہوش کا بھی تھا۔

کیسی ہو تم۔۔۔ مہوش کو خاموش بت بنے دیکھ ایمل نے ہی اسے مخاطب کیا۔۔۔۔جس پہ وہ چونک کے واپس حال میں آئی۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔۔۔اور یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ مہوش نے مسکرا کے پوچھا اب اس کے چہرے پہ نا افسردگی تھی نا حیرت بلکے اب وہ خوش نظر آ رہی تھی۔

میں بھی ٹھیک ہوں ہم بس یہاں گھومنے آئے تھے۔۔۔یہ تمہارا بیٹا ہے۔۔۔ایمل نے اپنا حال احوال بتاتے اسکی گود میں دو سالہ بچے کو دیکھتے پوچھا۔

ہاں!!!احد نام ہے اسکا۔۔۔اسنے مسکرا کے کہا

ماشاءاللہ بہت پیارا ہے بلکل تم پہ گیا ہے۔۔۔ایمل نے اس بچے کا گال چھوا تو وہ مسکراتت ہوئے ماں کی گردن میں منہ چھپا گیا۔

تمہارے بچے نہیں ہیں۔۔۔مہوش نے پوچھا۔

میری ایک پانچ سال کی بیٹی ہے۔۔۔وہ پاکستان میں ہے۔۔۔ایمل نے مسکرا کے بتایا۔

تمہاری شادی کب ہوئی اور تم یہاں کیسے۔۔۔ایمل نے تشویش سے سوال کیا۔

تین سال پہلے میری شادی ہوئی تھی اسکے بعد میرے شوہر کی یہاں جوب لگ گئی تو انہوں نے مجھے بھی یہیں بلا لیا۔۔۔اب ہم لوگ یہیں رہتے ہیں پچھلے ڈھائی سال سے۔۔۔مہوش نے تفصیل سے بتایا تو وہ سمجھتے ہوئے سر ہلا گئی۔

تم اکیلی ہو تمہارے ہسبینڈ کہاں ہیں۔۔۔اسے اکیلے دیکھتے ایمل نے استفسار کیا۔

وہ کسی بزنس پارٹی میں گئے ہوئے ہیں۔۔۔احد کی طعبیت کچھ ٹھیک نہیں تھی اس لیئے میں ساتھ نہیں گئی مگر گھر پہ رہ کے بھی یہ باہر جانے کی ضد کر رہا تھا تو میں اس سے ہی تھوڑا گھمانے کے لیئے باہر لے آئے۔۔۔ویسے بھی میرا گھر یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔۔۔مہوش نے تحمل سے بتایا۔

وہ دونوں اپنی باتوں میں لگی ہوئی تھی۔۔۔نا ایمل نے جزلان کو مخاطب کیا تھا نا مہوش نے اور جزلان بھی خود انہیں مخاطب کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔مگر آج جب وہ شخص اسکے سامنے موجود تھا جس کے ساتھ اسنے بہت غلط کیا تھا تو وہ اس سے معافی ضرورت مانگنا چاہتا تھا۔

جزلان خاموشی سے انکی باتیں سنتے انکی جانب آیا۔۔۔وہ شرمندہ تھا مہوش سے نظریں نہیں ملا پارہا تھا مگر اب زندگی نے اسے موقع دیا تھا تو وہ مہوش سے معافی مانگنا چاہ رہا تھا۔

م۔۔۔۔مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔۔وہ دونوں اپنی باتیں کر رہیں تھیں جب جزلان کی آواز پہ دونوں کی نظریں اسکی جانب گئی۔۔۔
اسکے چہرے پہ شرمندہ کے آثار صاف دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ جزلان خان کی آواز لڑکھڑاتی تھی

جانتا ہوں بہت سال گزر گئے ہیں۔۔۔سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔تم اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئی ہو۔۔۔خوش ہو لیکن آج جب تم میرے سامنے ہو تو میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں اپنے گناہ کی۔۔۔اپنی غلطی کی۔۔۔ہو سکے

تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے باندھے سر جھکائے بہت عاجزی سے بولا تو ایمل کو اس پہ ترس آیا۔

میں نے آپ کو اس ہی دن معاف کر دیا تھا جس دن مجھے پتہ چلا تھا کہ ایمل کی شادی آپ سے ہوئی ہے۔۔۔مہوش عام سے لہجے میں بولی تو جزلان نے گردن اٹھا کے اسکی جانب دیکھا۔

ایمل نے میرے لیئے بہت کچھ کیا ہے اور میں نہیں چاہتی تھی کے میرا صبر یا میری کوئی بھی بد دعا میری دوست کے شوہر کے سامنے آئے۔۔۔

میری دوست کی زندگی آپ کے ساتھ جڑ گئی تھی اور میں نہیں چاہتی تھی کے اسکی زندگی کا سکون کبھی بھی کسی بھی وجہ سے برباد ہو اس لیئے میں نے

آپ کو معاف کر دیا تھا۔۔۔مہوش نے نرم لہجے میں عام سے انداز میں کہا تو جزلان نے ممنون نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

خیر آپ لوگ میرے ساتھ چلیں میرے گھر پہ کافی وغیرہ پیتے ہیں۔۔۔ ماحول پہ چھائی افسردگی کا احساس کرتے مہوش نے موضوع بدلہ۔

نہیں بس ہم ہوٹل جائیں گے کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔ایمل نے رسان سے انکار کیا۔

تو کل کوئی پلین بنا لیتے ہیں۔۔۔مہوش نے فورن کیا۔

Zubi Novels Zone

نہیں شاید ہم کل پاکستان واپس چلے جائیں۔۔۔ایمل نے بہانا بنایا وہ جانتی تھی مہوش دوست ہونے کے ناتے کہہ رہی تھی ورنا جزلان کے ہوتے ہوئے ناوہ کمفٹیبل تھی اور ناہی جزلان۔

او۔۔۔اوکے۔۔۔پھر کبھی ملاقات ہوئی تو پھر کبھی سہی۔۔۔مہوش نے اسکی بات سمجھتے کہا اور کچھ دیر بعد خدا حافظ کرتی ایمل سے اسکا نمبر لیتی اپنے گھر کے راستے ہولی۔

مہوش جاچکی تھی مگر ایمل اور جزلان کے بیچ ایک عجیب سی خاموشی آگئی تھی جو ہوٹل جاتے ہوئے بھی نہیں ٹوٹی تھی۔

سارے راستے وہ دونوں خاموش رہے تھے۔۔۔ایک آت بات کرتے اور پھر ایک لمبی خاموشی آجاتی۔

کمرے میں داخل ہوتے ایمل نے شال اتار کے صوفے پہ ڈالی اور بیڈ پہ بیٹھ کے سینڈل کے اسٹیپ کھولنے لگی جب جزلان کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

تم ناراض ہو۔۔۔اسکے بے چینی سے پوچھنے پہ ایمل نے چونک کے اسکی جانب دیکھا جو اسکے سامنے کھڑا پریشان نظر آرہا تھا۔

نہیں تو۔۔۔وہ نارمل لہجے میں جواب دیتی دوسری سینڈل کا اسٹیپ کھولنے لگی۔

تو پھر تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہیں۔۔۔جزلان اب بھی مطمئن نہیں ہوا تھا

ایمل کو ایک دم اندازہ ہوا کے مہوش کے جانے کے بعد واقع ان دونوں کے بیچ میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی اور شاید جزلان اس خاموشی کی وجہ مہوش کو سمجھ رہا ہے۔۔۔

وہ سینڈلز اتار کے جزلان کے پاس آتی دھیرے سے اسکا کوٹ اتارنے لگی۔۔۔ جزلان نے بغیر کچھ بولے کوٹ اتارنے میں اسکی مدد کی۔

جزلان اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کے میں ایک بار پھر ماضی میں چلی گئی ہوں تو ایسا بلکل نہیں ہے۔۔. ایمل اسکے سامنے کھڑی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے نرمی سے بولی۔

وہ ماضی تھا جو گزر گیا۔۔۔اب اگر ماضی کے سو کردار بھی میرے سامنے آ کے کھڑے ہو جائیں تو بھی میں واپس پیچھے نہیں جاؤں گی۔۔۔۔کیونکہ میں جانتی ہوں میرا شوہر اب ایک مخلص، پیار کرنے والا ایک اچھا انسان بن گیا ہے۔۔۔اور اچھے انسان کو بار بار اسکی وہ برائیاں یاد دلانا جو وہ چھوڑ چکا ہے جن پہ وہ شرمندہ ہے ان باتوں کو بار بار یاد کروانا یہ تو اچھی بات نہیں ہے نا۔۔۔وہ مسکرا کے کہتی اسکے سینے پہ سر ٹکا گئی تو جزلان بھی مطمئن ہوتے اسکے گرد احصار بنا گیا۔

آئی لو یو۔۔۔۔جزلان اطمینان سے آنکھیں بند کیئے اسکے سر پہ تھوڑی ٹکائے اسے اپنے ساتھ لگائے محبت سے چور لہجے میں بولا۔

آئی لو یو ٹو۔۔۔ایمل دھیرے سے بولی تو جزلان کی آنکھیں پٹ سے کھلیں۔

کیا کہا تم نے!!!!زرا پھر سے کہو۔۔۔اسے بازو سے تھامے اپنے سامنے کرتے وہ بے یقینی سے پوچھنے لگا۔

اسے اپنے کانوں پہ بلکل یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ ایمل نے اس سے کہا ہے۔۔۔اتنے سالوں میں جو لفظ وہ ایمل کے منہ سے سنا چاہتا تھا وہ بل آخر آج ایمل نے کہہ ہی دیئے تھے۔۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں جزلان۔۔۔۔یہ محبت کیسے اور کب ہوئی میں نہیں جانتی لیکن اب جب مجھے پتہ چل گیا ہے کے مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے تو میں تمہیں اپنے جذبات سے انجان نہیں رہنا چاہتی۔۔۔

میں آج تمہیں بتانا چاہتی ہوں کے میرا وجود تمہارے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔تمہارا ساتھ مجھے مضبوط کرتا ہے۔۔۔تمہارے ساتھ ہونے سے

مجھے اپنی زندگی رنگوں سے بھرپور نظر آتی ہے۔۔۔جب جب تمہارے نام کے ساتھ اپنا نام لگا دیکھتی ہوں مجھے ایک عجیب سا سکون ملتا ہے۔۔۔ایمل جزلان خان یہ نام میرے لیئے سکون کا باعث بنتا ہے۔۔۔۔ مسکراتی نظریں اسکے چہرے پہ ٹکائے اسنے اپنا دل کھل کے جزلان کے سامنے رکھ دیا تھا۔

اتنے پیارے اظہار محبت پہ جزلان تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔۔ ایمل کے لفظ اسکے دل میں اترتے اسے بے حد سکون بخش رہے تھے۔

وہ اپنی خوشی اور تمام تر خذبات کے ساتھ اسکے لبوں کو اپنے لبوں کی نرم گرفت میں لے گیا۔

اسکی سانسوں کو خود میں اتارتے اپنی بے قراریاں اس پہ ظاہر کرتے پیچھے ہوتے ایک جھٹکے سے اسے بیڈ پہ گراتا خود اس کے اوپر آیا۔

روز روز تم مجھے نئی نئی خوشیاں دیتی رہتی ہو مگر آج جو تم نے مجھے خوشی دی ہے اس کے لیئے میں تمہارا بے حد شکر گزار ہوں۔۔۔وہ گھمبیر لہجے میں کہتا اسکی گردن پہ جھکتا اپنا نرم گرم لمس چھوڑتے اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا۔

کندھے سے شرٹ سرکتی محسوس کرتے وہ اسکے گرد اپنا حصار بناتی خود کو اسکے حوالی کرتی آنکھیں موند گئی۔

وہ پوری رات اپنی شدتیں لٹاتا اسے خود میں قید کرتا چلا گیا۔

✿ ✿ ✿

یہ بلکل تم پہ گئی ہے۔۔۔نازلی کے ننے ننے ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے ایک نظر برابر میں اپنے کندھے پہ سر رکھے بیٹھی آئلہ کو دیکھ کے بولا۔

ہمم جیسے برحان بلکل آپ پہ گیا تھا ویسے ہی یہ بلکل ہمیں پہ گئی ہے۔۔۔
آئلہ دھیرے سے مسکرائی۔

آج برحان انکے کمرے میں نہیں تھا وہ عشال کی بحث میں دو دن سے نور بیگم کے پاس ہی سو رہا تھا اور آج بھی وہیں سونے والا تھا۔

دونوں کی نظریں اپنے بیچ میں لیٹی نازلی پہ جمی ہوئیں تھیں۔۔۔جو بلکل آئلہ جیسی تھی۔۔۔اسکی آنکھیں بھی آئلہ کی طرح سرمئی تھیں۔۔

جب پہلی بار نازلی نے آنکھیں کھولیں تھیں تو رائد کو دنیا میں آئلہ کی آنکھوں کے بعد اپنی بیٹی کی آنکھیں دنیا میں سب سے پیاری لگیں تھیں۔۔۔

جاناں مجھے تمہاری آنکھوں سے عشق ہے۔۔۔رائد گردن موڑے ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے اسکی آنکھوں پہ لب رکھ کے بولا تو وہ سرشاری سے مسکرادی۔

میری پہلی محبت تمہاری آنکھیں تھیں۔۔۔اور میں نے کہا تھا مجھے ان کے علاوہ کبھی کسی سے عشق نہیں ہو گا مگر میں نہیں جانتا تھا کہ میرا یہ دعوہ غلط ثابت ہونے والا ہے۔۔۔مجھے دوسری بار بھی عشق ہو گیا ہے وہ بھی اپنی بیٹی کی آنکھوں سے۔۔۔اپنی گود میں موجود نازلی کا ماتھا چومتے نم لہجے میں بولا۔

یہ کیا بات ہوئی آپ ہمارے حصے میں کسی اور کو شریک کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔اسکا نم لہجہ محسوس کرتے آئلہ زرا مسنوعی خفگی سے بولی۔

تم جیلس ہو رہی ہو۔۔۔رائد نے گردن موڑے اسے دیکھا۔

ہاں۔۔۔۔اسنے منہ پھلائے کہا۔

توہوتی رہوں لیکن اب مجھے میری بیٹی کی آنکھیں بھی دنیا کی حسین ترین آنکھیں لگتی ہیں۔۔۔رائد مزے سے کہتا نازلی کے پھولے پھولے گالوں کو چوم گیا۔

ہابیٹی کے آتے ہی آپ کے تو رنگ ہی بدل گئے۔۔۔جائیں ہم نہیں کرتے آپ سے بات۔۔۔وہ رخ پھیرتی اپنی ناراضگی کا اظہار کرنے لگی۔

ہاہاہاناراض ناہو جاناں میری پہلی محبت اور عشق ھمیشہ تم ہی رہوں گی۔۔۔ رائد نے اسے اپنے حصار میں لیتے اسکے بالوں پہ لب رکھے تو وہ بھی اسکے سینے سے آلگی۔

جانتی ہوں۔۔۔اور یہ بھی جانتی ہوں آپ جتنے اچھے شوہر ہیں اتنے ہی اچھے باباہیں۔۔۔اسکے سینے سے لگی آئلہ نازلی کا ہاتھ تھامے پیار سے بولی تو وہ آسودگی سے مسکراہٹ دیا

✿ ✿ ✿۔

آج حویلی میں کافی رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔اتوار کا دن تھا تو حسام اور نوال بچوں کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔۔۔

سب لوگ ہال میں بیٹھے خوش گپوں میں مصروف تھے۔۔۔ان سے کچھ فاصلے پہ ہی بچے کھیلونے بکھرائے اپنے کھیلنے میں مگن تھے۔۔۔جب کچھ دیر بعد ہی عشال کی چیخ سے سب اسکی جانب متوجہ ہوئے۔

کیاہواعشال بیٹا۔۔۔آئلہ اٹھ کے عشال کے پاس آئی۔

بڑی ماما برحان نے میرے بال کھینچے۔۔۔عشال نے فورن شکایت کی

پہلے اس نے حرا سے گڑیا چھینی تھی اور اسے ڈانٹ بھی رہی تھی اسی لیئے میں نے اسے سزا دی اسکے بال کھینچ کے۔۔۔برحان نے فورن وجہ بتائی۔

بیٹا اگر عشال نے گڑیا لی تھی تو یہاں اور بھی گڑیاں تھیں آپ وہ حرا کو دے دیتے مگر اس طرح بال نہیں کھینچنے چاہیئے تھے یہ اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔ آئلہ نے اسے سمجھایا جو حرا کا ہاتھ پکڑے عشال کو گھورنے میں مصروف تھا۔

دیکھیں بڑی مامایہ مجھے گھور رہا ہے۔۔۔اپنی طرف اتنے سارے لوگوں کی سپوٹ پاکے عشال نے ایک بار پھر برحان کو ڈانٹ پروانے کے لیئے اسکی شکایت لگائی۔

برحان۔۔۔عشال کی روندی آواز سنتے رائد نے سختی سے برحان کو پکارہ تو اسنے سنجیدگی سے باپ کو دیکھا۔

سوری بولو عشال سے۔۔۔رائد نے سنجیدگی سے کہا۔

میں سوری نہیں بولوں گا۔۔۔اس نے حرا کو ڈانٹا ہے وہ ہرٹ ہوئی ہے اس لیئے سوری عشال بولے گی حرا کو۔۔۔برحان کا حرا کے لیئے جنونی لہجہ دیکھتے سب لوگ دنگ رہ گئے۔۔۔وہ اتنا سا بچہ جس طرح سے حرا کے لیئے لڑ رہا تھا یہ سب کے لیئے ہی حیران کن تھا

برحان کا حرا کی طرف داری کرنا۔۔۔اسکا ساتھ دینا۔۔۔اسکے لیئے کسی سے بھی لڑ جانا اور پھر حسام نے جو بتایا تھا برحان کا حرا کو پھول دینا یہ سب انہیں عجیب طرح سے پریشان کر رہا تھا۔

میں سوری نہیں بولوں گی۔۔۔میں نے اسے سہی ڈانٹا ہے۔۔۔وہ میری گڑیا توڑ دیتی۔۔۔عشال فورن بولی۔

میں نہیں توڑتی۔۔۔میں بس کھیل رہی تھی۔۔۔حرا نے رونی صورت بنائے آہستہ سے کہا۔

دیکھاماما یہ بس کھیلناچاہ رہی تھی مگر عشال نے اس سے گڑیالے لی یہ بہت گندی ہے کسی کواپنے کھیلونوں سے کھیلنے نہیں دیتی۔۔۔چھوٹے سے برحان کی رنگت غصے سے سرخ ہونے لگی۔

تم ہو گندے پندے اور یہ حرا کھیرا ہے گندی۔۔۔عشال نے فورن ان دونوں کو چڑایا۔

عشال کی باتیں سن کے سب کے چہروں پہ دبی دبی ہنسی آگئی جو برحان سے چھپی نہیں رہی تھی۔۔۔اور یہ ہنسی ہی اسکے غصے کواور بڑھا گئی۔

ابھی بتاتا ہوں کون ہے گندا۔۔۔برحان غصے سے عشال کی جانب بڑھا تو وہ فورن آئلہ کے ساتھ چپکی

برحان بیہویور سیلف۔۔۔رائد نے سختی سے کہاتو برحان رک گیا۔

چلو حراہم اوپر میرے کمرے میں جاکے کھیلتے ہیں یہ تو ہے ہی گندی تبھی تو اسکے ماماپاپااسے یہاں چھوڑ کے گھومنے گئے ہیں۔۔۔برحان نے حراکاہاتھ پکڑتے وہاں سے جانے سے پہلے اسے تپاناضروری سمجھا۔

جی نہیں وہ لوگ گھومنے نہیں گئے کام سے گئے ہیں۔۔۔عشال نے اسے گھورتے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔

جی نہیں وہ لوگ گھومنے گئے ہیں تمہیں چھوڑ کے۔۔۔برحان نے ایک بار پھر چھیڑاتو عشال رونے والی ہو گئی۔

برحان۔۔۔رائد نے آنکھیں دیکھائی تو وہ جلدی سے حراکو لیتااوپر بھاگ گیا۔

بڑے پاپا کیا واقعی میں گندی ہوں اس لیئے ماما پاپا مجھے چھوڑ کے گھومنے گئے ہیں۔۔۔آئلہ کے حصار میں کھڑی عشال نے معصومیت سے نچلا ہونٹ باہر نکالے آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں لیئے پوچھا تو رائد اسکے پاس آتے اسے گود میں اٹھا گیا۔

نہیں بچہ۔۔۔آپ تو جانتی ہو نا برحان آپ کو تنگ کرنے کے لیئے کچھ بھی بولتا رہتا ہے۔۔۔ورنا میری بیٹی تو بہت پیاری ہے۔۔۔بھلا ماما پاپا اتنی پیاری بیٹی کو چھوڑ کے کیوں اکیلے گھومنے کے لیئے جائیں گے وہ لوگ کام سے گئے ہیں نا کل تک واپس آجائیں گے ہمممم۔۔۔رائد نے اسکا گال چومتے اسکی آنکھیں صاف کیں۔

اب آپ نے رونا نہیں ہے بلکل بھی اوکے۔۔۔رائد نے پیار سے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

مگر اب میں کھیلوں کس کے ساتھ۔۔۔عشال نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

آپ نوفل کے ساتھ کھیلو۔۔۔اسے اپنے ٹوئز دیکھاؤ۔۔۔نوال نے صوفے پہ بیٹھے نوفل کو نیچے بیٹھایا تو وہ خود ہی کھلونوں کی جانب بڑھ گیا۔۔جسے دیکھتے عشال بھی رائد کی گود سے اترتی اسکے ساتھ چل دی۔

برحان اور عشال کی تو ایک سیکنڈ کی بھی نہیں بنتی۔۔۔اگر ان دونوں کو کچھ دیر کے لیئے اکیلا چھوڑ دیا جائے تو یہ دونوں تو ایک دوسرے کے بال ہی نوچ لیں گے۔۔۔نوال تاسف سے سر ہلا کے بولی تو سب ہی مسکرا دیئے۔

بچے ہیں بڑے ہوں گے تو ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔رائد نے مسکرا کے کہا۔

ہاں مگر حرا اور برحان کی خوب بنتی ہے۔۔۔۔تم نے دیکھا نہیں کیسے برحان حرا کی سائڈ لے رہا تھا۔۔۔مجھے تو لگتا ہے ہمیں ابھی سے انکے مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہیئے۔۔۔ویسے مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے برحان کو اپنا داماد بنانے میں۔۔۔بلکے میں تو کہتا ہوں ابھی سے انکی بات پکی کر دیتے ہیں کیوں مزا آئے گا نا۔۔۔حسام دونوں ہاتھ صوفے کی پشت پہ پھیلائے مزے سے بولا۔

ابھی بچے بہت چھوٹے ہیں بڑے ہونے تک نا جانے انکا ذہن کیا سے کیا ہو جائے۔۔۔اس لیئے ابھی ہمیں ایسا کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔۔۔جب بڑے ہوں گے تو جو انکا فیصلہ ہو گا وہ ہمیں منظور ہو گا۔۔۔۔نور بیگم نے رسان سے کہا تو سب نے انکی بات سے اتفاق کیا۔

✿ ✿ ✿

گھوم آئے پیرس۔۔۔خوب مزا کیا ہو گا۔۔۔اپنی ساری زمیداری میرے کندھوں پہ ڈال کے۔۔۔آفس سے واپسی کے وقت رائد نے جزلان اور ایمل کو ایئرپورٹ سے ریسیو کیا تھا۔۔۔ان دونوں کو ریسیو کرنے کی وجہ سے وہ آج جلدی آفس سے نکل گیا تھا اور اب گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اپنے برابر والی سیٹ پہ بیٹھے جزلان کو چھیڑ رہا تھا۔

گھومنے کون گیا تھا۔۔۔میں بتا کے تو گیا تھا نا کے کسی کام سے جا رہا ہوں۔۔۔ جزلان نے چونک کے جواب دیا۔۔۔

اسنے حویلی میں کسی کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ اور ایمل شادی کے اتنے سالوں بعد ہنی مون پہ جا رہے ہیں۔۔۔اسنے حویلی میں یہی کہا تھا کے جب وہ

گھومنے پھرنے کا بہت شوقین ہوا کرتا تھا تب اسنے وہاں کوئی فلیٹ لیا تھا جو ایمل سے شادی کے بعد اسکے نام کر دیا تھا۔۔۔اب وہاں آنا جانا ہوتا نہیں تھا اس لیئے وہ اس فلیٹ کو بیچنا چاہا رہا تھا جس میں ایمل کے کچھ سائن کی بھی ضرورت تھی۔۔۔اس لیئے وہ ایمل کو اپنے ساتھ لے کے جا رہا تھا۔۔۔ مگر رائد بھی اسکا ہی بھائی تھا آخر وہ جان ہی گیا تھا کہ وہ کوئی فلیٹ کے چکر میں نہیں بلکے گھومنے گئے ہیں۔

ہاں ہاں جیسے مجھے تو کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔۔۔رائد نے معنی خیز نظروں سے اسکی جانب دیکھا تو وہ ایک پل کے لیئے گڑ بڑا گیا جب کے پیچھے بیٹھی ایمل رائد کی بات سنتے سٹپٹاتی باہر ایسے دیکھنے لگی جیسے وہ انکی باتیں سن ہی نہیں رہی ہوں۔۔۔

ہاں گیا تھا گھومنے۔۔۔اپنی بیوی کے ساتھ اکیلے کچھ وقت گزرانا چاہتا تھا ۔۔۔ تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔۔ جزلان نے دھڑلے سے کہا تو رائد مسکرا کے نفی میں سر ہلا کہ رہ گیا۔

وہ لوگ شام سات بجے حویلی پہنچے۔۔۔ جزلان نے جیسے ہی ہال میں قدم رکھا عشال فورن سے بھاگ کے اسکے پاس آئی۔

پاپا۔۔۔۔ جزلان کے پیروں سے لپٹے خوشی سے چہکی تو جزلان نے اسے گود میں اٹھایا۔

پاپا کی جان کیسی ہو آپ۔۔۔ جزلان اسکا گال چومتے اندر بڑھا۔

میں ٹھیک ہوں مگر میں نے آپ کو بہت مس کیا۔۔۔عشال منہ بنائے بولی۔۔۔تو جزلان کو اس پہ ڈھیر سارا پیار آیا۔

اچھا!!!صرف پاپا کو مس کیا ماما کو نہیں۔۔۔جزلان کی گود سے اسے لیتی ایمل رزاخفگی سے بولی تو عشال نے اسکے ناراض ہونے کے ڈر سے اسکی گردن میں باہیں ڈالتے اسکے گال چومیں۔

میں نے آپ کو بھی بہت مس کیا۔۔۔وہ تیزی سے بولی جس پہ ایمل مسکراتے ہوئے اسے کس کے گلے لگا گئی۔

وہ لوگ ابھی سب سے ملتے صوفے پہ بیٹھے تھے جب برحان بھاگتے ہوئے آیا۔

چاچو۔۔۔اسکے پاس آتے ہی جزلان نے اسے اپنی گود میں بیٹھایا۔

چاچو آپ میرے لیے ویڈیو گیم لائے ہیں نا۔۔۔ برحان نے فورن اپنے مطلب کی بات پوچھی۔

نہیں وہ صرف میرے لیئے کھلونے لائے ہیں۔۔۔ماں کے ساتھ بیٹھی عشال نے فورن مداخلت کی۔

چاچو آپ میرے لیئے لائے ہیں نا۔۔۔ برحان نے عشال کو پوری طرح نظر انداز کیا۔

پاپا اسے بتادیں آپ صرف میرے لیئے لائے ہیں۔۔۔عشال نے یقین سے باپ کو مخاطب کیا۔۔۔جیسے ابھی وہ کہے گا کے ہاں وہ صرف اسکے لیئے ہی لایا ہے مگر یہاں عشال کی امیدوں پہ پانی پھر گیا تھا۔

میں سب کے لیئے انکے پسند کے کھلونے لایا ہوں۔۔۔جزلان نے مسکرا کے بتایا تو برحان کھل اٹھا اور جتانے والے انداز میں عشال کو دیکھا جس پہ وہ منہ بناتی اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔

آپ سارے اسسے ہی دے دے گا مجھے نہیں چاہیئے۔۔۔عشال غصے اور دکھ سے کہتی تیزی سے وہاں سے بھاگ گئی

ایسے کیا ہوا۔۔۔ایمل ایک دم پریشان ہوئی۔

کچھ نہیں بس کل ان دونوں کی لڑائی ہو گئی تھی اس لیئے عشال ایسا بیہو کر رہی ہے۔۔۔رائد نے وجہ بتائی۔

میں دیکھتا ہوں۔۔۔برحاں کو صوفے پہ بیٹھا کے جزلان اٹھنے لگا جب آئلہ نے اسے روک دیا۔

نہیں جزلان بھائی آپ نہیں جائیں گے۔۔۔برحان نے ناراض کیا ہے تو برحان ہی منائے گا۔۔۔برحان جو مزے سے صوفے پہ بیٹھا ہوا تھا ماں کی بات پہ ایک دم سیدھا ہوا۔

میں نہیں منا رہا۔۔۔ناراض ہے تو ہوتی رہے۔۔۔وہ لاپروائی سے بولا۔

ادھر آؤ۔۔۔آئلہ نے نرمی سے اسے اپنے پاس بلایا۔

برحان اپنی جگہ سے اٹھتا ماں کے سامنے کھڑا ہوا تو آئلہ نے نرمی سے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیئے۔

برحان ہم نے آپ کو کل کیا سمجھایا تھا۔۔۔آئلہ نے اسکے معصوم چہرے کو دیکھتے پوچھا جس پہ اسنے دوپٹے کی آڑ میں چھپا ماں کا چہرہ دیکھتے ذہن پہ زور ڈالتے یاد کرنے کی کوشش کی کے آئلہ نے اسے کل کیا سمجھایا تھا۔

برحان ہم نے کل بتایا تھا نا کسی کو ناراض کرنے سے کسی کا دل دکھانے سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔۔۔

جو بچہ لڑائی کرتا ہے وہ گندہ بچہ بن جاتا ہے۔۔۔اور گندے لوگ کبھی اللہ تعالیٰ کے قریب نہیں جا سکتے۔۔۔تو آپ بتاؤ آپ گندے بچے ہو۔۔کل

اسے کھانا کھلاتے ہوئے آئلہ نے جو اسے سمجھایا تھا آج وہیں بات واپس دھراتے ہوئے سوال کیا۔

میں اچھا بچہ ہوں۔۔۔ برحان نے چہک کے کہا تو سب مسکرا دیئے۔

آپ چاہتے ہو کے اللہ تعالیٰ آپ سے ناراض ہو جائیں؟۔۔۔ اسنے پھر پوچھا۔

نہیں۔۔۔ وہ آہستہ سے بولا۔

مگر آپ نے تو عشال کو ناراض کیا ہے اور اب آپ اسے منانے بھی نہیں رہے اس سے سوری بھی نہیں کہہ رہے۔۔۔ تو اب آپ بتاؤ کیا یہ ٹھیک ہے۔۔۔ آئلہ نے نرمی سے پوچھا جس پہ وہ دھیرے سے نفی میں سر ہلا گیا۔

ماما کیا اللہ تعالیٰ مجھے سے ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔اسنے معصومیت سے استفسار کیا۔

آ گر آپ عشال سے سوری کر کے اس سے دوستی کر لو گے تو اللہ تعالیٰ آپ سے ناراض نہیں ہوں گے۔۔۔آئلہ نے اسکے بال ٹھیک کرتے مسکرا کے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا۔

میں ابھی عشال کو منا کے لاتا ہوں۔۔۔برحان جلدی سے کہتا باہر کی جانب بھاگا وہ جانتا تھا عشال لان میں لگے جھولے پہ بیٹھی ہو گی۔۔۔جب بھی ان دونوں کی لڑائی ہوتی تھی یا وہ اداس ہوتی تھی تو وہیں جا کے بیٹھتی تھی۔

اسکی جلد بازی پہ سب کے چہروں پہ سکون بھری مسکراہٹ آ گئی۔۔۔

وہ بہت سمجھدار بچہ تھا۔۔۔سب کا خیال رکھتا تھا۔۔۔چھوٹی عمر ہونے کے باوجود اگر اسے کوئی بات سمجھائی جاتی تھی تو وہ جلد سمجھ جاتا تھا۔۔۔لیکن کبھی کبھی ضد اور غصے میں آ کے وہ سب کچھ بھول بھی جاتا تھا مگر اسکی ماں تھی اسے سمجھانے کے لیئے وہ سمجھاتی تھی تو وہ ٹھیک ہو جاتا تھا۔۔۔بلکے یہ کہنا بہتر ہو گا کہ وہ آئلہ کی کوئی بات رد نہیں کرتا تھا۔

وہ باہر آیا تو عشال اکیلی جھولے پہ منہ لٹکائے بیٹھی تھی۔۔۔وہ بھی خاموشی سے جا کے اسکے ساتھ بیٹھتا تو عشال نے رخ پھیر لیا۔

سوری۔۔۔برحان نے اسکا کندھا ہلاتے کہا مگر عشال نے کوئی جواب نا دیا۔

عشال میں سوری کر رہا ہوں۔۔۔تم کچھ جواب کیوں نہیں دے رہیں۔۔۔

برحان نے اس بار اسکا چہرہ اپنی جانب کرنا چاہا جب عشال جھٹکے سے جھولے سے اتر کے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

اس سے پہلے وہ اندر جاتی برحان فورن اسکے سامنے آیا اور کان پکڑ کے کھڑا ہو گیا۔

سوری!!!!مجھے تمہیں تنگ نہیں کرنا چاہیئے تھا اور نا ہی مجھے کل تمہارے بال کھینچنے چاہیئے تھے۔۔۔وہ کان پکڑے اسکے سامنے کھڑا پیار سے بولا۔

مجھے پتہ ہے تم ابھی سوری کر رہے ہو بعد میں پھر مجھ سے لڑو گے۔۔۔عشال نے منہ بنائے کہا۔

نہیں اب میں تم سے نہیں لڑوں گا۔۔۔ماما کہتی ہیں جو لڑتا ہے وہ گندہ بچہ ہوتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔۔۔اس لیئے اب ہم نہیں لڑیں گے آج سے ہم دوستی کر لیتے ہیں۔۔۔ برحان نے جلدی سے کہتے اپنا ہاتھ اسکے آگے بڑھایا۔

بولو بنو گی میری دوست۔۔۔ برحان نے مسکرا کے پوچھا تو عشال نے خوشی خوشی اسکا ہاتھ تھاما۔

اب ہم بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔۔اس سے ہاتھ ملاتے عشال خوشی سے بولی۔

بیسٹ فریڈ ایک ہوتا ہے۔۔۔اور میری بیسٹ فرینڈ حرا ہے اس لیئے تم صرف میری فرینڈ ہو۔۔۔ برحان نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

لیکن میں تو تمہاری بیسٹ فرینڈ بنا چاہتی ہوں۔۔۔عشال کا منہ لٹکا۔

ایک کام کرتے ہیں میں تمہارا بیسٹ فرینڈ اور میری بیسٹ فرینڈ حرا یہ ٹھیک ہے۔۔۔برحان نے حل پیش کیا جو عشال کے بلکل بھی سمجھ میں نہیں آیا مگر وہ یہ سوچ کے ہی خوش ہو گئی تھی کے وہ اسکا بیسٹ فرینڈ ہے

اوکے۔۔۔دونوں نے زور سے ایک بار پھر ہاتھ ملاتے اپنی دوستی ہمیشہ کے لیئے پکی کی مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے یہ دوستی آگے جا کے کیا رخ اختیار کرنے والی تھی۔

✿ ✿ ✿۔

(چند سال بعد)

بچے بڑے ہو رہے تھے اور ساتھ ساتھ حویلی کی رونق میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

تین سال پہلے ایمل نے دو جڑواں بچوں کو جنم دیا تھا۔۔۔مالا اور زید۔۔۔زید ملا سے پورے ایک منٹ بڑا تھا اس وجہ سے مالا حویلی کی سب سے چھوٹی بچی مانی جاتی تھی جو جزلان کے ساتھ ساتھ سب کی لاڈلی تھی۔۔۔

ایمل زید اور مالا کے پیچھے بھاگتے بھاگتے انہیں کھانا کھلا رہی تھی جو ایک نوالہ کھا کے بھاگ جاتے اور پھر واپس نہیں آتے اس وجہ سے ایمل ہی انکے پیچھے پیچھے آدھے گھنٹے سے گھوم رہی تھی۔۔۔وہ ایک کو پکڑ کے بیٹھاتی تو دوسرا بھاگ جاتا۔۔۔انکے پیچھے پھرتے پھرتے اسکی اب بس ہو گئی تھی۔

یہ رکھا ہوا ہے ان دونوں کا کھانا کھلاؤں انہیں میں تھک گئی ہوں اب۔۔۔

صوفے پہ بیٹھے کام کرتے جزلان کے سامنے ٹیبل پہ میٹھے دلیے کا باؤل رکھی بیڈ پہ جا کے بیٹھ گئی۔

پاپا۔۔۔آ۔۔۔مالا نے اسکے پاس آتی اسکا بازو ہلا کے اسکے سامنے منہ کھولے کھڑی ہو گئی۔

آپ بیٹھو ابھی ماما کھیلائیں گی۔۔۔

ایمل یار میں زمینوں کا حصاب کر رہا ہوں تم کھلا دو۔۔۔مالا کا گال تھپتھپا کے کہتے جزلان ایک فائل پہ جھکتے ایمل سے بولا۔

پورا دن میں ہی انکے پیچھے بھاگتی ہوں۔۔۔آج تم گھر میں ہو نا تو زرا تم بھاگو انکے پیچھے۔۔۔ایمل تپ کے کہتی بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگائے اپنے دونوں

بچوں کو دیکھنے لگی نو ٹیبل پہ رکھے پیپر اٹھا کے نیچے بیٹھے ان سے کھیل رہے تھے۔

میں منا نہیں کر رہا میں کھلا دوں گا مگر میرا بس تھوڑا سا کام رہ گیا ہے جب تک تم کھلا دو پھر میں دیکھ لوں گا۔۔۔ جزلان اسے دیکھے بغیر اپنے کام میں مصروف رہا۔

مگر مجھے تو لگتا ہے ابھی تمہیں کام کرنے میں مزید دو گھنٹے لگنے والے ہیں۔۔۔ ٹیبل کے پاس ہی نیچے بیٹھے اس کی محنت کا ستیاناس کرتے اپنے بچوں کو دیکھتے کہا۔

کیا مطلب۔۔۔اسی طرح کام میں مصروف نا سمجھی سے پوچھا۔

تمہیں یاد ہے جزلان جب مالا اور زید ہوئے تھے تب تم نے کہا تھا کے ہمیں دو سے چار کی جگہ پانچ کر کے تم نے میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔۔۔ایمل نے اپنی امرتی ہوئی ہنسی کو بڑی مشکل سے قابو کیا

ہاں تو۔۔۔وہ اسی طرح اپنے سامنے رکھی فائنل پہ جھکے جھکے بولا۔

تو اسی سر کو زرا نیچے جھکاؤ اور دیکھو تمہارے بچوں نے کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔۔۔ایمل مزے سے بولی تو جزلان نے ایک نظر نا سمجھی سے اسے دیکھا اور پھر جیسے ہی گردن جھکائے نیچے دیکھا ایک دم اسے چار سو چالیس ولٹ کا جھٹکا لگا۔

یہ کیا کیا۔۔۔میری دو گھنٹے کی محنت۔۔۔کاغذوں کے چھوٹے بڑے ٹکڑے دیکھتے اسنے اپنی محبت ضائع ہونے پہ سر تھاما۔۔۔جب کے اسکی یہ حالت دیکھتے ایمل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

تم وہاں بیٹھ کے مزے سے ان دونوں کو میری محنت برباد کرتے دیکھ رہی ہو روک نہیں سکتیں تھیں۔۔۔جزلان نے مالا کو اٹھا کے صوفے پہ بیٹھاتے ساتھ ایمل کو گھورا جو ابھی تک ہنس رہی تھی۔

میرے بچے کھیل رہے تھے میں کیسے روک سکتی تھی انہیں۔۔۔ایمل بیڈ سے اٹھتی ٹیبل کے پاس بیٹھے زید کو گود میں اٹھا گئی۔

یہ کھیلنے کی چیز نہیں تھی۔۔۔جزلان نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا تو وہ لب دبائے ہنسی روکتی زید کو بیڈ پہ بیٹھا کے واپس اسکی جانب آئی۔

آ گر کھیلنے کی چیز نہیں تھی تو سمبھال کے رکھنے چاہیئے تھے۔۔۔ایسے کھلے عام رکھے ہونگے تو میرے معصوم بچوں کو کیا پتہ کے یہ کام کی چیز ہے یا نہیں۔۔۔مالا کو گود میں لیتی ٹیبل پہ رکھا باؤل اٹھاتے اسنے سارا الزام جزلان پہ ڈالا جس پہ وہ اسے بس دیکھ کے رہ گیا۔

کیا ہوا حصاب کتاب نہیں کروں گے۔۔دونوں بچوں کو اپنے سامنے بیٹھاتی ان کے ایک ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے جزلان کو اپنا سامان سمیٹتے دیکھ پوچھے بغیر نہیں رہ سکی۔

پہلے انہیں کھلا پلا کے سلا دو پھر کروں گا۔۔۔اپنا سامان سمیٹ کے بیڈ پہ آتے جزلان نے مالا کو اپنی گود میں بیٹھایا تا کے ایمل دونوں کو آسانی کھلا سکے۔۔۔اور وہ بھاگیں نہیں۔

مرضی ہے تمہاری۔۔۔ایمل کندھے اچکا کے کہتی چمچے میں دلیہ لیئے زید کے منہ میں ڈال گئی۔۔۔جب کے جزلان تاسف سے سر ہلا کے رہ گیا۔

✿ ✿ ✿۔

حرا دوائی نہیں پیو گی تو بخار ٹھیک کیسے ہو گا۔۔۔نوال حرا کے پاس دوائی لیئے کب سے بیٹھی ہوئی تھی مگر حرا تھی کے دوائی پینے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

نوال کچھ دنوں کے لیئے خان حویلی رکھنے آئی ہوئی تھی۔۔۔نور بیگم کی طعبیت ٹھیک نہیں تھی جس وجہ سے وہ انکے پاس آگئی تھی۔۔۔

ہال میں سارے بچے کھیل رہے تھے۔۔۔عشال اور برحان سپارہ پڑھنے گئے ہوئے تھے۔۔۔وہ دونوں حویلی سے کچھ ہی دور گاؤں کے مولوی صاحب کے گھر پڑھنے جاتے تھے۔۔۔جب سے ان دونوں کی دوستی ہوئی تھی تب سے اب انکی لڑائی بہت کم ہوتی تھی آ گر ہوتی بھی تھی تو دونوں ہی ایک دوسرے کو منا لیتے تھے۔

پھپھو متھے پیلا دیں (پھو پھو مجھے پلا دیں)۔۔۔تین سالہ مالا نوال کے گھٹنے کے پاس کھڑی اپنی ہلکی تو تلی زبان میں بولی تو نوال ہنس دی۔

بیٹا یہ شربت نہیں دوائی ہے۔۔۔آپ نہیں پی سکتیں۔۔۔نوال نے پیار سے سمجھایا مگر وہ پھر بھی منہ کھولے اسکے پاس ہی کھڑی رہی۔

ماما مجھے نہیں پینی۔۔۔حرا نے برا سا منہ بناتے نوال کا ہاتھ پرے دھکیلا۔

حرا بیٹا دوائی تو پینی پڑے گی ناورنا آپ کے بابا کیا بولیں گے!!!نانی کے گھر جاکے میری بیٹی بیمار ہو گئی اب میں وہاں نہیں بھیجوں گا اس سے۔۔کیا آپ چاہتی ہو آپ یہاں نا آؤ۔۔۔آئلہ کچن سے آکے حرا کے ساتھ بیٹھتی پیار سے بولی تو حرا نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا۔

چلو پھر شاباش تھوڑی سی پی لو۔۔۔نوال کے ہاتھ سے دوائی کا چمچہ لیتے اسنے حرا کی جانب کیا۔

مگر بڑی ممانی یہ کڑوی ہوتی ہے۔۔۔دوائی کو دیکھتے اسنے عجیب سا منہ بنایا۔

آ گر سہی ہونا ہے تو تھوڑی سی کڑواہٹ تو برداشت کرنی پڑے گی۔۔۔آئلہ نے چمچہ اسکے منہ کے سامنے کہا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی منہ کھول گئی۔۔

شاباش۔۔۔اب دیکھنا آپ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔آئلہ نے اسکے سر پہ پیار کیا تو وہ مسکرا دی۔

شکریہ بھابھی آپ نے پلا دیا ورنا میرے سے تو بہت نخرے کرتی ہے۔۔۔ نوال نے سکون کا سانس لیا۔

ماما مجھے بھی۔۔۔چار سالہ نازلی ماں کے ہاتھ میں دوائی کی بوتل دیکھ کے فون منہ کھولے اسکے پاس آئی۔

نہیں یہ آپ کے پینے کے لیئے نہیں ہے۔۔۔آئلہ اسے سائڈ کرتی اٹھ کے وہاں سے نکل گئی۔

جب نازلی منہ بناتی واپس مالا اور زید کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

نازلی جیسے جیسے بڑی ہو رہی تھی ویسے ویسے اسکی شرارتیں بھی بڑھتی جا رہیں تھیں۔۔۔پہلے تو وہ لوگ صرف برحان کو شرارتی سمجھتے تھے مگر اب انہیں پتہ چلا تھا کے وہ تو برحان سے بھی چار ہاتھ آگے ہے۔

کچھ دیر کھیلنے کے بعد وہ تینوں صوفے پہ بیٹھے نوفل کے پاس آئے جو نوال کا موبائل لیئے اس میں گیم کھیل رہا تھا۔

نوفل باقی بچوں کی نسبت شروع سے ہی سنجیدہ مزاج تھا۔۔۔نا کسی سے زیادہ بات کرتا تھا نا دوسرے بچوں کی طرح شرارتیں کرتا تھا۔۔۔اسے جہاں بیٹھا دو وہ وہیں بیٹھا رہتا تھا۔۔۔اپنے کام سے کام رکھنے والا بہت کم گو بچہ تھا۔

تیاتم ہمالے شات تھیلودے(کیاتم ہمارے ساتھ کھیلوگے)۔۔۔زید نے اسکا پاؤں ہلاتے اسے اپنی جانب متوجہ گیا۔

نہیں۔۔۔ایک نظران تینوں کودیکھتے اک لفظی جواب دیتے واپس نظریں موبائل کی اسکرین پہ مرکوز کرگیا۔

تیوں(کیوں)۔۔۔مالانے آنکھیں پٹپٹاتے پوچھا۔

مرضی میری۔۔۔سنجیدگی سے موبائل سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

تم کبھی نہیں کھیلتے ہمارے ساتھ آج کھیلونا۔۔۔نازلی نے معصوم شکل بنائے بہت پیار سے کہاتونوفل اسکا چہرہ دیکھتے صوفے سے اترا۔

اسے صوفے سے اترتے دیکھ سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔۔۔مگر یہ خوشی صرف چند پل کے لیئے تھی جب نوفل صوفے سے اٹھ کے سیدھے نور بیگم کے کمرے میں گھس گیا۔۔۔تو ان تینوں کے چہرے بجھ گئے۔

وہ زیادہ باتیں نہیں کرتا تھا جواب نہیں دیتا تھا اور اسنے اب بھی وہی کیا تھا۔۔۔بغیر زیادہ بحث کیئے وہ وہاں سے اٹھ کے ہی چلا گیا تھا

یہ تو چلا دیا۔۔۔مالا نے اداسی سے کہا۔

ہون،،،جانے دو ہم تینوں ہی کھیل لیں گے۔۔۔نازلی نے منہ بنائے کہا اور اپنے کھیل میں مگن ہو گئی۔

وہ اپنے کھیل میں مگن تھی جب رائد ہال میں داخل ہوا۔۔۔اسے دیکھ کے وہ خوشی سے چیخیں مارتی اسکے جانب بڑھی مگر بھاگتے ہوئے صوفے سے ٹکرا کے دھڑام زمین بوس ہوئی اور اسکے ساتھ ہی اسکا لاؤڈ اسپیکر پوری حویلی میں سنائی دیا

نازلی۔۔۔رائد بھاگ کے فورن اسکے پاس آیا۔۔۔صوفے پہ بیٹھی نوال بھی فورن کھڑی ہوئی۔۔۔اسکی آواز سنتے سب ہی باہر آئے تھے۔۔۔سوائے نور بیگم کے جو دوائی کھا کے سو رہی تھیں۔

کہاں لگی پرنسز۔۔۔اسے گود میں اٹھاتے رائد فکر مندی سے اسکے ہاتھ پاؤں چیک کرنے لگا۔

یہاں، یہاں، یہاں۔۔۔نازلی ہاتھ پاؤں سر ہر جگہ ہاتھ لگاتی روتے ہوئے بولی تو رائد نے بے چین ہوتے اسکے ہاتھ پیر سہلانے شروع کیئے۔

نازلی واقع اپنے نام کی طرح تھی ایک دم نازک اندام۔۔۔اگر اسے ہلکی سی بھی ٹھوکر لگ جاتی تھی تو وہ فورن رونا شروع کر دیتی تھی اور اسے روتے دیکھ رائد بے حد بے چین ہو جاتا تھا۔۔۔

آئلہ فرسٹ ایڈ باکس لاؤں اس میں درد کو کم کرنے والی کوئی کریم ہو گی۔۔۔رائد نے فکر مندی سے کہا۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو اتنی نہیں لگی ہے۔۔۔ابھی ٹھیک ہو جائے گی بس۔۔۔ آئلہ نے اسکی فکر دیکھتے سمجھانا چاہا۔

بھابھی ٹھیک کہ رہی ہیں۔۔۔بچے تو ایسے گرتے ہی رہتے ہیں تم پریشان نہیں ہو ٹھیک ہو جائے گی ابھی۔۔۔جزلان نے بھی سمجھایا۔

یہ صوفے یہاں ہونے ہی نہیں چاہیئے تھے۔۔۔راشد۔۔۔۔رائد نے بڑبڑاتے ہوئے راشد کو آواز دی۔۔۔جب کے وہاں موجود سب ہی اسکی بڑبڑاہٹ سن کے حیران ہوئے تھے تو کیا اب وہ واقع صوفے بھی ہٹانے والا تھا۔۔

کیونکہ جب سے نازلی نے چلنا شروع کیا تھا تب سے حویلی کا آدھا نقشہ رائد نے بدل کے رکھ دیا تھا۔۔۔نازلی جس بھی چیز سے ٹکرا کے گرتی تھی یا اسے کسی بھی چیز سے چوٹ لگتی تھی آگے دس منٹ میں وہ چیز رائد کے حکم سے ہٹا دی جاتی تھی۔۔۔اور اب وہ صوفے ہٹانے کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔مطلب اب تو حد ہو گئی تھی۔

جی صاحب۔۔۔راشد بھی اسکی ایک آواز میں باہر سے دوڑا چلا آیا تھا۔

یہ صوفے۔۔۔۔

آپ جائیں۔۔۔۔اس سے پہلے رائد اپنی بات کہتا آئلہ اسکی بات کاٹتی راشد سے بولی۔

ایسے کیسے جائے ابھی یہ صوفے۔۔۔۔

راشد تم جاؤ۔۔۔۔اب کی بار جزلان نے اسکی بات کاٹتے سختی سے راشد سے کہا تو وہ سر جھکائے باہر نکل گیا۔

کیاہو گیاہے پچھلے دو سال میں آپ آدھی سے زیادہ چیزیں ہٹوا چکے ہیں۔۔۔ اب یہ صوفے بھی ہٹوادیں گے تو کیاسب زمین پہ بیٹھیں گے۔۔۔آئلہ بھویں سکیڑے جھنجھلا کے بولی۔

میں ہر وہ چیز ہٹوادوں گا جس سے میری بیٹی کو چوٹ پہنچے گی۔۔۔رائد ہلکے ہلکے سوں سوں کرتی نازلی کو اپنے ساتھ لگائے سنجیدگی سے بولا۔

آ گر کل کو یہ ہم سے ٹکرا کے گر جائے گی تو کیا ہمیں بھی حویلی سے نکلوادیں گے؟؟؟۔۔۔آئلہ کے سوال پہ رائد لاجواب ہوا تھا۔

بیٹیوں کو اتنا نازک نہیں بنانا چاہیئے۔۔۔آپ ہی ہمیں کہتے ہیں کے آپ اپنی بیٹی کو بہت بہادر بنائیں گے مگر اس طرح تو وہ بہادر بنے گی ہی نہیں۔۔۔آ گر وہ گر رہی ہے تو اسے خود اٹھنے دیں۔۔۔اگر ہمشیہ آپ اسے یوں اٹھاتے

رہیں گے تو وہ آپ کی محتاج ہو جائے گی کبھی خود سے کسی حالات کا سامنا نہیں کر پائے گی۔۔۔آئلہ نے نرمی سے سمجھایا۔۔۔

سب ہی اسکی بات سے متفق ہوئے تھے۔۔۔اور رائد کو بھی اسکی بات ٹھیک ہی لگی تھی۔۔۔وہ ہمیشہ تو اسکے ساتھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔اسے خود بھی ہمت کر کے ہر چیز کو برداشت کرنا ابھی سے سیکھنا چاہیئے تھا۔۔۔مگر وہ باپ تھا کیا کرتا اپنے دل کا جو اپنی بیٹی کو زرا سی بھی چھوٹی بڑی تکلیف میں دیکھ کے تڑپ اٹھتا تھا۔

وہ بغیر کچھ بولے نازلی کو گود میں اٹھائے اوپر بڑھ گیا۔۔۔اس وقت وہ یہ بھی بول گیا تھا کہ وہ حویلی کوئی ضروری فائل لینے آیا تھا۔۔اسکے دماغ میں بس آئلہ کی باتیں چل رہیں تھی اور وہ ان پہ غور بھی کر رہا تھا۔

✿ ✿ ✿۔

جاناں میں سوچ رہا ہوں برحان کو کینیڈا بھیج دوں پڑھنے کے لیئے۔۔۔۔بچوں کو انکے کمرے میں سولانے کے بعد رائد دھیرے سے انکے روم کا دروازہ بند کرتے بیڈ پہ بیٹھی آئلہ سے بولا۔

اپنے کمرے سے منسلک اسٹیڈی روم کو اسنے بچوں کا کمرہ بنا دیا تھا۔۔۔ برحان بڑا تھا وہ تو دوسرے کمرے میں بھی رہ سکتا تھا مگر نازلی ابھی چھوٹی تھی اس لیئے انہوں نے دونوں کا کمرہ ایک ساتھ اسٹیڈی روم ختم کر کے وہاں بنوا دیا تھا تا کے وہ رات میں بھی اٹھ کے انہیں دیکھتے رہیں۔

رائد نے کمرے میں آ کے اچانک برحان کو باہر بھیجنے کی بات کی تو فون سے نظریں ہٹائے آئلہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔وہ ابھی چھوٹا ہے ہم اسے اکیلے اتنی دور نہیں بھیج سکتے۔۔۔آئلہ فون سائڈ پہ رکھتی فکر مندی سی بولی۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اپنے آٹھ سال کے بچے کو خود سے دور کرنے کے بارے میں۔

جاناں وہ اتنا چھوٹا نہیں ہے۔۔۔اس سال وہ نو سال کا ہو جائے گا۔۔۔اور مت بھولو تمہارا شوہر صرف سات سال کی عمر میں باہر گیا تھا۔۔۔رائد نے جیسے اسے یاد دلایا تھا کہ وہ اتنا چھوٹا نہیں ہے جتنا آئلہ اسے سمجھ رہی ہے ۔۔۔وہ خود بھی تو سات سال کی عمر میں اکیلا گیا تھا نا اور پھر برحان تو اسکا بیٹا تھا اس سے زیادہ ہوشیار تھا وہ بھی جا سکتا تھا۔

کچھ بھی ہو ہم اسے باہر نہیں بھیجیں گے۔۔۔ہم اسے خود سے دور نہیں کریں گے۔۔۔آئلہ نے صاف انکار کیا۔

جاناں وہ باہر جائے گا تو یہ اسکے لیئے ہی اچھا ہے۔۔۔اچھی طرح سے پڑھ سکے گا۔۔۔اچھی ڈگری حاصل کر سکے گا۔۔۔رائد نے اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

لیکن وہ وہاں اکیلا کیسے رہے گا۔۔۔آئلہ ماں تھی اسکا فکر مند ہونا بنتا تھا۔۔۔وہ کیسے اپنے بچے کو اتنی دور اکیلے بھیج سکتی تھی۔

اکیلے کیوں رہے گا۔۔۔وہاں میرا ایک دوست رہتا ہے اس کے پاس رہے گا یا آگر وہ چاہے تو ہوسٹل میں بھی رہ سکتا ہے۔۔۔اور جب اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اپنا دھیان خود رکھ سکے تو رینٹ پہ کسی فلیٹ میں بھی شفٹ ہو سکتا ہے۔۔۔رائد نے اسے سارے آپشنز گنوائے۔

مگر ہمارا دل نہیں مان رہا اسے خود سے دور کرنے پہ۔۔۔اس لیئے آپ رہنے دیں۔۔۔اسے جتنا پڑھانا ہے یہیں پڑھا لیں۔۔۔ مگر ہم اسے باہر نہیں بھیجیں گے۔۔۔وہ کیسے رہے گا ہمارے بغیر۔۔۔آئلہ اسے دیکھتی دوٹوک انداز میں بولی تو رائد نے گہرا سانس بھرا۔۔۔

اسے پتہ تھا آئلہ کو سمجھانا بہت مشکل ہو گا مگر برحان کے اچھے مستقبل کے لیئے اور اپنی خواہش پوری کرنے کے لیئے وہ اسے باہر پڑھنے ضرور بھیجنا چاہتا تھا جس کے لیئے اسے کچھ بھی کر کے آئلہ کو منانا تھا۔

جاناں تم خواہ مخواہ فکر مند ہو رہی ہو۔۔۔ تمہارا بیٹا بہت ذہین اور سمجھدار ہے وہ اچھے سے رہ لے گا۔۔۔میں خود اسے وہاں چھوڑ کے آؤ گا۔۔۔اور ہر سال جب بھی اسکی چھٹیاں پڑیں گی تو میں اسے یہاں بلوالوں گا۔۔۔اسکی گود میں

دھرا اسکا ہاتھ رائد نے اپنے ہاتھ میں لیتے نرمی سے سمجھایا مگر آئلہ کے چہرے پہ اب بھی الجھن کے آثار تھے۔

مگر۔۔۔وہ تذبذب سے کچھ کہنے لگی تھی جب رائد نے اسکی بات کاٹی۔

جاناں پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔میرے وہاں بہت سے جاننے والے ہیں میں ان سے کہہ دوں گا وہ بھی برحان کا خیال رکھا کریں گے۔۔۔اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتے دھیرے سے کہا۔

اگر آپ واقعی اسے باہر بھیجنے کے لیئے سیریس ہیں تو آپ اسے کینیڈا بھیجنے بھیج دیں حسین (آئلہ کا بھائی) کے پاس۔۔۔اس طرح U.K کے بجائے سے ہمیں بھی تھوڑی بے فکری رہے گی۔۔۔آئلہ پوری طرح اسکی جانب گھوم کے بولی تو رائد سوچ میں پڑھ گیا۔

حسین باہر ہی پڑھنے کے بعد وہیں شفٹ ہو گیا تھا۔۔۔ برحان کی پیدائش کے ایک سال بعد آئلہ کے بابا کا انتقال ہو گیا تھا جس کے بعد حسین آئلہ کی ماما کو اپنے ساتھ لے گیا تھا لیکن کچھ سال پہلے وہ بھی وفات پا گئیں تھیں جس کے بعد اب وہاں حسین اپنی بیوی اور ایک بیٹی کے ساتھ مقیم تھا جو برحان سے دو سال چھوٹی تھی۔

بھیج سکتا تھا اس U.K رائد کو اسکی بات ٹھیک لگی تھی۔۔۔ وہ برحان کو طرح آئلہ بھی پریشان نا ہوتی۔

ہی بھیج دیں گے۔۔۔ اس سال کے اسکے U.K چلو ٹھیک ہے پھر اسے پیپر ہو جائیں تو میں فورن ہی اسے بھیج دوں گا۔۔۔ رائد نے فورن ہی اپنا فیصلہ سنایا۔

لیکن آ گر بر حان جانے کے لیئے نامانا تو۔۔۔آئلہ نے خدشہ ظاہر کیا۔

فکر مت کرو میں کچھ دن پہلے اس سے اس بارے میں بات کر چکا ہوں اور وہ باہر جانے پہ راضی بھی ہو گیا ہے۔۔۔رائد نے مسکرا کے بتایا تو آئلہ نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔

مطلب آپ لوگوں نے پہلے سے ہی ڈیسائڈ کر لیا تھا اور ہمیں آج بتایا ہے۔۔۔آئلہ اس سے تھوڑا فاصلہ بناتی خفگی سے بولی۔

بتایا کہاں ہے جاناں۔۔۔تمہاری رضامندی چاہیئے تھی۔۔۔جو تم نے دے دی۔۔۔ورنا میری کیا مجال کہ میں تم سے بغیر پوچھے کوئی کام کروں۔۔۔

ایک جھٹکے سے اسے بیڈ پہ لیٹاتے اس پہ اپنا سایہ بنایا۔

ٹھیک ہے تو پھر نہیں بھیجیں ہمارے بیٹے کو ہم سے دور۔۔۔آئلہ فورن اپنی بات سے مکری۔

اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ایک بار جو بات تمہارے ان خوبصورت لبوں سے نکل گئی وہی آخری بات تھی۔۔۔اپنے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا اسکے لبوں پہ پھیرتے خمار آلود لہجے میں بولا۔

میں جلد ہی اسے باہر بھیج دوں گا اور پھر انشاءاللہ جب نازلی بڑی ہو گی تو اسے بھی بھیجوں گا۔۔۔رائد اسکے چہرے پہ نظریں سمجھائے مسکراتے ہوئے اپنی سوچ سے آگاہ کرنے لگا جس پہ آئلہ نے اسے گھورا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ایک بچے کو بھیج رہے ہیں نا بس کافی ہے دوسری کو نہیں بھیجنے دیں گے ہم۔۔۔وہ یہیں رہے گی ہمارے پاس!!!! سمجھے۔۔۔۔ سرمئی سحر انگیز آنکھوں سے گھورتے باور کروایا تو رائد شرافت سے اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔اس کے لیئے ابھی یہی بہت تھا کہ وہ برحان کو بھیجنے پہ راضی ہو گئی ہے باقی نازلی جب بڑی ہو گی تب وہ پھر سے اسے منا لے گا۔

جیسا آپ کا حکم۔۔۔اسکے کان کے پاس سرگوشی کرتے شدت سے اسکے گال پہ لب رکھے تو مسکرا دی۔

گالوں سے لب سرکتے ہونٹوں تک آئے جب رائد نے سر اٹھا کے اسکے اناری چہرے کو ایک نظر دیکھتے دلکشی سے مسکراتے اسکے لبوں پہ جھک گیا۔

بے حد نرمی و محبت سے چھوتے وہ ابھی کوئی اور پیش قدمی کرتا جب اسٹڈی روم کا دروازہ بجا۔

بابا ماما۔۔۔وہ نازلی تھی جو ماں باپ کو پکار رہی تھی۔۔۔اسکی آواز پہ رائد پیچھے ہوتے اٹھ کے دروازے کی جانب بڑھا تو آئلہ بھی اٹھ کے بیٹھ گئی۔

کیا ہوا پرنسز۔۔۔دروازہ کھولتے رائد نے اسے گود میں اٹھایا تو وہ آنکھیں مسلنے لگی۔

ڈر لگ رہا ہے وہاں۔۔۔نیند سے بھری آنکھوں کو بامشکل کھولتے کہا تو رائد اسے اپنے ساتھ بیڈ پہ لے آیا۔

ارے ڈرنے کی کیا بات ہم ہیں نا۔۔۔آج آپ ہمارے ساتھ سو جاؤ۔۔۔

رائد اسے بیڈ پہ لیٹاتے اسکے ساتھ لیٹا تو آئلہ نازلی پہ کمبل ٹھیک کرتی خود بھی لیٹ گئی۔

رائد نازلی اور آئلہ کے ماتھے پہ بوسہ دیتا نازلی کو سینے سے لگا گیا۔۔۔جو خود بھی باپ کے ساتھ ایسے لپٹ گئی تھی جیسے اب چھوڑے گی ہی نہیں۔

✿ ✿ ✿۔

دیکھتے ہی دیکھتے برحان کے پیپر آ کے بھی چلے گئے۔۔۔اسکا رزلٹ آتے ہی بھیجنے کی تیاری کرلی۔۔۔ U.K رائد نے اسے

وہ کافی پہلے ہی برحان کے سارے پیپرز وغیرہ تیار کرواچکا تھا۔۔۔یہاں تک کے اس کے پہنچنے سے پہلے ہی اسنے اپنے کنٹیکٹ کے زریعے اسکااڈمیشن ایک بہت ہی بہترین اسکول میں کرواد یا تھا۔۔

U.K دو گھنٹے بعد برحان اور رائد کی فلائٹ تھی۔۔۔رائد خود اسے چھوڑنے جارہا تھا۔۔۔جب کے ان دونوں کو سب ہی ائیرپورٹ چھوڑنے جا رہے تھے۔۔۔

برحان کے جانے پہ سب ہی اداس تھے۔۔۔کوئی بھی اسے باہر بھیجنا نہیں چاہتا تھا مگر رائد کے اسرار اور برحان کے بھی ہامی بھرنے پہ سب کو راضی ہونا پڑا۔

سارے راستے آئلہ برحان کو اپنے ساتھ لگائے رکھے ہوئے تھے اور اب آئیرپورٹ پہنچنے کے بعد بھی اسے گلے لگائے روئے جا رہی تھی۔

ماما روئیں نہیں۔۔۔میں روز آپ سے بات کروں گا۔۔۔اور ہر سال چھٹیوں میں آتا رہوں گا آپ کے پاس۔۔۔ برحان جو آئلہ کے کندھے تک آتا تھا بڑے ہی پیار سے ماں کے آنسوں صاف کرتے اسے تسلی دینے لگا۔

آئلہ بیٹا۔۔۔اس طرح رو کے رخصت نہیں کرنا چاہیئے۔۔ مسکراتے ہوئے رخصت کرو اپنے بیٹے کو۔۔۔نور بیگم نے نرمی سے سمجھایا مگر وہ بھی ماں تھیں وہ بھی جانتی تھیں کے بیٹے کے دور جانے کا دکھ کیا ہوتا ہے۔

برحان باری باری سب سے ملتے ہوئے اب حرا کے سامنے کھڑا ہوا تھا جس کی آنکھوں میں آنسوں چمک رہے تھے۔

تم وہاں جا کے اپنی بیسٹ فرینڈ کو بھول تو نہیں جاؤ گے۔۔۔ حرا نے اداسی سے استفسار کیا۔

برحان اپنے دوستوں کو کبھی نہیں بھولتا اور پھر تم تو میری بیسٹ فرینڈ ہو بھلا تمہیں بھی میں بھول سکتا ہوں۔۔۔ برحان مسکراتے ہوئے گویا ہوا تو حرا نم آنکھوں سے اسے دیکھتی اپنا ہاتھ آگے بڑھا گئی جسے برحان نے فورن تھام لیا۔

تم رو کیوں رہی ہو ہم روز برحان سے ویڈیو کال پہ بات کریں گے۔۔۔ عشال ان دونوں کے پاس آتی حرا کے کندھے پہ ہاتھ رکھے بولی۔۔۔ جس پہ وہ بس سر ہلا گئی۔

اوکے برحان اپنا خیال رکھنا۔۔۔حرا کے ہاتھ سے برحان کا ہاتھ نکالتے عشال نے اپنے ہاتھ میں لیا جو حرا اور برحان دونوں کو ہی بلکل بھی اچھا نہیں لگا مگر وہ کچھ بولے نہیں۔

سب انہیں دیکھ کے مسکرا رہے تھے۔۔۔وہ تینوں زیادہ تر ایک ساتھ رہتے تھے۔۔۔حرا کو حسام ہر دوسرے دن ہی خان حویلی لے آتا تھا۔۔۔ان تینوں کی ہی دوستی ہو گئی تھی مگر عشال کی ان سے دوستی اتنی پکی نہیں تھی جتنی برحان اور حرا کی پکی تھی۔

بھیو آپ میرے لیئے بہت ساری چاکلیٹ، ٹوئز، گیمز، اور بھی بہت کچھ بھیجتے رہے گا۔۔۔نازلی اسکا بازو تھامتی اپنی فرمائیشوں کا ٹوکرا کھول کے بیٹھ گئی جو اسکا پسندیدہ کام تھا۔

ضرور۔۔۔اور رہاں تمہیں اپنا اور ماما بابا کا بہت خیال رکھنا ہے۔۔۔ برحان نے ہمیشہ کی طرح اسکا ماتھا چومتے سمجھایا جس پہ وہ زور و شور سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

بھیو ہمالے لیئے دی ( بھیو ہمارے لیئے بھی ) مالا اور زید دونوں اسکے سامنے کھڑے دانتوں کی نمائش کراتے بولے تو وہ سر ہلا گیا۔

برحان اگر سب سے مل لیئے تو چلیں۔۔۔دیر ہو رہی ہے۔۔۔اپنی فلائٹ کی اناؤنسمنٹ سنتے رائد نے برحان کے دونوں بیگ تھامے۔

خدا حافظ۔۔۔ برحان نے سب پہ ایک مسکراتی نظر ڈالی اور ایک بار پھر وہ ماں کے گلے لگا۔

اپنا بہت خیال رکھنا۔۔۔۔آئلہ آنسوں پہ بمشکل بندھ باندھے اسکا ماتھا چوم کے گویا ہوئی تو برحان نے ماں کے ہاتھ تھامتے ان پہ بوسہ دیتے اپنی آنکھوں سے لگایا۔

آپ بھی اپنا خیال رکھے گا۔۔۔اپنی آنکھوں کی نمی چھپاتے بڑی سی مسکان کے ساتھ سب کو الوداع کہتے رائد کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گیا۔

خدا اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ہر کام میں کامیاب کرے میرے بچے کو۔۔۔نور بیگم نے دعا دی جس پہ سب نے آمین کہا۔۔۔مگر کوئی یہ نہیں جانتا تھا کے اس سفر کے بعد وہ کامیاب تو بہت ہو گا مگر یہ نیا سفر ساتھ ہی اسکی زندگی بھی بدلنے والا ہے۔

✿ ✿ ✿

(چھ سال بعد)

بھیو آ گئے۔۔۔۔۔۔پورچ میں گاڑی روکنے کی آواز سنتے ہی نازلی چیختے ہوئے باہر کی جانب بھاگی

بھیووووو۔۔۔ برحان کے گاڑی سے اترتے ہی نازلی تیزی سے اسکے گلے لگی۔۔۔

وہ ہر سال چھٹیوں میں پاکستان آتا تھا مگر پچھلے سال وہ ایکسٹرا کلاسسز کی وجہ سے نہیں آسکا تھا جس پہ نازلی اس سے بہت خفا بھی تھی مگر اب جب وہ واپس آیا تھا تو سب سے پہلے بھاگ کے وہی اسکے گلے لگی تھی جسے برحان نے بھی اپنے ساتھ لگایا

کیسی ناز۔۔۔۔۔ہمیشہ کی طرح سب سے پہلے اسکا ماتھا چوما۔

ہم تو ٹھیک ہیں مگر آپ سے ناراض ہیں۔۔۔اسے اچانک ہی اپنی خفگی یاد آئی تو منہ بنا گئی۔

جیسے جیسے وہ بڑی ہوتی گئی تھی ویسے ویسے آئلہ کی ہم کہنے والی عادت خود با خود اسکے اندر بھی آگئی تھی۔۔۔جو اس پہ اچھی بھی لگتی تھی۔

پرنسز اپنی ناراضگی اندر جا کے دیکھانا ابھی بھیو کو اندر لے کے چلو۔۔۔رائد نے ان دونوں کو وہیں کھڑے باتیں کرتے دیکھ پیار سے کہا

ہاں چلیں اندر آئیں سب آپ کا انتظام کر رہے ہیں۔۔۔اور صبح سے حرا آپی نوال پھوپھو اور وہ سڑونوفل بھی آیا ہوا ہے۔۔۔وہ سب بھی آپ کے آنے کا

کب سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔نازلی اسے اندر لے جاتی بتانے لگی جب کے حرا کا نام سن کے برحان کے چہرے پہ بڑی ہی خوبصورت مسکراہٹ اچھائی۔

اسلام و علیکم۔۔۔ہال میں سب کو اکھٹا دیکھ برحان نے باآواز بلند سلام کیا جس کا جواب بھی سب نے ایک ساتھ دیا۔۔

اسکے انتظار میں سب ہی موجود تھے سوائے جزلان اور حسام کے وہ دونوں ہی اپنے اپنے کام سے نکلے ہوئے تھے۔

کیسی ہیں ماما۔۔۔اور یہ کیا اتنی کمزور کیوں ہو گئیں ہیں۔۔۔کیا بابا آپ کا ٹھیک سے خیال نہیں رکھتے۔۔۔برحان سب سے پہلے ماں کے گلے لگتا۔

لو بھئی دیکھ لو تم تمہارا بیٹا مجھے ذمیدار ٹہرا رہا ہے۔۔۔بیگ ایک طرف رکھتے رائد نے تاسف سے کہا جس پہ آئلہ ہنستی ہوئی برحان کی جانب متوجہ ہوئی۔

ہم بلکل ٹھیک ہیں بیٹا۔۔۔

ماشاءاللہ آپ بہت بڑے ہو گئے ہو۔۔۔آئلہ اپنی خیریت بتاتی خوشی سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگی جو پندرہ سال کا ہونے کے باوجود کہیں سے پندرہ سال کا نہیں لگ رہا تھا۔

وہ قد میں رائد سے بس زرا سا نیچے تھا اور آئلہ سے تھوڑا زیادہ اوپر۔۔۔مگر بلکل رائد کی کاپی لگتا تھا۔۔۔

میں بڑا نہیں ہوا بلکہ آپ چھوٹی ہو گئی ہیں۔۔۔بلکل میری چھوٹی بہن لگ رہیں ہیں۔۔۔برحاں ماں کو ساتھ لگائے مسکرا کے بولا تو آئلہ ہنس دی۔

آئلہ سے ملنے کے بعد برحان کی سب سے پہلی نظر جس پہ پڑی تھی ہو حرا تھی جس کا چہرہ اسے دیکھتے ہی چمک اٹھا تھا۔

آنکھوں میں ایک الگ ہی خذبہ لیئے حرا کے وقفے وقفے سے دیکھتے وہ ایک ایک کر کے سب سے ملا۔۔۔

بھیو آپ نے باڈی بھی بنالی؟۔۔۔اسکی مضبوط جسامت دیکھتے زید نے جوش سے پوچھا۔۔۔ایک یہ بھی وجہ تھی جو وہ اپنی عمر کا نہیں لگتا تھا۔

ہاں بس ماموں کے ساتھ جم جانا شروع کر دیا تھا۔۔۔حرا پہ نظریں ٹکائے جواب دیا۔

کیسی ہو حرا۔۔۔ برحان نے مسکرا کے خیریت دریافت کی۔

ٹھیک ہوں!!! تم کیسے ہو۔۔۔اسنے اپنے ازلی دھیمے لہجے میں پوچھا۔

افففف حرا تم بھی کتنی بے وقوف ہو۔۔۔دیکھ نہیں رہیں بلکل ٹھیک ہٹا کٹا ہے۔۔۔ برحان کے جواب دینے سے پہلے عشال بول پڑی۔

جس پہ برحان اور حرا دونوں بس اسے دیکھ کے رہ گئے۔۔۔ حرا زیادہ بولتی نہیں تھی اور برحان اس وقت کچھ بھی بول کے عشال کو اپ سیٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ کچھ دن کے لیئے یہاں آیا تھا اور یہ دن خوشی خوشی گزارنا چاہتا تھا۔

ویسے ایک بات بتاؤ وہاں کوئی دوست وست تو نہیں بنائی نا۔۔۔اسے خاموش دیکھ عشال اسکے پاس آتی رازداری سے استفسار کرنے لگی۔۔۔عشال کی آواز اتنی ضرور تھی کے باآسانی حرا تک بھی پہنچ گئی تھی۔

عشال کے سوال پہ حرا بے چین نظروں سے برحان کو دیکھتی سوال کے جواب کی منتظر تھی۔

یہاں میرے فرینڈز اور بیسٹ فرینڈ موجود ہیں تو مجھے وہاں بنانے کی ضرور محسوس نہیں ہوئی۔۔۔حرا پہ نظریں جھکائے جواب دیا تو حرا کا چہرہ پر سکون ہو گیا اور یہی حال عشال کا بھی تھا۔

ماما بہت بھوک لگی ہے۔۔۔عشال کو جواب دیتے وہ نوال سے بات کرتی آئلہ سے مخاطب ہوا۔

آپ فریش ہو جاؤ جب تک ہم کھانا لگواتے ہیں۔۔۔آئلہ کے کہنے پہ وہ اٹھ کے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔جس کو تین سال پہلے وہ خود ڈیکور کروا کے گیا تھا۔

بھیو ہم ناراض ہیں۔۔۔اسے جاتا دیکھ نازلی نے پیچھے سے پکارہ اور وہ جانتا تھا اس بات کا کیا مطلب ہے۔

میں تمہاری کہی ہر چیز لایا ہوں۔۔۔برحان اسکی جانب مڑتے ہوئے بولا تو اسکی آنکھ چمکیں۔

سچی۔۔۔اسکے بے یقینی سے پوچھنے پہ برحان نے اثبات میں سر ہلایا۔

تو دیں جلدی۔۔۔نازلی فورن بے صبری ہوئی۔

نازلی پہلے بھیو کو فریش ہونے دو۔۔۔ایمل نے کہا۔

بعد میں ہوں لیں گے پہلے میری چی۔۔۔۔

نازلی۔۔۔۔اسکی بات پوری ہونے سے پہلے آئلہ نے سنجیدگی سے پکارہ تو وہ چپ ہو گئی۔

آپ جاؤ برحان فریش ہو جاؤ۔۔۔آئلہ نے کہا تو وہ مسکراتے ہوئے نازلی کا پھولا چہرہ دیکھتے کمرے میں چلا گیا۔

وہ ابھی کمرے میں داخل ہوتے الماری کی جانب بڑھا ہی تھا کے اسکے کمرے کا دروازہ کھلا وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کون ہو سکتا ہے۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے پیچھے پلٹا مگر اسکی توقع کے برعکس وہاں کوئی اور تھا۔

مالا تم!!! کچھ کام ہے؟؟۔۔۔وہ سمجھا نازلی آئی ہو گی مگر سامنے مالا کو کھڑے دیکھ پیار سے پوچھا۔

وہ مجھے پوچھنا تھا کیا آپ میرا بتایا ہوا گیم لائے ہیں۔۔۔مالا نے دھیمی آواز میں پوچھا۔۔۔وہ چھپ کے اس سے پوچھنے آئی تھی اس لیئے اسے ڈر تھا کے کہیں باہر اسکی آواز ہی نا چکی جائے اور کوئی اسے پکڑ کے ویسی ہی کلاس نا لگائے جیسی نازلی کی بے صبری ہونے پہ باہر لگ رہی تھی۔

ہاں لایا ہوں۔۔۔برحان نے نرمی سے کہا تو وہ کھل اٹھی۔

آہ تھینکیو بھیو۔۔۔آپ فریش ہو جائیں میں جا رہی ہوں۔۔۔وہ خوشی سے اچھلتی واپس جانے کے لیئے مڑی جب برحان نے اسے پکاری

اچھا سنو۔۔۔اسکی پکار پہ وہ واپس اسکی جانب مڑی

جی۔۔۔اسنے بڑی ہی فرمانبرداری سے کہا۔۔۔جس پہ برحان حیران ہوا۔۔۔مطلب مالا اور فرمابردار ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا وہ گھر میں سب سے شریر تھی۔۔۔کسی کی ایک نا سننے والی۔

تم کچھ موٹی نہیں ہو گئیں۔۔۔برحان نے اسے دیکھتے تفتیش سے پوچھا۔۔۔وہ جانتا تھا ایک موٹاپا ہی تھا جس سے مالا کو بے حد نفرت تھی۔۔۔وہ وہ اکثر اسے موٹی موٹی کہہ کے چھیڑتا بھی تھا۔

ہیں ں ں ں ں ں ں ں۔۔۔۔کیا واقعی؟۔۔۔حیرت سے آنکھیں پھاڑے خود کو دیکھے بے یقینی سے پوچھا۔

ہاں کافی موٹی لگ رہی ہو پہلے کی نسبت۔۔۔برحان کے سنجیدگی سے کہنے پہ مالا کی تو مانوں جان ہی نکل گئی تھی۔

کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔اسکی آواز ایسے نکلی جیسے کسی گہری کھائی سے آئی ہو۔

ہاں۔۔۔اگر تمہیں یقین نہیں ہے تو جا کے کسی سے بھی پوچھ لو۔۔۔برحان نے کندھے اچکاتے کہا اور اگلے ہی لمحے مالا بھاگ کے کمرے سے باہر نکلی۔

مالا کا چہرہ دیکھ کے جو قہقہہ کب سے نکلنے کے لیئے تیار تھا اسکے کمرے سے جاتے ہی نکل پڑا۔

مالا کو چھیڑ کے اسے جو مزا آتا تھا وہ الگ ہی ہوتا تھا۔۔۔اسکے چہرے کے تاثرات سوچتے ہنستے ہوئے وہ الماری کی جانب بڑھ گیا۔

✿ ✿ ✿۔

(نو سال بعد)

کب واپس آؤ گے۔۔۔فون کی اسکرین پہ اپنے بیٹے کا وجیہہ چہرہ دیکھ آئلہ بہت ہی افسردہ لہجے میں بولی

اسکے لہجے میں چھپی افسردگی، بے چینی، حسرت نا اسکے ساتھ بیٹھے رائد سے چھپی رہی تھی اور نا ہی اس سے میلو دور بیٹھے اسکے بیٹے سے۔

آج کافی دنوں بعد رائد اور آئلہ ویڈیوں کال پہ برحان سے بات کر رہے تھے۔۔۔ ورنا کچھ دنوں سے برحان کافی مصروف تھا جس وجہ سے اسکی بات ہی نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔ مگر آج فرصت ملتے ہی سب سے پہلے وہ اپنے ماں باپ سے بات کر رہا تھا۔

برحان کی پڑھائی سات ماہ پہلے ہی ختم ہو گئی تھی جس کے بعد اسنے وہیں جاب شروع کر دی تھی۔۔۔

سب نے اسے بہت کہا کے وہ واپس آجائے۔۔۔رائد نے بھی اسے کہا کے یہاں آکے وہ اسکا بزنس سمبھالے مگر اسکا کہنا تھا کے وہ باہر کے کام کا بھی ایکسپیرینس کرنا چاہتا ہے۔

میں جہاں وہ جاب کر رہا تھا انکی طرف سے اسے گاڑی اور ایک U.K اور فلیٹ بھی دیا گیا تھا جس وجہ سے وہ اور آرام سے وہاں رہ رہا تھا ایسا اسکے گھر والوں کا ماننا تھا مگر اصل حقیقت کیا تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

میں نے یہی بتانے کے لیئے آج ویڈیو کال کی تھی کے میں پرسوں واپس آرہا ہوں۔۔۔برحان نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے خوش خبری سنائی تو آئلہ کا چہرہ جیسے کھل اٹھا۔

کیاسچ۔۔۔اسنے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کے برحان واپس آنے کی بات کر رہا ہے ورنا جب بھی وہ اس سے واپس آنے کا کہتے تھے ہو ہمیشہ ہی کوئی نا کوئی بہانا بنا دیتا تھا۔۔ لیکن آخر کار اب وہ واپس آ ہی رہا تھا۔۔۔

ماں کے خوشی سے چمکتے چہرے کو دیکھے اسنے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو آئلہ کی مانوں خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نا رہا۔

تم اپنی ساری ڈیٹیلز مجھے بھیج دینا۔۔۔میں ٹائم پہ تمہیں آئیر پورٹ لینے پہنچ جاؤ گا۔۔۔رائد نے کہا۔

نہیں بابا اب میں بچہ تھوڑی ہوں جو اکیلے نہیں آسکا۔۔۔اس لیئے آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔آپ بس ڈرائیور بھیج دے گا میں خود آجاؤں گا۔۔۔ برحان نے رسان سے انکار کیا۔

ٹھیک کہہ رہا ہے ہمارا بیٹا۔۔۔۔وہ اب بچہ نہیں رہا بڑا ہو گیا ہے۔۔۔اس لیئے وہ جیسے ہی یہاں آئے گا ہم فورن ہی اسکی شادی کی تیاری شروع کر دیں گے ۔۔۔آئلہ نے پر سکون لہجے میں اپنے پلین سے آگاہ کیا۔

ہمم کہہ تو ٹھیک رہی ہو۔۔۔بچہ واقع بڑا ہو گیا ہے۔۔۔اب ہمیں اس کی شادی کر ہی دینی چاہیئے۔۔۔۔

برحان بس یہ طے ہو گیا تم یہاں آؤ اور حرا کو جلدی سے اس حویلی میں لے آؤ تاکہ تمہاری ماں سارے کاموں کی زمیداری اس پہ ڈال کے خود ریٹائر

ہو جائے اور مجھے بھی تھوڑا وقت دے ے۔۔۔ برحان کو سمجھانے والے انداز میں کہتے وہ آخر میں شوخ ہوا تو آئلہ نے ہلکی سی گھوری دیکھائی۔

تین سال پہلے جب برحان پاکستان آیا تھا تب ہی اسکے کہنے پہ حرا اور اسکی منگنی کر دی گئی تھی۔۔۔ جس پہ سب ہی خوش تھے مگر ان میں سے کوئی ایک تھا جو خوش بھی تھا اور رنجیدہ بھی۔

وہ لوگ ابھی باتیں ہی کر رہے تھے جب ایک دم کمرے کا دروازہ کھولتی نازلی اندر داخل ہوئی

کس کے ریٹائر ہونے کی بات ہو رہی تھی۔۔۔ نازلی اندر آتی انکی آخری بات سن کے بولی۔

ماما کی۔۔۔ برحان نے کہا تو فون سے آتی اسکی آواز سنتے وہ چیختی ہوئی آئلہ کے پاس آئی اور اسکے ہاتھ سے فون لے کے رائد اور آئلہ کے بیچ میں ہی بیٹھ گئی۔

بھیو کیسے ہیں آپ۔۔۔ کب واپس آرہے ہیں۔۔۔ اور ہمارا سامان لے لیا نا ۔۔۔ اسنے فون ہاتھ میں لیتے ہی سوالوں کی برسات کر دی

میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تمہارا سامان بھی لے لیا ہے اور رہی بات آنے کی تو پرسوں آرہا ہوں۔۔۔ برحان نے ایک ایک سوال کا جواب بڑے تحمل سے مسکرا کے دیا۔

کیاااااااااپرسوں۔۔۔۔ نازلی ایک دم خوشی سے اچھلی۔۔۔ اسکے چہرے پہ خوشی دیکھ وہ تینوں ہی مسکرا دیئے۔

ہاں تمہارے بھیو پرسوں واپس آرہے ہیں اور تمہاری ماں نے اسکے آتے ہی اسے قید کرنے کا فیصلہ بھی کر لیا ہے۔۔۔رائد مزے سے بولا۔

قید۔۔۔کیا مطلب ماما آپ بھیو کو کمرے میں بند کر کے رکھنے والی ہیں۔۔۔ نازلی نے ناسمجھی سے ماں کو دیکھا۔

چھوڑو تم انہیں۔۔۔تمہارے بابا تو کچھ بھی کہتے رہتے ہیں۔۔۔آئلہ نے منہ بناتے کہا۔

تو پھر قید کیسے کریں گی۔۔اسنے ایک بار پھر معصومیت سے پوچھا۔

تمہاری ماما تمہارے بھیو کی آتے ہی شادی کرنے والی ہیں۔۔۔رائد نے اسکے گرد بازو پھیلاتے بتایا تو اسکی آنکھیں چمکیں۔

کیاواقعی۔۔۔۔۔واؤکتنامزہ آئے گامیرے بھیو کی شادی ہو گی۔۔۔جس میں خوب اتراوں گی جیسے میری دوستیں اپنے اپنے بھائیوں کی شادی میں اتراتی تھیں۔۔۔نازلی گردن اکڑا کے گویا ہوئی۔

بلکل ضرورت اترانا آخر تمہارے بھیو کی شادی جو ہو گی۔۔آئلہ مسکرا کے بولی جب کے ان ساری باتوں کے درمیاں برحان جیسے کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

بھیو بس آپ جلدی سے آجائیں اور میری بھابھی لے آئیں۔۔۔نازلی نے اسے مخاطب کرتے کہاتو وہ چونک کے اسکی جانب متوجہ ہوتے بس مسکرادیا

میں یہ گڈ نیوز مالا کو بھی دے کے آتی ہوں۔۔۔نازلی جوش سے کہتی فون رائد کو تھمائے باہر کی جانب بھاگ گئی جس پہ وہ لوگ مسکرا کے سر ہلا کے وہ گئے۔

نازلی بڑی ہو گئی تھی۔۔۔ایک خوبصورت جوان لڑکی۔۔۔مگر اسکی حرکتیں ابھی بھی بچوں والی تھیں۔۔۔

اسکے میٹرک کرنے کے بعد رائد اسے بھی باہر بھیجنا چاہتا تھا مگر نا ہی آئلہ اسے بھیجنے پہ تیار تھی اور نا ہی نازلی خود جانا چاہ رہی تھی۔۔۔

اسے پڑھنے کا بلکہ شوق نہیں تھا اللہ اللہ کر کے تو اسنے اس سال 14 کلاس پاس کی تھی۔۔۔وہ تو شاید یہ بھی نا کرتی اگر رائد اسکے پیچھے نا پڑھتا تو۔

شرارتی، نادان، معصوم۔۔۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پہ چیزوں پہ خوش ہونے والی۔۔۔اور ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ رونے والی اپنے باپ بھائی کی لاڈلی تھی۔

وہ سیڑیاں اترتی بغیر آگے پیچھے دیکھے نیچے بھاگتی آئی۔۔۔اس سے پہلے وہ مالا اور اپنے مشترکہ کمرے کی جانب بڑھتی کے بائیں طرف سے آنے والے مالا سے زور سے ٹکرائی جس سے دونوں کے سر آپس میں بہت زور سے لگے

ٹکرا اتنی زور کی تھی کے دونوں ہی سر پکڑے زمین پہ بیٹھی درد سے کراہ رہیں تھیں۔

نازلی سے مالا دس مہینے چھوٹی تھی۔۔۔مگر دونوں میں ایک دم پکی دوستی تھی۔۔۔ہر بات ایک دوسرے سے شیئر کرتیں تھیں۔۔۔ہر وقت ہی ایک ساتھ پائی جاتی تھیں۔

نازلی کی طرح مالا کو بھی پڑھنے کا کوئی شوق نہیں تھا مگر وہی سب کی ضد کی وجہ سے پڑھ رہی تھی۔۔۔اور تو اب ویسے بھی اسکا لاسٹ آئیر چل رہا تھا اسکے بعد وہ اس پڑھائی نامی چیز جو اسکے سر پہ ہر وقت منڈلاتی رہتی تھی وہ اس ٹینشن سے بھی فری ہونے والی تھی۔

افففف ناز۔۔۔مالا ماتھا مسلتی درد سے کرائی۔

یار دیکھ کے نہیں چل سکتیں تھیں۔۔۔اپنا سر تھامے کھڑی ہوتی نازلی نے ہاتھ بڑھا کے مالا کو بھی اٹھانا

دیکھ کے چلنے کی تو تم بات ہی مت کرو۔۔۔کیونکہ پوری حویلی جانتی ہے کے دیکھ کے کون نہیں چلتا۔۔مالا نے طنزیہ کہا۔۔۔مگر نازلی کچھ نا بولی کی وہ بھی اپنی اس عادت اچھی طرح سے واقف تھی۔

یار تم آنکھوں پہ چشمہ کیوں ننہیں مگوالیتیں۔۔۔ہر روز ہی کسی نا کسی چیز سے ٹکراتی رہتی ہو۔۔۔مالا کا درد شاید کم نہیں ہوا تھا اس لیئے اسنے ایک بار پھر اسے گھورتے ہوئے طنز کیا۔

مطلب تم چیز ہوں۔۔۔۔نازلی نے خاصہ جتانے والے انداز سے پوچھا جس پہ مالا نے اسے گھورا۔

آ گر تم چیز ہو تو پھر تمہیں بھی حویلی سے ہٹوانا ہو گا۔۔۔۔ناز کی مزے سے بولی۔۔۔اتنے سالوں میں وہ یہ جان گئی تھی کے جس بھی چیز سے اس سے چوٹ لگتی تھی اسکا باپ ہو چیز اسی لمحے ہٹوا دیتا تھا۔۔۔

رائد کا یہ پوزیسیو انداز آئلہ کے بار بار سمجھانے پہ ختم تو نہیں ہوا تھا مگر تھوڑا کم ضرور ہو گیا تھا لیکن اب بھی نازلی جس بھی چیز سے ٹکراتی تھی وہ حویلی سے ہٹادی جاتی تھی مگر اگلے ہی دن آئلہ وہ چیز واپس اسکی جگہ سیٹ کروا دیتی تھی جس جگہ پہلے وہ چیزیں ہوتی تھی۔

نازلی کے کہنے پہ مالا دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے ماتھے پہ لاتعداد بل ڈالے اسکی جانب بڑھی۔

نازآ گر تمہیں کھلے صاف میدان میں بھی چھوڑ دیا جائے تو وہاں بھی تم کسی نا کسی انویزیبل چیز سے ٹکرا ہی جاؤں گی۔۔۔مالا نے بھی سہی بھیگو بھیگو کے مارا تھا جس پہ ناز منہ بنا گئی۔

اس سے پہلے دونوں میں سے کوئی کچھ کہتا جب ہال میں عشال کو داخل ہوتے دیکھ نازلی مالا کو "ہونہہ "کرتی عشال کی جانب بڑھ گئی۔

اورنج کرتی شلوار پہنے ساتھ سیاہ دوپٹہ گلے میں ڈالے بالوں کو ہائی پونی ٹیل میں قید کیئے، وہ دراز قد لڑکی چہرہ پہ سنجیدگی سجائے کندھے سے بیگ اتار کے صوفے پہ رکھتی وہیں گرنے کے انداز میں بیٹھی۔

ایمل خود تو جرنلسٹ نہیں بن پائی تھی مگر اسنے اپنی بیٹی کے ذریعے اپنی یہ خواہش پوری کی تھی۔۔۔عشال ماں کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے جرنلسٹ بن گئی تھی۔۔۔

وہ ابھی بھی ایک پرس کانفرنس سے واپس تھکی ہوئی آئی تھی۔۔۔عموماً وہ جلدی گھر آجاتی تھی مگر آج اسے تھوڑی دیر ہو گئی تھی۔۔یا شاید وہ جان بوجھ کے دیر سے آئی تھی۔۔۔کیونکہ صبح اسکے جانے سے پہلے ایمل نے سے بتایا تھا کے کچھ لوگ آنے والے ہیں اسے دیکھنے۔۔۔جس پہ وہ صبح تو ٹھیک ہے کہہ کے چکی گئی مگر بعد میں فون پہ جلدی آنے کا بنا کر دیا جس پہ ایمل اب اس سے بہت خفا بھی تھی۔

عشال آپی آپ کو ایک بات بتائیں ہم۔۔۔اسے صوفے پہ بیٹھے دیکھ نازلی اسکے پاس آکے بیٹھی۔

کیا۔۔۔وہ زرا سی گردن موڑ کے اسے دیکھ کے بولی۔

ویسے تو ہم یہ گڈ نیوز سب سے پہلے مالا کو بتانا چاہتے تھے مگر ہم اس سے ناراض ہیں اس لیئے اب ہم یہ بات آپ کو بتائیں گے۔۔۔مالا کو صوفے پہ بیٹھتے دیکھ نازلی زرا خفگی سے بولی تو مالا نے آنکھیں گھمائیں۔

کیا گڈ نیوز ہے۔۔۔عشال اپنی پونی ٹیل کو جوڑے میں لپیٹتے استفسار کرنے لگی

پرسوں بھیوں واپس آرہے ہیں۔۔۔نازلی آکسائٹڈ ہوئی۔۔۔جب کے اسکی بات سنتے عشال کے جوڑا بناتے ہاتھ لمحے بھر کو رکے۔

اور ماما نے کہا ہے بھیو کے آتے ہی وہ انکی شادی کر دیں گی۔۔۔نازلی مزید بولی تو عشال کا دل ڈوب کے ابھرا۔

بھیو کی شادی۔۔۔واؤ۔۔۔نازلی ہم دونوں ایک جیسے کپڑے بنائیں گے۔۔۔مالا بھی آکسائٹڈ ہوئی جب کے عشال کو وہاں بیٹھنا اب مشکل لگ رہا تھا اس لیئے وہ اپنا بیگ ٹھاتی کھڑی ہو گئی۔

کہاں جا رہی ہیں۔۔۔عشال کو کھڑے ہوتے دیکھ نازلی جلدی سے بولی۔

میں بہت ٹھیک گئی ہوں آرام کرنے جا رہی ہوں۔۔۔اور ہاں میری ماما کو کہہ دینا کے کوئی مجھے ڈسٹرب نا کرے میں کھانا کھا کے آئی ہوں اور اب سونے جا رہی ہوں۔۔۔عشال اچھے سے نازلی اور مالا کو سمجھا کے اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

پیچھے وہ دونوں جیسے ناراضگی بھلائے آگے کی پلینگ میں لگ گئیں۔

✿ ✿ ✿۔

کمرے میں داخل ہوتے بیڈ پہ بیگ پھینکتی بالکونی میں چلی آئی۔

گریل پہ دونوں ہاتھ پھیلائے چمکتے چاند کو دیکھ افسردگی سے مسکرائی۔۔

کس طرف بھاگ رہی ہوں میں۔۔۔کس کے پیچھے بھاگ رہی ہوں میں۔۔۔ایک سیراب کے!!!جو کبھی میرے ہاتھ نہیں آنے والا۔۔۔چاند کو دیکھتے وہ بہت ہی دھیرے سے خود سے ہمکلام ہوئی۔۔۔اتنے دھیرے کے صرف اسکے ہونٹ ہلے تھے ان سے آواز نا نکلنے کے برابر نکلی تھی۔

میں جانتی ہوں وہ کبھی میرا تھا ہی نہیں پھر کیوں میرا دل بار بار اسکی جانب بڑھتا ہے۔۔۔میں کیوں اپنے دل کو روک نہیں پا رہی۔۔۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اسکے وجود کو چھو کے گزر رہیں تھی مگر عشال کا دل پھر بھی ہلکا نہیں ہو رہا تھا۔

عشال۔۔۔وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب اسے اپنے پیچھے سے ایمل کی آواز آئی۔

جی ماما۔۔۔وہ بغیر مڑے ویسے ہی کھڑی رہی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کے اسکی آنکھوں میں اتری نم کو اسکی ماں دیکھے اور پھر سوال کرے جس کے جواب اسکے پاس موجود نا تھے۔

عشال میں نے جب صبح کہا تھا کے جلدی آنا پھر کیوں فون کر کے منا کیا۔۔۔ پتہ ہے ان کے سامنے مجھے اور تمہارے پاپا کو کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی۔۔۔ ایمل اسکے ساتھ آ کے کھڑی ہوتی ڈانٹنے لگے۔

مانتے ہیں ہم تمہیں ابھی شادی نہیں کرنی اور ہم بھی ابھی تمہاری شادی نہیں کر رہے مگر تم اتنی بڑی ہو گئی ہو اور ہم چاہتے ہیں ابھی بس تمہاری منگنی تو کر دیں پھر شادی ہوتی رہے گی ایک آت سال بعد مگر نا جانے تم کیا سچ کے بیٹھی ہو۔۔۔ایمل اسے ڈانٹ رہی تھی اپنی خفگی ظاہر کر رہی تھی جسے عشال بس چاند پہ نظریں جمائے خاموشی سے سن رہی تھی۔

کیا بات ہے ایمل پریشان ہوں۔۔۔اسکی خاموشی نوٹ کرتے ایمل نے فکر سے پوچھا۔

نہیں تو۔۔۔وہ بامشکل نارمل لہجے میں بولی۔

کیا تم کسی کو پسند۔۔۔۔

نہیں ماما ایسا کچھ نہیں ہے بس میں ابھی اپنی جاب پہ دھیان دینا چاہتی ہوں۔۔ ان ساری جھنجھٹوں میں نہیں پڑھنا چاہتی۔۔۔عشال تیزی سے اسکی بات کاٹتی بولی۔۔۔اسے اپنے دل کی چوری پکڑے جانے کا ڈر تھا۔

پتہ نہیں عشال تم کیا سوچ کے بیٹھی ہو خیر پاپا آئیں تو ان سے بات کر لینا بہت ناراض ہیں وہ تمہاری آج کی حرکت پہ۔۔۔ایمل ایک گہری سانس بھرتے تھکے ہوئے انداز میں کہتی واپس چلی گئی جب کے عشال ویسی کی ویسی کھڑی رہ گئی۔

برحان اسے صرف اچھا لگتا تھا اور یہ اچھا لگنا کب پسند اور پھر کب پسند سے محبت میں بدلا اس بات کا علم اسکو اب تک نہیں ہوا تھا۔۔۔

✿ ✿ ✿۔

بارش کے بعد کی مٹی کی بھینی بھینی خوشبو چاروں اور پھیل کے ماحول کو سحر انگیز بنا رہیں تھیں۔۔۔

کچھ دیر پہلے ہی بارش رکی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے موسم کافی خوشگوار ہو رہا تھا۔۔۔جتنا خوشگوار موسم باہر تھا ویسا ہی خوشگوار موسم حویلی کے اندر بھی تھا۔

حویلی میں کافی رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔برحان کے واپس آنے کی خوشی میں رائد نے سب کو ہی کھانے پہ بلا لیا تھا۔۔۔اور وہ آج ہی حسام سے حرا اور

برحان کی شادی کی تاریخ کا بھی کہنے والا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ آنے والا وقت اپنے ساتھ دلوں کی تباہی لے کے آرہا ہے۔

برحان کی فلائٹ رات آٹھ بجے کراچی ائیرپورٹ پہ لینڈ ہو گئی تھی اور اب رات کے نو بج رہے تھے مطلب برحان راستے میں ہی تھا۔

سب ہی اسکے استقبال کے لیئے دروازے پہ نظریں جمائے بیٹھے تھے۔۔۔۔

ان لوگوں کو زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا جب تقریباً پندرہ بیس منٹ کے بعد باہر سے گاڑی کے ہارن کی آواز آئی۔

لگتا ہے برحان آگیا۔۔۔آئلہ جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تو اسکے ساتھ ہی سب کھڑے ہو گئے۔

برحان۔۔۔۔ برحان کو ہال میں داخل ہوتے دیکھ آئلہ تیزی سے اسکی جانب بڑھی مگر اسکے قدموں کو بریک اسکے ہاتھ میں موجود چار پانچ ماہ کی بچی کو دیکھ لگے۔

برحان کو دیکھ کے جہاں سب کے چہروں پہ خوشی سے بھرپور مسکراہٹ تھی وہیں اسکے ہاتھ میں ننا سا وجود دیکھ سب کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوتی پریشانی آگئی تھی۔

کیا ہوا مامارک کیوں گئیں اپنے بیٹے سے ملیں گی نہیں۔۔۔ماں کو بیچ میں ہی رکھتے دیکھ وہ دھیرے سے مسکرا کے بولا۔

ہاں مگر۔۔۔۔آئلہ تذبذب کا شکار ہوتی کبھی پنگ فلاک پہنے برحان کی گود میں موجود بچی کو دیکھتی، تو کبھی برحان کو۔۔۔۔

ماں کی پریشانی ختم کرتے برحان خود آگے بڑھ کے آئلہ کے گلے لگا۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔آئلہ کے گرد بازو پھیلائے بہت ہی پیار سے پوچھا۔

ہم ٹھیک ہیں مگر یہ بچی۔۔۔۔آئلہ نے الجھن سے اپنی بات ادھوری چھوڑی۔

آپ سب لوگ کیسے ہیں۔۔۔۔بابا آپ کیسے ہیں۔۔۔ماں کی بات جان بوجھ کے گول کرتے وہ سب پہ ایک نظر ڈالتے گویا ہوا

مگر اسکی نظریں ایمل کے پیچھے کھڑی اس خوبصورت معصوم شکل والی لڑکی پہ رکیں جس کی آنکھوں میں حیرت، الجھن، پریشان، اور بہت کچھ موجود تھا۔۔۔ برحان زیادہ دیر تک ان آنکھوں میں نہیں دیکھ سکا اور جلد ہی نظریں چرا گیا۔

برحان۔۔۔۔ رائد بات شروع ہی کرنے لگا تھا جب بچی نے رونا شروع کر دیا۔

ماما ایک منٹ اسے پکڑیں میں بیگ سے فیڈر نکال لوں زرا۔۔۔ بچی کو آئلہ کی جانب بڑھایا جیسے اسنے تھام لیا۔

برحان یہ ہے کون۔۔۔جزلان نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔جس پہ بیگ میں سے فیڈر نکالتے برحان نے ایک نظر جزلان کو دیکھا اور پھر اپنی ماں کی طرف فیڈر بڑھا دیا جس کا مطلب تھا وہ اسے پلا دے۔

آئلہ بچی کو لیئے صوفے پہ بیٹھتی اسے اپنی گود میں لیئے فیڈر پلانے لگی مگر اسکی سوالیہ نظریں اب بھی ہال میں کھڑے اپنے بیٹے پہ ہی ٹکی ہوئیں تھیں۔

سب کی سوالیہ نگاہیں اپنی جانب دیکھ بل آخر اسنے گہرا سانس بھرتے بچی کے بارے میں بتانے کے لیئے اپنے اندر ہمت جما کی۔

یہ معصومہ ہے۔۔۔میری بیٹی۔۔۔نارمل لہجے میں کہتا سب کے سروں پہ بم گرا گیا۔۔۔اپنی بات کہنے کے بعد اسنے حرا کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں

میں موٹے موٹے آنسوں جماہونا شروع ہوگئے تھے۔۔۔جس پہ اسنے بے چینی سے نظریں پھیریں۔

سب ہی اسے آنکھیں پھاڑے بے یقینی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔.اتنا بڑاانکشاف۔۔۔اسنے وہاں شادی کی ہوئی تھی۔۔۔اسکی ایک بچی بھی تھی۔۔۔اور یہ بات کسی کو پتہ بھی نہیں چلی۔۔۔سب ہی اپنی اپنی جگہ ششدر رہ گئے تھے۔

تم جانتے بھی ہو تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔حسام نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔وہ اپنی بیٹی کی اسکے لیئے محبت سے واقف تھااور ایسے میں اسے یہ بات کافی ناگوار گزری تھی کے وہ وہاں شادی کر چکا تھا۔

میں جانتا ہوں پھوپھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔ڈیڑھ سال پہلے میں نے اپنی ایک کلاس فیلو مہر سے شادی کی تھی مگر اسے برئن ٹیومر تھا جو لاسٹ اسٹیک پہ آنے کے بعد پتی چکا تھا۔۔۔جس وجہ سے بیس دن پہلے ہی اسکی ڈیتھ ہو گئی۔۔۔وہاں اکیلے جاب کے ساتھ ساتھ معصومہ کو سنبھالنا بہت شکل ہو رہا تھا اس لیئے میں اسے یہاں لے آیا۔۔۔۔برحان نے سب کے حیران پریشان چہرے دیکھتے تفصیل سے بتایا

سب بڑے میرے ماما کے کمرے میں آئیں۔۔۔اور تم بھی۔۔۔رائد سب کو ایک نظر دیکھ کے کہتا برحان کو سنجیدگی سے کہتے نور بیگم کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

اس کے پیچھے پیچھے ہی سب نور بیگم کے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

ارے میرا بیٹا۔۔۔برحان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی نور بیگم نے اسے اپنے پاس بلایا۔۔۔اپنی عمر کی وجہ سے وہ اکثر بیمار رہنے لگیں تھی جس وجہ سے وہ کمرے سے بھی کم نکلتیں تھیں۔۔۔

برحان کے آتے ہیں انہوں نے برحان کو اپنے ساتھ لگایا مگر آئلہ کی گود میں بچی کو دیکھتے انہوں نے ناسمجھی سے آئلہ کو دیکھا۔

یہ بچی کس کی ہے۔۔۔اپنی کمزور آواز میں انہوں نے بچی کی جانب اشارہ کیا۔

میری۔۔۔انکے پاس بیٹے برحان نے دھیرے سے کہا تو انہوں نے چونک کے اسے دیکھا۔

اپنی دادی کے چہرے پہ الجھن دیکھ اسنے وہی سب کچھ انہیں بھی بتایا جو اسنے باہر سب کو بتایا تھا۔۔۔اور یقیناً نور بیگم کو بھی یہ سب سن کہ دھچکا لگا تھا۔

برحان اگر تمہیں باہر ہی شادی کرنی تھی تو میری بیٹی سے منگنی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔نوال نے سرد مہری سے کہا وہ اندر آتے ہوئے حرا کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ چکی تھی۔

منگنی میری شادی سے پہلے ہوئی تھی۔۔۔برحان نے آہستہ سے بتایا۔

تو شادی کے بعد توڑ دیتے منگنی۔۔۔۔کیوں میری بیٹی کو اتنے سال لٹکا کے رکھا۔۔۔اسکے اتنے اچھے اچھے رشتے آئے جیسے ہم صرف تمہاری وجہ سے ٹھکراتے رہے اور تم وہاں سے کیا کر کے آئے ہو۔۔۔۔نوال جذباتی ہوئی۔۔۔وہ ماں تھی اپنی بچی کا دل ٹوٹتے کیسے دیکھ سکتی تھی۔

میں حرا سے بہت محبت کرتا ہوں پھو پھو۔۔۔میں اس سے شادی کروں گا۔۔۔برحان نے اپنی محبت کا یقین دلانے کی کوشش کی مگر اب شاید یہ ممکن نہیں تھا۔

شادی کرنے سے پہلے یاد نہیں آیا تھا کے تم حرا سے محبت کرتے ہوں۔۔۔۔اور اب جب پہلی بیوی مر گئی تو یہاں آ گئے میری بچی سے شادی کرنے۔۔۔نوال چبھتے ہوئے لہجے میں بولی تو برحان کے دل کو کچھ ہوا۔

نوال بس کرو میں بات کرتا ہوں۔۔۔رائد نے اسے خاموش کرایا۔

برحان یہ تم نے بہت غلط کیا ہے۔۔۔آ گر تمہیں کسی اور سے شادی کرنی بھی تھی تو کم سے کم ہمیں تو بتاتے، یوں اس طرح چھپ کے شادی کرنے کی کیا تک بنتی تھی۔۔۔رائد سرد لہجے میں گویا ہوا۔

میری مجبوری تھی بابا۔۔ برحان نے سر جھکائے مجرموں کی طرح کہا۔

کیسی مجبوری۔۔۔ جزلان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

وہ میں آپ لوگوں کو نہیں بتا سکتا۔۔۔ برحان سر جھکائے ہی دھیرے سے بولا۔

کیوں نہیں بتا سکتے۔۔۔۔جو بھی بات ہے جو بھی مجبوری تھی ہمیں سب بتاؤ۔۔۔رائد نے ضبط سے پوچھا۔

میں آپ لوگوں کو نہیں بتاتا سکتا۔۔۔آپ سب کو میری قسم ہے آپ لوگ اس بارے میں مجھ سے کس طرح کے کوئی سوال جواب نہیں کریں گے۔۔۔ برحان سر اٹھائے کہتا۔۔۔اپنی قسم دیتے سب کے لاتعداد سوالوں سے بچ گیا۔

پہلے تم نے بغیر کسی کو بتائے شادی کرلی اور اب کچھ پوچھنے پہ تم نے اپنی قسم دے کے ہمارے سوالات ہمارے اندر ہی ختم کر دیئے۔۔۔تو پھر اب تم ہی بتادو تم کیا چاہتے ہو۔۔۔ حسام نے بڑے تحمل کا مظاہرہ کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔

حرا سے شادی۔۔۔ برحان نے مختصر کہا۔

اب تم حرا سے شادی نہیں کر سکتے۔۔۔نوال نے فورن کہا۔

اور مجھے بھی نہیں لگتا کے وہ اب تم سے شادی کرے گی۔۔۔حسام نے مزید کہا تو برحان نے بے چینی سے اسے دیکھا

وہ ضرور مجھے سے شادی کرے گی۔۔۔میں خود اس سے بات کرتا ہوں ۔۔۔سمجھاتا ہوں اسے مجھے یقین ہے وہ میری بات سمجھے گی۔۔۔برحان تیزی سے کھڑا ہوتے باہر کی جانب بڑھنے لگا جب حسام کی باتوں نے اسکے قدم روکے۔

وہ یہاں نہیں ہے واپس حویلی جا چکی ہے۔۔۔حسام کے کہنے پہ برحان کو لگا جیسے کسی نے اسکا دل مٹھی میں بھر لیا ہو۔۔۔ہو کیسے یوں جا سکتی تھی۔۔۔

حسام کو تھوڑی دیر پہلے ہی نوفل کا میسج آیا تھا کے حرا بہت رو رہی تھی اور حویلی جانے کی ضد کر رہی تھی اس لیئے وہ اسے واپس لے گیا تھا۔

میں وہیں جا کے اس سے بات کر لوں گا۔۔۔مجھے یقین ہے وہ مجھے انکار نہیں کرے گی۔۔۔ برحان نے پر امید لہجے میں کہا اور واپس باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

ابھی کہا جا رہے ہو۔۔۔آئلہ نے پیچھے سے آواز دی۔

میں حرا کو منانے جا رہا ہوں آپ معصومہ کا خیال رکھے گا۔۔۔بغیر مڑے جواب دیتے پیچھے سب کو پریشان چھوڑے باہر نکل گیا۔

✿ ✿ ✿

وہ تم سے نہیں ملے گی۔۔۔برحان شاہ حویلی کے باہر گاڑی سے اتر کے مین دروازہ عبور کر کے دو قدم ہی چلا تھا جب پیچھے سے نوفل کی آواز آئی۔

نوفل تھا تو ان دونوں سے ہی چھوٹا مگر سنجیدہ مزاج ہونے کی وجہ سے لگاتا نہیں تھا۔۔۔اور نا ہی وہ کوئی آپ جناب والا تکلف رکھتا تھا۔

نوفل کی آواز پہ برحان بے چینی سے پلٹا۔

وہ مجھ سے مل لے گی اسے کہوں میں اس سے ملنے آیا ہوں، ایک بار آ کے میری بات سن لے۔۔۔برحان نے التجایہ لہجے میں کہا تو نوفل کو اس پہ ترس الآیا۔

بکھرے بال۔۔۔۔چہرے پہ پریشانی، بے سکونی صاف نمایہ نظر آ رہی تھی جو اسکے دل کا حال بیان کر رہی تھی۔

تم ڈرائنگ روم میں بیٹھو میں اسے لے کے آتا ہوں۔۔۔نوفل اسے اندر لاتے ڈرائنگ روم میں بیٹھا کے خود باہر نکل گیا۔

برحان کی آمد کی خبر حویلی میں کسی کو بھی دیئے بغیر وہ سیدھا اوپر حرا کے کمرے میں آیا۔۔۔دروازہ بجا کے وہ اندر داخل ہوا تو حرا بیڈ پہ بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے رو رہی تھی۔

حرا۔۔۔نوفل نے اسے پکارہ مگر وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔

برحان آیا ہے نیچے۔۔۔اسنے گہرا سانس بھرتے برحان کے آنے کی اطلاع دی۔

اس سے کہوں چلا جائے یہاں سے نہیں ملنا مجھے اس سے۔۔۔سر اٹھائے بغیر چیخ کے بولی تو نوفل کے دل کو کچھ ہوا۔۔

اسکی بہن اسکے سامنے ہی بچوں کی طرح رو رہی تھی۔۔۔یہ وہی بہن تھی جس نے اسے کبھی رونے نہیں دیا تھا۔۔۔ کبھی کمزور نہیں ہونے دیا تھا۔۔ ہر وقت اسکا خیال رکھتی تھی۔۔۔اور آج وہ محبت کے دغا دینے پہ آنسوں بہا رہی تھی جو اس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

مجھے پتہ ہے برحان نے جو کیا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔ مگر وہ تم سے بات کرنے آیا ہے۔۔۔اگر ایک بار اسکی بات سن لو گی تو شاید سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔ کیا پتہ ہم جیسا سوچ رہے ہوں ویسا کچھ نا ہو۔۔۔ کیا پتہ اسنے کسی مجبوری میں شادی کی ہو۔۔۔۔نوفل اسکے سامنے بیڈ پہ بیٹھتے پیار سے سمجھانے لگا مگر حرا کچھ نہیں سمجھنا چاہتی تھی

اب سمجھنے سمجھانے کا وقت چلا گیا ہے۔۔۔اسنے مجھے دھوکا دیا ہے جس کے لیئے میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔آنسوں سے تر چہرہ اٹھائے دکھ سے کہا تو نوفل اسے دکھ سے دیکھ کے رہ گیا۔

کہہ دو اس سے جا کے نہیں ملنا مجھے اس سے۔۔۔۔حراسپاٹ لہجے میں کہتی بیڈ سے اٹھنے لگی تھی جب برحان کی آواز پہ اپنی جگہ منجمد رہ گئی۔

پلیز ایک بار میری بات سن لو۔۔۔برحان کمرے میں داخل ہوتے بے بسی سے بولا۔۔۔جب کے اسکے کمرے میں داخل ہونے پہ نوفل اٹھ کے دروازہ زرا سا بند کرتے باہر نکل گیا۔

وہ ان دونوں کو اکیلے بات کر کے یہ مسئلہ حال کروانا چاہتا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا کے اب وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا۔

جب تم جانتے ہو کہ میں تم سے نہیں ملنا چاہتی تو پھر کیوں آئے ہو یہاں ۔۔۔کیا بات کرنے آئے ہو مجھ سے۔۔۔۔

کیا ایکپلنیشن دینے آئے ہو مجھے اپنی شادی کے بارے میں۔۔۔اپنی بچی کے بارے میں۔۔۔وہ بہت ہی سرد لہجے میں بولی کے برحان کو یقین ہی نہیں آیا کے یہ وہی حرا ہے جو ہمیشہ دھیمے لہجے میں بات کرتی تھی اسکی بات میں بھی ایک میٹھاس ہوتی تھی مگر آج جیسے اسکا لہجہ ہی بدل گیا تھا۔۔۔اور لہجہ بدلنا بھی چاہیئے تھا آخر اتنا بڑا دھچکا جو لگا تھا اسے۔

ہاں میں نے شادی کی ہے مگر وہ شادی کرنا صرف میری ایک مجبوری تھی۔۔۔ برحان دو قدم آگے بڑھتا اسے سمجھانے لگا۔۔۔وہ جانتا تھا اگلا سوال کیا ہونے والا تھا۔

کیسی مجبوری۔۔۔آنکھوں سے بارش برساتے ہونٹوں پہ استہزاء مسکراہٹ آئی۔

وہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔۔۔وہ نظریں چرا گیا۔

بتا نہیں سکتے یا بتانے کے لیئے کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔وہ طنزیہ گویا ہوئی

بہت کچھ ہے بنانے کے لیئے مگر مجبور ہوں بتا نہیں سکتا۔۔۔کسی سے وعدہ جو کر بیٹھا ہوں۔۔۔برحان بے بسی سے بولا۔

واہ تمہیں کسی سے کیا وعدہ نبھانا ہے مگر اپنی محبت کو نہیں بچانا۔۔۔حرا کا لہجہ دکھ سے بھرا ہوا تھا جس سے برحان کو تکلیف ہو رہی تھی۔

میں وہ وعدہ کبھی نا نبھاتا اگر میں نے ایک مرتے ہوئے انسان سے وعدہ نا کیا ہوتا تو۔۔۔ برحان نے اپنی مجبوری بتائی مگر حرا تو جیسے سمجھنے کے لیئے تیار ہی نہیں تھی۔

ٹھیک ہے پھر تم نبھاؤ وعدہ مگر مجھے بھول جاؤ۔۔۔ حرا نے بے حد دھیمے لہجے میں کہا تھا مگر اسکے الفاظ برحان کو تڑپا گئے تھے۔

میں تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں حرا۔۔۔ تم میری بچپن کی محبت ہو۔۔۔ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا، تمہیں خود سے دور کبھی کر ہی نہیں سکتا۔۔۔ برحان جذب کے عالم میں بولا تو حرا نے سر جھٹکا۔

کوئی محبت وحبت نہیں ہے تمہیں مجھ سے۔۔۔آ گر ہوتی تو تم کبھی باہر کسی اور لڑکی سے شادی نا کرتے۔۔۔۔چلو شادی کی تو کی مگر بچی۔۔۔۔حرا نے بات ادھوری چھوڑ کے افسوس سے سر ہلایا۔

تم نے تو یہی سوچا ہو گا نا برحان کے بیوی اور بچی کو لے کے پاکستان آ جاؤں کے اور مجھ سے شادی سے انکار کر دو گے مگر اب جب تمہاری بیوی کا انتقال ہو گیا ہے تو تم واپس آ گئے ہو اپنی بچی کے ساتھ مجھ سے شادی کرنے تا کے شادی کے بعد میں تمہاری بچی کو سمبھالوں۔۔۔۔حرا نے عجیب انداز میں جیسے اسکا پلین بتایا تھا۔

نہیں حرا ایسا نہیں ہے۔۔۔۔اپنے لفظوں سے حرا اسکا دل چھلنی کر رہی تھی لیکن برحان جانتا تھا وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی اس کے علاوہ آ گر اسکی جگہ یہاں کوئی اور لڑکی بھی ہوتی تو شاید ایسا ہی ریئکٹ کرتی۔

تو پھر کیسا ہے۔۔۔تم ہی بتادو۔۔۔چہرے پہ سپاٹ تاثرات سجائے حرا نے نظریں برحان کے چہرے پہ جمائیں۔

وہ وجیہہ شخص جس کی محبت میں وہ پوری طرح سے گرفتار تھی وہ اسے اس طرح سے بھی دھوکہ دے سکتا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

حرا میں۔۔۔اسنے کہنا شروع ہی کیا تھا جب حرا نے اسکی بات کاٹی

کچھ بھی کہنے سے پہلے بس میرے ان سوالوں کا جواب دے دو۔۔۔آگر تمہاری بیوی زندہ ہوتی تو کیا تم تب بھی پاکستان آتے؟؟؟اور آگر آتے بھی تو کیا تم میرے لیئے اس مجبوری میں بندھے رشتے کو چھوڑ سکتے تھے؟؟؟۔۔۔ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسکے مقابل کھڑی برف سے ٹھنڈے لہجے میں کہتی اسکے جواب کی منتظر ہوئی۔

حرانے وہ سوال کیئے تھے جس کا جواب برحان کے پاس تھا ہی نہیں۔۔۔اس لیئے وہ بغیر کچھ کہے خاموش سے سر جھکا گیا۔

مجھے تمہارا جواب مل گیا ہے۔۔۔۔میں تم سے شادی نہیں کر سکتی برحان۔۔۔میں کبھی ایسے شخص کے ساتھ نہیں رہ سکتی جو پہلے کسی اور کا رہ چکا ہو۔۔۔

میں اس بچی کو بھی نہیں پال سکتی کیونکہ میں کبھی شاید اسے وہ پیار ہی نا دے پاؤں جو ایک اولاد اپنی ماں سے چاہتی ہے۔۔۔شاید میں کبھی نا کبھی کہیں نا کہیں اپنے بچوں اور اس میں فرق کر دو۔۔۔اور یہ سب کر کے میں اللہ کے آگے گنہگار نہیں بنا چاہتی۔۔۔اس لیئے آج سے ہی ابھی سے ہی سب کچھ ختم

۔۔۔بہت مشکل سے گلے میں پھنسا آنسوں کا گولہ نیچے اتارتے بھاری لہجے میں کہتی اپنے ہاتھ سے انگوٹی اتار کے اسکے ہاتھ پہ رکھ دی۔

نہیں حرا پلیز ایسا مت کرو۔۔۔۔برحان کی آنکھوں میں نمی اتری۔

ہم دوست تھے اور ہمشہ رہیں گے مگر یہ بات بھول جانا کے ہم کبھی ایک دوسرے کی محبت بھی رہ چکے ہیں۔۔۔حرا بے رحمی سے کہتی خود کا بھی اور برحان کا بھی دل بری طرح سے زخمی کر گئی۔

تم تو مجھ سے محبت کرتی ہو نا۔۔۔پلیز تم تو سمجھو۔۔۔۔مجھے مت چھوڑو۔۔۔ برحان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیتے منت کی۔

محبت کرتی ہوں نہیں، محبت کی تھی۔۔۔میں کبھی بھی کسی بٹے ہوئے شخص سے محبت نہیں کر سکتی برحان۔۔۔جو میرا ہے وہ مجھے پورا چاہیئے ہوتا ہے مگر تم تو اپنا آپ پہلے ہی کسی اور کے نام کر چکے ہو۔۔۔لیکن اب جب وہ نہیں رہی تو تم میرے پاس آگئے ہو۔۔۔مگر میں ایسے شخص سے کبھی شادی نہیں کر سکتی جو خود کو کہتا تو میری محبت ہے مگر اپنا آپ پہلے ہی کسی اور کے نام کر چکا تھا۔۔۔اپنا ہاتھ چھڑواتے حرا چبھتے ہوئے لہجے میں کہتی برحان کا دل چیر گئی۔

حرا اگر میری مجبوری نا ہوتی تو میں کبھی شادی نا کرتا پلیز سمجھو مجھے۔۔۔.

یقین کرو میری بات کا۔۔۔برحان نے ایک بار پھر اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا جس پہ اسنے تیزی سے اسے پیچھے دھکا دیا تو وہ بے ساختہ لڑکھڑا کے دو قدم پیچھے ہوا۔

چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔وہ اتنی زور سے چیخی کے کھلے دروازے سے اسکی آواز باہر گئی تھی جس پہ کمرے کے باہر ہی کھڑا نوفل فورن اندر آیا تھا۔

حرا۔۔۔زمین پہ ڈھتے حرا کے وجود کو کندھوں سے تھامتے نوفل نے سمبھالا۔

نوفل اس سے کہو جائے یہ۔۔۔میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔ وہ اپنا ضبط کھاتی زار و قطار رونے لگی۔

کیا ہوا، یہ کیوں رو رہی ہے۔۔۔حرا کی آوازیں سن کے اسکے کزن اور چچی بھی اسکے کمرے میں آ گئیں تھی۔

دروازے پہ کھڑے برحان کواور پھر نوفل کے سہارے کھڑی روتی ہوئی حرا کودیکھ سب ہی پریشانی سے صورت حال سمجھنے کی کوشش کررہے تھے۔

حرامیری بات۔۔۔برحان نے کچھ کہنا چاہا جب وہ پھر سے چیخی۔

چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔نہیں سنی تمہاری کوئی بھی بات۔۔۔دھوکے باز ہو تم۔۔۔۔دھوکا دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔۔وہ ہزیانی انداز میں چیخی تو اسکی چچی اور کزن نے آگے بڑھ کے اسے سنبھالتے ہوئے بیڈ پہ بیٹھایا۔

تم پانی دو۔۔۔۔برحان آپ جاؤ یہاں سے ورنا اسکی طعبیت خراب ہو جائے گی۔۔.نوفل لے کے جاؤاسے۔۔۔حرا کی چچی اپنی بیٹی سے پانی دینے کا کہتی

برحان اور پھر نوفل سے مخاطب ہوئیں جس پہ نوفل فورن ہی برحان کا ہاتھ تھامے اسے باہر لے گیا۔

کرلی بات ہوگئی۔۔۔اب جاؤ۔۔۔اسے ہال میں لاتے نوفل سرد مہری سے بولا۔۔۔اپنی بہن کو روتا بلکتا دیکھ نوفل کا دل چاہ رہا تھا وہ برحان کا منہ توڑ دے جس نے اتنی بری طرح سے اسکی معصوم بہن کا دل توڑا تھا۔

نوفل تم سمجھاؤ اسے۔۔۔اسنے مجھ سے شادی سے انکار کر دیا ہے۔۔۔میں کیسے رہوں گا اسکے بغیر۔۔۔ برحان نے بے بسی سے اپنے بال مٹھیوں میں دبوچے۔

میں شادی کر کے اسکے بغیر رہ رہے تھے ویسے ہی رہ لینا U.K جیسے تم ۔۔۔مگر اب میری بہن سے دور رہنا کیونکہ وہ جب جب تمہارا چہرہ دیکھے گئی

اسے تمہارا دھوکا یاد آجائے گا اور میں نہیں چاہتا میری بہن کو بار بار تکلیف ہو۔۔۔نوفل سختی سے کہتا اسے دروازے پہ چھوڑا اوپر کی جانب بڑھ گیا۔۔

برحان دل شکستہ ہوتے ایک نظر حویلی پہ ڈال کے باہر نکل گیا۔

✿ ✿ ✿

کافی دیر ادھر سے ادھر گاڑی گھمانے کے بعد وہ واپس خان حویلی پہنچا تو رات کے دو بجنے والے تھے۔۔۔حویلی کی ساری لائٹس اوف تھیں۔۔۔مطلب سب سو چکے تھے۔۔۔حسام اور نوال بھی جا چکے تھے۔۔۔

وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا جب اسے اپنی بیٹی یاد آئی۔۔۔اس ساری ٹینشن میں وہ اسے تو بلکل ہی بھول گیا تھا۔۔۔

اتنی چھوٹی ہونے کے باوجود وہ رات کو اسکے بغیر نہیں سوتی تھی اور نا ہی اسے اب اسکے بغیر نیند آتی تھی۔

معصومہ کا سوچتے وہ سیڑھیاں چڑھتے رائد کے کمرے کی جانب بڑھا۔

دروازے پہ رک کے وہ دستک دینے ہی لگا تھا جب اندر سے معصومہ کے رونے کی آواز سن کے ایک دم کمرے میں داخل ہوا۔

آئلہ روتی ہوئی معصومہ کو لے کے ٹہل رہی تھی مگر وہ چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پہ دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا۔

برحان جلدی سے آئلہ کے پاس آتے معصومہ کو اس سے لیتے چپ کروانے لگا جو تھوڑی ہی دیر میں چپ ہوتی سو گئی تھی۔

کچھ احساسِ زمیداری بھی ہے تم میں یا نہیں۔۔۔اپنی بیٹی کا کوئی ہوش تھا۔۔۔اسکی گود میں جاتے ہی بچی کو سوتے دیکھ رائد برہم ہوا۔۔۔اسنے کتنی بار برحان کو فون کیا تھا مگر اسکا فون بند تھا۔۔۔وہ لوگ پریشان ہو رہے تھے کیونکہ معصومہ کب سے رو رہی تھی۔۔۔چپ ہی نہیں ہو رہی تھی اور اب کیسے اپنے باپ کی گود میں جاتے ہی سو گئی تھی۔

آہستہ بولیں معصومہ اٹھ جائے گی۔۔۔رائد کی تیز آواز پہ آئلہ نے اسکا بازو پکڑتے اسے بچی کے سونے کا احساس دلایا۔

سوری بابا۔۔۔ برحان نے سر جھکائے معصومہ کے معصوم چہرے کو دیکھتے کہا۔۔۔. وہ کیسے بھول سکتا تھا اپنی بیٹی کو جس نے ماں کے بعد اگر کسی کا لمس محسوس کیا تھا تو وہ اسکا تھا مگر یہاں ابھی اسکے لیئے سب انجان تھے وہ کیسے کسی

اور کے پاس جا کے سکون سے رہ سکتی تھی وہ کیسے بھول سکتا تھا یہ بات۔۔۔ اسے افسوس ہوا تھا اپنی بے خبری پر۔

خیر حرا نے کیا کہا۔۔۔رائد نے بات بدلی۔۔۔وہ حرا کا جواب جانتا تھا، حویلی جاتے ہی حسام نے اسے حرا کا جواب بتا دیا تھا مگر وہ پھر بھی برحان کے منہ سے سنا چاہتا تھا۔

میں اسے منالوں گا۔۔۔رائد کے سوال کا جواب دینے کے بجائے اسنے اپنی بات کہی۔

ٹھیک ہے تین دن ہیں تمہارے پاس۔۔۔۔اگر تین دن میں منا سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنا چوتھے دن میں خود تمہارا نکاح پڑھواؤں گا اپنی پسند کی لڑکی

سے۔۔۔رائد نے بغیر کوئی بحث کیلئے سنجیدگی سے مہلت دیتے ساتھ اصطلاح بھی دی۔

لیکن اتنی جلدی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔برحان نے احتجاج کیا۔

برحان آپکی بچی ابھی بہت چھوٹی ہے۔۔۔اسے ماں کی ضرورت ہے۔۔۔ہم ،آپ یا حویلی میں اور کوئی اسکی دیکھ بھال اتنے اچھے سے نہیں کر سکیں گے جتنے اچھے سے ایک ماں کر سکتی ہے۔۔۔آئلہ نے دھیمے لہجے میں سمجھایا جب کے رائد جا کے بیڈ پہ بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگائے بیٹھتے اپنا فون اٹھالیا۔

اور کیا گارنٹی ہے کے سوتیلی ماں اسکا ماؤں جیسا ہی خیال رکھے گی۔۔۔برحان نے اب کی بار نظریں اٹھائے اپنی طرف سے جیسے ایک مشکل سوال کیا تھا۔

گارنٹی میں لیٹا ہوں کے جو بہو میں نے ڈھونڈی ہے وہ میری پوتی کا ماں سے بڑھ کے خیال رکھے گی۔۔۔فون کی اسکرین پہ نظریں جمائے رائد نے سکون سے جواب دیا۔

مگر بابا۔۔۔۔

برحان میں کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ تمہیں میں نے تین دن دیئے ہیں نا۔۔۔ان تین دن میں اگر تم حرا کو شادی کے لیئے منا لیتے ہو تو میں تمہاری شادی چوتھے دن ہی حرا سے کر دوں گا لیکن اگر وہ نامانی تو پھر جسے میں نے چنا ہے تم اس سے ہی شادی کرو گے۔۔۔ سمجھے۔۔۔رائد ایک سنجیدہ نظر اس پہ ڈال کے فون سائڈ کورنر پہ رکھتے لیٹ کے آنکھوں پہ بازو رکھ گیا جس کا مطلب تھا بات ختم ہوئی۔

اس سے مجھے دے دو یہ رات میں تمہیں تنگ کرے گی۔۔۔اسے جاتے دیکھ آئلہ نے معصومہ کو لینا چاہا۔۔۔ایک تو وہ آج ہی واپس آیا تھا آر جب سے آیا تھا تب سے سکون سے بیٹھا ہی نہیں تھا۔

نہیں ماما میں سمبھال ہوں گا۔۔۔ویسے بھی اسے میرے پاس سونے کی عادت ہے۔۔۔ برحان با مشکل مسکراتے ماں کو تسلی دے کے تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

آئلہ اس سے کھانے کا پوچھنا چاہتی تھی مگر وہ روکا ہی نہیں اور آئلہ کو بھی اس وقت اسکے پیچھے جانا مناسب نہیں لگا اس لیئے وہ بھی دروازہ بند کرتی بیڈ کی جانب بڑھ گئی

تین دن پلک جھپکتے ہی گزر گئے تھے۔۔۔ان تین دنوں میں ناجانے کتنے چکر برحان نے شاہ حویلی کے لگائے تھے۔۔۔ کتنی ہی کالز حرا کو کیں تھیں مگر وہ ہر جگہ سے ناکام رہا تھا۔۔۔

حرا کی طبیعت خراب تھی۔۔۔جو برحان کا ذکر کرنے پہ اور خراب ہو جاتی تھی اس لیئے حسان نے بھی برحان کو اب سختی سے حرا سے کوئی بھی رابطہ کرنے سے منا کر دیا تھا۔۔۔

ایک طرف حرا بیمار تھی تو دوسری طرف معصومہ کو دو دن سے بہت تیز بخار ہو رہا تھا۔۔۔ کبھی معصومہ کسی کے پاس تو کبھی کسی کے پاس رہ رہی تھی ۔۔۔۔سب ہی اس ننی سی بچی سے پیار کرنے لگے تھے مگر معصومہ کو کوئی چاہیئے تھا جو پوری طرح سے صرف اس پہ دھیان دیتا۔

چونکہ رائد کی دی ہوئی مدت آج ختم ہو گئی تھی تو اسی وجہ سے آج برحان رائد کے سامنے موجود تھا۔۔۔وہ دونوں باپ بیٹے کمرے میں اکیلے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے جب رائد نے بات کا آغاز کیا۔

میرا دیا ہوا وقت ختم ہو چکا ہے برحان اور تم حرا کو منا نہیں سکے۔۔۔اس لیئے میرے کہے کے مطابق اب تمہیں آج ہی میری چنی ہوئی لڑکی سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔اپنے سامنے سر جھکائے صوفے پہ بیٹھے برحان کو دیکھ سنجیدگی سے کہا۔

بابا کچھ وقت اور رک جائیں۔۔۔ سر اٹھائے اپنے باپ کو دیکھتے جیسے التجا کی۔

تم نے اپنی بیٹی کی حالت دیکھی ہے۔۔۔مانا حویلی میں سب اسکا دھیان رکھ رہے ہیں۔۔۔ تم بھی رکھ رہے ہو مگر سب کو بھی اپنے اپنے کام ہوتے ہیں

انکے اوپر بھی اپنی اپنی زمیداریاں ہیں اور تم، تم کتنے دن تک حویلی میں رہ کے اسکا دھیان رکھ سکتے ہو۔۔۔آج نہیں تو کل تمہیں آفس جوائن کرنا ہے۔۔۔تو بہتر نہیں ہے کے اسکی ماں آجائے تو وہ اسے سمبھال لے۔۔۔

اسکی بات سن کے رائد کو غصہ آیا تھا۔۔۔وہ اکیلا نہیں تھا جو رائد اسے وقت بھی دے دیتا اسکے ساتھ اسکی بچی تھی جس کی پرورش کے لیئے سہی لڑکی چنی ضروری تھی، جو رائد نے چن لی تھی۔

ٹھیک ہے بابا جیسی آپکی مرضی۔۔۔آخر کار دل پہ پتھر رکھ کے اپنی بیٹی کے لیئے اسنے گھٹنے ٹیک دیئے۔

ھممم تیاری کرو شام میں ہی عشال کے ساتھ تمہارا نکاح ہو گا۔۔رائد اپنی بات کہتے اٹھ کے کھڑا ہو گیا۔۔۔اسے ابھی جزلان سے بھی بات کرنی تھی اور اسے یقین تھا وہ اسے انکار کبھی نہیں کرے گا۔

عشال!!! نہیں بابا میں اس سے شادی نہیں کر سکتا وہ عمر میں مجھ سے بڑی ہے۔۔۔ برحان جھٹکے سے اسکے ساتھ ہی کھڑا ہوا۔

پانچ چھ ماہ بڑا ہونا کوئی بڑا نہیں ہوتا۔۔۔ اور ویسے بھی آج کے ہمارے معاشرے میں اپنے سے بڑی عمر کی عورت سے شادی کرنا جیسے کوئی بہت ہی بڑی حیران کن بات سمجھی جاتی ہے یا کوئی بہت بری بات۔۔۔ جب کے بڑی عورت کی عورت سے شادی کرنا سنت ہے۔۔۔ رائد نے نرمی سے سمجھایا۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں بابا مگر میں اسے کبھی خوش نہیں رکھ پاؤں گا، یہ مجھے یقین ہے۔۔۔ برحان نے سنجیدگی سے کہا تو رائد سوچ میں پڑھ گیا۔

اچھا ٹھیک ہے تو پھر مالا سے کر لو۔۔۔کچھ دیر سوچنے کے بعد جب رائد بولا تو مانوں برحان کی حیرت کی انتہا نہیں رہی۔

بابا وہ بہت چھوٹی ہے اور پھر میں اسے ناز کی طرح بہ۔۔۔۔

برحان بہن کہنے یا ماننے سے کوئی بہن نہیں بن جاتی اور رہی بات چھوٹی کی تو اتنی چھوٹی نہیں ہے۔۔۔وہ تمہیں اور معصومہ دونوں کو سنبھال سکتی ہے میں جانتا ہوں۔۔۔رائد اسکی بات کاٹتے بولا

لیکن بابا وہ۔۔۔۔۔

بڑی سے تمہیں مسئلہ ہے چھوٹی سے تمہیں مسئلہ ہے آخر چاہتے کیا ہو تم برحان۔۔۔ان دونوں کے علاوہ تم کوئی بھی لڑکی لے آؤ مگر میں یہ پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کے تمہاری بیٹی کو کوئی اتنا پیار نہیں دے گا جتنا یہ دیں سکتی ہیں۔۔۔رائد نے ایک بار پھر اسکی بات کاٹتے تھوڑے تیز لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے آپ مالا سے پوچھ لیں آگر وہ مان جاتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ برحان سنجیدگی سے کہتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔ وہ جانتا تھا مالا خود اس رشتے کے لیئے منا کر دے گی آخر وہ اسے بھیو جو سمجھتی تھی مگر کچھ ہی دیر میں اسکی یہ خوش فہمی دور ہونے والی تھی۔

✿ ✿ ✿۔

پاپا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بھیو سے شادی۔۔۔ تھوڑی بہت تمہید کے بعد جزلان نے جب اسے برحان سے نکاح کا بتایا تو جیسے مالا کو چار سو نہیں بلکے ہزار ولٹ کا جھٹکا لگا۔

میرے بھائی نے زندگی میں پہلے بار بڑی امید سے تمہیں اپنے بیٹے کے لیئے مانگا ہے۔۔۔میں اسے انکار نہیں کرنا چاہتا۔۔۔جزلان نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے پر امید لہجے میں کہا تو وہ اضطراب کا شکار ہوئی۔

برحان بہت اچھا ہے مالا اور سب سے اچھی بات تم یہی رہو گے ہمشیہ ہمارے پاس ہی۔۔۔اسکے ساتھ بیٹھی ایمل نے پیار سے کہا تو وہ باپ کے چہرے کو دیکھنے لگی جو امید بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ٹھیک ہے پپا جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔۔۔اسنے بغیر سوچے سمجھے باپ کا مان رکھتے سارا فیصلہ اسکے ہاتھ میں پوچھ دیا۔

اسکے باپ نے زندگی میں پہلی بار اس سے کچھ مانگا تھا وہ انکار کر کے انکا دل نہیں توڑ سکتی تھی۔

شکریہ میرا بچہ۔۔۔اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔جزلان نے اسکا ماتھا چومتے دعائیں دیں تو وہ بس مسکرادی۔

✿ ✿ ✿۔

مالا نے نکاح کے لیئے ہاں کر دی یہ خبر ہی برحان کے سر پہ دھماکہ کر گئی تھی۔۔۔اسے تو بلکل امید ہی نہیں تھی کے ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔مگر اب کیا ہو سکتا تھا وہ اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا۔

رائد نے فون کر کے نوال اور حسام کو بھی برحان اور مالا کے نکاح کی اعطلاح دے دی تھی جس پہ حرا کی طعبیت کی خرابی کی وجہ سے انہوں نے آنے سے منا کیا دیا تھا مگر نوفل آگیا تھا۔

دوپہر سے ہی نکاح کی تیاریاں شروع ہو گئیں تھیں۔۔۔نکاح بہت سادگی سے ہو رہا تھا صرف حویلی کے ہی لوگ تھے۔۔۔

مغرب کے بعد ہی مولوی صاحب آ گئے تھے۔۔۔پہلے مالا سے رضامندی لی جس نے گھبراتے دل کے ساتھ تین بار قبول ہے کہتے سائن کیئے تھے اور پھر برحان سے رضامندی لی گئی جس نے بے تاثر چہرے کے ساتھ قبول ہے کہتے مالا کو اپنے نکاح میں لیا۔

دیکھتے ہی دیکھتے مالا جزلان خان سے مالا برحان خان بن گئی جو دونوں کے لیئے ہی ایک عجیب سی بات تھی۔

تمہارا بہت بہت شکریہ جزلان کے تم نے میری بات کا مان رکھا۔۔۔رائد جزلان کے گلے لگتے خوشی سے بولا۔

پہلی بار تم نے کچھ مانگا تھا کیسے منا کر سکتا تھا۔۔۔ جزلان نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔

تو پھر میری ایک اور بات مان لو۔۔۔ رائد نے یقین بھرے انداز میں کہا۔

ہاں ہاں بولو۔۔۔ جزلان نے شائستگی سے کہا۔

میں چاہتا ہوں ابھی رخصت ہو جائے تاکہ مالا اب اپنی زمیدایوں کو سمجھ سکے۔۔۔ رائد نے کہا تو کچھ سوچنے کے بعد جزلان نے ہامی بھر لی۔

ٹھیک ہے جیسا تم چاہو ویسا ہی ہو گا۔۔۔ جزلان نے مسکرا کے کہا تو رائد خوشی سے ایک بار پھر جزلان کے گلے لگا جب کے اپنے باپ کی بات سن کے برحان اٹھ کے ڈرائنگ روم سے نکل گیا۔

رخصتی تھوڑی دیر میں ہونی تھی اس بات سے سب ہی خوش تھے مگر ایک انسان تھا جو چہرے پہ صرف اپنوں کی خاطر نقلی مسکراہٹ سجائے مالا کے ساتھ بیٹھا تھا۔

✿ ✿ ✿

تاریک کمرے میں سگریٹوں کا دھواں بھرا ہوا تھا مگر رولنگ چیئر پہ بیٹھے مسلسل سگریٹ پھونکتے برحان کو جیسے اس دھوئیں سے کوئی اثر نہیں پڑھ رہا تھا۔۔۔

وہ مسلسل دھوئیں کے ذریعے اپنے اندر کا اشتعال باہر نکالنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا مگر ہر بار ناکام ہو رہا تھا۔۔۔

وہ سگریٹ پینے کا بلکل عادی نہیں تھا۔۔۔وہ اس وقت سگریٹ کا استعمال کرتا تھا جب اسے اپنے اندر کی گھٹن باہر نکالنی ہوتی تھیں۔۔۔جب وہ پریشان ہوتا تھا یا غصے میں اور اس وقت بھی وہ بے حد غصے میں تھا۔۔۔کیونکہ آج جو کچھ ہوا تھا وہ اسکے حساب سے سراسر غلط تھا۔

عام طور پہ بھی غصے میں اتنی سگریٹ نہیں پیتا تھا جتنی اسکے برابر ٹیبل پہ رکھی ایش ٹرے سگریٹ کی راکھ اور ٹکڑوں سی بھری ہوئی اسکی لاتعداد سگریٹ پینے کا پتہ دے رہیں تھیں۔

سوچوں میں مصروف مسلسل گہرے گہرے کش لگاتا غصہ کم کرنے کی کوشش میں خلل تب پڑا جب اسکے کمرے کا دروازہ کھلا

دروازہ کھلتے ہی سیدھی روشنی اسکے چہرے پہ پڑی تھی۔۔۔دو گھنٹے سے تاریک کمرے میں بیٹھے رہنے کے باعث دروازے سے اندر آتی تیز روشنی اسے آنکھیں میچنے پہ مجبور کر گئی تھی۔

بیٹا یہ کیا حال بنا رکھا ہے۔۔۔اتنا دھواں۔۔۔آئلہ کھانستی ہوئی کمرے میں داخل ہوتی پورا دروازہ کھولنے کے ساتھ ساتھ لائٹس اور پنکھا بھی کھول چکی تھی۔

ماں کی آواز پہ اسنے اپنی سرخ آنکھیں کھولتے دروازے کی جانب دیکھا مگر دروازے میں ساکت کھڑے وجود کو دیکھتے اسکے اندر غصے کی ایک تیز لہر دوڑ گئی۔

کیاہے یہ سب۔۔۔اسکے سر پہ کھڑے ہوتے اسکے برابر میں رکھے ایش ٹرے میں سگریٹ کے تکڑے دیکھتی وہ زرا خفگی سے بولی

معصومہ کہاں ہے ماما۔۔۔ سفید اور مہرون فراک زیب تن کیے چھوٹے چھوٹے قدم اندر کی جانب بڑھتی مالا پہ نظریں جمائے اسنے بے تاثر لہجے میں ماں سے پوچھا۔

تمہارے بابا کے پاس ہے اور آج وہ ہمارے ساتھ ہی سوئے گی۔۔۔آئلہ نے عطلاح کیا۔

آپ اسے مجھے دے جائیں۔۔۔اسے میرے بغیر نیند نہیں آتی۔۔۔وہ نارمل لہجے میں ایک نظر ماں کو دیکھتے بولا۔

آج اسے ہمارے پاس ہی رہنے دیں۔۔۔اپنے دائیں جانب کھڑی مالا کو ایک نظر دیکھتے اسنے جیسے اپنے بیٹے کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

یہ شادی میں نے صرف اپنی بیٹی کی وجہ سے کی ہے۔۔۔اس لیئے اسے یہاں ہونا چاہیئے۔۔۔آپ پلیز اسے بھجوادیں۔۔۔برحان حتمی لہجے میں کہتا کرسی سے کھڑا ہوتے لمبے لمبے قدم اٹھاتا واشروم میں گھس گیا۔

فکر مت کرو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔پیچھے آئلہ کچھ بے بسی سے اپنی نئی بہو کو تسلی دیتی دروازہ بند کرتی کمرے سے نکل گئیں۔

کمرے میں دھواں اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔وہ ہر ایک چیز کو بہت گھور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ایسا نہیں تھا وہ اس کمرے میں پہلی بار آرہی تھی لیکن اب یہ کمرا اسکا بھی تھا،اسے بھی اب اپنی پوری زندگی اس ہی کمرے میں اس شخص

کے ساتھ گزارنی تھی جسے وہ صرف اپنی بیٹی کے لیئے لایا تھا۔۔۔اسکے لیئے جیسے اسکا وجود کوئی معنی ہی نہیں رکھتا تھا۔

وہ چاروں طرف دیکھتے ایک دم ٹھٹک کے رکی۔۔۔

سائڈ کورنر پہ رکھے فریم میں موجود تصویر کو دیکھتے اسکی انکھوں میں پانی بھرنا شروع ہو گیا۔۔۔

کورنر سے فریم اٹھاتے وہ نم آنکھوں سے اس فریم میں موجود مسکراتی لڑکی کو حسرت سے دیکھ گئی جو اسکے شوہر کے دل میں بستی تھی۔

وہ تصویر دیکھنے میں اتنی مگن تھی کے اسے واشروم کا دروازہ کھلنے کا بھی احساس نہیں ہوا۔۔۔

اسنے واشروم سے نکل کے کمرے میں نظریں دوڑائیں تو کورنر کے پاس کھڑی اپنی نئ بیوی کو ہاتھ میں فریم پکڑے دیکھ اسے ایک دم پھر سے غصہ آیا۔

مٹھیاں بھیجتے لمبے لمبے قدم اٹھاتے اس تک پہنچتا ایک جھٹکے سے اسکے ہاتھ سے فریم کھینچا۔۔۔ جس پہ وہ ایک دم گڑ بڑا گئ۔

کس کی اجازت سے تم نے میری چیزوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔ وہ اسکا بازو دبوچتے درشتگی سے بولا تو اسکا یہ نئا روپ دیکھ کے وہ شوخ و چنچل لڑکی سہم گئ۔

اپنے سامنے کھڑے شخص کو اسنے کبھی غصے میں دیکھا ہی کہا تھا۔۔۔ وہ بہت ہی کم غصہ ہوتا تھا مگر کبھی اس پہ غصہ نہیں ہوا تھا بلکل ہمیشہ اس کے ساتھ

مستی مزاق ہی کرتا تھا لیکن آج جو شخص اسکے سامنے کھڑا تھا وہ بلکل بھی ویسا نہیں تھا جیسا وہ ہمیشہ سے دیکھتی آئی تھی۔۔

یہ تو کوئی اور ہی تھا جس کی آنکھوں میں اسکے لیئے کوئی نرمی نہیں تھی صرف غصہ اور سختی تھی جس سے وہ بری طرح ڈری تھی۔

م۔۔۔میں تو بس۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔وہ کچھ کہتی کے اس سے پہلے ہی اسنے اسکی بات سختی سے کاٹی۔۔

یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہی ہوا ہے۔۔۔کیا جاتا تمہارا آ گر تم اس نکاح سے انکار کر دیتیں تو۔۔۔اسکے بازو کو ہلکے سے جھٹکا دیتے اسے خود کے مزید قریب کیا۔

اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھتے وہ ایک پل کے لیئے کانپ گئی مگر پھر اگلے ہی پل کافی ہمت کرتی دھیمی آواز میں بولی۔

میں لڑکی ہوں۔۔۔میں کیسے منا کرتی تھی پاپا کو۔۔۔آ گر آپ کو یہ شادی نہیں کرنی تھی تو آپ منا کر دیتے۔۔۔اسکی چلتی زبان دیکھتے مقابل کے ماتھے پہ کئی بل پڑے۔

اگر میری کوئی سنتا تو میں کبھی تم سے نکاح نا کرتا۔۔۔مگر تم منا کر سکتیں تھیں بلکل ویسے ہی جیسے اور دوسری چیزوں میں زبان چلتی ہے۔۔۔آ گر تم منا کر دیتیں تو میں کچھ وقت بعد حرا کو منا کے اس سے نکاح کر لیتا۔۔۔وہ فریم میں موجود لڑکی کا مسکراتا چہرہ دیکھتے بے بسی سے بولا۔

تم میری زندگی میں شامل تو ہو گئی ہو مگر صرف میری بیٹی کی ماں بن کے۔۔۔
اس کے علاوہ مجھ سے کوئی امید نہیں رکھنا کے میں کبھی تمہیں اپنی بیوی کا
درجہ دوں گا۔۔۔جو کچھ ہوا ہے وہ صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے سب
تمہاری وجہ سے۔۔۔فریم آہستہ سے بیڈ پہ رکھتے وہ ایک بار پھر غصے سے اسکے
چہرے کے قریب دھاڑا۔۔۔وہ ہر اس چیز کا قصوروار اسے ٹھہرا رہا تھا جس
میں اسکا کوئی حصہ تھا ہی نہیں۔

آپ کی زندگی میں، میں اپنی حیثیت بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔میں
آپ کی پہلی بیوی کی جگہ لینا بھی نہیں چاہتی اور آپ اپنی ناکام محبت کا ذمیدار
مجھے ٹھہرانا بھی بند کریں۔۔۔

جو کچھ ہوا ہے وہ آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔آگر آپ کو اتنی ہی محبت تھی
ان سے تو پہلی شادی ہی نا کرتے۔۔۔وہ ہمت کرتی اسکی آنکھوں میں

آنکھیں ڈالے کہتی اپنی آخری بات سے اسکا دماغ گھما گئی تھی۔۔۔اسکے سارے زخم جو پہلے سے ہی ہرے تھے انہیں ناخن سے کھروچ کے ایک بار پھر سے تازہ کر گئی تھی۔

بکواس بند کرواپنی۔۔۔تم!!!!!۔۔۔۔۔برحان کچھ بھی سخت کہنے سے خود کو باز رکھتا ایک جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑتے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

مگر باہر جانے سے پہلے اسنے ایش ٹرے اٹھا کے پوری قوت سے زمین پہ ماری تھی جس کی کرچیاں دور تک گئیں تھی۔

اسکی اس حرکت پہ چند پل پہلے خود کو مضبوط ظاہر کرنے والی مالا کانپ کے رہ گئی۔

برحان دھاڑ سے دروازہ بند کرتے باہر نکل گیا پیچھے وہ ایک دم اچھلتی دل تھام گئی۔۔۔

آنسوں جو تھم گئے تھے ایک بار پھر بہنے لگے تھے۔۔۔وہ اپنے باپ کی لاڈلی تھی۔۔۔اسکے باپ نے کبھی اس سے تیز آواز میں بات تک نہیں کی تھی۔۔۔اسکے باپ نے کبھی اسے رونے نہیں دیا تھا۔۔۔۔وہ زندگی میں کبھی اس طرح رنجیدہ ہو کے نہیں روئی تھی جس طرح وہ ابھی بیڈ پہ بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کے رودی تھی۔

LRI ✿ ✿ ✿

بھیو کہاں جارہے ہیں۔۔۔نازلی جو نیچے جارہی تھی برحان کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھ پوچھنے لگی۔

ماما سے معصومہ کو لینے۔۔۔ برحان نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

مگر وہ ماما کے پاس نہیں ہے۔۔۔وہ تو عشال آپی کے پاس ہے۔۔۔اسنے برحان کو بتایا تو وہ ہاں میں سر ہلاتا اسکے برابر سے گزر کے اوپر بڑھنے لگا۔

اسے آج عشال آپی کے پاس ہی رہنے دیں۔۔۔اسے جاتے دیکھ نازلی پھر سے بولی

نازتم کیوں نہیں سوئیں ابھی تک۔۔۔اسکی بات پہ وہ اسکی جانب گردن موڑے اسکی بات اگنور کرتا اپنا سوال پوچھنے لگا۔

ہمیں نیند نہیں آرہی تھی تو ہم معصومہ کے ساتھ کھیلنے چلے گئے مگر وہ اب سو گئی ہے تو اس لیئے اب ہم بھی اپنے کمرے میں ہی جارہے ہیں سونے۔۔۔۔ نازلی نے تفصیل سے بتایا۔

ہمم تو جاؤ اور سو جاؤں۔۔۔ برحان سنجیدگی سے کیا تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے اوپر بڑھ گیا۔۔۔ جس پہ نازلی افسردگی سے سر ہلاتی نیچے اتر گئی۔

حرا اور برحان کی محبت کے بارے میں کون نہیں جانتا تھا۔۔۔ ان دونوں کی پسندیدگی کسی سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔۔ لیکن آج جو کچھ ہوا تھا اس پہ سب افسردہ بھی تھے دو لوگ جو بچھڑے تھے مگر سب خوش بھی تھے برحان اور مالا کی شادی پہ۔

✿ ✿ ✿۔

ٹھک ٹھک۔۔۔۔۔

یس۔۔۔۔ گود میں لیپ ٹاپ رکھے بیٹھی عشال نے دروازے کی دستک پہ سر اٹھائے بغیر کہا۔

سوری تمہیں ڈسٹرب کیا۔۔۔میں بس معصومہ کو لینے آیا تھا۔۔۔اندر داخل ہوتے برحان نے کہا تو عشال نے سر اٹھا کے اسے دیکھا۔

مہرون قمیض شلوار میں بکھرا سا حلیہ، سرخ آنکھیں بے ترتیب بال۔۔۔ اسے دیکھ کے کوئی بھی اسکی حالت کا پتہ لگا سکتا تھا

برحان ہمیشہ تیار شیار ہو کے ہی رہتا تھا کبھی بھی کسی نے اسکا اس طرح بے ترتیب حلیہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ وجیہہ پرسنیلٹی کا مالک بے ترتیب حلیہ میں بھی اتنا ہی اچھا لگ رہا تھا جتنا تیار شیار ہو کے لگتا تھا۔

تم اسے یہیں رہنے دو آج۔۔۔عشال نے کہا

نہیں یہ تمہیں رات میں تنگ کرے گی۔۔۔اور ویسے بھی اسے میرے پاس سونے کی عادت ہے اور مجھے بھی اسکے بغیر نیند نہیں آتی۔۔۔ برحان نے آگے بڑھ کے سوئی ہوئی معصومہ کو آہستہ سے اٹھایا۔

برحان۔۔۔۔ برحان معصومہ کو لیئے ابھی کمرے سے نکلنے ہی والا تھا جب عشال گود سے لیپ ٹاپ اٹھ کے بیڈ پہ رکھتی کھڑی ہوئی۔

ہمم۔۔۔وہ دروازے سے ہی پلٹا۔

جو کچھ ہوا ہے وہ ہم سب کے سامنے ہے مگر میں تم سے ایک ریکویسٹ کرنا چاہوں گی۔۔۔عشال نے برحان کو دیکھتے کہا تو اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔

برحان میری بہن بہت معصوم ہے۔۔۔بہت اچھی ہے۔۔۔مجھے پورا یقین ہے وہ اپنی ذمیداریوں کو بہت اچھے سے نبھائے گی۔۔۔وہ تمہارا اور معصومہ کا بہت اچھے سے دھیان رکھے گی مگر میری یہ ریکویسٹ ہے کے بدلے میں تم بھی اسے وہی پیار اور عزت دینا۔۔۔

اسے کبھی ڈانٹنا نہیں۔۔۔ہم نے اسے کبھی نہیں ڈانٹا بہت پیار سے رکھا ہے اور ہم تم سے بھی ہی امید رکھتے ہیں کے تم بھی اسکا پورا دھیان رکھو گے۔۔۔

جو کچھ ہوا وہ اسکے لیئے بھی اتنا ہی عجیب ہے جتنا تمہارے لیئے مگر اب تم دونوں کی پوری زندگی ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ چکی ہے۔۔۔اور یہ زندگی تبھی سکون سے گزرتی ہے جب دونوں ہی ایک دوسرے کو سمجھیں اور ایک دوسرے کی غلطیوں پہ انہیں سمجھائیں۔۔۔امید ہے تم میری بات سمجھ گئے ہو گے۔۔۔عشال نے بڑی نرمی سے کہا جس کے جواب میں برحان سب ہمم کرتا کمرے سے نکل گیا۔

دروازہ بند ہوتے ہی عشال ایک گہری سانس بھرتی واپس بیڈ پہ بیٹھ کے بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگا گئی۔

جب حرا نے برحان سے شادی سے انکار کیا تھا تب کچھ پل کے لیئے ہی سہی مگر ایک انجانی سے خوشی ہوئی تھی اسے۔۔۔اسے لگا تھا شاید اسکی وہ دعائیں قبول ہونے والی تھیں جو اسنے کبھی مانگی ہی نہیں تھیں۔۔

مگر جس دن رائد برحان سے عشال سے نکاح کا کہہ رہا تھا تب وہ رائد کے کمرے کے باہر سے ہی گزر رہی تھی جب اپنا نام سب کے وہیں ٹھٹک کے رکتی ان کی باتیں سنے لگی۔

لیکن جب برحان نے اس سے شادی سے انکار کیا تو اسکا دل بری طرح ٹوٹا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ سے جانتی تھی کہ برحان نے اسے دوست سے زیادہ کبھی کچھ نہیں سمجھا، مگر پھر بھی اسکا دل ٹوٹا تھا۔۔۔لیکن جب کچھ ہی دیر بعد رائد نے مالا سے نکاح کا کہا تو وہ تھوڑی سی بحث کرنے کے بعد راضی ہو گیا جو عشال کے لیئے ایک حیران کن بات تھی۔۔

وہ اپنے کمرے میں آ کے کافی دیر تک برحان اور مالا کے بارے میں سوچتی رہی۔۔۔

وہ کسی کی خوشیوں میں کبھی روکاوٹ نہیں بنی تھی اور نا ہی آج بنا چاہتی تھی۔۔۔مگر اپنی ہی محبت کو اپنی ہی بہن کے شوہر کے روپ میں دیکھنا بہت مشکل تھا۔

لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اسنے پہلے بھی برحان کی خوشیوں کی خاطر اپنا دل مارا تھا اور اب بھی وہ اپنی بہن اور برحان کی خوشیوں کی وجہ سے دل مار گئی تھی۔

جب مالا اور برحان کا نکاح ہوا تھا تب اسکا دل بہت کیا کے وہ یہ نکاح روک دے مگر وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

برحان کی خوشی کبھی وہ تھی ہی نہیں۔۔۔پہلے اسنے حرا کو چکا تھا جو اسکی محبت تھی اور اب جب حرا نہیں تھی تو اسنے اسے چنا ہی نہیں تھا بلکے اسکی بہن کو چنا تھا اور جب وہ اسے چنا ہی نہیں چاہتا تھا تو وہ بھی اسکی زندگی میں زبردست شامل نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

مالا کی رخصتی کے بعد کمرے میں آ کے اسنے نماز ادا کی تھی اور اپنی بہن کی خوشیوں کی دعا کی تھی۔۔۔اور وہ اب بھی صرف اسکی خوشیوں کی ہی دعا کر رہی تھی۔

✿ ✿ ✿

برحان معصومہ کو لیئے کمرے میں داخل ہوا تو مالا کہیں موجود نہیں تھی۔۔۔ واشروم کا دروازہ بند تھا اور لائٹ کھلی ہوئی تھی۔۔۔جس سے اسنے اندازہ لگایا کہ وہ وہیں ہو گی۔

فرش پہ بڑا کانچ بھی صاف ہو گیا تھا جو یقیناً مالا نے ہی کیا تھا مگر برحان کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑھتا تھا۔

وہ معصومہ کو بیڈ پہ لیٹاتے خود بھی آہستہ سے اسکے ساتھ ہی لیٹتے اسکے گرد اپنا حصار بنائے آنکھیں موند گیا۔

اگلے دس پندرہ منٹ بعد اسے واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی مگر وہ ویسے ہی جوں کا توں لیٹا رہا۔

ہلکے سے دروازہ بند کرتے مالا نے بیڈ پہ سوئے باپ بیٹی پہ نظر ڈالی اور پھر دبے قدموں چلتی بیڈ کے پاس آئی۔

تھوڑی دیر تذبذب سے بیڈ کے پاس کھڑی انگلیاں مڑوڑنے کے بعد دھیرے سے خالی جگہ پہ لیٹ گئی۔

برحان کے سنجیدہ چہرے کو تکنے کے بعد اسکی نظریں معصومہ کے معصوم چہرے پہ گئیں تو خود باخود اسکے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔

معصومہ کا ننا سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی جب معصومہ نے کسمساتے ہوئے رونا شروع کر دیا جس پہ اسنے بوکھلا کے جلدی سے اسکا ہاتھ چھوڑا۔

معصومہ کے رونے پہ برحان نے آنکھیں کھولیں۔۔۔ایک نظریں معصومہ کو دیکھنے کے بعد اسنے مالا کے پریشان چہرے کو دیکھا اور پھر کروٹ لیتے اسنے

سائڈ کورنر پہ رکھی معصومہ کی فیڈر، دودھ کا ڈبا اور گرم پانی کی بوتل اٹھاتے واپس مالا کی جانب مڑا۔

وہ عشال کے کمرے میں جانے سے پہلے ہی ملازمہ کے ہاتھ معصومہ کا سارا سامان کمرے میں رکھوا چکا تھا۔

ہاف فیڈر پانی میں دو چمچے دودھ کے۔۔۔مالا کے منہ کے آگے ساری چیزیں رکھیں تو وہ اسکی بات سمجھتی جلدی سے اٹھ کے فیڈر بنانے لگی۔

بن گئی۔۔۔دو منٹ بعد ہی اسنے فیڈر برحان کی جانب بڑھائی۔

تو پلاؤ اسے۔۔۔برحان نے بھویں سکیڑے اسے دیکھا۔

مگر مجھے تو نہیں آتی۔۔۔اسنے فکر مندی سے کہتے روتی ہوئی معصومہ کو اپنی گود میں اٹھایا۔

آ گر یہ سب کام مجھے ہی کرنے تھے تو میں تمہیں یہاں کیوں لایا تھا۔۔۔ برحان کا لہجہ انتہا کا سنجیدہ تھا۔

اسکے لہجے سے گھبراتے مالا نے بڑی احتیاط سے معصومہ کے منہ میں فیڈر ڈالا جس پہ وہ چپ ہو گئی۔

مالا میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ تم میری زندگی میں میری بیٹی کی ماں بن کے آئی ہو۔۔۔تو بہتر ہے یہ سارے کام سیکھ لو۔۔۔ برحان سرد لہجے میں کہتا کروٹ بدل کے لیٹ گیا جس پہ مالا بس اسکی پشت دیکھ کے رہ گئی۔

✿ ✿ ✿

مجھے حرا کی بہت فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔حسام نے سونے کے لیئے آنکھیں بند ہی کیں تھی جب اسکے کانوں سے نوال کی پریشان آواز ٹکرائی تو اسنے آنکھیں کھولیں۔

فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے دیکھنا اللہ بہت جلد سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔حسام دھیرے سے اسے اپنے ساتھ لگاتے بولا۔

میری بچی نے خود کو کمرے تک محدود کر لیا ہے۔۔۔ہنسنا بولنا جیسے سب بھول گئی ہے۔۔۔سارا سارا دن خاموش بیٹھی رہتی ہے۔۔۔مجھ سے اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔۔۔نوال کا لہجہ نم ہوا۔

حسام سمجھ سکتا تھا نوال کی پریشانی۔۔۔وہ خود بھی حرا کی وجہ سے کافی پریشان تھا مگر خود کو اور نوال کو حوصلہ دیتا رہتا تھا۔

برحان کو میری بچی کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔۔وہ بھاری لہجے میں ایک بار پھر بولی۔

قسمت سے کوئی نہیں جیت سکتا نوال۔۔۔ہماری بیٹی بھی قسمت سے ہی ہادی ہے۔۔۔مگر مجھے یقین ہے یہ ہار ایک دن اسکی زندگی میں بہت خوشیاں لائے گی۔۔۔اسے برحان سے زیادہ پیار کرنے والا ہم سفر دے گی۔۔۔حسام نے اسکا ہاتھ تھامتے یقین بھرے لہجے میں کہا۔۔۔تو نوال نے دھیرے سے آمین کہا۔

مقدس (حسام کی بہن) نے جب حنان کے آنا کا بتایا تھا تو اسنے ساتھ ہی ایک بار پھر حنان کے لیئے حرا کا ہاتھ مانگا ہے۔۔۔۔حسام نے شام میں ہوئی اپنی بہن سے بات چیت کے بارے میں بتایا۔

حرا نہیں مانے گی۔۔۔نوال دھیرے سے فورن بولی۔

جانتا ہوں۔۔۔اس لیئے ہی تو حنان یہاں آرہا ہے۔۔۔اسے منانے۔۔۔ حسام نے اپنے بھانجے کے آنے کی وجہ بتائی۔

کیا حرا مان جائے گی۔۔۔اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

انشاءاللہ۔۔۔۔اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتے پرامید سے کہا۔

اچھا چلو اب سو جاؤں۔۔۔ صبح جلدی بھی اٹھنا ہے حنان کو ریسیو بھی کرنا ہے۔۔۔ حسام نے پیار سے کہا تو وہ مسکرا کے سر ہلاتی آنکھیں بند کر گئی جب کے حسام اب تک سوچوں میں مصروف تھا۔

وہ اپنی بیٹی کو ہنستے مسکراتے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ جیسی وہ پہلے تھی ویسے ہی۔۔۔ اسکے لیئے بھی بہت مشکل تھا اپنی بیٹی کی آنکھوں میں ٹوٹے خواب کی کرچیاں دیکھنا۔۔۔ وہ جب جب حرا کو دیکھا تھا تب اسے دکھ ہوتا تھا۔۔۔ مگر اسے امید تھی کے حنان آ کے سب ٹھیک کر دے گا۔

حسام کی بہن شادی ہو کے سعدیہ گئی تھی۔۔۔ وہ لوگ بہت کم پاکستان آتے تھے مگر حنان اکثر پاکستان آتا رہتا تھا۔۔۔ وہ حرا سے عمر میں ایک سال بڑا تھا۔۔۔ پاکستان آتے جاتے اسے حرا کب پسند آ گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا ۔۔۔ مگر برحان اور حرا کی منگنی کا سن کے جب اسنے رشتہ بھیجا تھا تو حسام نے

منا کر دیا تھا جس پہ وہ دکھی دل کے پاس سعودیہ واپس لوٹ گیا تھا پھر اسکے بعد کبھی نہیں آیا تھا مگر اب امید کی کرن دیکھنے پہ وہ ایک بار پھر آ رہا تھا۔۔۔ اب نا جانے اسکی آمد حرا کی زندگی ایک نئے سفر کی جانب موڑ سکتی تھی یا نہیں۔

✿ ✿ ✿

صبح کے ساڑھے دس بج رہے تھے۔۔۔پوری شاہ حویلی جاگ رہی تھی۔۔۔ آخر کار اتنے سالوں بعد حنان اپنی نانی کے گھر جو آ رہا تھا۔

حرا اوپر بالکونی کے دروازے کے پاس نیچے زمین پہ بیٹھی پورچ میں گاڑی سے اترتے مہمانوں کی آوازیں سن رہی تھی۔

سب لوگ نیچے جمع تھے۔۔۔ایک دوسرے سے مل رہے تھے مگر حرانوال کے بلانے پہ بھی نیچے نہیں گئی تھی۔۔

آہستہ آہستہ آوازیں کم ہوئیں اور پھر ختم ہو گئی یقین وہ سب اندر آ چکے تھے مگر حرااب بھی ویسی ہی بیٹھی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔

دھیرے سے اسکے کمرے کا دروازہ کھولتے کوئی اندر داخل ہوا۔۔۔اسنے آہٹ محسوس کر کے بھی پیچھے مڑ کے نہیں دیکھا تھا وہ ویسی ہی ایک جگہ بیٹھی رہی۔

اس سے پہلے آنے والا کچھ بولتا جب حرا بول پڑی۔

میں جانتی تھی میری منگنی ختم ہونے کی خبر سن کے تم فورن چلے آؤ گے۔۔۔

اسنے اتنے یقین سے کہا جیسے وہ جانتی ہو کے آنے والا کون ہے۔

واقعی تم مجھے مجھ سے زیادہ جانتی ہو۔۔۔حنان اسکے پیچھے کھڑا مسکراتے لہجے میں اسکی پشت پہ بکھرے بالوں کو دیکھتے بولا۔

تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا۔۔۔وہ بے تاثر لہجے میں کہتی آسمان پہ اڑتے پرندوں کو دیکھنے لگی۔

میں اب بھی وہیں کھڑا ہوں حرا جہاں پانچ سال پہلے کھڑا تھا۔۔۔جہاں تین سال پہلے تم نے مجھے چھوڑ کے کسی اور کو چنا تھا۔۔۔میں اب بھی وہیں کھڑا تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔حنان جذبات سے چور لہجے میں بولا مگر حرا نے پلٹ کے اسے نہیں دیکھا۔

تمہاری ہی بد دعائیں لگیں ہیں مجھے جو آج میں اس حال میں ہوں۔۔۔اسکا لہجہ عام تھا مگر اسکے لفظ حنان کا دل چیر گئے تھے۔

وہ فورن آگے بڑھ کے بالکونی میں آتے اسکے سامنے ایک گھٹنا زمین پہ ٹھکائے بیٹھتا اسے دیکھنے لگا۔

آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے۔۔۔کمزور وجود۔۔۔تھکا تھکا سا چہرہ۔۔۔اسکے دل کو کچھ ہوا تھا حرا کی ایسی حالت دیکھ کے۔۔۔

اسکے سامنے آنے پہ حرا نے اسکی جانب دیکھا دونوں کی نظریں ایک دوسرے تھے ٹکرائیں۔۔۔ایک کی آنکھوں میں دکھ تھا اذیت تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں تڑپ۔

میں کبھی تمہیں بددعا نہیں دے سکتا حرا۔۔۔وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تو حراز خمی سا مسکرائی۔

تو تم نے دعا تو کی ہو گی نا مجھے حاصل کرنے کے لیئے۔۔۔وہ طنزیہ بولی۔

ہاں کی تھی مگر تب جب تمہاری منگنی برحان سے نہیں ہو گئی تھی۔۔۔لیکن جب تمہاری منگنی ہو گئی تو میں نے ہمیشہ صرف تمہارے خوش رہنے کی دعا کی تھی اور کچھ نہیں۔۔۔حنان نے اپنی بات کا یقین دلانا چاہا۔

شاید وہ پہلے والی دعائیں اب قبول ہو گئی ہیں۔۔۔حرا نے جتایا جس پہ حنان نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا۔

جو چیز ہمارے نصیب میں نہیں ہوتی، وہ آ کے بھی واپس چلی جاتی ہے۔۔۔

اور برحان تمہارا نصیب نہیں تھا۔۔۔ت۔۔۔۔

تو کیا تم ہو میرے نصیب۔۔۔اسنے تیزی سے حنان کی بات کاٹے سوال کیا۔

پتہ نہیں۔۔۔ مگر میں چاہتا ہوں کے تم میرا نصیب بنو۔۔۔ حنان نے دھیرے سے جواب دیا۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ حرا نے فورن انکار کیا۔

ہو سکتا ہے آ گر تم چاہوں تو۔۔۔ حنان نے اپنی بات پہ زور دیا تو حرا کے چہرے پہ ناگوار تاثرات آئے۔

تم مجھ سے محبت کرتے ہو اور مجھے محبت سے نفرت ہو گئی ہے۔۔۔وہ حنان کے سانولے چہرے پہ نظریں جمائے سرد مہری سے کہتی کھڑی ہو گئی۔۔۔تو حنان بھی اسکے ساتھ ہی کھڑا ہوا۔

ایک بار میرا ہاتھ تھام لو میں نفرت کو اپنی محبت سے ختم کر دوں گا۔۔۔حنان نے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا جب وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی۔

تم خواہ مخواہ اپنا وقت میرے پیچھے زائع کر رہے ہو۔۔۔میں کبھی شادی نہیں کرنے والی۔۔۔حرا اٹل لہجے میں بولی تو حنان دھیرے سے مسکرایا۔

مجھے پورا یقین ہے ایک دن تم مجھ سے شادی کے لیئے راضی ہو جاؤ گی۔۔۔میں تمہیں راضی کر لوں گا۔۔۔حنان یقین سے بولا تو حرا جبڑے بھینچے واشروم میں گھس گئی۔

نیچے آجانا موم سے ملنے وہ بھی ساتھ آئی ہیں۔۔۔واشروم کے بند دروازے کو دیکھ کے کہتے وہ کمرے سے نکل گیا۔

ماما آپ تھوڑی دیر معصومہ کو سنبھال لیں مالا سو رہی ہے۔۔۔ معصومہ کو گود میں اٹھائے برحان ڈائنگ روم میں داخل ہوتے ناشتہ لگاتی آئلہ سے بولا۔

تو مالا کو اٹھا دیتے وہ بھی ساتھ ہی ناشتہ کر لیتی۔۔۔آئلہ اسکے پاس آتی دھیرے سے معصومہ کو اسکی گود سے لیتی نرمی سے بولی۔

اسے سونے دیں پوری رات اسنے معصومہ کو سمبھالا ہے۔۔۔فجر کے وقت ہی سوئی ہے وہ۔۔۔ برحان اپنی کرسی کھینچ کے بیٹھا۔

مگر معصومہ تو عشال کے پاس تھی نارات کو۔۔۔آئلہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

معصومہ میری بیٹی ہے ماما اور اب جب اسکی ماں بھی آگئی ہے تو وہ کیوں کسی اور کے پاس سوتی۔۔۔ برحان نے گلاس میں جوس ڈلاتے جیسے انہیں یاد دلایا تھا کے مالا اب معصومہ کی ماں ہے تو اب سے اسے ہی اسکا خیال رکھنا ہے .

وہ تو ٹھیک ہے بیٹا مگر۔۔۔۔

ارے بھئی ماں بیٹے میں کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔آئلہ کی بات بیچ میں ہی رہ گئی جب رائد ڈائنگ روم میں داخل ہوتے خوشگوار لہجے میں بولا۔

کچھ نہیں۔۔۔ برحان سنجیدگی سے کہتا اپنی پلیٹ میں املیٹ ڈالنے لگا۔

ہماری بہو نہیں آئی۔۔۔ آئلہ کی گود سے معصومہ کو لیتے رائد اپنی کرسی پہ بیٹھتے پوچھنے لگا۔

وہ سو رہی ہے۔۔۔۔ برحان نے کہا تو ڈائنگ روم میں داخل ہوتے ایمل نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

مالا کبھی دیر تک نہیں سوتی تھی اسے صبح جلدی اٹھنے کی عادت تھی۔۔۔ وہ چاہے رات کو کتنی بھی دیر سے سوئے صبح ناشتہ سب کے ساتھ ہی کرتی تھی۔

تو اسے اٹھا دیتے۔۔ ایمل جزلان کے برابر والی کرسی پہ بیٹھتی بولی۔

وہ پوری رات معصومہ کو سنبھال رہی تھی صبح ہی سوئی ہے اس لیئے میں نے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔ برحان اپنی پلیٹ پہ جھکے سنجیدگی سے گویا ہوا تو جزلان اور ایمل نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا۔

ساری عمر ہی اسے سنبھالنا ہے۔۔۔ ابھی تو وہ نئی دلہن تھی اور تم نے پہلی رات ہی اس پہ بچی کی ذمیداری ڈال دی۔۔۔ رائد سوتی ہوئی معصومہ کا معصوم سا چہرہ دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔

جب میں نے شادی ہی اپنی بچی کے لیئے کی ہے تو میں کیوں نا اسکی ذمیداری ڈالوں۔۔۔ اچھا ہے جتنی جلدی وہ اپنی ذمیدایوں کو سمجھ جائے گئی یہ اسکے لیئے ہی بہتر اور آسان ہو گا۔۔۔ برحان نے عام سے لہجے میں کہا جس کے بعد کسی نے کوئی بات نہیں کی۔

آہستہ آہستہ سب ناشتے کے لیئے آ گئے تھے۔۔۔۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب رائد نے کہا۔

میں سوچ رہا ہوں دو دن بعد برحان اور مالا کا ولیمہ رکھ لوں۔۔۔ رخصتی تو جس طرح ہونی تھی ہو گئی مگر اب ولیمہ رکھ لیتے ہیں تا کے سب کو برحان اور مالا کی شادی کا علم ہو جائے۔۔۔۔ رائد نے اپنی سوچ کے بارے میں سب کو بتایا تو سب ہی اسکی بات سے متفق ہوئے تھے سوائے برحان کے۔

بابا ہم تو کہتے ہیں پوری شادی ہی پھر سے کر لیتے ہیں۔۔ مہندی، مایوں، دھولکی، بارات سب کچھ سارے فنکشنز۔۔۔ آخر مالا کی بھی تو خواہش ہو گی نا کے اسکی شادی میں بھی سارے فنکشنز ہوں۔۔۔ رائد کی بات سنتے ہی اپنی

گود میں موجود معصومہ کو آئلہ کو تھماتے نازلی اکسائٹڈ ہوتے تیزی سے بولی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔رخصتی جس طرح ہونی تھی ہو گئی بس اب اور کسی فنگشن کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔برحان جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے رسان سے ان کی پلینگ کو رد کر گیا۔

اور فنگشنز ناہوں مگر ولیمہ ضرورت ہو گا۔۔۔رائد نے تھوڑے سخت لہجے میں کہا تو برحان ایک نظر باپ کو دیکھتے بغیر کوئی بحث کیئے کھڑا ہو گیا۔۔۔وہ جانتا تھا بحث کا کوئی فائدہ نہیں تھی آخر میں آ کے اسے ہی جھکنا تھا تو اس سے بہتر ہے وہ کچھ کہے ہی نا۔

برحان ناشتہ تو پورا کرو۔۔۔اسے اٹھ کے معصومہ کو پیار کر کے باہر جاتے دیکھ جزلان نے روکنا چاہا۔

نہیں چاچو مجھے آفس کے لیئے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔ برحان سنجیدگی سے اسے دیکھ کے بولا۔

آفس۔۔۔۔ جزلان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

آج سے میں بابا کے ساتھ آفس جاؤں گا۔۔۔ برحان تیزی سے جواب دیتا ڈائنگ روم سے نکل گیا۔۔۔وہ اور کسی کے سوالوں کے جواب نہیں دینا چاہتا تھا اس لیئے فورن ہی وہاں سے نکل گیا۔

مجھے لگتا ہے ہم نے جلد بازی کر دی ہے برحان اور مالا کی شادی کرنے میں۔۔۔ایمل برحان کا رویہ دیکھ کے کافی فکر مند ہو گئی تھی۔

وہ پہلے بھی اتنی جلدی مالا کی شادی کے حق میں نہیں تھی مگر جزلان کے سمجھانے پہ مان گئی تھی مگر برحان کا سرد و سنجیدہ لب و لہجہ اسے مالا کے لیئے فکر مند کر رہا تھا۔

آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا فکر مت کرو۔۔۔جزلان نے اسے تسلی دی جس پہ وہ بجھے دل کے ساتھ بس سر ہلا کے رہ گئی۔

برحان کے رویہ کی وجہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔۔۔سب ہی جانتے تھے کے برحان ایسا کیوں کر رہا ہے لیکن کہیں نا کہیں سب کو ہی امید تھی کے ایک نا ایک دن وہ ضرور ٹھیک ہو جائے گا۔

✿ ✿ ✿ ۔

وہ ایک کیفے میں بیٹھی سینڈوچ کھانے کے ساتھ ساتھ اپنے سامنے ٹیبل پہ رکھے لیپ ٹاپ میں مصروف تھی۔

اسے کسی ضروری انٹرویو کے لیئے جانا تھا اس لیئے وہ صبح ناشتہ کیئے بغیر ہی حویلی سے نکل گئی تھی۔

دن کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔کیفے میں کافی بھیڑ تھی۔۔۔وہ ایک کونے کی ٹیبل پہ سکون سے کانوں میں ہنڈ فری لگائے اپنے کام میں مصروف تھی جب اسے محسوس ہوا کے کوئی اسکے سامنے والی کرسی پہ آ کے بیٹھا ہے۔

اسنے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کے سامنے دیکھا تو بلکل اسکے سامنے ہی ایک جانا مانا چہرہ بیٹھا ہوا تھا۔

گرے تھری پیس سوٹ میں مغرور نین نقش والا ہنڈسم سا مرد ٹانگ پہ ٹانگ رکھے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ سجائے اس پہ ہی نظریں جمائے بیٹھا ہوا تھا۔

وہ اس آدمی کو بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔وہ بزنس کی دنیا میں ابھرتا ہوا نیا ستارہ تھا۔۔۔بہت ہی کم عمر میں بہت سی کامیابیاں وہ اپنے نام کر چکا تھا۔

اس پہ بہت سے آرٹیکل بھی لکھے جا چکے تھے جیسے عشال نے بھی پڑھ رکھے تھے۔۔۔

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔۔۔عشال کو کانوں سے ہنڈ فری نکالتے دیکھ اس سامنے بیٹھے وجیہہ مرد نے اپنی خوبصورت آواز میں استفسار کیا۔

آپ آلریڈی بیٹھے ہوئے ہیں مسٹر حارث ملک۔۔۔۔وہ "بیٹھے" پہ اچھا خاصا زور دیتی جتا کے بولی تو حارث کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

سوری مگر کوئی اور ٹیبل خالی نہیں تھی اور آپ یہاں اکیلی بیٹھی ہوئیں تھیں بس اس لیئے یہاں بیٹھ گیا۔۔۔کیا آپ کو میرا یہاں بیٹھنا برا لگا۔۔۔حارث نے وجہ بتانے کے ساتھ سوال کیا۔

جی۔۔۔وہ سنجیدگی سے صاف گوہ ہوئی۔۔۔جب کے اسکے اتنے صاف جواب کی حارث کو توقع نہیں تھی۔

عشال اپنا کام کرنے کے لیئے یہاں بیٹھی تھی اور اس طرح اسکا بیٹھنا اسے ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔۔۔بھلے وہ ایک بزنس مین تھا لوگ اسے جانتے تھے مگر عشال کے نزدیک وہ صرف ایک انسان تھا۔۔۔اور اسے یہ بلکل اچھا نہیں لگا تھا کہ کوئی بھی انسان بغیر اسکی اجازت کے اسکی ساتھ ٹیبل پہ آ بیٹھا ہے۔

مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔۔۔وہ سیدھے ہو کے بیٹھتے تھوڑا سمبھل کے بولا۔

کہیں کیا بات ہے۔۔۔۔اتنے صاف جواب پہ بھی اسے وہاں سے جاتا نا دیکھ عشال نے آخر سنجیدگی سے پوچھ ہی لیا۔

کیا آپ مجھے کچھ کھانے کا نہیں پوچھیں گی۔۔۔ویٹر کو عشال کی کافی رکھتے دیکھ وہ معصومیت سے بولا تو عشال ایک نظر اسے دیکھتی کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے کافی کا کپ اٹھاتی لب لبوں سے لگا گئی۔

آ گر آپ کو کچھ کھانا ہے تو خود منگوالیں۔۔۔اسنے پھر صاف جواب دیا جس پہ حارث ایک گہرا سانس بھرتے نفی میں سر ہلا کے رہ گیا۔

چھوڑیں میں جس کام کے لیئے آیا ہوں وہیں کر لیتے ہیں۔۔۔حارث نے کہا تو عشال نے ایک ابرو اچکائے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

شادی کرنا چاہتا ہوں میں آپ سے۔۔۔اسکے اتنے سیدھے اور ڈائریکٹ پرپوز کرنے پہ عشال کو ایک دم پھندا لگا۔

آرام سے یہ لو پانی پیو۔۔۔اسے بری طرح کھانستے دیکھ اسنے فکر مندی سے اسکے سامنے پانی کا گلاس بڑھایا جسے عشال نے فورن تھامتے چند گھونگھٹ تیزی سے حلق میں اتارے۔

آپ کو پتہ بھی ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔کھانسی رکتے ہی اسنے تھوڑا غصے سے استفسار کیا۔۔

ان دونوں کی پہلی ملاقات تھی۔۔۔اور پہلی ہی ملاقات میں کوئی شادی کے لیئے پرپوز کیسے کر سکتا ہے یہ بات عشال کے سمجھ سے باہر تھی۔

میں بہت اچھے سے جانتا ہوں میں کیا بول رہا ہوں۔۔۔حارث اس خوبصورت لڑکی پہ نظریں جمائے اطمینان سے بولا۔

گلے میں نیلا دوپٹہ لپٹے بالوں کو پونی ٹیل میں قید کیئے تیخے نین نقش والی حسینہ غصے سے لال پیلی ہوتی اس وقت حارث کو بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔جس پہ وہ اپنی امڑتی مسکراہٹ کو لب بیچ کے دبا گیا

تو پھر آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے جو ایسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔وہ جز بز ہو کے کہتی ٹیبل پہ پڑھ اپنی چند ایک چیزیں بیگ میں ڈالنے لگی۔

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔بس یہی تو کہا ہے۔۔۔اس میں دماغ خراب ہونے والی کون سی بات ہے؟۔۔۔اسنے بڑے آرام سے آپ سے تم کا فاصلہ طے کرتے نا سمجھی سے پوچھا تو عشال نے دانت پیسے۔

نا میں آپ کو جانتی ہوں اور نا آپ مجھے جانتے ہیں۔۔۔ایسے ہی پہلی ملاقات میں کوئی شادی کا کیسے بول سکتا ہے۔۔۔وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کے بولی۔۔۔

اسکی ڈشنری میں شادی جیسا لفظ دور دور تک نہیں تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی شادی کے بارے میں۔

تم ایک جرنلسٹ ہو تو اس حصاب سے میرے بارے میں کافی کچھ جانتی ہوں گی اور رہی تمہاری بات تو میں بھی تمہیں بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔چاہو تو ابھی میرا ٹیسٹ لے سکتی ہو۔۔۔وہ اطمینان سے گویا ہوا تو عشال نے طنزیہ مسکرا کے سر جھٹکا

میرے بارے میں پتہ کروانا آپ جیسے بزنس مین کے لیئے کوئی مشکل بات نہیں ہو گی۔۔۔مگر میری نظر میں شادی کرنے کے لیئے صرف جان پہچان ضروری نہیں انڈراسٹنڈنگ بھی ضروری ہوتی ہے۔۔۔جب کے ہم دونوں تو پہلی بار مل رہے ہیں۔۔۔اس سے پہلے تو ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے

لیئے اجنبی تھے۔۔۔عشال اپنے پرس سے چند نوٹ نکال کے خالی پلیٹ کے نیچے رکھتی سنجیدگی سے بولا۔

تم پہلی بار مل رہی ہو مگر میں تو پہلے بھی تم سے مل چکا ہوں۔۔۔یاد کرو آج سے ٹھیک دو ہفتے پہلے تمہیں آفس میں کچھ پھول ریسیو ہوئے تھے تم نے کیا سوچا تھا وہ کس نے بھیجے ہونگے ؟۔۔۔حارث کے مسکرا کے سوال کرنے پہ عشال کے دماغ میں سرخ گلاب کے پھول لہرا گئے جو بلاشبہ بہت ہی خوبصورت تھے جنہیں وہ اپنے ساتھ گھر بھی لے گئی تھی۔

وہ پھول آپ نے بھیجے تھے۔۔۔اسکی حیرت سے آنکھیں پھیلیں۔

بلکل میں نے ہی بھیجے تھے۔۔۔اس سے ایک دن پہلے آپ کو سرخ جوڑے میں مال میں دیکھا تھا تو بس دل کیا سرخ گلاب کو کیوں ناگلاب ہی بھیجا جائے

۔۔۔حارث دلکشی سے مسکرا کے اتنے خوبصورت انداز میں بولا کے آ گر وہاں عشال کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو ضرور اسکی اس ادا پہ دل ہار بیٹھتی

مگر وہ عشال جزلان خان تھی جس کے دل کا دروازہ برحان کے بعد مکمل بند ہو گیا تھا۔۔۔جسے کھولنا اب کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔

مال میں!!!!؟۔۔۔عشال کو یاد نہیں پڑا جب وہ مال گئی تھی تو اسنے حارث ملک کو بھی وہاں دیکھا ہو۔۔۔

مال میں ہی تمہیں ایک نظر دیکھا تھا اور وہ ایک نظر ہی میرے دل کی پوری دنیا ہلا گئی تھی۔۔۔وہ جذب کے عالم میں بولا رہا تھا جب کے عشال کے چہرے پہ ناگوار تاثرات ابھرے رہے تھے۔

وہ دن ہے اور آج کا دن ہے تم میرے دل و دماغ پہ اتنی بڑی طرح قابض ہوئی ہو کہ مجھے اپنا آپ بھول گیا ہے۔۔۔

یقین کرو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔بتاؤ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔پر اسرار مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے نرم لہجے میں اپنے پیار کا اظہار کرتے ایک بار پھر شادی کے لیئے پوچھنے لگا مگر اب عشال کی بس ہو گئی تھی۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑھتا نا آپ سے نا آپکی محبت سے۔۔۔ہونگے آپ بزنس مین، مرتی ہوں گی بہت سے لڑکیاں آپ سے شادی کرنے کے لیئے مگر میں ان لڑکیوں میں سے ہر گز نہیں ہوں۔۔۔میں آپ سے بلکل امپریس نہیں ہونے والی۔۔۔تو پلیز آج کے بعد میرے راستے میں آنے کی کوشش ہر گز نہیں کرے گا۔۔۔وہ کھڑی ہوتی غصے سے اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھتی

دل ایک ایک لفظ چبا چبا کے ادا کرتی بیگ کندھے پہ ڈال کے لیپ ٹاپ اٹھائے بغیر اسے کوئی بھی بات کرنے کا موقع دیئے تیزی سے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

بھاگ لو جتنا بھاگنا ہے۔۔۔ایک نا ایک دن میرے پاس ہی آؤ گی۔۔۔اسے تیزی سے باہر نکلتے دیکھ حارث چہرے پہ پراسرار مسکراہٹ سجائے سر جھٹک کے رہ گیا۔

✿ ✿ ✿

بھابھی صاحبہ اٹھ جائیں دوپہر ہونے والی ہے۔۔۔۔برحان کے کمرے کا ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کے نازلی اندر داخل ہوتی بیڈ پہ سوئی مالا پر سے کمبل کھینچتی بلند آواز میں بولی

اسکی آواز پہ مالا ڈسٹرب ہوتی برا سا منہ بنائے کمبل واپس اوپر کھینچ کے منہ تک اڑ کے واپس سو گئی۔

افففف مالا اٹھ بھی جاؤ ایک بجنے والا ہے۔۔۔نازلی اسکے منہ سے کمبل ہٹاتی جھنجھلا کے بولی تو پٹ کر کے مالا کی آنکھیں کھولیں۔

کیا ایک بجنے والا ہے۔۔۔۔میں اتنی دیر تک کیسے سوتی رہی اور معصومہ کہاں ہے۔۔۔ جھٹکے سے اٹھ کے بیٹھتی ایک کے بعد ایک سوال پوچھنے لگی۔

معصومہ باہر ہے۔۔۔۔نازلی اسکے سامنے بیٹھت کے بولی۔

مجھے اٹھا دینا چاہیئے تھا پہلے ہی۔۔۔ معصومہ بھی تنگ کر رہی ہو گی سب کو۔۔۔ کیچر سے نکلے بالوں کو جلدی سے واپس کیچر میں قید کر کے وہ ہڑ بڑی میں اٹھنے لگی جب نازلی نے اسکا ہاتھ پکڑ کے روکا۔

مالا کیا ہو گیا ہے اتنی ہڑ بڑی کیوں مچا رہی ہو۔۔۔ آ گر تم دیر سے اٹھ بھی گئیں تو کیا ہو گیا ہم سب ہیں نا معصومہ کا خیال رکھنے کے لیئے۔۔۔ وہ دھیرے سے سمجھانے والے انداز میں بولی تو مالا ایک گہرا سانس بھر کے رہ گئی۔

ایک سیکنڈ مجھے تو یونی جانا تھا۔۔۔ میرے تو پیپرز ہونے والے ہیں۔۔۔ زید تو چلا گیا ہو گا۔۔۔ اب کیا کروں میں۔۔۔ یونی جانے کا خیال آتے ہی ایک دم وہ پریشان ہوتی فکر مندی سے بولی۔

ریلیکس یار ہم نے زید سے بول دیا ہے وہ تمہاری دوست سے نوٹس لے آئے گا۔۔۔نازلی نے اسکا ہاتھ ٹھپٹھپاتے اسے مطمئن کیا۔

شکریہ۔۔۔۔مالا دھیرے سے مسکرا کے بولی۔

ہیں ں ں ں ں یہ ہم دونوں میں شکریہ کا تکلف کب سے ہو گیا۔۔۔نازلی نے آنکھیں چھوٹی کیئے اسے گھورا جس پہ وہ بس پھیکا سا مسکرا دی۔

نازلی کے سوال کا جواب تو اسکے پاس بھی نہیں تھا۔۔۔وہ دونوں اتنی اچھی دوستیں تھیں کے کبھی ایک دوسرے کو تھینکیو نہیں کہا تھا۔۔۔ایک دوسرے کا کام کر کے وہ ایسا سمجھتی تھیں جیسے اپنا ہی کام کر رہی ہوں۔۔۔ مگر آج مالا کے منہ سے شکریہ سن کے نازلی کو کافی عجیب لگا تھا۔

ایک بات پوچھوں سچ سچ بتانا۔۔۔نازلی نے انگلی اٹھا کے آخر میں وارن کرنے والے انداز میں کہا۔

پوچھو۔۔۔مالا دھیرے سے بولی۔

کیا تم خوش ہو اس شادی سے۔۔۔نازلی کی کھوجتی ہوئی نظریں اسی پہ جمی ہوئیں تھیں۔

پتہ نہیں۔۔۔وہ عام سے انداز میں کندھے اچکا کے بولی۔

کیا بھیونے تمہیں ڈانٹا ہے۔۔۔اسنے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

نہیں۔۔۔اسنے اسے دیکھتے اک لفظی جواب دیا۔

تو پھر تم اتنی عجیب طرح سے بیہو کیوں کر رہی ہو۔۔۔نازلی نے فکر مندی سے پوچھا۔

پتہ نہیں ناز۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔کل تک میری زندگی ہنستے کھیلتے گزر رہی تھی اور آج میری زندگی سے کھیل نکل کے ذمیداریاں آگئ ہیں۔۔۔گھر کی ذمیداری ایک بچی کی ذمیداری،،،مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے اٹھا پاؤں گی ان ذمیداریوں کو۔۔۔

معصومہ اتنی چھوٹی سی ہے کہ مجھے اسے اٹھاتے میں بھی ڈر لگتا ہے۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے کے کہیں میں اس بچی کو چوٹ نا پہنچا دوں۔۔۔وہ پریشانی سے نازلی کے آگے اپنا دل ہلکا کرنے لگی۔۔۔ایک وہی تو تھی جس سے وہ ہر بات کر سکتی تھی۔۔

ہمیں بہت خوشی ہے کے تم ہماری بھابھی بنی ہو۔۔۔مگر ہم پھر بھی تم سے یہ کہیں گے کے تمہیں بھیو سے شادی کرنے سے انکار کر دینا چاہیئے تھا۔۔۔ نازلی دھیرے سے بولی تو مالا کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

کیسے انکار کر دیتی۔۔۔میرے پاپا بہت امید سے میرے پاس آئے تھے۔۔۔ میں کیسے انکی امید توڑ دیتے۔۔۔بہت ہی دھیرے سے نرم سی مسکان کے ساتھ بولی تو نازلی نے اسکی گود میں رکھا اسکا ہاتھ ہلکے سے تھپکا۔

وہ اب کیا بول سکتی تھی۔۔۔مالا بھی اپنی جگہ بلکل ٹھیک تھی آگر وہ بھی ایسی سچویشن میں ہوتی اور اسکا باپ بھی امید بھری نظریں لے کے اسکے پاس آتا تو وہ بھی کبھی انکار نا کر پاتی۔

خیر تم فریش ہو کے باہر آجاؤ جب تک ہم تمہارے لیئے ناشتے کا بولتے ہیں۔۔۔۔نازلی پیار سے کہتی اٹھ کے باہر نکل گئی تو مالا بھی سر جھٹک کے کمبل ایک طرف کرتی بیڈ سے اٹھ کے الماری کی جانب بڑھ گئی۔

زیادہ سوچنے سمجھنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں تھا ہونا وہی تھا جو قسمت میں لکھا تھا اور یہ بات مالا کے سمجھ میں آتی جا رہی تھی۔

✿ ✿ ✿۔

اسلام و علیکم پھو پھو۔۔۔سب ہال میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب حرا نیچے آتے پھو پھو کو سلام کیا۔

سب کے بار بار بلانے پہ آخر کار حرا نیچے آ ہی گئی تھی۔۔۔اسنے نیچے آ کے سب سے پہلے پورے ہال میں نظریں گھمائیں تھیں اور بے ساختہ شکر ادا کیا تھا کے وہاں حنان نہیں تھا۔۔۔

وعلیکم اسلام میرا بچہ کیسی ہو۔۔۔اتنی دیر لگادی نیچے آنے میں۔۔۔میں کب سے آپ کو یاد کر رہی تھی۔۔۔اسے اپنے ساتھ لگاتی وہ پیار سے بولیں تو حرا دھیرے سے مسکرا کے رہ گئی۔

ارے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔۔۔ کتنی کمزور ہو گئی ہو اور یہ آنکھوں کے نیچے اتنے ہلکے۔۔۔حسام نوال کیا تم دونوں میری بیٹی کا خیال نہیں رکھتے۔۔ دیکھو کتنی مرجھا گئی ہے۔۔۔۔حرا کا زرد چہرہ دیکھ وہ فکر مندی سے حرا سے کہتی آخر میں حسام اور نوال کی کلاس لینے لگیں۔۔۔جس پہ وہ بس کندھے اچکا گئے۔۔۔آخر کہتے بھی کیا کسی سے کوئی بات ڈھکی چھپی تھوڑی تھی۔

میں بلکل ٹھیک ہوں پھوپھو۔۔۔آپ سنائیں آپ کیسی ہیں۔۔۔اور میرے لیئے وہاں سے کیالائی ہیں۔۔۔حرا نے فورن بات بدلی جوانہوں نے بھی محسوس کی تھی۔

تمہارے لیئے تو میں ایک الگ سے بیگ بھر کے لائی ہوں۔۔۔اس میں تمہاری پسند کی ہر چیز موجود ہے۔۔۔مقدس بیگم پیار سے بولیں تو وہ مسکرادی۔

یہ غلط بات ہے پھوپھو حرا کے لیئے اتنی ساری چیزیں لائی ہیں اور ہمارے لیئے تھوڑی سی۔۔۔نوفل حنان کے ساتھ ہال میں داخل ہوتے زرا خفگی سے بولا توسب کے چہروں پہ مسکراہٹ آگئی۔

حنان نوفل اور کچھ کزنز مل کے گاؤں کی سیر کر کے واپس لوٹے تھے۔

ارے بھئی موم کا بس چلتا تو وہ صرف اپنی ایک بھتیجی کے لیئے ہی سب کچھ لے لیتیں وہ تو مجھے تم سب پر تھوڑا سا ترس آگیا اور میں نے تھوڑا بہت تم سب کے لیئے بھی لے لیا۔۔۔حنان نوفل کے ساتھ صوفے پہ بیٹھتے سارے کزنز کی جانب دیکھ کے شرارت سے بولا تو سب ہنس دیئے لیکن جس کے چہرے پہ وہ ہنسی دیکھنے کا منتظر تھا وہ ہنوز چہرے پہ سنجیدگی سجائے بیٹھی تھی۔

میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں پھوپھو۔۔۔حنان کی محبت سے لبریز نظریں خود پہ جمی دیکھ حرا جھنجھلا کے کھڑی ہوئی۔

کہاں جا رہی ہو ابھی تو آئی ہو۔۔۔مقدس بیگم نے ناسمجھی سے پوچھا۔

کچھ کام یاد آگیا ہے۔۔۔ نظریں چرائے اسنے فورن بہانا بنایا۔

شاید آپ کام کے بہانے ہم سے بھاگ رہی ہیں۔۔۔ حنان شوخی سے بولا تو اسکے چہرے پہ ناگواریت چھائی۔۔۔

بیٹا بیٹھ جاؤ تھوڑی دیر پھوپھو کے پاس ہی۔۔۔ حنان کو گھورتی حرا کو دیکھ نوال نے پیار سے کہا۔

جانے دو بچی کو کوئی کام ہو گا آجائے گی ابھی۔۔۔ اسکے چہرے پہ چھائی ناگواری دیکھ مقدس بیگم نے خود اسکی پریشانی حل کی۔

ہاں ہاں ممانی جان جانے دیں۔۔۔کب تک دور بھاگے گی ایک نا ایک دن آنا تو یہیں ہے۔۔۔حنان حرا کے غصے سے لال پڑھتے چہرے کو دیکھ مزے سے بولا تو وہ بغیر کچھ بولے پیر پٹختی تیزی سے اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

حنان کیا ضرورت تھی ابھی سے ایسی باتین کرنے کی۔۔۔کیا تم جانتے نہیں ہوا بھی وہ کس فیز سے گزر رہی ہے۔۔۔اسے زرا وقت دو۔۔۔حرا کے جاتے ہی مقدس بیگم نے اسے ڈانٹا۔

موم اسے اس فیز سے ہی تو نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔مجھے ڈر ہے آگر ہم نے اسے ان ساری چیزوں سے جلد نا نکالا تو وہ اندر ہی اندر بلکل بکھر جائے گی جسے سمیٹنا پھر بہت مشکل ہو جائے گا۔۔۔حنان نے گہرا سانس بھر کے بولا۔

مقدس حنان ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے ہمیں جلد ہی کوئی فیصلہ کر لینا چاہیئے۔۔۔میں ایک آت دن میں حرا سے بات کرتا ہوں۔۔۔اسے منانے کی کوشش کرتا ہوں آگر حرا راضی ہو جاتی ہے تو ہم منگنی کی جگہ سیدھے نکاح کر دیں گے۔۔۔میں اپنی بچی کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے حنان میری بیٹی کو خوش رکھے گا اسے واپس پہلے کی طرح کر دے گا۔۔۔حسام نے شائستگی سے اپنا فیصلہ سنایا جس سے سب ہی متفق ہوئے تھے۔

سب ہی حرا کی خوشی چاہتے تھے۔۔۔برحان کے بعد وہ جس طرح ٹوٹی تھی وہ بھی سب جانتے تھے۔۔۔وہ کھانا پینا بہت کم کر چکی تھی۔۔۔بات بھی کم کرتی تھی اور تو اور کمرے سے باہر نکلنا تو جیسے بھول ہی گئی تھی۔۔۔ایسے میں سب کو صرف حنان ہی ایک امید نظر آ رہی تھی جو اسے واپس نارمل زندگی کی جانب لا سکتا تھا۔

✿ ✿ ✿

ماما اس کے کپڑے کیسے چینج کرواؤ آ گر مجھے سے غلطی سے اسکا ہاتھ پاؤں زور سے کھنچ گیا تو۔۔۔مالا ایمل کے کمرے میں اسکے پاس بیٹھی معصومہ کے کپڑے اسکے سامنے کرتی بے چارگی سے بولی۔

ناشتہ وغیرہ کرنے کے بعد وہ معصومہ کو اور اسکا سارا سامان لے کے ایمل کے کمرے میں آگئی تھی۔

ایمل کے ساتھ مل کے اسنے معصومہ کو نہلایا تھا۔۔۔ایمل نے اسے پیمپر باندھا بھی سیکھا دیا تھا مگر اب کپڑے پہنانے کی باری آئی تو مالا کو ڈر لگ رہا تھا کے کہیں اس کے لگ نا جائے۔

کچھ نہیں ہوتا آرام آرام سے پہنانا شروع کرو۔۔۔جہاں مجھے لگے گا کے غلط کر رہی ہو میں تمہیں بتادوں گی۔۔۔چلو شاباش شروع کرو۔۔۔ایمل معصومہ کی چیزیں سمیٹتی بولی تو مالا نے ڈرتے ڈرتے اسے کپڑے پہنانے شروع کیئے۔

پجامہ تو معصومہ نے بڑے آرام سے پہن لیا مگر جیسے ہی مالا نے شرٹ پہنانا شروع کی ویسے ہی معصومہ رونا شروع ہو گئی جس سے ڈر کے مالا ایک دم پیچھے ہوئی۔

دیکھا ماما لگ گئی اسے۔۔۔میں کہہ رہی تھی مجھ سے لگ سکتی ہے۔۔۔اب دیکھوں کیسے رو رہی ہے۔۔۔معصومہ کو دیکھ مالا نے روہانسی لہجے میں کہا تو ایمل مسکرادی۔

پریشان نہیں ہومالا اسے کہیں نہیں لگی۔۔۔چھوٹے بچے کپڑے پہنے میں اکثر روتے ہیں۔۔۔ابھی نہاتے میں جیسے رو رہی تھی ویسے ہی کپڑے پہنے میں بھی رو رہی ہے۔۔۔اس میں ڈرنے والی بات نہیں ہے۔۔۔چلو شرٹ پہناؤ جلدی سے۔۔۔ایمل نے اسکی روتی شکل دیکھ تسلی دی

آپ پہنادیں۔۔۔اسنے معصومیت سے کہاتو ایمل نے گہرا سانس بھرا۔

آج میں پہنادوں گی کل تو آپ کو پہنانے ہیں نا۔۔۔تو آپ کا سیکھنا ضروری ہے۔۔۔ایمل نے پیار سے سمجھایا۔۔۔جس پہ مالا نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

مالا میں جانتی ہوں ابھی آپ کی عمر نہیں تھی ان سب کاموں کی۔۔۔یہ ساری ذمیداریاں اٹھانے کی۔۔۔میں نے آپ کے پاپا کو سمجھایا بھی تھا کے

ابھی سے آپ کو ان ساری چیزوں میں مت ڈالیں۔۔۔ مگر وہ آپ کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہتے تھے۔۔۔اس لیئے یہ فیصلہ کیا۔۔۔اور آپ نے بھی تو اس فیصلے کو قبول کیا ہے نا۔۔۔۔

اس لیئے اب آپ کو اپنی ذمیداریاں باخوبی نبھانی ہیں۔۔۔ہر کام سیکھنا ہے۔۔۔اب خود سے بڑھ کے معصومہ اور برحان کا خیال رکھنا ہے۔۔۔ برحان کے دل میں اب اپنی جگہ بنانی ہے۔۔۔ ہمم سمجھ رہی ہو نا میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔ایمل نے بہت ہی دھیرے سے سمجھایا جس پہ وہ اثبات میں سر ہلاتی واپس معصومہ کی جانب متوجہ ہو گئی۔

معصومہ کو تیار کر کے وہ اسے فیڈر پلا رہی تھی جب کمرے میں زید داخل ہوا۔

بلیک جینز کے ساتھ ریڈ ٹی شرٹ پہنے بال ماتھے پہ بکھرائے کندھے پہ بیگ ٹانگے خوبرو چہرے پہ تھکن کے آثار نمایا تھا لیکن وہ پھر بھی سیدھا یونی سے آنے کے بعد ایمل کے کمرے میں ہی آگیا تھا۔

ارے واہ یہاں تو بیبی سیٹر کی ڈیوٹی نبھائی جارہی ہے۔۔۔۔معصومہ کو فیڈر پلاتے دیکھ وہ شرارت سے بولا۔

بیبی سیٹر کی نہیں ماں کی ڈیوٹی نبھائی جارہی ہے۔۔۔مالا گردن اکڑا کے اطمینان سے بولی تو ایمل اور زید دونوں مسکرا دیئے۔

لاؤ بھئی چھوٹی سی مما ہماری بھانجی کو ہمیں دے دو۔۔۔زید مالا کی گود سے معصومہ کو لینے آگے بڑھا جب مالا نے بیچ میں ہی اسے روک دیا۔

دیکھ نہیں رہا وہ فیڈ رپی رہی ہے بعد میں لینا۔۔۔مالا نے ٹوکا۔

بس تھوڑا سا پیار کرنے دو۔۔۔وہ پھر آگے بڑھا جب مالا نے اسکی کمر میں مکا مارا جس پہ وہ ہلکے سے کراہ کے ایک دم پیچھے ہوا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے بڑھا ہوں نا میں تم سے۔۔۔بڑوں پہ ایسے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔۔۔زید گھورتے ہوئے ڈانٹنے لگا

صرف ایک منٹ۔۔۔مالا نے منہ چڑھاتے جتایا کہ وہ صرف ایک منٹ بڑا ہے۔۔۔اور ایک منٹ بڑا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

دیکھ رہی ہیں ماما آپ اپنی بیٹی کو۔۔۔زید نے خاموشی سے مسکراتی سائڈ کورنر سے چیزیں سمیٹتی ایمل کو بیچ میں گھسیٹا۔

میں اپنی بیٹی کو بھی دیکھ رہی ہوں اور اپنے بیٹے کو بھی۔۔۔لیکن میں بولوں گی کسی کو کچھ نہیں دونوں خود ہی نپٹوں۔۔۔ایمل نے صاف ہاتھ کھڑے کیئے۔

ان دونوں کی نوک جھوک میں کبھی بھی ایمل نہیں بولتی تھی۔۔۔ہاں آگر جزلان ہوتا تو وہ ضرور اپنی بیٹی کا ساتھ دیتا تھا جس کو چڑانے کے لیئے پھر ایمل زید کا ساتھ دیتی تھی۔۔۔مگر ابھی جزلان نہیں تھا اس لیئے اس نے ان دونوں کو انکے ہال پہ چھوڑ دیا۔

ہی ہی ہی۔۔۔مالا ہنسی تو زید نے اسے گھورا۔

تم۔۔۔۔۔

زید جاؤ فریش ہو جاؤں پھر میں کھانا لگواتی ہوں۔۔۔اسے پھر لڑنے کی تیاری کرتے دیکھ ایمل نے ٹوکا۔

جی۔۔۔۔وہ فرمابرداری سے جی کہتا مالا کو منہ چڑاتے باہر جانے لگا جب مالا نے اسے پکارہ۔

سنو۔۔۔

بولو۔۔۔مالا کی پکار پہ وہ پیچھے مڑا۔

میرے نوٹس لائے ہو۔۔۔مالا کے پوچھنے پہ اسنے بغیر کچھ کہتے بیگ سے نوٹس نکال کے بیڈ پہ اسکے سامنے رکھ دیتے۔

شکریہ ادا کرو میرا کے میں تمہارے نوٹس لے آیا ہوں ورنا جتنا تم میرا خو+ن پیتی ہونا اس حساب سے تو مجھے تمہارا کوئی کام ہی نہیں کرنا چاہیئے۔۔۔وہ جل کے بولا تو مالا نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

ہائے میرا پیارا بھائی۔۔۔اسنے ڈرامائی انداز میں ایک ہاتھ سے دور سے ہی اسکی بلائیں لیں۔

انہہ مکھن لگنے کی ضرورت نہیں ہے اب۔۔۔زید مسکراہٹ روکے مسنوعی خفگی سے کہا کمرے سے نکل گیا۔۔۔پیچھے وہ دونوں ماں بیٹی ہنس دیئے۔

دو دن بعد مالا کے چہرے پہ پہلے والی ہنسی اور انداز دیکھ ایمل کو تھوڑا سکون ملا تھا ورنا جس طرح وہ نکاح کے بعد سے خاموش ہوئی تھی ایمل کا دل ایک پل کے لیئے بھی سکون میں نہیں آرہا تھا۔

مسکراتی ہوئی مالا کو معصومہ سے باتیں کرتا دیکھ ایمل نے ہمیشہ ایسے ہی اسکے مسکرانے کی دعا کی۔

✿ ✿ ✿۔

برحان رات آفس سے لیٹ حویلی آیا تھا۔۔آج اسکا آفس کا پہلا دن تھا اور اس پہلے ہی دن اسنے اپنے اوپر بہت سی ذمیداریاں لے لیں تھی جس وجہ سے وہ کافی تھک گیا تھا۔

ایک بازو پہ کوٹ لٹکائے دوسرے سے گردن مسلتے کمرے میں داخل ہوا تو سب سے پہلی نظر بیڈ پہ کتابیں، پین، پیپرز پھلائے بیٹھی مالا پہ گئی۔

مالا اپنے نوٹس بنانے میں اتنی مصروف تھی کے اسے کمرے میں برحان کی موجودگی کا علم ہی نہیں ہوا۔

یہ تم کیا کر رہی ہو۔۔۔صوفے کی پشت پہ کوٹ ڈالتے اسنے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

اسکے سنجیدگی سے پوچھنے پہ مالا نے چونک کے گردن اٹھائے سامنے دیکھا۔۔۔

آپ کب آئے۔۔۔اسکے الٹا سوال کرنے پہ برحان نے لب بھیجے۔

جب تم کتابوں میں مصروف تھیں۔۔۔ٹائی کی نوٹ ڈھیلی کرتے کف کے بٹن کھولتا صوفے پہ بیٹھا۔

کھانا کھائیں گے۔۔۔مالا نے چند پیپرز سمیٹتت ہوئے پوچھا۔

نہیں کھا کے آیا ہوں۔۔۔معصومہ سو رہی ہے کیا؟؟؟۔۔۔اسنے صوفے کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندتے پوچھا۔

پتہ نہیں۔۔۔کتابوں کے صفحے پلٹتے اسنے عام سے لہجے میں کہا مگر اسکی بات سن کے مقابل کو جھٹکا ضرور لگا تھا۔

کیا مطلب پتہ نہیں۔۔۔کیا وہ کمرے میں نہیں ہے۔۔۔۔برحان ایک جھٹکے سے سیدھے ہوتے آنکھیں چھوٹی کیئے اسے دیکھ کے تفتیش سے پوچھنے لگا۔۔۔ساتھ ساتھ اسنے نظریں بیڈ پہ اسکے ارد گرد گھمائیں۔۔۔اسے لگا تھا وہ بیڈ پہ ہی اسکے ساتھ لیٹی ہو گی مگر وہ تو کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔

میں پڑھ رہی تھی تو اسے ماما لے گئیں۔۔۔۔۔مالا اسکے لہجے پہ گھور کیئے بغیر بولی تو برحان کی تیوری چڑھی۔

وہ غصے سے اٹھتا چار قدم کا فاصلہ دو قدم میں طے کرتے اسکے پاس آتے اسنے ایک جھٹکے سے اسکا بازو پکڑ کے بیڈ سے نیچے کھڑا کیا۔

حملہ اتنا غیر متوقع تھا کے مالا لڑکھڑاتی ہوئی اسکے سینے سے جا لگی۔۔۔

کون سی زبان میں سمجھو گی تم ہاں۔۔۔وہ غصے سے اسکی ڈری سہمی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑے غرایا۔

م۔۔۔میں نے کیا کیا۔۔۔اسنے ڈرتے ڈرتے اپنا جرم جاننے کی کوشش کی۔

کل ہی تمہیں سمجھایا تھا کے اب سے تم اسکی ماں ہو تمہیں اسکا دھیان رکھنا ہے۔۔۔تمہارے ہوتے ہوئے وہ مجھے کسی اور کے پاس نظر نا آئے۔۔۔

اس لیئے ہی میں نے تم سے شادی کی تھی کے تم ہر وقت میری بچی کا دھیان رکھوں گی مگر تمہاری تو سمجھ ہی نہیں آتی۔۔۔آ گر تمہارے ہوتے ہوئے بھی وہ دوسروں کے پاس ہے تو کیا فائدہ تم سے شادی کرنے کا۔۔۔اسکے بازو پہ گرفت سخت کرتے دھاڑا تو مالا کی آنکھوں میں نمی اتری۔

حرا کے نا ملنے کا دکھ اور غصہ۔۔۔اپنے باپ کے کہنے پہ مالا سے زبردستی نکاح کا غصہ۔۔۔۔ برحان ہر چیز کا غصہ مالا پہ اوتار رہا تھا۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ مجھے اپنی بیٹی کی ماں بنا کے لائے ہیں اور میں ایک ماں ہونے کے فرائض ادا بھی کر رہی ہو۔۔۔

میرے پیپرز ہونے والے ہیں اس لیئے میں بس تھوڑی دیر کے لیئے پڑھنے بیٹھی تھی۔۔۔تو ماما خود آ کے اسے لے گئیں تھیں۔۔۔اب میں کیا منا کرتی انہیں کے وہ نالے کے جائیں۔۔۔وہ لوگ پیار کرتے ہیں معصومہ سے اس لیئے اسے لے کے جاتے ہیں، کھلاتے ہیں، اپنے پاس رکھتے ہیں، اب کیا میں ان سے پیار کرنے کا حق بھی چھین لوں؟!!!!ہر وقت اسے اپنے پاس رکھ کے کسی کو بھی اسکے پاس نا آنے دو؟، اسے گود میں نا اٹھانے دو؟۔۔۔

آنکھوں میں نمی لیئے بغیر ڈرے ہمت سے بولی تو برحان نے غصے سے مٹھیاں بھیچیں۔

برحان کی باتیں سن کے اسے بہت دکھ ہوا تھا۔۔۔کل سے اب تک وہ اپنی پوری جی جان لگا کے معصومہ کا خیال رکھ رہی تھی اور برحان کہہ رہا تھا کے کیا فائدہ اسکا۔

شٹ اپ۔۔۔میرے سامنے زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ابھی جاؤ اور لے کے آؤ معصومہ کو۔۔۔اسکے منہ پہ دھاڑتے ایک جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑا تو وہ گرتے گرتے بچی۔

اسکی اس حرکت کا جواب وہ دوبارہ دینا چاہتی تھی مگر وہ نہیں چاہتی تھی کے حویلی میں کوئی سنے۔۔۔اس لیئے بغیر بحث کیئے گال پہ پھسلا آنسوں صاف کرتی کمرے سے نکل گئ۔۔۔

اسکے باہر جاتے ہی غصے سے برحان نے بیڈ پہ رکھے اسکے سارے پیپرز کو اٹھا کے زمین پہ پھینکتے اپنے کپڑے لیتا واشروم میں گھس گیا۔

✿ ✿ ✿

چھوٹے بچے کتنے پیارے ہوتے ہیں نا ایمل۔۔۔۔جزلان معصومہ کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ چومتے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی ہاتھوں پہ لوشن لگاتی ایمل سے پوچھنے لگا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں ہے۔۔۔وہ مسکرا کے بولی۔

تو پھر کیا خیال ہے۔۔۔ معصومہ کا گال چومتے اسنے شوخی سے پوچھا۔

کس چیز کا۔۔۔ بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے میں قید کرتے ایمل نے نا سمجھی سے اسے دیکھے بغیر کہا۔

ہم بھی ایک چھوٹا بچہ لے آتے ہیں۔۔۔ جزلان نے شرارت سے چھیڑا تو ایمل نے ایک دم گردن گھماتے اسے حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھا۔

مجھے لگتا ہے اس عمر میں آ کے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ وہ تاسف سے سر ہلاتی اٹھ کے بیڈ کی جانب آئی۔

عمر کی تو تم بات ہی نہیں کرو۔۔۔دیکھ لوا بھی بھی ایک دم فٹ فاٹ ہوں۔۔۔جزلان نے فخر سے گردن اکڑائے کہا۔

عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ دونوں میں تھوڑا فرق تو ضرور آیا تھا مگر آج بھی وہ دونوں جوان کپل کو ٹکر پوری دیتے تھے۔

ہاں تم جواب ہو لیکن میں بوڑھی ہو گئی ہوں۔۔۔ایمل بیڈ پہ بیٹھتی بات ختم کرنے کے ارادے سے بولی۔

ڈارلنگ آپ کہاں سے بوڑھی ہوئی ہیں آپ تو ابھی بھی فوری تمہارا ہم پہ بجلیاں گراتی ہیں۔۔۔دلکشی سے کہتے اسکی تھوڑی پکڑتے وہ اسکے چہرے پہ جھکنے لگا تھا جب دروازہ بجا تو وہ فورن پیچھے ہوا۔

اسکے پیچھے ہوتے ہی ایمل فورن اٹھ کے دروازے کی جانب بڑھی۔

ارے مالا اتنی جلدی آگئیں ابھی تو آپ پڑھ رہیں تھیں نا۔۔۔دروازہ کھولتے سامنے مالا کو کھڑا دیکھ ایمل نے پیار سے پوچھا۔

جی میں نے پڑھ لیا۔۔۔اس لیئے معصومہ کو لینے آگئی۔۔۔بامشکل اپنی آواز پہ قابو رکھتی نارمل لہجے میں کہتی نظریں جھکائے بولی۔۔۔مگر ایمل ماں تھی وہ بہت اچھے سے اسکے ہر انداز کو جانتی تھی۔

کیا ہوا ہے مالا سب ٹھیک ہے۔۔۔ایمل نے فکر مندی سے پوچھا۔

ایمل کی بات پہ بیڈ پہ نیم دراز ہوا جزلان بھی سیدھے ہو کے بیٹھا۔

مالا اندر آؤ بیٹا۔۔۔ جزلان نے پیچھے سے آواز دی تو مالا کمرے میں داخل ہوئی۔

سب ٹھیک ہے بیٹا؟۔۔۔ جزلان نے پیار سے پوچھا تو مالا کو لگا اب وہ اپنے آنسوں پہ قابو نہیں رکھ سکے گی۔۔۔ مگر وہ روکے سب کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیئے ضبط کرتی دھیرے سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

بیٹا سر اٹھا کے منہ سے بولو۔۔۔ جزلان نے پھر پیار سے کہا۔

آپ پریشان نہیں ہوں پاپا۔۔۔ میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔ سر اٹھائے مسکرانے کی کوشش کرتے اسے تسلی دیتی تیزی سے بیڈ سے معصومہ کو اٹھاتی بغیر وہاں ایک منٹ بھی رکے فورن کمرے سے نکل گئی۔

اسکے اس طرح جانے سے ایمل اور جزلان دونوں کو ہی فکر لاحق ہوئی۔

جزلان ضرور کوئی بات ہے۔۔۔وہ ہم سے چھپا رہی ہے۔۔۔مجھے تو لگتا ہے برحان نے ڈانٹا ہے۔۔۔دروازہ بند کر کے بیڈ پہ جزلان کے پاس بیٹھتی ایمل بے چینی سے بولی۔

ہمم۔۔۔ایک دو دن دیکھتے ہیں آگر برحان کا رویہ ٹھیک نا ہوا تو میں رائد سے بات کروں گا۔۔۔وہی برحان کو سمجھائے گا۔۔۔جزلان نے سر ہلاتے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

تمہیں کرنی ہی نہیں چاہیئے تھی میری بیٹی کی شادی برحان سے۔۔۔ایمل نے منہ بسورے شکوہ کیا۔

سب ٹھیک ہو جائے گا تھوڑا وقت دو انہیں۔۔۔جزلان نے سے تسلی دی مگر ایمل کے دل کو کسی طرح چین نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ فیصلہ کر چکی تھی کے کل وہ خود برحان سے بات کرے گی۔

✿ ✿ ✿۔

معصومہ کو لیئے کمرے میں داخل ہوئی تو قدم ٹھٹک کے رکے۔۔۔

اسکے سارے پیپرز زمین پہ بکھرے پڑے تھے۔۔۔اسکی کتابیں کچھ صوفے پہ تھیں تو کچھ میز پہ۔۔۔بیگ آدھا صوفے سے نیچے جھول رہا تھا۔

پین بھی میز کے ساتھ ہی زمین پہ پڑے اپنی بے قدری کو رو رہی تھی۔

جب کے جس نے یہ حال کیا تھا وہ آرام سے بیڈ پہ لیٹا سو رہا تھا۔

اپنی چیزوں کو جگہ جگہ بکھرا دیکھ جن آنسوں کو مالانے بڑی مشکل سے ضبط کیا تھا وہ لڑیوں کی صورت گالوں پہ بہنا شروع ہو گئے۔۔

پیپرز سے پیر بچاتی بیڈ تک آتے دھیرے سے سوئی ہوئی معصومہ کو بیڈ پہ لیٹایا ۔۔۔

ایک نظر اس بے حس شخص کو دیکھا جو اسکا دل دکھا کے مزے سے سو رہا تھا۔

سارے پیپرز سمیٹ کے۔۔۔انہیں ایک فائل میں رکھتی۔۔۔اپنے بیگ میں رکھ کے اپنی جگہ پہ آ کے لیٹی تو برحان اسکی طرح ہی کروٹ لیئے معصومہ کو اپنے حصار میں لیئے سو رہا تھا۔

نم آنکھوں کو دھیرے سے صاف کر دی وہ خود بھی سونے کے لیئے آنکھیں موند گئی۔۔۔مگر وہ الگ بات تھی کے نیند تو اسکی آنکھوں سے کوسو دور تھی۔

شام میں تیار رہنا نوال کے گھر جانا ہے ولیمہ کا بولنے اور برحان کے کیئے کی معافی مانگنے۔۔۔۔رائد شیشے کے سامنے کھڑے خود پہ پرفیوم چھڑکتے آئلہ سے بولا جو اسکا کوٹ لے کے اسکی طرف ہی آرہی تھی۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔ویسے تو آج ہمارا مالا کو لے کے شوپنگ پہ جانے کا پلین تھا مگر کوئی بات نہیں کل چلے جائیں گے۔۔۔رائد نے دونوں ہاتھ پھیلائے تو

دھیرے سے آئلہ نے اسے کوٹ پہنایا۔۔۔اور پھر اسکے سامنے آ کے کالر ٹھیک کرنے لگی۔

نوال کے یہاں تو شام میں جائیں گے۔۔۔تم لوگوں دوپہر میں چلے جانا شوپنگ پہ۔۔۔رائد نے اسکی کمر کے گرد حصار بنایا۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر آپ تو جانتے ہیں خواتین کی شوپنگ اتنی جلدی کہاں ہوتی ہے۔۔۔آئلہ اسکا کوٹ ٹھیک کرتی مسکرا کے بولی۔

یہ بات تو سہی ہے لیکن جاناں آپ پہ تو سب ہی اچھا لگتا ہے تو مجھے نہیں لگتا آپ کو اتنا گھومنے کی ضرورت ہو گی۔۔۔اسکے گال کو لبوں سے چھوتے دلکشی سے کہا تو آئلہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

ہماری شوپنگ تو جلدی ہو جائے گی مگر گھر میں اور بھی خواتین ہے۔۔۔آپکی بہو کا برائڈل ڈریس لینا ہے جو دیکھ بھال کے ہی لیا جائے گا اور اپنی بیٹی کو تو آپ جانتے ہی ہیں اسکی شوپنگ کون سا جلدی ہوتی ہے دس دکانیں گھومتی ہے تو کہیں جا کے ایک سوٹ پسند آتا ہے اسے۔۔۔اسنے آنکھیں گھمائے بتایا

ہمم تو پھر کل چلی جانا۔۔۔آج نوال کے یہاں جانا ضروری ہے جو کچھ بھی ہوا ہے اسکی معافی مانگنا بھی ضروری ہے۔۔۔رائذ زرا سنجیدہ ہوا۔

ہمم۔۔۔اور آپ کو پتہ ہے صبح کچن میں ایمل بھی ہم سے گلا کر رہی تھی۔۔۔آئلہ افسردگی سے بولی۔

کس چیز کا۔۔۔رائذ نے ابرو اچکائے ناسمجھی سے پوچھا۔

مالا کے ساتھ برحان کے رویہ کا۔۔۔ سنجیدگی سے رائذ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہا تو رائذ نے ایک گہرا سانس بھرا۔

ہمم میں نے بھی نوٹ کیا ہے۔۔۔ پتہ نہیں کیا ہوتا جا رہا ہے اس لڑکے کو۔۔۔ خیر تم پریشان نہیں ہو میں بات کروں گا اس سے۔۔۔ اسنے اسکی پیشانی پہ لب رکھتے اسے پر سکون کرنا چاہا۔

نہیں آپ اس سے کوئی بات نہیں کرے گا۔۔۔ ہم خود اسے سمجھائیں گے۔۔۔ ایمل بھی کہہ رہی تھی کے وہ خود برحان سے بات کرے گی مگر ہم نے اسے بھی منا کر دیا ہے۔۔۔ ہم خود اس سے بات کریں گے وہ ہماری بات سمجھتا بھی ہے اور مانتا بھی۔۔۔ آئلہ نے جلدی سے کہا۔

ہمیں اس سے پہلے ہی بات کر لینی چاہیئے تھی مگر کیا کریں موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔۔۔وہ آفسردہ لہجے میں مزید بولی تو رائد نے نرمی سے اسے اپنے سینے سے لگایا۔

فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ابھی نیا نیا غم ہے نا اس لیئے ایسی حرکتیں کر رہا ہے۔۔۔ویسے مجھے سمجھ نہیں آ رہا جب اسے حرا اتنی ہی پسند تھی تو کیا ضرورت تھی باہر شادی کرنے کی۔۔۔یا چلو مانا مجبوری میں کی ہے تو بتائے تو سہی کے کیا مجبوری ہے۔۔۔مگر وہ تو کچھ بتاتا ہی نہیں رہا اور چاہتا ہے سب اسکے حق میں ہو تو ایسے کون یقین کرے گا اس پہ کے مجبوری تھی کوئی۔۔۔رائد نے الجھ کے کہا تو آئلہ نے اسکے سینے سے سر اٹھائے اسے دیکھا۔

ہمیں یقین ہے اپنے بیٹے پہ۔۔۔اسکی ضرور کوئی مجبوری ہو گی۔۔۔آئلہ نے اتنے یقین سے یہ بات کہہ تھی کے رائد ایک لمحے کے لیئے سوچ میں پڑھ گیا۔

وہ برحان کا باپ تھا مگر برحان کی ہمیشہ سے اپنی ماں سے بنی تھی اور اب جب آئلہ اتنے یقین سے کہہ رہی تھی تو وہ کیسے اسے جھٹلا سکتا تھا۔

خیر وقت کے ساتھ مجھے یقین ہے مالا اسے بدل دے گی۔۔۔رائد نے نرمی سے اسکے بال سہلاتے تسلی دی تو آئلہ بس دھیرے سے ہلا کے رہ گئ۔

✿ ✿ ✿۔

مالا تم یونی نہیں گئیں آج بھی۔۔۔زید بتا رہا تھا ایکزیمز ہونے والے ہیں اور تم چھٹی کر کے بیٹھ گئ ہو۔۔۔عشال جو اپنے آفس جانے کے لیئے نیچے آئی

تھی ہال میں مالا کو معصومہ کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ رک کے اسے ڈانٹنے لگی۔

یونی جانے سے زیادہ ضروری اب میرے لیئے معصومہ کو سنبھالنا ہے۔۔۔ آگر میں یونی چلی جاتی تو معصومہ کو کون سمبھالتا۔۔۔وہ نارمل لہجے میں بولی توعشال نے اسے گھورا۔

مالا گھر میں اور بھی لوگ ہیں معصومہ کو سمبھالنے کے لیئے جو تمہارے اسکی ماں بنے سے پہلے بھی سنبھالتے تھے۔۔۔عشال نے سنجیدگی سے جتایا۔

مگر اب میں اسکی ماں ہوں۔۔۔اب یہ میری ذمیداری ہے۔۔۔معصومہ کو گود میں اٹھاتی دھیرے سے ہنس کے بولی۔

ہم سب جانتے ہیں کے تمہیں پڑھائی میں کوئی انٹرس نہیں ہے۔۔۔اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کے تم کون سا پورے سال پڑھائی کرتی ہو صرف ایکزیمز کے ٹائم تو پڑھتی ہوں۔۔۔اور ویسے بھی اب تو تمہاری پڑھائی بھی ختم ہونے والی ہے پھر معصومہ کا بہانا بنانے کی ضرورنہیں ہے۔۔۔بس ایک ماہ کی تو بات ہے پھر تو پڑھائی ختم ہو جائے گی۔۔۔۔

عشال کو لگا وہ بہانا بنا رہی ہے۔۔۔۔مگر وہ نہیں جانتی تھی کے برحان کے لفظ بڑی اچھی طرح سے اسے ذہن نشین ہو گئے ہیں۔۔کل رات کی برحان کی حرکت اسے اچھے سے سمجھا گئی ہے کے اسکے لیئے کیا ضروری ہے اور اسے اب کیا کرنا ہے۔

ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ عشال آپی۔۔۔ہم نے بھی اس سے یہی سمجھایا تھا مگر یہ محترمہ کسی کی بات سمجھ جائیں ایسا ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔ہال میں داخل ہوتی نازلی عشال کی بات سن کے بولی۔

وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی مالا کے ساتھ مغزماری کر کے تھک ہار کے لان میں چلی گئی تھی اور اب جب اندر آ رہی تھی تو عشال کو اسے سمجھاتے دیکھ اسنے بھی ہاں میں ہاں ملانا ضروری سمجھا تھا۔

میں کوئی بہانا نہیں بنا رہی۔۔۔معصومہ میری بیٹی ہے تو اسے مجھے ہی دیکھنا چاہیئے نا۔۔۔مالا نے معصومیت سے کہا۔

ہاں اور ہم تو جیسے اسکے دشمن ہیں نا۔۔۔نازلی مالا کے سامنے بیٹھی خفگی سے بولی۔

نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا۔۔۔مالا نے صفائی دینی چاہی۔

مطلب تم ایکزیمز نہیں دو گی۔۔۔ان دونوں کی باتوں کو اگنور کرتی عشال اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی ہوتی سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

ایکزیمز تو دوں گی۔۔۔مالا نے ناسمجھی سے جواب دیا اسے عشال کا سوال عجیب لگا تھا۔

تم ایکزیمز دینے جاؤں گی تو پھر معصومہ کو کون سنبھالے گا۔۔۔عشال سنجیدگی سے بولی تو مالا کو اسکے سوال کا مطلب اب سمجھ آیا تھا۔

آپی یونی میں آدھا دن لگتا ہے جب کے ایگزیمز میں چند گھنٹوں کی بات ہو گی۔۔۔مالا نے سکون سے جواب دیا۔

مالا میں اب کیا کہوں تمہیں۔۔۔عشال نے ہار مانتے گہرا سانس بھرا۔

آپ پریشان نا ہوں آپی میں فیل نہیں ہوں گی۔۔۔ایگزیمز سے ایک دو دن پہلے اتنی تیاری تو کر ہی لوں گی کے پاس ہو جاؤں۔۔۔مالا معصومہ کو گود میں لیٹاتی اسے تھپکے لگی۔

مرضی ہے تمہاری میں اب تمہیں کچھ نہیں کہوں گی۔۔۔عشال کندھے اچکا کے کہتی باہر کی جانب بڑھنے لگی جب مالا نے اسے پکارہ۔

آپی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔اسکی پکار پہ وہ جاتے جاتے رکی۔

ماما نے کہا ہے آپ کو بتادوں کے بابا کی گاڑی کچھ مسئلہ کر رہی تھی تو وہ آپ کی گاڑی لے گئے ہیں اس لیئے آپ ڈرائیور کے ساتھ چلی جائے گا۔۔۔مالا کے بتانے پہ وہ اوکے کہتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

اسے مالا کا ایک دم اتنی بڑی بڑی باتیں کرنا کچھ عجیب لگا تھا مگر اسنے یہ سمجھ کے نظر انداز کر دیا کے شادی کے بعد شاید اس میں یہ تبدیلی آئی ہے اگر تو وہ اس کے پیچھے کی وجہ جان لیتی تو برحان کی سوچ پہ افسوس کیئے بغیر نا رہتی۔

آئلہ اور رائد شام کے سات بجے شاہ حویلی پہنچے تھے۔۔۔انہیں امید تھی کے وہاں انکا استقبال خفگی بھرے انداز میں ہو گا مگر وہاں ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔ بلکے سب نے ہی انکا استقبال ہمیشہ کی طرح بڑی گرم جوشی سے کیا تھا۔۔ لیکن ان سب میں حرا نہیں تھی وہ انکی آمد کا سن کے بھی نیچے نہیں آئی تھی۔

اس وقت وہ لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھتے ہوئے تھے۔۔۔انکے ساتھ اس وقت صرف نوال اور حسام بیٹھے ہوئے تھے باقی سب تھوڑی دیر پہلے ہی مل کے گئے تھے۔

ہم لوگ یہاں برحان کے ولیمے کی دعوت دینے آئے ہیں۔۔۔۔رائد نے ہلکے سے مسکرا کے کہا تو نوال کے چہرے کی مسکراہٹ پھیکی پڑی جو آئلہ اور رائد دونوں نے محسوس کی تھی۔

کب کا ہے۔۔۔اسنے دھیرے سے پوچھا۔

بائیس تاریخ کا۔۔۔رائد نے تاریخ بتائی۔

ہم لوگ ضرور آئیں گے۔۔۔حسام نے خوش اخلاقی سے کہا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کے کسی بھی وجہ سے ان لوگوں کی خوشیاں خراب ہو۔

انہیں جب برحان اور مالا کے نکاح کے بارے میں پتہ چلا تھا تب انہیں شوگڈ تو لگا تھا کیونکہ انہیں بلکل امید نہیں. تھی کے برحان مالا سے نکاح کرے گا۔۔۔لیکن جب انہیں پتہ چلا تھا تو نا انہیں زیادہ خوشی ہوئی تھی نا دکھ کیونکہ جب سچویشن ہی ایسی چل رہی تھی کے انہیں ٹھیک سے خوش ہونے کا موقع نہیں ملا تھا مگر اب وہ لوگ خوش تھے کے چلو کوئی تو اپنی زندگی میں آگے

بڑھا۔۔۔وہ لوگ بھی یہی چاہتے تھے کے منگنی ختم ہونے کے بعد وہ دونوں ہی آگے بڑھ جائیں۔۔۔ برحان آگے بڑھ چکا تھا جس کے لیئے وہ خوش بھی تھے اور اب چاہتے تھے کے حرا بھی آگے بڑھ جائے لیکن حرا شاید جیسے آگے بڑھنا ہی نہیں چاہتی تھی جو انکی پریشانی کا باعث تھی۔

اور ہم تم لوگوں سے معافی مانگنے بھی آئے ہیں۔۔۔رائد نے حسام کو دیکھتے کہا تو حسام اور نوال نے چونک کے ایک دوسرے کو دیکھا۔

معافی کس چیز کی بھائی۔۔۔نوال نے حیرت سے استفسار کیا۔

ہمارے بیٹے نے جو تم لوگوں کا اور حرا کا دل دکھایا ہے اسکی۔۔۔نوال حرا کو بلالو ہم ایک بار اس سے بھی معافی مانگنا چاہتے ہیں۔۔۔ائلہ دھیرے سے بولی۔

ارے بھابھی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔کسی سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ہاں ہم مانتے ہیں کہ برحان کی حرکت ہم سب کو ہی بری لگی تھی۔۔۔مگر جو ہونا تھا ہو چکا ہے۔۔۔شاید یہی قسمت تھی ان دونوں کی۔۔

حسام ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا تو آئلہ دھیما سا مسکرا دی۔

ہمم مگر ہم لوگ پھر بھی ایک بار حرا سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔تم اسے بلا لو۔۔۔

رائدرسان سے بولا تو نوال حسام کو ایک نظر دیکھتی جی کہتی حرا کو بلانے چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد ہی نوال حرا کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔

اسلام و علیکم۔۔۔حرا نے اندر آتے آہستہ سے سلام کیا۔

وعلیکم اسلام آؤ حرا بیٹا یہاں میرے پاس آ کے بیٹھو۔۔۔سلام کا جواب دیتے رائد نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کے لیئے کہا تو وہ خاموشی سے اسکے برابر میں آ کے بیٹھ گئی۔

کیسی ہو بیٹا۔۔۔رائد نے پیار سے پوچھا۔

ٹھیک ہوں۔۔۔وہ پھیکا سا مسکرائی۔

بیٹا برحان نے جو کیا اسکے لیئے ہم آپ سے بہت شرمندہ ہیں۔۔۔رائد نے بغیر تمہید باندھے شرمندگی سے کہا تو حرا نے خالی نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

ہم جانتے ہیں آپ کا دل بہت دکھا ہے۔۔۔

ٹوٹا ہے۔۔۔۔رائد بول رہا تھا جب حرا اسکی بات پوری ہونے سے پہلے نم آواز میں بولی۔

اسکی آنکھیں بھیگنے لگیں تھیں۔۔۔دل سست پڑھنے لگا تھا۔۔۔برحان کا بچی کو ساتھ لانا،اپنی شادی کا بتانا اور اسکے سوالوں پہ نظریں چرانا کسی فلم کی طرح دماغ میں چل رہا تھا۔۔جو اسے اذیت میں مبتلا کر رہا تھا۔

میں آپ سے معافی مانگنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔مجھے اب شدت سے پچھتاوا ہوتا ہے کے کیوں میں نے اسے باہر بھیجا۔۔۔نا میں اسے باہر بھیجتا اور نا وہ ہمیں یہ دن دیکھاتا۔۔۔ہو سکے تو اپنے ماموں کو معاف

کر دو۔۔۔رائد کو اسکا پژمردہ چہرہ دیکھ کے دکھ ہوا تھا۔۔اسے کہیں نا کہیں اپنی غلطی لگی تھی جس کا اسنے ذکر بھی کر دیا تھا۔

اسکے معافی مانگنے پہ حرا تڑپ اٹھی۔۔۔اسکے ماموں نے کبھی اس میں اور اپنے بچوں میں فرق نہیں کیا تھا۔۔۔جتنا پیار، جتنی محبت اسے رائد سے ملی تھی آ گر وہ انہیں گنے بھی بیٹھتی کہ کن کن لمحوں میں کتنی کتنی بار اسنے پیار محبت, شفقت, دیکھائی ہے تو بھی وہ گن نا پاتی۔۔۔

نہیں ماموں آپ ایسا نا کہیں۔۔۔اس میں آپ کی کیا غلطی۔۔۔آپ نے تو اسکے اچھے کے لیئے ہی باہر بھیجا تھا نا یہ تو اسکی اپنی نیت پہ منحصر کرتا تھا کہ وہ خود کو کتنا سمبھال کے رکھتا ہے۔۔۔مگر اسنے تو کسی کی پرواہ ہی نہیں کی تو آپ پھر کیوں اسکے کیئے کی معافی مانگ رہے ہیں۔۔۔کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو کسی کے کیئے کی شرمندگی اٹھانے کی۔۔۔حرا رائد کے چہرے پہ

چھائی افسردگی اور شرمندگی محسوس کرتے جلدی سے بولی تو سب دھیرے سے مسکرادئے۔

تو پھر آپ کی باتوں سے میں یہ سمجھوں کے آپ ماموں کے گھر آنا نہیں چھوڑیں گی؟۔۔۔رائد نے بڑے پیار اور امید سے پوچھا جس پہ حرا تذبذب کا شکار ہوئی۔

رائد جانتا تھا کے اتنا سب ہونے کے بعد حرا شاید خان حویلی نا آئے اس لیئے اسنے آج ہی یہ بات بھی کلیئر کرنے کا سوچا جس پہ حرا الجھی۔

وہ خان حویلی شاید اب کبھی نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔اور برحان کی موجودگی میں تو وہاں بلکل بھی نہیں جانا چاہتی تھی مگر وہ ان لوگوں کا دل بھی نہیں توڑ

سکتی تھی جو اتنے پیار اور امید سے اس سے پوچھ رہے تھے۔۔۔وہ ایک کی وجہ سے باقی سب کو اداس نہیں کر سکتی تھی۔

بیٹا ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔۔۔آئلہ اسکی آنکھوں میں اضطراب دیکھ دھیرے سے گویا ہوئی۔

بھلا میں اپنے ماموں کے گھر آنا کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔۔۔ان دونوں کے اتنے پیار، شفقت اور اپنائیت سے پوچھنے پہ وہ انکار کیسے کر سکتی تھی بھلا۔

اسکے مسکرا کے کہنے پہ وہاں موجود سب کے دلوں کو سکون ملا تھا۔۔۔

تھینک یو بیٹا۔۔۔رائد نے پیار سے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

وہ لوگ جتنی بھی دیر وہاں بیٹھے رہے کسی نے بھی دوبارہ برحان یا اسکے ولیمے کا ذکر نہیں کیا تھا سب ہی ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے۔۔۔

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ واپس اپنی حویلی کے لیئے نکل گئے۔

✿ ✿ ✿

رات کے آٹھ بج رہے تھے آفس تقریباً خالی ہو چکا تھا۔۔۔عشال ویٹینگ ایریا میں بیٹھی ڈرائیور کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جب باہر سے چاکیدار نے آ کے عطلاع دی کے اسے لینے آ گئے ہیں۔

بیگ کندھے پہ ڈالے وہ باہر نکلی تو سامنے ہی ایک شاندار چمچماتی وائٹ کار کھڑی تھی۔۔۔لیکن یہ گاڑی اسکی تو نہیں تھی۔۔۔ناہی حویلی میں کسی کے پاس ایسی گاڑی تھی۔

اسنے اپنی گاڑی کی تلاش میں ارد گرد نظریں گمائیں مگر وہاں اسکی گاڑی موجود ہی نہیں تھی۔

وہ واپس اندر جانے کے لیئے مڑی تھی کہ پیچھے سے کسی نے اسے پکارہ۔ عشال۔۔۔۔

اپنے نام کی پکار پہ اسکے قدم ایک دم رکے۔۔۔اس آواز کو وہ بہت اچھے سے پہچانتی تھی۔۔۔

وہ پیچھے مڑی تو گاڑی میں سے حارث ملک کو نکلتے دیکھ اسکے ماتھے پہ بل پڑے۔

یقیناً آپ مجھے تنگ کرنے کے لیئے ہی یہاں آئے ہیں۔۔۔اسنے ٹھنڈے لہجے میں کہا

نہیں میں تمہیں لفٹ دینے آیا ہوں۔۔۔مجھے پتہ چلا تھا کہ تم آج اپنی گاڑی میں نہیں آئیں۔۔۔اس لیئے اپنے آفس سے فری ہوتے ہی میں خود تمہیں لینے آگیا۔۔۔وہ ایسے بولا جیسے بڑی جان پہچان ہو دونوں کی۔۔۔جب کے اسکی بات پہ عشال نے دانت پیسے اور آگے کی جانب قدم بڑھا گئی۔

ارے عشال کہا جا رہی ہو۔۔۔اسے آگے بڑھتے دیکھ حارث نے بھی اسکے پیچھے تیزی سے قدم بڑھائے۔

جہاں بھی جاؤں آپ سے مطلب۔۔۔وہ غصے سے بغیر اسے دیکھے آگے بڑھتی رہی۔

اس طرح رات میں اکیلے جانا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔آؤ میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔حارث اسکے قدموں کے ساتھ قدم ملاتا پیار سے بولا۔

اگر چھوڑنا ہے تو میری جان چھوڑ دیں۔۔۔وہ ناگواری سے کہتی تیز تیز آگے بڑھنے لگی جب اسے دور سے ہی برحان کی گاڑی آتی نظر آئی۔۔۔جس سے اسکے قدموں میں اور تیزی آگئی۔

پلیز عشال ایسی باتیں مت کرو میں تم سے محب۔۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہا تھا جب برحان کی گاڑی انکے پاس آ کے رکی تو عشال تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھی جب حارث نے اپنے قدم وہیں سے پیچھے لے لیئے۔

عشال تم ٹھیک ہو۔۔۔اور یہ لڑکا کون ہے۔۔۔۔عشال جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی برحان نے فورن فکر مندی سے پوچھا۔

پتہ نہیں کون ہے۔۔۔اسنے کندھے اچکاتے کہا۔

مگر وہ تمہارے پیچھے آ رہا تھا۔۔۔ برحان نے بھویں سکیڑیں۔

برحان دور سے ہی عشال سے تھوڑا پیچھے چلتے لڑکے کو دیکھ چکا تھا مگر وہ چہرہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پایا تھا۔۔۔جب وہ گاڑی روک کے چہرہ دیکھتا وہ آدمی فورن ہی مڑ گیا تھا۔

اچھا پتہ نہیں۔۔۔ خیر تم چھوڑو اور گاڑی چلاؤ۔۔۔اسنے بات کو ٹالا۔

ہمم۔۔۔ برحان نے بھی اپنا وہم سمجھے سر جھٹکتے گاڑی اسٹارٹ کی۔

ویسے تم آج اس طرف کیسے آ گئے۔۔۔آفس سے تھوڑا دور آتے ہی عشال نے پوچھا۔

چاچو کا فون آیا تھا وہ بتا رہے تھے کہ تمہاری گاڑی انکے پاس ہے اور ڈرائیور کسی کام سے گیا ہوا ہے اس لیئے میں تمہیں لے آؤ۔۔۔ برحان نے ڈرائیونگ کرتے سرسری سا بتایا۔

عشال نے گردن موڑ کے اسکی جانب دیکھا جو تھری پیس سوٹ میں وجیہہ چہرے پہ سنجیدہ تاثرات سجائے کافی سحر انگیز لگ رہا تھا۔

وہ اسے دیکھنے میں اتنی مگن ہو گئی کے اسے ہوش ہی نہیں رہا کے اسکے اس طرح مسلسل اسے تکنے سے اسکی چوری بھی پکڑی جا سکتی ہے۔۔۔ کیونکہ اسکے دل کے جو جذبات تھے وہ اسکی آنکھوں میں صاف دیکھائی دے رہے تھے۔

کیا تمہیں مجھ سے کچھ کہنا ہے۔۔۔اسکی نظر خود پہ محسوس کرتے اسنے ہلکی سی گردن گھماتے ایک نظر اسے دیکھ کے پوچھا تو عشال جیسے ہوش میں آئی اور اپنی بے خودی پہ خود کو لعنت ملامت کرنے لگی۔

ہاں۔۔۔مطلب نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔اسنے جلدی سے ہڑبڑا کے گردن گھماتے کھڑکی سے باہر نظریں کی۔

اگر کوئی بات ہے تو تم کر سکتی ہو۔۔۔برحان سامنے دیکھ نارمل لہجے میں بولا۔

ہاں وہ مجھے مالا کے متعلق بات کرنی تھی۔۔۔عشال کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے اس لیئے اسنے مالا کی بات شروع کر دی۔۔۔وہ ویسے بھی اس سے اِس بارے میں بات کرنا چاہتی تھی اور یہ وقت اسے سہی لگا تھا۔

مالا کے متعلق کیا بات کرنی ہے۔۔۔برحان نے ایک نظر نا سمجھی سے اسے دیکھ کے واپس نظریں سامنے کر لیں۔

تم جانتے ہو اسے پڑھنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔سارا سال وہ کوئی پڑھائی کرتی نہیں ہے بس ایگزیمز میں پڑھتی ہے اور اچھے نمبر بھی لاتی ہے مگر پتہ نہیں اسے کیا ہو گیا ہے کہ اس بار معصومہ کا بہانا بنا کے ناہی یونی جا رہی ہے اور ناہی کچھ پڑھ رہی ہے۔۔۔

میں نے آج اسے سمجھایا بھی تو آگے سے کہتی ہے آگر میں یونی جاؤ گی تو معصومہ کو کون سنبھالے گا۔۔۔میں اسکی ماں ہوں یہ میری ذمیداری ہے۔۔۔اب تم ہی بتاؤ بھلا ہم سب کیا معصومہ کے دشمن ہیں جو ہم اسے نہیں سمبھال سکتے۔

بھئی جتنی معصومہ اسے پیاری ہے اتنی ہی ہمیں بھی پیاری ہے ہم سب بھی اس سے پیار کرتے ہیں اسکا خیال رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔ مگر مالا کی تو مجھے سمجھ ہی نہیں آرہی پتہ نہیں کیوں بہانے بنا رہی ہے۔۔۔اس لیئے اب تم ہی اس سے بات کرنا اسے سمجھانا مجھے امید ہے وہ تمہاری بات ضرور سنے گی۔۔۔۔ عشال پوری بات تفصیل سے بتاتی اپنی ہی بولے چلی جا رہی تھی۔

جب کے اسکی بات سن کے برحان کو اپنی رات والی حرکت شدت سے یاد آئی تھی۔۔۔اسنے کیسے بغیر سوچے سمجھے اسے ڈانٹا تھا اور اسکے سارے نوٹس بھی اٹھا کے پھیک دیئے تھے۔۔۔اسے ایک دم ہی شرمندگی نے آگیرا۔

کروگے نا تم اس سے بات۔۔۔اسکے کوئی جواب نہ دینے پر عشال نے پھر استفسار کیا۔

ہمم۔۔۔وہ سب ہنکارہ بھر کے رہ گیا۔۔۔آخر کہتا بھی کیا جو کچھ ہو رہا ہے وہ اسہی کی وجہ سے تو وہ رہا ہے۔

پورے راستے نابرحان نے اسے مخاطب کیا نا عشال نے۔۔۔۔

عشال کے پاس اب کوئی بات نہیں تھی وہ نہیں چاہتی تھی کے پھر سے کچھ ایسا کر بیٹھے جس سے برحان پھر سوال کرے اور اسکے پاس جواب نا ہو۔۔۔ جب کے برحان نے یہ سوچ کے اسے دوبارہ مخالف نہیں کیا کے آگر اسنے پھر سے مالا کے بارے میں کوئی بات کی تو وہ کیا جواب دے گا۔۔۔

اسے یہ بتائے گا کے وہ اس پہ غصہ کرتا ہے اسے ڈانٹتا ہے۔۔۔دوسروں کا غصہ اس پہ اتارتا ہے۔۔۔یا یہ بتائے گا کے جو وہ کر رہی ہے وہ اسکی وجہ سے

ہی کر رہی ہے۔۔۔پڑھائی پہ توجہ نہیں دے رہی تو اسکے پیچھے بھی وجہ وہی ہے۔۔۔بس یہی سوچتے وہ بھی خاموش ہو گیا۔

✿ ✿ ✿۔

آپ کتنی پیاری ہو۔۔۔ مگر آپ کے بابا بہت گندے ہیں۔۔۔آپ کی چھوٹی سی، پیاری سی، اسمارٹ سی مما کو کتنا ڈانٹتے ہیں۔۔۔مالا معصومہ کو گود میں اٹھائے اس سے باتیں کر رہی تھی جس پہ چھوٹی سی معصومہ اپنی گول گول بھوری آنکھوں سے اپنی چھوٹی سی مما کو دیکھتی بڑی غور سے اپنی ماں کی باتیں سن رہی تھی۔

آپ جلدی سے بڑی ہو جاؤ پھر ہم دونوں مل کے آپکے بابا کو خوب تنگ کریں گے۔۔۔مالا اسے اپنی پلینگ بتانے لگی جس پہ معصومہ ایک دم کھلکھائی۔

ارے واہ آپ کو میری بات اچھی لگی۔۔۔اسکے کھلکھلانے پہ مالا خوش ہو گئی۔

جب کے برحان کمرے کے دروازے پہ کھڑے برے ہی انہماک سے ان دونوں ماں بیٹی کو باتیں کرتے دیکھ رہا تھا۔

وہ تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا جب مالا اسکی بیٹی سے اسکی ہی شکایت لگا رہی تھی۔۔۔ایک لمحے کے لیئے تو اسکے ماتھے پہ بل پڑے تھے مگر جس طرح وہ

معصومیت سے باتیں کر رہی تھی اس لمحے وہ بھی کسی بچی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

مالا معصومہ سے باتیں کرنے میں اتنی مگن تھی کے اسے پتہ ہی نہیں چلا کے برحان دروازے پہ کھڑا ہے۔

ہم دونوں مل کے خوب گیمز کھیلیں گے، خوب چوکلیٹس کھائیں گے اور میچنگ کپڑے پہن کے آپ کے سڑے ہوئے بابا کو جلائیں گے۔۔۔وہ معصومہ کا ننا سا ہاتھ چوم کے مزے سے بولی تو برحان نے اسکی آخری بات پہ اسے گھورا۔

آپ ہمیشہ میری پارٹی میں رہنا۔۔۔ہم دونوں مل کے آپکے بابا کو ناکو چنے چبوادیں گے۔۔۔آنکھیں پٹپٹاتی معصومہ کو دیکھ وہ آکسائٹڈ ہوتی بولی۔

اگر میری بیٹی کو میرے خلاف پٹیاں پڑھالی ہوں تو اپنے شوہر کے لیئے کچھ کھانے کو لے آؤ بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ برحان دروازہ بند کرتے اسے دیکھ کے بولا تو اسکی آواز پہ مالا نے جھٹکے سے چونک کے سر اٹھایا۔

سامنے ہی اس دشمن جان کو کھڑا دیکھ اور یہ سوچ کے وہ سب سن چکا ہے ڈر کے مارے اسنے تھوک نگلا۔

آ۔۔۔ آپ کب آئے۔۔۔ اسکی زبان لڑکھڑائی۔

جب تم میری بیٹی سے میری برائیاں کر رہی تھیں۔۔۔ وہ سنجیدگی سے کہتا ہاتھ پہ لٹکا کوٹ صوفے کی پشت پہ ڈالتے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتی اسے بغیر دیکھے بولا۔

میں برائی نہیں کر رہی تھی۔۔۔وہ ہمت کرتی اپنی بات سے صاف مکری۔

ہاں ہاں تم کہا میری برائی کر رہی تھیں تم تو میری شان میں قصیدے پڑھ رہیں تھیں نا۔۔۔وہ تیخے لہجے میں کہتا شرٹ کے اوپر دو بٹن کھولتے اسکی جانب بڑھا۔

اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ مالا کی تو مانو جان نکلی تھی۔۔۔اسے لگا وہ ابھی سیدھے اسکے ایک تھپڑ رسید کرے گا۔

وہ اسکی خوفزدہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے آگے بڑھتے جیسے ہی نیچے جھکا ویسے ہی مالا نے ڈر کے آنکھیں بند کیں مگر جب محسوس ہوا کے وہ اسکی گود سے معصومہ کو اٹھا رہا ہے تو جلدی سے انکھیں کھولتے شکر ادا کیا۔

اسنے جھک کے معصومہ کو اسکی گود سے لیا اور جا کے صوفے پہ بیٹھ گیا۔

اگر تمہاری یاداشت خراب نہیں ہوئی تو میں نے کچھ دیر پہلے کھانا لانے کا کہا تھا۔۔۔اسے بیڈ پہ ہی ایک جگہ جمع کے بیٹھا دیکھ وہ سخت نظروں سے گھورتے طنزیہ بولا تو وہ جلدی سے کھڑی ہو گئی۔

جی میں لاتی ہوں۔۔۔مالا جلدی سے کہتی کمرے سے نکل گئی۔

وہ عشال کو لے کے جب اسکے آفس سے نکلا تھا تو تھوڑی دور جا کے ہی اسکی گاڑی میں کچھ مسئلہ ہو گیا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے انہیں کافی دیر ہو گئی تھی اور حویلی میں سب کھانا کھا کے اپنے اپنے کمروں میں بھی چلے گئے تھے تبھی اسنے کمرے میں ہی کھانا منگوا لیا تھا۔

وہ معصومہ کو پیار کرتے اور اس سے باتیں کرنے میں مگن تھا جب مالا کھانا لے کے کمرے میں داخل ہوئی۔

ٹرے اسکے سامنے ٹیبل پہ رکھتی اسنے معصومہ کو اسکی گود سے لیا تاکہ وہ آرام سے کھا سکے۔

معصومہ کو مالا کو تھماتے وہ اٹھ کے واشروم گیا اور دس منٹ میں کپڑے چینج کر کے ہاتھ منہ دھو کے واپس آتے صوفے پہ بیٹھ کے ٹرے اپنے آگے سرکائی۔

وہ اپنے کھانے میں مصروف تھا جب کے مالا بیڈ پہ بیٹھی معصومہ کو فیڈر پلاتی سلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

عشال بتا رہی تھی کے تم پیپرز کی تیاری نہیں کر رہی ہو معصومہ کی وجہ سے۔۔۔ کھانا کھاتے ہوئے برحان نے بغیر اسے دیکھے سوال کیا۔

اسکے سوال پہ مالا نے اسکی جانب نظریں کیں جو کھانا کھانے میں مصروف ہونے کے ساتھ ساتھ اس سے سوال بھی کر رہا تھا۔۔

مالا کو اسکا سوال بلکل سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔ آخر وہ کہنا کیا چاہ رہا تھا۔۔۔ خود ہی تو کہتا تھا کے معصومہ کو سنبھالو وہ اب اسکی ذمیداری ہے اور اب یہ سوال اسے کچھ سمجھ نہیں آیا۔

اسکی طرف سے کوئی بھی جواب نا آنے پہ اسنے گردن زرا سی موڑ کے اسکی جانب دیکھا جو نا سمجھی سے اسے ہی تک رہی تھی۔

دیکھو میں بہت اچھے سے جانتا ہوں کے تم یہ سب کیوں کر رہی ہو۔۔۔اس لیئے بہتر ہے زیادہ اچھی بنے کی کوشش نہیں کرو۔۔۔اور اپنی پڑھائی پر بھی دھیان دو تاکہ کل کو تمہاری وجہ سے مجھے نا سننے کو ملے کے میں نے معصومہ کی ذمیداریاں تم پہ ڈال کے تمہیں پڑھنے ہی نہیں دیا۔۔۔ایک بے تاثر نظر اس پہ ڈالتے واپس کھانے کی جانب متوجہ ہو گیا.

وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی پڑھائی اچھے سے مکمل کرے۔۔۔اسے احساس ہو گیا تھا اپنی کل کی حرکت کا مگر وہ مرد تھا سیدھے سیدھے کہتے ہوئے اسکی انا بیچ میں آ رہی تھی۔۔۔اس لیئے طنزیہ انداز میں کہا یہ سوچے بغیر کے سامنے والے کے دل پہ کتنی بری طرح لگی ہو گی اسکی یہ بات۔

وہ بے یقینی سے سامنے بیٹھے اس شخص کو دیکھ گئی۔۔۔مطلب وہ اب اسے اتنا غلط سمجھتا ہے کے اسکے معصومہ کو سمبھالنے کو بھی دکھاوا کہہ رہا ہے۔۔۔۔ اسے شدید دکھ ہوا تھا۔

وہ بغیر کچھ بولے سوتی ہوئی معصومہ کو آرام سے بیڈ پہ لیتا کے خود بھی اسکے ساتھ ہی لیٹتی معصومہ اور اپنے اوپر کمبل ٹھیک کرتی آنکھیں موند گئی۔

برحان جو اسکی طرف سے کسی جواب کا منتظر تھا اسے خاموشی سے اپنی بات نظر انداز کر کے سوتے دیکھ اسکا خو+ن کھولا مگر وقت کا احساس کرتے چپ رہا۔

مزید چند نوالے کھاتے ٹرے پیچھے سرکاتے اٹھ کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

کمرہ کا دروازہ بند ہونے کی آواز پہ مالا نے آنسوں سے بھری آنکھیں کھولیں۔۔

اسکی بات یاد آنے پہ زخمی سا مسکراتی سوتی ہوئی معصومہ کے ماتھے پہ بوسہ دیتی اسے اپنے حصار میں لیئے پھر سے انہیں موند گئی۔

✿ ✿ ✿

طلوع آفتاب کا وقت۔۔۔آسمان پہ نیلائٹ۔۔۔خاموش فضا میں پرندوں کی چہچہاہٹ۔۔۔تازہ ہوا کے جھونکے۔۔۔ہوا کے جھونکوں کے ساتھ لہراتے پھول۔۔۔تاریک رات کے بعد ایک پر سکون صبح کا آغاز۔

خاموشی میں ننگے پاؤں ٹھنڈی گھاس پہ چلنا اسکے اندر کی وحشت کو کم کر رہا تھا۔

کمرے میں اسکا دل گھبرا رہا تھا اس لیئے وہ فجر پڑھ کے لان میں آگئی تھی۔۔۔۔

وہ سب کے اٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر لان میں چہل قدمی کرنا چاہتی تھی۔

سبز گھاس پہ نظریں جمائے وہ دھیرے دھیرے قدم آگے بڑھا رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے قدموں کی آواز محسوس ہوئی۔

ہلکی سی آہٹ پہ اسنے گردن گھما کے پیچھے دیکھا تو اسکے بلکل پیچھے حنان کھڑا اسے ہی مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

حنان جو گنگ کرنے جا رہا تھا جب اسے لان میں حرا دیکھی تو وہ اسکی طرف ہی آگیا۔

پھیلتے اجالے میں تم بھی اسکا ایک خوبصورت حصار لگ رہی ہو۔۔۔اسے سنہری فراک اور چوڑی دار پاناے کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ کندھے پہ ڈالے۔۔۔اسکا بے تاثر خوبصورت چہرہ دیکھتے دلکشی سے بولا تو حرا اسکی بات پہ جھنجھلائی۔

حنان پلیز۔۔۔بے زاریت سے کہتی ٹیبل کے ساتھ موجود اپنی چپلوں کی جانب بڑھی۔

وہ حنان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اسکی آنکھیں جن میں ہمیشہ ایک محبت کا جہاں آباد رہتا تھا وہ ان سے ڈر کے دور بھاگ رہی تھی مگر حنان تھا کے ہر پل اسکے سامنے آجاتا تھا۔

وہ اب بھی جلدی سے اندر جانا چاہتی تھی مگر اسکے دو قدم آگے بڑھتے ہی حنان تیزی سے اسکے آگے آتے اسکا راستہ روکا۔

ہٹو میرے راستے سے۔۔۔وہ بغیر اسکی جانب دیکھے بولی۔

حرا پلیز ایک بار میری بات سن لو۔۔۔حنان نے بہت ہی پیار سے ریکویسٹ کی مگر حرا وہاں ایک منٹ بھی نہیں رکنا چاہتی تھی۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔۔۔پلیز ہٹو میرے راستے سے۔۔۔وہ سرد لہجے میں ناگواری سے اسے دیکھ کے بولی۔

حرا میرا یقین کرو میں تمہیں بہت چاہتا ہوں۔۔۔پچھلے پانچ سالوں سے تمہیں اپنے دل کے اس مقام پہ بیٹھا رکھا ہے جہاں کوئی دوسرا کبھی نہیں بیٹھ

سکتا۔۔۔حنان نے نرمی سے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔مگر حرا ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑواتی دو قدم پیچھے ہوئی۔

تم پچھلے پانچ سال کی بات کر رہے ہو۔۔۔مگر میں نے تو بچپن سے اپنے دل کے سب سے اونچے مقام پہ پہلے سے ہی ایک شخص کو بیٹھا رکھا ہے اور اسنے بھی مجھے بیٹھا رکھا تھا مگر دیکھ رہے ہو نا کیا کیا ہے اس نے میرے ساتھ۔۔۔ وہ زخمی سا مسکراتی اذیت سے بولی تو حنان کے دل کو کچھ ہوا۔

کہاں سن سکتا تھا وہ اس لڑکی کے منہ سے کسی اور کے بارے میں۔۔۔شدت سے دل چاہا کے حرا کے دل میں گھس کے برحان کی محبت ایسے مٹا دے جیسے کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔مگر یہ تو ممکن نا تھا لیکن نا ممکن بھی نہیں تھا وہ اپنی محبت اور توجہ سے حرا کے دل میں جگہ بنا سکتا تھا۔

حرا میں برحان کی طرح بلکل نہیں ہوں۔۔۔میں نے ہر پل تمہارا انتظار کیا ہے۔۔۔جب بھی انتظام کیا تھا جب مجھے لگا تھا کے اب سب ختم ہو گیا ہے مگر دیکھو شاید میری محبت اتنی سچی تھی کے آج تم میرے سامنے کھڑی ہو۔۔۔وہ بول رہا تھا اور حرا خاموش کھڑی صرف سن رہی تھی۔

حرا تم ایک بار مجھ پہ یقین کر کے دیکھو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں تمہیں دھوکا کبھی نہیں دوں گا۔۔۔تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ تمہیں بھی مجھ سے محبت ہو جائے گی۔۔۔وہ اسکی دکھ سے بھری آنکھوں میں دیکھتے ایک قدم اسکی جانب بڑھتے جذب کے عالم میں بولا۔

تم بہت اچھے ہو حنان مگر میرے پیچھے اپنا وقت برباد مت کرو۔۔۔میرے پاس تمہیں دینے کے لیئے کچھ نہیں ہے۔۔۔میں کبھی تمہیں محبت نہیں دے پاؤں گی۔۔۔

اس زمین پہ اور بھی بہت اچھی لڑکیاں ہیں جو تم سے تمہاری طرح کی محبت کریں گی۔۔۔میں تمہیں کبھی خوشی نہیں دے پاؤں گی حنان۔۔۔اس لیئے بہتر ہے تم مجھے بھول جاؤ۔۔۔میں محبت سے نفرت کر چکی ہوں اب کبھی محبت نہیں کر سکوں گی۔۔وہ نم لہجے میں آنسوں کو قابو کرتے ہوئے بولی مگر آخری بات پہ آنسوں بہہ نکلے۔

وہ آنسوں صاف کرتی تیزی سے اندر کی جانب بھاگ گئی۔۔۔

تمہارے علاوہ میں کسی اور کو نہیں سوچ سکتا۔۔۔دیکھنا ایک دن آئے گا جب تم بھی مجھ سے محبت کرو گی۔۔۔وہ حرا کی پشت کو دیکھتے ہلکے سے مسکرا کے کہتا گہرا سانس پھر کے آسمان کو دیکھتے لگا جواب اچھا خاصا روشن ہو چکا تھا۔

✿ ✿ ✿

برحان ہمیں کچھ بات کرنی ہے آپ سے ہمارے کمرے میں آئیں۔۔۔ہال میں بیٹھے برحان کو معصومہ کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ آئلہ سنجیدگی سے کہتی اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

آج برحان لیٹ آفس جانے والا تھا۔۔اور آئلہ کو اس سے بات کرنے کا اس سے اچھا اور کوئی موقع نہیں لگا رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی برحان کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا۔۔ ٹھیک دو منٹ بعد ہی برحان دروازہ نوک کرتے معصومہ کو گود میں اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔

جی ماما کہیں آپ کو کیا بات کرنی ہے۔۔۔ برحان نے اسکے سامنے بیڈ پہ بیٹھتے معصومہ کو بیڈ پہ لیٹاتے استفسار کیا۔

آپ نے ہمیشہ اپنی ماما کی بات مانی ہے برحان۔۔۔ کبھی اپنے والدین کو شرمندہ نہیں ہونے دیا۔۔۔ مگر اب یہ سب کیا کر رہے ہو آپ۔۔۔ آئلہ نے اسکا خوبرو چہرہ دیکھتے بات کا آغاز کیا۔

کیا مطلب ماما میں کچھ سمجھا نہیں۔۔۔ برحان نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔

پہلے آپ نے ہمیں بغیر بتائے باہر شادی کی۔۔ پھر بچی کو لے کے یہاں آئے اور اپنی شادی کے بارے میں ٹھیک سے کچھ بتا بھی نہیں رہی مگر ہم نے یہ

بات بھی نظر انداز کر دی لیکن اب جب آپ کی شادی مالا سے کوئی ہے اور اسکے ساتھ آپ کا رویہ جو ہے وہ ہم کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں۔۔۔۔

آپ جاتے ہوا ایمل اور جزلان بھائی بھی کتنے پریشان ہیں اس وجہ سے۔۔۔ کتنے پیار سے انکی بیٹی کا ہاتھ مانگا تھا یہ یقین دلا کے کہ آپ اسے بہت خوش رکھو گے مگر آپ نے تو ہمیں ان کے سامنے شرمندہ ہی کر دیا ہے۔۔۔۔وہ افسردہ لہجے میں بولی تو برحان کو پوری بات ایک منٹ میں سمجھ آ گئی۔

اسنے صبح بھی ناشتے کے وقت مالا سے کوئی بات نہیں کی تھی بلکہ معصومہ کے رونے پہ الٹا اسے ڈانٹا تھا جو سب کو ہی بہت برا لگا تھا۔۔۔اور اب یقینا یہ اسکا ہی نتیجہ تھا کے اسکی ماں آج خود اس سے بات کر رہی تھی۔

ماما میں کوشش کرتا ہوں اس سے ٹھیک طرح سے بات کرنے کی۔۔۔

برحان نے سر جھکائے جواب دیا۔

کوشش کیوں۔۔۔کیا آپ کی اس کے ساتھ زبردستی شادی ہوئی تھی۔۔۔

آپ کے بابا نے تو کہا تھا نا یا تو اس لڑکی کو لے آؤ جس سے شادی کرنا چاہتے ہو یا پھر ہماری مرضی سے کر لو۔۔۔

آپ نے عشال سے شادی سے منا کیا ہم کچھ نہیں بولے۔۔۔آپ نے خود کہا آگر مالا شادی کے لیئے راضی ہو جاتی ہے تو آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا لیکن اب اس بچی کے ساتھ ایسا سلوک کیوں۔۔۔آئلہ نے دکھ سے پوچھا

مگر برحان سر جھکائے بیٹھا رہا۔

ایک اسکی ماں ہی تو تھی جس کی ہر بات وہ سن سکتا تھا۔۔۔ہر بات مانتا تھا۔۔۔اور وہ جانتا تھا وہ جو کہہ رہی ہیں ٹھیک کہہ رہی ہیں۔

کیا آپ نے اسکا بجھا ہوا چہرہ نہیں دیکھا۔۔۔کیا آپ شادی سے پہلے والی مالا کو نہیں جانتے تھے۔۔۔کس طرح وہ ہنستی مسکراتی رہتی تھی اور اب دیکھا ہے کتنی خاموش ہو گئی ہے۔۔۔پہلے کتنی شرارتی ہوا کرتی تھیں اور اب ایک دم سنجیدگی ہو گئی ہے۔۔۔

اور مجھے افسوس سے کہنا پڑھ رہا ہے برحان کہ اس کے پیچھے وجہ آپ ہو۔۔۔ وہ ایک گہرا سانس بھرتے دھیرے سے بولی تو برحان نے سر اٹھا کے اسکی جانب دیکھا۔

ماما میں کیا کروں میں حرا کو بھول نہیں پا رہا۔۔۔یہ سب میرے لیئے بہت مشکل ہے ماما۔۔اسکے سامنے آنے پہ مجھے حرا شدت سے یاد آتی ہے۔۔۔میں نے ہمیشہ اپنے کمرے میں حرا کو سوچا تھا اب اسکا وجود اپنے ارد گرد مجھے دکھ کے ساتھ غصہ بھی دلاتا ہے۔۔۔آب آپ ہی بتائیں میں کیا کروں۔۔۔وہ کرب سے سر ہاتھوں میں تھامے بولا تو آئلہ کو اپنے بیٹے کی حالت پہ ترس ہوا۔

برحان ہم سمجھ سکتے ہیں آپ کے جزبات کو مگر اس سب میں مالا کا تو کوئی قصور نہیں ہے نا۔۔جو کچھ ہوا وہ قسمت میں لکھا تھا۔

آگر آپ کو حرا سے اتنی ہی محبت ہوتی تو آپ شادی نا کرتے اور آگر حرا کو بھی آپ سے اتنی ہی محبت ہوتی تو وہ آپ کی مجبوری کو سمجھتی مگر یہ اسکی بھی

غلطی نہیں ہے۔۔۔اسکی جگہ آ گر کوئی اور بھی لڑکی ہوتی تو وہ بھی محبت میں شراکت پہ ایسے ہی محبت چھوڑ دیتی۔

مگر آپ خود بتاؤ اس سب میں مالا کہاں ہے۔۔۔اسکی کیا غلطی ہے جو آپ اسکے ساتھ اتنی ناانصافی کر رہے ہو۔۔۔آئلہ نے نرمی سے سمجھاتے آخر میں پیار سے استفسار کیا جس پہ برحان نے خالی خالی نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

برحان اب مالا آپکی بیوی ہے۔۔۔وہ اپنی ذمیداریاں باخوبی سرانجام دے رہی ہے۔۔۔معصومہ کو سنبھال رہی ہے آپ کا ہر کام خود کرتی ہے۔۔۔وہ ایک اچھی بیوی ہونے کا فرض بہت اچھے سے نبھا رہی ہے مگر آپ ایک اچھے شوہر کا فرض بلکل بھول گئے ہیں۔۔۔وہ نرمی سے گویا ہوئی۔

میں کیا کروں ماما مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔میں چاہ کے بھی اس سے پیار سے بات نہیں کر پاتا۔۔۔بے بسی سے کہتے اسنے معصومہ کے معصوم چہرہ کی جانب نظریں کی جو بیڈ پہ لیٹی چھت کو گھورتی ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔

بیٹا ایک بیوی صرف تب ہی خوش رہتی ہے جب اسکا شوہر اس سے پیار کرے۔۔۔اسے عزت دے۔۔۔اسکی خوشیوں کا خیال رکھے۔۔۔آگر شوہر اپنا ہر فرض اچھے سے نبھائے تو بیوی کھل جاتی ہے مگر اسی شوہر کی بے رخی ہنستی کھیلتی عورت کو مرجھا دیتی ہے۔۔۔آئلہ نے پیار سے سمجھایا۔

میں کوشش کروں گا ماما کے میری وجہ سے کبھی کسی کو کوئی تکلیف نا ہو۔۔۔ کسی کو کوئی شکایت نا ہو۔۔۔برحان نے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے یقین دلایا۔

ہمیں یہی امید ہے آپ سے۔۔۔اسنے دوسرے ہاتھ سے اسکے بال سہلائے تو برحان نے اپنی ماں کے ہاتھ کی پشت پہ لب رکھے۔

آج اسنے دل میں پکا عہد کیا تھا کہ آج کے بعد اسکی ذات سے کسی کو کوئی دکھ نہیں پہنچے گا۔۔۔خاص طور پہ مالا کو تو بلکل نہیں مگر وہ نہیں جانتا تھا کے بہت جلد وہ اپنے عہد کو بھولنے والا ہے۔

✿ ✿ ✿۔

برحان کے ولیمے میں بس ایک دن باقی تھا۔۔۔عشال کو اپنے لیئے کچھ چیزیں لینیں تھیں اس لیئے وہ آفس سے سیدھے مال آگئی تھی۔۔

وہ بیگ میں کچھ تلاش کرتی آگے بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے ایک جانی پہچانی آواز آئی۔

ہیلو مس۔۔۔یہ آواز کسی اور کی نہیں بلکے حارث ملک کی تھی۔۔۔اسنے پیچھے مڑ کے دیکھا تو حارث ایک ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے مسکراتے ہوئے اسکی جانب بڑھ رہا تھا۔

کیسی ہو۔۔۔اسکے سامنے رکتے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔

میرا پیچھا کر رہے تھے۔۔۔عشال نے سخت لہجے میں استفسار کیا۔

تم مانوں یا نا مانوں مگر ہمارے راستے ایک ہی ہیں۔۔۔اب دیکھو نا میں شوپنگ کرنے آیا تھا اور یہاں مجھے تم مل گئیں۔۔۔اب یہ قدرت کا اشارہ نہیں ہے تو اور کیا ہے۔۔۔حارث نے اطمینان سے جواب دیا جس پہ عشال نے جبڑے بھیجے۔

مسٹر حارث ناہی میں بے وقوف ہوں اور ناہی یہاں کوئی فلم چل رہی ہے جو دو مسافر اچانک مل جائیں اور پھر عمر بھر کے ساتھی بن جائیں اس لیئے اپنے یہ تھرٹ کلاس ڈائلوگ اپنے پاس رکھیں اور میرا پیچھا کرنا بند کریں۔۔۔ اسنے تڑخ کے کہا۔۔۔وہ بری طرح تنگ ہو گئی تھی بار بار اسکے سامنے آنے سے۔

وہ مان ہی نہیں سکتی تھی کے حارث یہاں شوپنگ پہ آیا ہے۔۔۔آ گر وہ شوپنگ پہ آیا ہوتا تو اسکے ارد گرد ایک دو گارڈز ضرور موجود ہوتے۔۔۔وہ اپنے پرسنل کام کے علاوہ ہر وقت اپنے ساتھ گارڈز رکھتا تھا یہ بات پورا میڈیا جانتا تھا مگر وہ اس وقت بلکل اکیلا تھا جس کا مطلب عشال کو صرف یہی سمجھ آیا کے وہ اسکا ہی پیچھا کر رہا ہے۔

تم میرے جذباتوں کی ایسے توہین نہیں کر سکتیں۔۔۔حارث نے دکھ سے کہا۔

اگر آپ نہیں چاہتے کے میں آپ کے جذباتوں کی توہین کروں تو میرے سامنے آنا بند کر دیں۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہتی واپس جانے کے لیئے مڑی جب حارث تیزی سے اسکے سامنے آیا۔

کیسے تمہارے سامنے نا آؤ۔۔۔میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں یار۔۔۔تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔تمہارا دل جیتنا چاہتا ہوں۔۔۔اسکے سامنے کھڑے بڑی نرمی سے بولا تو ایک پل کے لیئے عشال کے دل نے کہا کے وہ سچ بول رہا ہے مگر اگلے ہی پل اسنے سر جھٹکتے اپنے دل سے اس سوچ کو جھٹک دیا۔

میں شادی نہیں کرنا چاہتی اس لیئے پلیز میرا پیچھا بند کریں۔۔۔وہ جھنجھلائی۔۔۔

وہ کیسے یقین کر سکتی تھی کے جس شخص سے اسکی ایک دو ملاقات کے علاوہ کبھی ملاقات نہیں ہوئی وہ کیسے اس سے محبت کا دعویٰ کر سکتا ہے اور وہ بھی ایسے ایک دم اچانک سے نمودار ہو گیا شادی کا پرپوزل لے کے۔

میں تمہارے گھر رشتہ بھیجنے کو تیار ہوں۔۔۔حارث نے اسکی بات پہ زیادہ دھیان دیئے بغیر کہا۔

شاید آپ نے ٹھیک سے سنا نہیں۔۔میں نے کہا میں شادی نہیں کرنا چاہتی ۔۔۔کلائی پہ بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھتے عشال نے بے زاریت سے جواب دیا۔

مگر کیوں۔۔۔حارث نے بے چینی سے پوچھا۔

مگر حارث کے اس کیوں کا جواب تو عشال کے پاس بھی نہیں تھا۔۔۔وہ کیوں شادی نہیں کرنا چاہتی یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں۔۔۔

آپ نے مجھے پرپوز کیا اور آپ کا پرپوزل میں نے رجیکٹ کر دیا بس اتنا کافی ہے۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہتی باہر جانے کے لیئے واپس مڑی اب اسکا شوپنگ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔اور وہ بھی تب جب حارث ملک اسی مال میں تھا تک تو وہ ایک منٹ بھی یہاں نہیں رکنا چاہتی تھی۔

عشال پلیز میری بات سنو۔۔۔حارث نے اسے پیچھے سے پکارہ مگر وہ ان سنی کرتی تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔۔۔پیچھے وہ سب اسکی پشت کو دیکھ کے رہ گیا۔

✿✿✿۔

کل چلو گی تم۔۔۔کپڑے طے کرتے نوال نے حرا کو دیکھ کے پوچھا جو ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی اسکی جیولری سیٹ کر رہی تھی۔

حرا نوال کے ساتھ اسکے کمرے میں اسکی چیزیں سیٹنگ کروا رہی تھی۔۔۔ویسے تو ہر کام نوال خود ہی کر لیتی تھی مگر اسے کمرے سے نکالنے کی خاطر وہ اسے اپنے ساتھ کام میں لگا رہی تھی تا کے اسکے ذہن سے ساری اذیت بھری یادیں نکل جائی۔

کہاں جانا ہے۔۔۔ حرا نے سرسری سے لہجے میں پوچھا۔

برحان کا ولیمہ ہے کل۔۔۔ نوال نے اس پہ نظریں جمائے بتایا۔۔۔۔ حرا کو کسی نے اب تک برحان کے ولیمے کا نہیں بتایا تھا مگر اسے کبھی تو پتہ چلنا ہی تھا اس لیئے نوال نے ابھی بتانا مناسب سمجھا۔

نوال کی بات سنتے حرا کا کام کرتا ہاتھ ایک جگہ ساکت ہوا۔۔ چہرے کا رنگ ایک دم پھیکا پڑھا۔۔۔ دل کی رفتار سست ہوئی۔

تمہارے ماموں ممانی آئے تھے وہ ولیمے کا ہی کہنے آئے تھے۔۔۔ اسکے ساکت وجود کو دیکھ نوال دھیرے سے بولی۔۔۔ مگر حرا کے وجود میں کوئی حرکت نا ہوتے دیکھ نوال فکر مندی سے اسکے پاس آئی۔

حرا بیٹا آپ ٹھیک ہو۔۔۔اسنے حرا کا بازو پکڑتے کہا تو حرا ایک جھٹکے سے ہوش میں آئی۔

اسنے آنسوں بھری خالی خالی نظروں سے نوال کی جانب دیکھا تو نوال کا دل رنجیدہ ہوا۔

حرا میرا بچہ اپنے ساتھ یہ ظلم مت کرو۔۔۔آپ اس طرح رو کے اپنے ساتھ ساتھ ہمیں بھی اذیت دے رہی ہو۔۔۔نوال نے نرمی سے اسے اپنے ساتھ لگایا تو حرا اپنے آنسوں پہ قابو نا رکھتے ہوئے زاروں قطار رو دی۔

اسکا دل درد کی شدت سے پھٹ رہا تھا۔۔۔ان دونوں نے ہی ایک دوسرے سے بہت محبت کی تھی مگر برحان نے جس طرح اسے دھوکہ دیا ہے یہ حرا کے دماغ سے اب تک نہیں نکل رہا تھا۔

اسے خود کا برحان سے سوال کرنا یاد آرہا تھا جس کے جواب میں برحان نے صرف نظریں چرائیں تھیں۔

اس سے برحان کی پہلی شادی کی بات ہی برداشت نہیں ہوئی تھی اور اب جب اسکی دوسری شادی کی بات سن رہی تھی تو اسکا دل بند ہونے کو تھا۔

وہ برحان کے نکاح کے بارے میں جانتی تھی۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کے برحان اتنی جلدی اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے گا۔

وہ اپنی ماں سے لپٹے اپنے اندر کا غم آنسوں کے زریعے نکال رہی تھی جب حسام کمرے میں داخل ہوا۔

حنان جو حسام سے باتیں کرتے اسکے کمرے کے دروازے تک اسے چھوڑنے آگیا تھا حرا کے رونے کی آواز سنتے حسام کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوا۔

کیا ہوا نوال کیوں رو رہی ہے میری بیٹی۔۔۔ حسام نے آگے بڑھتے پریشانی سے حرا کے سر پہ ہاتھ رکھتے نوال کو دیکھا تو حراماں سے الگ ہوتی باپ کے ساتھ لگی۔

کیا ہوا میرا بچہ کیوں رو رہی ہو۔۔۔ اسکا سر سہلاتے حسام نے پیار سے پوچھا مگر وہ بغیر کچھ بولے بس روتی رہی۔

ممانی کیا ہوا ہے۔۔۔ حرا کو کوئی جواب نا دیتے دیکھ حنان نے فکر مندی سے نوال کو مخاطب کیا۔

میں نے بس برحان کے ولیمے کا بتایا تھا اور ساتھ چلنے کا پوچھا تھا۔۔۔نوال نے بھی فکر مندی سے کہا۔

پانی دو۔۔۔حسام نے نوال کو پانی دینے کا کہتے خود حرا کو اٹھا کے بیڈ پہ لا کے بیٹھایا۔

پانی پیو حرا۔۔۔نوال کے گلاس اسے تھماتے ہی حسام نے پانی کا گلاس حرا کے لبوں سے لگایا جس میں سے اسنے بامشکل دو گھونٹ بھرے۔

میری بیٹی اتنی کمزور تو نہیں تھی جتنی وہ اب ہو گئی ہے۔۔۔پانی کا گلاس سائڈ پہ رکھتے اسنے نرمی سے آنسوں سے تر حرا کا چہرہ اوپر کرتے اپنے ہاتھ سے صاف کیا۔

حرا آپ کو یاد ہے جب بھی بابا پریشان ہوتے تھے آپ ہمیشہ مجھے کہتی تھیں جو ہوتا ہے اچھے کے لیئے ہوتا ہے۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ مگر آج آپ خود اس طرح کمزور پڑھ جاؤ گی تو پھر مجھے کون سنبھالے گا۔۔۔ حسام نے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیارے میں تھماتے پیار سے سمجھایا۔

حنان اور نوال اسکے سامنے ہی کھڑے بے چینی سے اسے ہی دیکھ رہے تھے جواب بے آواز آنسوں بہانے رہی تھی۔

حرا میری جان، میرا بچہ جو ہوا اسے بھولنے کی کوشش کرو۔۔. آگر آپ اس طرح ماضی میں ہی جیتی رہیں تو آپ اپنے خوبصورت حال کو گوادیں گی۔۔۔ حسام نے دھیرے سے کہا مگر حرا کے آنسوں نا رکے۔

حرا یار تم کس کے لیئے آنسوں بہا رہی ہو۔۔۔اسکے لیئے جس نے تمہیں پہلے بھی دھوکا دیا اور اب اپنے زندگی میں آگے بھی بڑھ گیا ہے۔۔۔

تم اس شخص کے لیئے کیسے آنسوں بہا سکتی ہو جو تمہارا کبھی تھا ہی نہیں۔۔۔۔ حنان سے جب اسکا برحان کے کیئے رونا برداشت نا ہوا تو دبے دبے غصے سے بولا جس پہ حرا نے آنسوں سے بھری نظریں اسکی جانب کیں۔

حرا کو اسکی بات کہیں نا کہیں ٹھیک ہی لگی تھی۔۔۔وہ کیوں اس بے وفا شخص کے لیئے رو رہی تھی مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو اسے بھلائے نہیں بھول رہا تھا۔۔. جو بار بار اسکے دغا کرنے پہ خو+ن کے آنسوں رونے رہا تھا۔

حرا تم اس کے لیئے رو رہی ہو جو تمہاری قدر نہیں کر سکا۔۔۔ لیکن جو تمہاری قدر کرتا ہے تم اسے اپنے پیچھے رلا رہی ہو۔۔۔ حنان بھاری لہجے میں بولا تو حرا کے آنسوں ایک دم تھمے۔

اسکے آنسوں تھمتے دیکھ حسام اور نوال نے بے سختہ سکون کا سانس لیا۔

پلیز حرا اب اس بے وفا شخص کے لیئے اپنے قیمتی موتی برباد مت کرنا۔۔۔ حنان التجائی لہجے میں کہتا باہر جانے لگا تھا جب حرا نے اسے پکارہ۔

حنان رکو۔۔۔ اسکی پکار پہ حنان حیران سا واپس اسکی جانب پلٹا۔

جب سے وہ پاکستان آیا تھا یہ پہلی بار تھا جب حرا نے اسکا نام لے کے اسے رکنے کو کہا تھا

بابا آپ نے کہا تھا نا کے پھوپھو نے میرا ہاتھ مانگا ہے۔۔۔دو دن پہلے ہوئی گفتگو کا حرا نے ذکر کیا۔

دو دن پہلے ہی حسام نے حرا سے شادی کی بات کی تھی مگر اسنے صاف انکار کر دیا تھا۔۔ جس وجہ سے کچھ دن حسام رک گیا تھا مگر آج حرا کا خود وہ بات چھیڑنا وہاں موجود کسی کے بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔

ہاں کہا تھا لیکن آپ نے انکار کر دیا تھا تو میں نے بات آگے نہیں بڑھائی۔۔۔ حسام نے نا سمجھی سے کہا۔

Zubi Novels Zone

آپ پھوپھو کو ہاں کر دیں۔۔۔میں تیار ہوں حنان سے شادی کے لیئے۔۔۔

اسکے سر جھکا کے کہنے پہ کمرے میں موجود تینوں وجود کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

کیا کہا تم نے پھر سے کہو۔۔۔حنان بے یقینی سے اسکے پاس آتے بولا۔

میں تیار ہوں تم سے شادی کرنے کے لیے۔۔۔ایک نظر حنان کو دیکھتے آنسوں صاف کرتے کھڑی ہوئی۔

حسام اور نوال نے بے انتہا مسرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔انکی بیٹی اپنی زندگی میں آگے بڑھنے والی تھی یہ سوچ کے ہی انکے دل کو ٹھنڈک مل رہی تھی۔

تھینک یو سو مچ حرا۔۔۔حنان کو تو مانوں ابھی تک اپنی سماعت پہ یقین ہی نہیں آرہا تھا کے حرا اس سے شادی کے لیئے مان گئی ہے۔۔۔اسے تو یہ ایک خوبصورت خواب سا لگ رہا تھا۔

ماما میں کل ولیمے میں بھی چلوں گی۔۔۔حرا ایک نظر ماں کو دیکھ کے کہتی تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔

پیچھے وہ لوگ حیرت، بے یقینی، خوشی، اور نا جانے اور کن کن کیفیت کا شکار رہے۔

✿ ✿ ✿

تم لوگ میرے لیئے بھی شوپنگ کر کے آئے ہو۔۔۔ہال میں سب بیٹھے اپنے اپنے کپڑے ایک دوسرے کو دیکھا رہے جب زید بھی فریش ہو کے آتے وہی ایک صوفے پہ بیٹھ گیا۔

ہاں کی ہے نا۔۔نازلی نے جھٹ سے کہا تو سب نے اسکی جانب ناسمجھی سے دیکھا ان لوگوں نے زید کے لیئے تو کچھ لیا ہی نہیں تھا۔

دکھاؤ۔۔۔زید فورن خوش ہوتے آگے کو ہو کے بیٹھا تو نازلی کی آنکھیں چمکیں۔

ایسے نہیں پہلے تم آنکھیں بند کرو ہم تمہاری شرٹ تمہارے ساتھ لگا کے پہلے سب کو دیکھائیں گے تاکہ سب کو پتہ چلے کہ واقعی ہماری چوائس بہت اچھی ہے۔۔۔۔

سب کی داد مل جائے تو تم اپنی آنکھیں کھول لینا اوکے۔۔۔نازلی ایک بیگ اٹھاتی مزے سے بولی تو اسکی شرارت سمجھتے سب کے چہروں پہ مسکراہٹ آگئی۔

یہ کیا بات ہوئی یار۔۔۔مجھے بھی تو دیکھنا ہے آخر تم میرے لیئے لائی کیا ہو۔۔۔زید نے کہا۔

پلیز نا آنکھیں بند کرو۔۔۔نازلی نے پیار سے کہا تو اسنے نفی میں سر ہلاتے آنکھیں بند کی۔

شوپنگ بیگ سے گھٹنوں تک آتی گرے قمیض نکالتے جو کندھوں سے سلی ہوئی تھی نازلی نے وہ اسکے گلے میں ڈالی اور ساتھ ہی ایک کندھے پہ دوپٹہ ڈالتے اپنی مسکراہٹ روکی۔

یہ کیا ہے۔۔۔کندھے پہ ڈالا دوپٹہ محسوس کرتے اسنے بند آنکھوں سے ناسمجھی سے پوچھا۔

شال ہے۔۔۔ہنسی روکتی اسنے دوپٹے کو شال کا نام دیا۔

کیسا لگ رہا ہے زید۔۔۔اسنے باری باری سب کی دیکھتے شرارت سے پوچھا۔

بہت اچھا۔۔۔ایمل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی اچھی شرٹ لے آئی ہو۔۔۔اور یہ کیا ہے کیا اس پہ نگ لگے ہوئے ہیں۔۔۔ قمیض پہ ہاتھ پھیرتے نا سمجھی سے پوچھا۔

ارے واہ بھیو بھی آ گئے۔۔۔ بھیو بتائیں کیسا لگ رہا ہے زید۔۔۔ برحان کو ہال میں داخل ہوتے دیکھ نازلی کی شرارت سے چمکتی آنکھیں اس پہ ٹکیں۔

بلکل ناز کی چھوٹی بہن۔۔۔آئلہ کے ساتھ صوفے پہ بیٹھتے برحان ہلکے سے مسکرا کے بولا تو زید نے جھٹ سے آنکھیں کھولتے اپنے اوپر نظر ڈالی تو اسکی آنکھیں ایک دم پھیلیں۔

ہا۔۔۔نازلی یہ کیا ہے۔۔۔زید اپنے گلے سے قمیض نکالتے تقریباً چیخ کے بولا

کپڑے ہیں۔۔۔نازلی نے معصومیت سے جواب دیا جس پہ زید نے اسے گھورا تو وہ کھلکھلا اٹھی۔

آپ لوگوں نے اسے روکا بھی نہیں۔۔اور اب آپ سب بھی اسکے ساتھ ہنس رہے ہیں۔۔۔سب کے چہروں پہ مسکراہٹ دیکھ اسنے شکوہ کیا۔

تم لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے تو ہم کیسے روکتے اسے۔۔۔عشال جو معصومہ کو گود میں لیئے مالا کے برابر میں بیٹھی ہوئی تھی اس کو چڑاتے مزے سے بولی تو اسنے افسوس سے سر ہلایا۔

بھیو آپ اتنی دیر سے کیوں آئے ہیں۔۔۔ہم نے بتایا تھا نا شوپنگ پہ جانا ہے آپ کے لیئے بھی کپڑے لینے ہیں پھر بھی آپ نہیں آئے۔۔۔زید کو منہ چڑاتی نازلی برحان کے ساتھ بیٹھتے اس سے شکوہ کرنے لگی۔

سوری گڑیا بس ایک میٹنگ میں پھنس گیا تھا۔۔۔خیر آپ لوگوں نے تو اچھے سے ساری شوپنگ کر لی نا۔۔۔اسکے گرد بازو کا حصار بناتے پیار سے معذرت کرنے کے ساتھ شوپنگ بیگز پہ نظر ڈالی۔

جی ہم لوگوں نے بہت ساری شوپنگ کی ہے۔۔۔اور پتہ ہے ہم نے اپنا اور معصومہ کا ایک جیسا سوٹ لیا ہے۔۔۔نازلی اکسائٹڈ ہوتے بولی تو برحان نے مسکراتے ہوئے نظریں پہلے معصومہ کی جانب کیں اور پھر مالا پہ جو خاموش بیٹھی اپنی ہاتھوں پہ لگی مہندی دیکھ رہی تھی۔

دوسری طرف عشال کی نظریں بھٹک بھٹک کے برحان پہ جا رہیں تھیں۔۔۔جس پہ اسے بار بار حارث کا سوال یاد آ رہا تھا کہ وہ کیوں نہیں کرنا چاہتی شادی۔

اسے اس سوال کا جواب تھوڑا تھوڑا مل رہا تھا۔۔۔ مگر جو جواب اسے مل رہا تھا وہ بلکل ٹھیک نہیں تھا۔۔۔ وہ ایک لاحاصل چیز کے پیچھے بھاگتی خود کو صرف اذیت دے رہی تھی۔۔۔ جو اسکے لیئے بلکل بھی سہی نہیں تھا

وہ لوگ باتوں میں مصروف تھے جب معصومہ نے رونا شروع کیا۔

اسے بھوک لگی ہو گی۔۔۔ میں ہاتھ دھو کے آتی ہوں۔۔۔ مالا فورن سے فکر مند ہوتی اٹھنے لگی۔

بیٹھی رہو تم ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو مہندی لگوائی ہے۔۔۔ اتنی جلدی دھو لو گی تو رنگ اچھا کیسے آئے گا۔۔ عشال نے اسے ڈپٹتے ہوئے واپس بیٹھایا اور خود اٹھ کھڑی ہوئی۔

عشال اسے مجھے دے دو میں چپ کروادوں گا۔۔۔ برحان بھی اپنی جگہ سے کھڑا۔

تم ابھی آفس سے تھکے ہوئے آئے ہو۔۔۔پہلے فریش ہو جاؤں پھر لے لینا تب تک میں اسے فیڈر پلا دیتی ہوں۔۔۔ عشال نرمی سے کہتی معصومہ کو ایمل کی گود میں دیتی اسکی فیڈر بنانے چل دی۔

جب کے برحان ایک نظر مالا کے سنجیدہ چہرے پہ ڈالتے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وہ ہر ایک کے ساتھ اچھے سے پیش آتا تھا سوائے مالا کے جس کا اسے شدید دکھ تھا۔

✿ ✿ ✿ ۔

حویلی کے بڑے بیٹے کا ولیمہ تھا جس وجہ سے حویلی میں رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔ہر کوئی اپنی اپنی تیاری میں مگن تھا۔

تھوڑی دیر میں مہمان آنے شروع ہونے والے تھے اس سے پہلے سب لوگ اپنی تیاری مکمل کرنا چاہتے تھے۔۔۔

باہر کے کچھ انتظامات دیکھنے کے بعد برحان تیار ہونے کے لیئے کمرے میں داخل ہوا تو اسکی نظر سیدھے بیڈ پہ بیٹھی مالا پہ گئی جو سر پہ بھاری ٹی پنک دوپٹہ اوڑھے اسکی جانب پشت کیئے بیٹھی تھی۔

تیار ہو گئیں تم۔۔۔کف کے بٹن کھولتے آگے آتے اسنے عام سے لہجے میں استفسار کیا۔

جی میں ہو گئی ہوں بس معصومہ کو تیار کر رہی ہوں۔۔۔مالا نے ہلکا سہ چہرہ موڑے ایک نظر اسے دیکھ کے جواب دیا جس پہ وہ ہمم کرتا ایک سرسری سی نظر مالا اور اسکے سامنے لیٹی معصومہ پہ ڈالتے اپنے کپڑے لیتا واشروم میں گھس گیا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ فریش ہو کے چوکلیٹی پینٹ کے اوپر وائٹ شرٹ پہنے گیلے بالوں میں تولیہ رگڑتا باہر آیا تو اسکی نظر ڈریسنگ کے سامنے کھڑی مالا پہ گئی

گولڈن اور ٹی پنک میکسی میں بالوں کا جوڑا بنائے۔۔۔ برائڈل میک اپ کے ساتھ ہیوی جیولری میں وہ بلکل ہی الگ لگ رہی تھی۔

وہ اتنی خوبصورت اور الگ لگ رہی تھی کے برحان کو گمان ہوا جیسے اسکے سامنے کوئی حور کھڑی ہے۔

مالا جو اپنی تیاری پہ ایک آخری نظر ڈال رہی تھی برحان کی نظروں کی تپش پہ گردن موڑ کے اسکی جانب دیکھا جو ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ اسکی نظروں سے نروس ہو رہی تھی مگر برحان تو جیسے مسمرائز ہوتا اسکی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔

ان دونوں کے درمیان بس ایک قدم کا فاصلہ تھا جب دروازے پہ دستک ہونے سے برحان ہوش میں آتا اپنی مدہوشی پہ خود کو لعنت ملامت کرتا پیچھے مڑ گیا۔

آجائیں۔۔۔جلدی سے رخ پھیلتے مالا نے اندر آنے کی اجازت دی جس پہ نازلی کمرے میں داخل ہوئی۔

ماما کہہ رہی ہیں آگر آپ دونوں تیار ہو گئے ہیں تو باہر آجائیں مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں۔۔۔نازلی اندر داخل ہوتے دونوں کو دیکھ کے بولی۔

بس آرہے ہیں۔۔۔برحان جواب دیتے صوفے پہ رکھا کوٹ اٹھا کے پہننے لگا۔

ارے واہ پھوپھو کی جان آپ کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔بیڈ پہ لیٹی معصومہ پہ نظر پڑھتے ہی وہ اسکے پاس آئی۔۔۔اپنے جیسی وائٹ فراک میں معصومہ کا ننا سا وجود دیکھتے نازلی نے بڑے پیار سے اسکا گال چوما۔

چلیں ہم باہر چلتے ہیں۔۔۔ بھیو ہم معصومہ کو لے کے جا رہے ہیں۔۔۔آپ لوگ آجائے گا۔۔۔نازلی بیڈ پہ لیٹی معصومہ کو گود میں اٹھا کے خوشی سے کہتی کمرے سے نکل گئی۔

اسکے جانے کے بعد برحان ڈریسنک ٹیبل سے کنگھا اٹھاتے بال سیٹ کرنے لگا جب کے نظریں بھٹک بھٹک کے بار بار پیچھے صوفے پہ بیٹھی مالا پہ جا رہیں تھیں۔

بندہ بشر تھا وہ اسکے سجے سنورے سراپے کو دیکھتے بہک رہا تھا۔۔۔دل میں ہلکی سی گدگدی ہو رہی۔۔۔دل میں خواہش جاگی کے اسے چھو کے دیکھے مگر دل پہ ہزاروں پہرے بٹھائے اپنی خواہش کو اندر ہی دبا گیا۔

اپنی طرح اٹھتی برحان کی نظریں مالا کو صاف محسوس ہو رہیں تھیں مگر وہ جان کے انجان بنی بیٹھی اسکے تیار ہونے کا انتظار کرتی رہی۔

وہ اپنے ہاتھوں کی مہندی کو دیکھ رہی تھی جس کا رنگ کچھ خاص اچھا نہیں آیا تھا۔۔۔

اسنے سنا ہوا تھا کے جتنا مہندی کا رنگ گاڑھا آتا ہے اتنا ہی شوہر اپنی بیوی سے پیار کرتا ہے لیکن اسے یہ جانے کے لیئے مہندی کی ضرورت نہیں تھی کے اسکا شوہر اس سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔

وہ جانتی تھی برحان اس سے بلکل محبت نہیں کرتا۔۔۔یہ ایک سمجھوتے کا رشتہ ہے جو وہ مجبوری میں نبھا رہا ہے مگر پھر بھی اسکے دل میں درد ہوا تھا۔

اسے پتہ تھا مہندی کے رنگ سے کچھ نہیں ہوتا سارا کھیل نصیبوں کا ہوتا ہے اور اسکے نصیب میں شاید ابھی محبت نہیں لکھی تھی۔

چلیں۔۔۔۔وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اسے برحان کی آواز سنائی دی۔۔۔تو اسنے نگاہیں اٹھائے اسکی جانب دیکھا جو چوکلیٹی تھری پیس میں مغرور نین نقش کے ساتھ بہت ہی جاذب لگ رہا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔وہ دھیرے سے اثبات میں سر ہلاتی کھڑی ہو گئی۔

سنوں۔۔۔وہ باہر نکلنے لگی تھی جب اسکے پیچھے آتے برحان نے پکارہ تو وہ واپس اسکی جانب پلٹی۔

جی۔۔۔گہری بھوری آنکھوں میں دیکھتے دھیرے سے استفسار کیا۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔دل پہ ہزار پہرے لگانے کے باوجود وہ خود کو اسکی تعریف کرنے سے نا روک سکا۔

جی۔۔۔گھمبیر لہجے میں کی گئی تعریف پہ مالا کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

اسنے کہاں سوچا تھا کہ کبھی وہ بھی اسکی تعریف کرے گا۔۔۔اسنے تو ہمیشہ اس پہ غصہ ہی کیا تھا۔۔۔ہمیشہ سرد لہجے میں بات کی تھی۔۔۔مگر اچانک اسکا یوں تعریف کرنا مالا کو بے یقینی کی کیفیت میں ڈال گیا تھا۔

باہر آجاؤ سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔اسکی آنکھوں میں بے یقینی دیکھتے نرمی سے کہتا اسکے برابر سے باہر نکل گیا۔

پیچھے وہ اسکی پشت کو دیکھتی دھیرے سے مسکراتی اسکے پیچھے ہولی۔

یہ پہلی بار تھا جو وہ شادی کے بعد دل سے مسکرائی تھی۔۔۔دل میں ہلچل مچی تھی۔۔۔ذرا سی تعریف پہ اسکا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔مگر کون جانے چہرے کی کھلکھلاہٹ کب تک کی تھی۔

✿ ✿ ✿

کیا آپ کو کوئی اور کام نہیں ہے۔۔۔۔اتنی دیر سے ہم دیکھ رہے ہیں آپ کی نظریں بار بار ہم پہ ہی آ کے رک رہی ہیں۔۔۔کچھ تو خیال کر لیں اس عمر میں آپ کو یہ ساری حرکتیں زیب نہیں دیتیں۔۔۔اسکی نظروں سے تنگ آ کے آخر کار آئلہ نے اسکے پاس آتے اسکی اچھے سے کلاس لی۔

تو کس نے کہا تھا اتنی حسین تیار ہو کے آؤ کے میری نظریں تم سے ہٹیں ہی نہیں۔۔۔وہ محبت پاش نظریں سے دیکھتے محبت سے بولا تو آئلہ نے ارد گرد نظریں گھمائیں کہ کہیں کوئی سن تو نہیں رہا۔

پیچ رنگ کے قمیض شلوار پہ ہم رنگ حجاب کیئے جس سے جھلکتی سرمئی آنکھیں رائد کو بار بار اپنی جانب متوجہ کر رہیں تھیں۔

سفید کارٹن کے قمیض شلوار میں اپنی سحر انگیز پرسنیلٹی کے ساتھ سامنے کھڑے اپنے شوہر کے جواب پہ آئلہ نے اپنا ماتھا پیٹا۔

بس کر دیں آگر کسی نے سن لیا تو کیا سوچے گا کوئی۔۔۔بچے بڑے ہو گئے ہیں ہمارے بیٹے کا ولیمہ ہے آج اور آپ کی حرکتیں خود اپنے بیٹے کی عمر والی ہیں۔۔۔آئلہ نے ڈپٹا تو رائد نے اسے گھورا۔

یہ عمر عمر کیا لگا رکھی ہے تم نے۔۔۔تمہیں کیا میں بوڑھا لگ رہا ہوں۔۔۔ ابھی بھی اتنی لڑکیاں مجھ پہ مرتی ہیں۔۔۔وہ تو مجھے تم سے محبت ہی اتنی ہے کے میں کسی بھی لڑکی کو اپنے ارد گرد بھٹکنے بھی نہیں دیتا۔۔۔نامحسوس انداز میں رائد نے اسکی کمرے پہ ہاتھ رکھا تو وہ بدک کے پیچھے ہوئی۔

کیا کر رہے ہیں۔۔۔پیچھے رہیں۔۔۔کسی نے دیکھ لیا تو۔۔۔آئلہ نے جلدی سے گھبرا کے ارد گرد نظریں گھمائیں مگر کوئی بھی انکی جانب متوجہ نہیں تھا۔

دیکھتا ہے تو دیکھ لے میں ڈرتا تھوڑی ہوں کسی سے۔۔۔رائد نے گردن اکڑائے کہا تو آئلہ نے تاسف سے سر نفی میں ہلایا۔

آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ گھور کے کہتی آگے بڑھ گئی جس پہ رائد کھل کے مسکراتا مہمانوں کی جانب بڑھ گیا۔

✿ ✿ ✿

ماموں ممانی اور نوافل جا چکے ہیں ہمیں بھی اب نکلنا چاہیئے۔۔۔دروازے نوک کرتے حنان حرا کے کمرے میں داخل ہوتے بولا۔

حنان خاص طور پہ اسکے ساتھ جا رہا تھا۔۔۔تا کہ بطور حرا کا منگیتر سب سے مل لے۔۔۔اور یہی سب چاہتے تھے خاص طور پہ حرا وہ بھی حنان کو اپنے منگیتر کے طور پہ سب سے ملوانا چاہتی تھی اس لیئے وہ اسکے ساتھ ہی جا رہی تھی۔

سیاہ قمیض شلوار میں دونوں اطراف سے دو لٹیں پکڑے کیچر لگائے ہلکے سے میک اپ اور جولری میں ویران روئی روئی آنکھوں سے خود کو شیشے میں تکتی حرا حنان کی آواز پہ چونک کے اسکی جانب مڑی۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔اسکی جانب قدم بڑھاتے اسکی سرخ آنکھوں میں جھانکتے حنان نے پیار سے پوچھا۔

ہمم۔۔۔چلو چلیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔وہ نظریں چراتی اسکے برابر سے ہوتے دروازے کی جانب بڑھی۔

کیا تم واقعی وہاں جانا چاہتی ہو۔۔۔اسکی پشت کو دیکھتے حنان نے یقین دہانی چاہی۔

میں وہاں کیوں نہیں جانا چاہوں گی۔۔۔اسکی جانب مڑتے حرا نے الٹا اس سے سوال کیا۔

تم جانتی ہو حرا میں کیوں پوچھ رہا ہوں۔۔۔حنان نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا جہاں صرف سنجیدگی تھی۔

جب وہ شخص اپنی زندگی میں آگے بڑھ سکتا ہے تو میں کیوں اس بے وفا کے لیئے اپنی زندگی روک دوں۔۔۔کیوں اپنے ماں باپ کو اپنی وجہ سے پریشان کروں۔۔۔اسکے چہرے پہ تکلیف کے آثار تھے جو حنان سے چھپے نا رہ سکے۔

ہاں میں جانتی ہوں مجھے اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کے تکلیف ہو گی مگر میں بھی اسے دکھانا چاہتی ہوں کے اسکے بغیر میں مری نہیں ہوں۔۔۔آ گر اسنے مجھے دھوکا دیا ہے تو میں اسے دکھاؤ گی کہ اسکے دھوکے کے بعد ایک ایسے شخص بھی ہے جو مجھے تھام سکتا ہے مجھے سمبھال سکتا ہے۔

اتنے دنوں سے میں نے اس دھوکے باز کے لیئے خود کو اذیت دی اپنے گھر والوں کو اذیت دی مگر اب نہیں،اب میں کسی فریبی شخص کے لیئے اپنی ذات بے مول نہیں کروں گی۔۔۔حرا کی آنکھ سے ایک آنسوں نکل کے

زمین بوس ہواجب کے دوسرا آنسوں آنکھ سے نکل کے گال پہ پھسلا جسے آخری بات کہتے نرمی سے حرانے صاف کیا۔

تم بلکل ٹھیک کر رہی ہو حرا۔۔۔میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔۔ کبھی تمہیں تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا۔۔۔حنان نے مسکرا کے کہاتو وہ دھیرے سے مسکرائی۔

چلیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔حرانے آہستہ سے کہاتو وہ ہمم کرتا اثبات میں سر ہلاتے اسکے ساتھ ہی آگے بڑھ گیا۔

حنان کو خوشی ہوئی تھی کے دیر سے ہی سہی مگر حراان ساری چیزوں سے نکلنے کوشش تو کر رہی ہے۔۔۔

اسے لگا تھا اسے بہت محنت کرنی پڑے گی حرا کو برحان کی یادوں سے نکالنے کے لیئے لیکن اسکی محبت اتنی سچی تھی کے اللہ بھی اسکا ساتھ دے رہا تھا۔۔۔ سب کچھ بہت آسانی سے ہو رہا تھا۔

✿ ✿ ✿۔

افففف اللہ۔۔۔یہ پلر۔۔۔بابا سے کہہ کے یہ بھی ہٹوانا پڑے گا۔۔۔نازلی لان میں جا رہی تھی جب ہال کے دروازے سے تھوڑا آگے لگے پلر سے ٹکراتی اپنا سر پکڑے پلر کو گھورنے لگی۔

ہمم سب ہٹوا دو۔۔۔آج پلر سے ٹکرائی ہو کل یہ ہٹ جائے گا پرسوں دیوار سے ٹکراؤ گی تو پھر وہ دیوار تڑوا دیں گے۔۔۔ہیں نا!!!!۔۔۔باہر نکلتے نوفل نے اسکی بات سنتے طنز کیا۔

آپ کو کوئی مسئلہ ہے کیا۔۔۔نازلی دونوں ہاتھ کمرے پہ ٹکائے لڑاکا انداز میں بولی۔

مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے بس میں سوچ رہا ہوں تم ایک کام کیوں نہیں کرتیں۔۔۔ماموں سے کہہ کے یہ پوری حویلی ہی تڑوا دو۔۔۔کھلے آسمان تلے آرام سے رہنا پھرنا کسی چیز سے ٹکراؤں گی اور نا وہ چیز ہٹانی پڑے گی۔۔۔دونوں بازو سینے پہ باندھے وہ سمجیدگی سے بولا تو نازلی پیچ وتاب کھا کے رہ گئی۔

یا ایسا بھی کر سکتی ہوں تم سحرا میں جا کے رہنا شروع کر دو اس سے صاف جگہ تمہیں اور کوئی نہیں مل سکتی۔۔۔نوفل نے بھگو بھگو کے مارا جس پہ نازلی کی اب سب ہو گئی تھی۔

آخر آپ کو مسئلہ کیا ہے۔۔۔ہم کسی بھی چیز سے ٹکرائیں یا اسے ہٹوائی آپ ہوتے کون ہیں ہم پر طنز کرنے والے۔۔۔غصے سے آگ بگولہ ہوتی سرمئی آنکھوں میں جنگاریاں لیئے نوفل کو گھورنے لگی۔

وہ غصے میں اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کے نوفل نے بامشکل اپنی مسکراہٹ کو قابو کیا۔

میں صرف مشورہ دے رہا ہوں باقی آگے عمل کرنا نا کرنا تمہارا کام ہے۔۔۔ نوفل کندھے اچکا کے بے نیازی سے بولا تو نازلی نے دانت پیسے۔

ہمیں آپ کے مشوروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اس لیئے اپنے مفت کے مشورے اپنے پاس رکھیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔۔۔تڑخ کے کہتی منہ چڑھاتی تیزی سے لان کی جانب بڑھ گئی۔

پاگل۔۔۔۔پیچھے نوفل دھیرے سے مسکراتے سر جھٹکتا خود بھی لان کی جانب بڑھ گیا۔

ان دونوں کی بچپن سے ہی نہیں بنتی تھی خاص طور پہ نازلی تو نوفل سے بہت چڑا کرتی تھی۔۔۔جب کے سنجیدگی مزاج نوفل نازلی کو خوب چڑا کے مزے لیتا تھا۔

✿ ✿ ✿۔

مالا اور برحان اسٹیج پہ بیٹھے سب کی نظروں کا مرکز بنے ہوئے تھے۔۔۔ہر کوئی آ کے انہیں مبارکبادی پیش کرتا تحائف دے رہا تھا۔

برحان ایک جگہ بیٹھے بیٹھے کافی بے زار ہو گیا تھا۔۔۔اسنے بہت بار اٹھنے کی کوشش کی مگر آئلہ نے سختی سے منا کر دیا کے ابھی اٹھ کے نا جائے۔۔۔اس لیئے مجبوری میں بیٹھا ہوا تھا۔

وہ نقلی مسکراہٹ کے ساتھ سب سے مل رہا تھا جب کے مالا کے چہرے کی مسکراہٹ کافی دن بعد پہلے کی طرح تھی جسے دیکھ کے سب کے ہی دل سکون میں تھے۔

کسی سے مبارکبادی وصول کر کے برحان کی نظریں سامنے کی جانب پڑھیں اور پھر پلٹنا بھول گئیں۔۔۔دل کی دھڑکن سست پڑی۔۔۔چہرے کے تاثرات بدلے۔

اسے اپنی جانب آتے دیکھ برحان کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔

کتنے دن ہو گئے تھے اسے دیکھے ہوئے اور آج وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔جو پہلے سے بھی زیادہ کمزور ہو گئی تھی۔

مبارک ہو۔۔۔ حرانے مسکراتے چہرے کے ساتھ اسٹیج پہ آتے دونوں کو مبارکبادی پیش کی۔

اسنے کتنی مشکل سے یہ دو لفظ منہ سے نکالے تھے یہ صرف وہی جانتی تھی۔۔۔آتے میں تو وہ کہہ کے آئی تھی کے وہ اس بے وفا کے لیئے اب روئے گی نہیں مگر اسے کسی اور کے ساتھ بیٹھے دیکھ دل جو+ن کے آنسوں رونے رہا تھا۔

برحان کی نظریں مسلسل حرا کی آنکھوں میں ہی تھیں جہاں بہت سے شکوے موجود تھے۔۔۔

مالا نے ایک نظر برحان کو دیکھا جو حرا کو ہی دیکھ رہا تھا پھر چہرہ حرا کی جانب کیا جس کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی۔

شکریہ۔۔۔۔ حرا کو دیکھتے مالا کے چہرے کی مسکراہٹ پھیکی پڑی لیکن پھر بھی اسنے ہمت کرتے مبارکبادی وصول کی۔

اسکا دل ایک دم ہی بھاری ہو رہا تھا۔۔۔اپنے شوہر کی محبت کو اپنے سامنے دیکھنا آسان نا تھا یہ بات مالا نے آج جان لی تھی۔

ان سے ملو۔۔۔یہ حنان ہیں میری پھوپھو کے بیٹے اور میرے منگیتر۔۔۔حرا نے اپنے سے تھوڑا پیچھے کھڑے حنان کی جانب اشارہ کرتے بتایا تو اسکی بات پہ برحان کی حیرت انگیز نگاہیں حنان پہ گئیں۔

اسکے دل میں آگ بھڑک اٹھی یہ سوچ کے ہی کے حرا کسی اور کی ہو جائے گی۔۔۔

ہیلو۔۔۔حنان نے دل جلی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے آگے بڑھتے برحان کے سامنے ہاتھ کیا۔

ہمم۔۔۔برحان نے مروت میں اسکا بڑھایا ہوا ہاتھ تھاما مگر اسکے چہرے کی مسکراہٹ برحان کے دل کو مٹھی میں بند کر چکی تھی۔۔۔وہ غصہ جو وہ بہت مشکل سے دبا رہا تھا ایک بار پھر سر اٹھانے لگا

حنان وہ گفٹ۔۔۔حرا نے حنان کی جانب مڑتے اسکے ہاتھ سے لفٹ بیگ مانگا جس نے فورن بیگ اسکی جانب بڑھادیا۔

حنان سے بیگ لیتے اسنے وہ بیگ مالا کی جانب بڑھایا۔

یہ لو۔۔۔یہ تمہارے لیئے،امید کرتی ہوں تمہیں پسند آئے گا۔۔۔حرا پیار سے گویا ہوئی۔

مالا نے ایک نظر برحان کی طرف دیکھا جو چہرہ پھیرے ہاتھ کی مٹھی بنائے ہونٹوں پہ رکھے بیٹھا ہوا تھا۔

اسکے چہرے کے سخت تاثرات سے ہی مالا کو اسکے اندر کی کیفیت کا اندازہ ہو گیا تھا۔۔

تھینک یو۔۔۔اسنے مسکرا کے حرا کے ہاتھ سے بیگ تھاما۔

میری دعا ہے کے اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔ہر فریب سے بچائے۔۔۔پیار سے کہتے آخر میں حرا کا لہجہ ہلکا سا سرد ہوا جس پہ برحان نے اسکی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اسکی آنکھوں میں نفرت،اذیت،اور رنج برحان سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اس لیئے وہ جھٹکے سے اٹھتا اسٹیج سے ہی اتر گیا۔

دور جاتے برحان کی پشت پہ مالا نے پریشان سی نظر ڈالی۔۔۔اسکا یوں اٹھ کے جانا مالا کو بہت برا لگا تھا۔

ہم زرا باقی سب سے مل لیں۔۔۔ حرا نرمی سے کہتی حنان کے ساتھ واپس مڑھ گئی۔۔۔

حرا مالا کے چہرے پہ چھاتی افسردگی دیکھ لی تھی۔۔۔اسے دکھ ہوا تھا مالا کو افسردہ دیکھ کے۔۔۔مالا کا بھجتا چہرہ دیکھ وہ سمجھ سکتی تھی کے اسکے دل پہ کیا گزری ہو گی اسے وہاں دیکھ کے۔۔۔

مالا سب جانتی تھی اور اب تو وہ برحان کی بیوی بھی تھی کوئی بیوی شوہر کی پہلی محبت کو اپنے اپنے سامنے برداشت نہیں کر سکتی تھی اسے مالا کا چہرہ دیکھ

کے یہی لگا اس لیئے اسنے زیادہ دیر اسکے سامنے رکنا مناسب نا سمجھا اور اسٹیج سے اتر گئی۔

جب کے مالا کا دل اب ہر چیز سے اچٹ گیا۔۔۔ برحان کا غصے میں اٹھ کے جانا مالا کے چہرے کی مسکراہٹ پوری طرح غائب کر گیا۔۔۔ اسے اب گھبراہٹ ہونا شروع ہو گئی تھی وہ بس دعا کر رہی تھی کے یہ فنگشن جلد سے جلد ختم ہو اور وہ اپنے کمرے میں جائے۔

عشال بیٹا ان سے ملو یہ ہیں کامران میرے بہت اچھے دوست ہیں۔۔۔ یہ انکی وائف ہیں اور یہ کامران کا بیٹا عمران ہے ابروڈ سے تعلیم حاصل کر کے آیا ہے اور اب یہاں کامران کا بزنس سمبھال رہا ہے۔۔۔ عشال کے گرد حصار بنائے جزلان نے اسے اپنے دوست کی فیملی سے ملایا۔

اسلام و علیکم۔۔۔عشال نے شائستگی سے سلام کیا۔۔اسے عجیب تو لگا تھا۔۔۔آج سے پہلے جزلان نے کبھی اسے اپنے کسی دوست کی فیملی سے نہیں ملایا تھا اور آج یوں اتنا لمبا تعارف عشال کو الجھن میں ڈال گیا تھا۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ماشاءاللہ جزلان تمہاری بیٹی تو بہت پیاری ہے۔۔۔اتنے وقت سے کہاں چھپا کے رکھا تھا اس ہیرے کو۔۔۔مسٹر کامران نے دل سے تعریف کی۔

عشال ایک جرنلسٹ تھی اور باتوں کو سمجھنا لوگوں کی نظروں کا مفہوم سمجھنا اچھے سے آتا تھا اور اب بھی سمجھ گئی تھی کے اسکے تعارف کے پیچھے آخر وجہ کیا ہے۔

مجھے لگتا ہے ماما بلا رہی ہیں۔۔۔میں ان کی بات سن لوں زرا۔۔۔عمران کو جانچتی نظروں سے اپنا جائزہ لیتے دیکھ فورن بہانا بناتی وہاں سے نکل کے حویلی کے پیچھے کی جانب جانے والی راہداری کے پاس آ کے کھڑی ہو گئی۔

عشال۔۔۔وہ آ کے کھڑی ہی ہوئی تھی کے اسکے پیچھے پیچھے ہی جزلان بھی آ گیا۔

اسنے آنکھیں بند کرتے ایک گہرا سانس اپنے اندر اتارتے واپس ہوا کے سپورد کیا اور جزلان کی جانب پلٹی۔

جی پاپا کوئی کام تھا۔۔۔اسنے ایسے پوچھا جیسے اسے پتہ ہی نا ہو کے وہ اسکے پیچھے کیوں آیا ہے

کیاضرورت تھی ایسے یہاں آنے کی۔۔۔وہ میرا دوست ہے اسکی فیملی ہے جو خاص طور پہ آپ سے ملنے آئے تھے اور آپ دو منٹ بھی انکے پاس نہیں رکھیں۔۔۔۔یہاں چلی آئیں۔۔۔جزلان نے زرا خفگی سے کہا۔

پاپا میں بہت اچھے سے جانتی ہوں آپ مجھے ان لوگوں سے کیوں ملوا رہے تھے۔۔۔اسنے تحمل سے کہا۔

آپ میں یہی تو اچھی بات ہے کے میرے بن کہے آپ سب جان جاتی ہیں۔۔۔جزلان نے دھیرے سے مسکرا کے کہا۔

مگر آپ مجھے نہیں جانتے۔۔۔وہ زرا افسردہ لہجے میں افسردگی سے مسکرا کے بولی۔

میں جانتا ہوں۔۔۔ جزلان تو جیسے اسکی بات پہ تڑپ ہی گیا تھا۔۔۔اسنے بچپن سے ہی اپنے سارے بچوں کو خود سے بہت قریب رکھا تھا اور اب عشال کے منہ سے ایسی بات سنا اسے بلکل اچھا نہیں لگا تھا۔

آپ نہیں جانتے۔۔۔آگر جانتے ہوتے تو یوں مجھے ہر کسی سے نہیں ملواتے۔۔۔اور وہ بھی تب جب میں آپ کو صاف صاف کہہ چکی ہوں کے مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔۔وہ جھنجھلائی۔

آپ جانتی ہوں آپ میری پہلی اولاد ہو اور ہر باپ کی طرح مجھے بھی اپنی پہلی اولاد کی خوشی دیکھنے کی بہت خواہش ہے۔۔۔۔

پاپا پلیز اموشنل بلیک میلنگ نہیں۔۔۔ جزلان جذبات میں بول رہا تھا جب عشال نے اسکی بات کاٹی۔

میں بلیک میل نہیں کر رہا بیٹا۔۔۔بس اپنی دل کی بات بتا رہا ہوں۔۔۔ہم بہت پیار کرتے ہیں آپ سے۔۔۔آپ نے کہا میں پڑھائی کے بعد شادی کروں گی ہم نے وہ بات بھی مانی۔۔۔پھر آپ نے کہا پہلے میں جوب کروں گی اسکے بعد شادی کروں گی ہم نے وہ بھی مان لیا اور اب جب آپکی جوب کو بھی اتنا ٹائم ہو گیا ہے تو اب بھی آپ شادی سے انکار کر رہی ہو۔

اپنی چھوٹی بہن کو دیکھو اسکی شادی ہو گئی۔۔۔جب کے بڑی آپ ہو پہلے آپکی ہونی چاہیئے تھی۔۔۔جزلان نے پیار سے سمجھایا جس پہ غشال نے تاسف سے سر نفی میں ہلایا۔

پاپا یہ کہیں نہیں لکھا کے بڑے کی شادی پہلے ہونا ہی ضروری ہوتا ہے۔۔۔وہ بے زاریت سے بولی تو جزلان دھیرے سے مسکرایا۔

مجھے پتہ ہے۔۔۔اور ناہی میری سوچ ایسی ہے کے میں بڑی کے چکر میں چھوٹی کو بیٹھا کے رکھوں۔۔۔۔میں بس اتنا کہہ رہا ہوں کے اب سہی وقت ہے آپکی شادی کا۔۔۔پہلے میں اپنی زبان پہ قائم تھا۔۔۔آپ جب پڑھ رہی تھیں، جب جوب کر رہیں تھی تب آپ نے شادی سے منا کیا تو میں نے بھی وعدہ کیا تھا کہ آپ کی ساری خواہش پوری ہونے کے بعد ہی آپکی شادی کروں گا اور اب جب آپ کی ساری خواہشات پوری ہو گئی ہیں۔۔آپ ایک کامیاب جرنلسٹ بن گئی ہیں تو اب آپ کو اپنی زبان سے مکرنا نہیں چاہیئے۔۔۔ جزلان نے اسے پرانی بات یاد دلائی جس پہ اسنے بے بسی سے اپنے باپ کو دیکھا۔

پلیز پاپا میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔وہ اب بھی اپنی بات پہ باضد تھی۔

مگر کیوں۔۔۔آخر تنگ آ کے جزلان نے پوچھ ہی لیا

بس میں ابھی کچھ سالوں تک شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔عشال نے بے چینی سے جواب دیا۔

ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔۔۔جزلان نے فلحال فنگشن کو مدے نظر رکھتے ہوئے بعد میں بات کرنے کا سوچا۔

مگر پاپا۔۔۔۔۔

عشال میں نے کہہ دیا نا بعد میں بات کریں گے ہمم۔۔۔جزلان سنجیدگی سے کہتا بغیر اسکی کوئی بات سنے وہاں سے نکل گیا۔

غشال نے بے بسی سے اپنے باپ کو جاتے دیکھا۔۔۔وہ شادی کرنا کیوں نہیں چاہتی تھی یہ وہ خود بھی جان نہیں پا رہی تھی۔۔

وہ جانتی تھی برحان اسکا کبھی نہیں ہو سکتا پھر بھی اسکا دل کسی اور سے شادی کرنے پہ رضامند ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔
جب بھی وہ کسی اور کے بارے میں سوچنے کی کوشش بھی کرتی تو اسکا دل عجیب بھاری ہونے لگتا۔

وہ گہری گہری سانس لیتی اپنے اندر کی وحشت کو باہر نکال رہی تھی جب اسکی نظر راہداری کے آخری سرے پہ کھڑے برحان پہ گئی جو ایک کونے میں کھڑا آسمان کی جانب دیکھتے سگریٹ پھونک رہا تھا۔

برحان کی عشال کی جانب پشت تھی جس وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں پا رہا تھا مگر اسے دیکھ کے عشال کہ آنکھوں میں نمی اترنے لگی۔

وہ اتنی کمزور نہیں تھی کے رو دیتی۔۔۔اسنے آنسوں جھلکنے سے پہلے ہی آنکھیں بند کرتے آنسوں کو اپنے اندر اتارا۔

ہیلو مس بیوٹیفل۔۔۔وہ آنکھیں بند کرے اپنے دل پہ قابو پا رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے سے شناسا سی آواز آئی۔

آواز پہ وہ پیچھے مڑی تو اپنے سامنے کھڑے حارث کو دیکھ کے حیران رہ گئی۔۔۔

آپ یہاں کیسے۔۔۔اپنی حیرت پہ قابو پاتے استفسار کیا۔

کمال ہے۔۔۔لوگ ملتے ہی حال چال پوچھتے ہیں اور تم پوچھ رہی ہو میں یہاں کیسے۔۔۔شوخ نظروں سے اوپر سے نیچے تک اسکا جائزہ لیتے دلکشی سے مسکرا کے بولا تو عشال نے بے زاریت سے ادھر ادھر دیکھا۔

سلور فراک میں ھمیشہ کی طرح بالوں کی اونچی پونی ٹیل باندھے لائٹ سے میک اپ میں وہ غضب ڈھا رہی تھی۔

حارث کی پر حدت نظریں خود پہ محسوس کرتے اسے عجیب سی گھبراہٹ ہوئی۔

اسنے فورن اسکی نظروں سے دور جانا چاہا جب اسکے ایک قدم آگے بڑھاتے ہی حارث نے اسکا راستہ روکا۔

اپنے سوال کا جواب تو لیتی جاؤ۔۔۔اوف وائٹ تھری پیس سوٹ میں دلکش مسکراہٹ عنابی لبوں پہ سجائے پیار سے بولا

مجھے نہیں چاہیئے۔۔۔ہٹیں میرے راستے سے۔۔۔عشال شدید جھنجھلائی۔

لیکن میں تو دوں گا۔۔۔اسنے ڈھیٹائی سے کہا تو عشال نے اسے گھورا۔

اصل میں تمہارے بڑے پاپا نے حال ہی میں میرے ساتھ ایک کنٹریکٹ سائن کیا ہے۔۔۔آج کل وہ ہمارے ساتھ ہی کام کر رہے ہیں اس لیئے ایک کلائنٹ کی حثیت سے انہوں نے مجھے یہاں بلایا ہے۔

اور میں تو ویسے بھی کسی موقع ہی تلاش میں تھا کہ کب مجھے سسرال سے بلاوا آئے اور میں دوڑا چلا آؤ۔۔۔ پینٹ کی پوکٹ میں دونوں ہاتھ ڈالے آخری بات شرارت سے بولا تو عشال کے ماتھے پہ بل آئے۔

دیکھیں مسٹر حارث میں آپ کو بہت بار بول چکی ہوں اور اب یہ آخری بار بول رہی ہوں آگر آئندہ آپ نے میرا پیچھا کرنے کی کوشش کی تو میں اپنے پاپا اور بڑے پاپا کو آپ کے بارے میں بتادون گی پھر یہ جو آپ نے میرے بڑے پاپا کے ساتھ کنڑیکٹ سائن کیا ہے ناوہ کنسل کر دیں گے۔۔۔ عشال نے اپنی طرف سے بہت ہی سخت دھمکی دی۔۔۔

اسے پتہ تھا حارث کے لیئے کوئی بھی کنڑیکٹ ہاتھ سے جانا چھوٹی بات نہیں ہے۔۔۔ وہ اپنے کام کو لے کے کافی شدت پسند آدمی ہے، اپنی ہار برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ اسے پتہ تھا چاہیئے وہ بزنس میں کتنا ہی اوپر کیوں نا ہو مگر

اسکے بڑے پاپا سے اوپر نہیں تھا۔۔۔اور یہی بات آج عشال نے بطور دھمکی استعمال کی تھی۔

ہاہاہاہا۔۔۔ تمہیں لگتا ہے تم مجھے دھمکاؤ گی اور میں ڈر کے تمہارا پیچھا چھوڑ دوں گا۔۔۔حارث نے اسکی بات ہنسی میں اڑائی۔

میں صرف دھمکی نہیں دیتی بلکے اپنی دھمکی کو پورا کر کے دیکھاتی ہوں۔۔۔ عشال نے گردن اکڑائے اچھے سے جتایا۔

چلو تم اپنی دھمکی پوری کر دو۔۔۔اچھا ہے تم میرا ہی کام آسان کرو گی۔۔۔ جب وہ لوگ پوچھیں گے کے کیوں میں تمہارا پیچھا کرتا ہوں تو تم کیا کہو گی۔۔۔حارث اطمینان سے کہتا عشال کو لاجواب کر گیا۔

چلومان لیتے ہیں تم ان سے کچھ نہیں کہوں گی مگر وہ لوگ مجھ سے تو پوچھیں گے نا اور میں تو صاف صاف کہہ دوں گا کے میں آپکی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

پھر کیا ہو گا۔۔۔اتنا اچھا لڑکا وہ ہاتھ سے تو نہیں جانے دیں گے۔۔۔تمہارے لاکھ انکار کے باوجود بھی وہ لوگ تمہیں اموشنل بلیک میلنگ کر کے شادی کے لیئے راضی کر ہی لیں گے۔۔۔اسکی ایک بات پہ حارث نے اسے پورا نقشہ کھینچ کے دیکھا دیا تھا

اسکی بات بلکل ٹھیک تھی۔۔۔اسکے گھر والے تو پہلے ہی اسکی شادی کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔۔۔ایسے میں آگر حارث رشتہ لاتا تو وہ کبھی انکار نا کرتے الٹا اسے ہی سمجھاتے۔۔۔عشال کو حارث کی باتوں نے چپ لگا دی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیا جواب دے۔

جب کے اسکی خاموشی دیکھتے حارث مزید بولا۔

اس لیئے میں سب سے پہلے تمہیں راضی کر رہا ہوں۔۔۔ تبھی بول رہا ہوں خوشی خوشی دل سے تم خود ہی راضی ہو جاؤ ورنا دوسرا راستہ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔۔۔اسکا رنگ پھیکا پڑ ھتا دیکھ حارث کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

عشال کو اسکی مسکراہٹ اس وقت زہر لگ رہی تھی۔۔۔دل کیا بہت کچھ سنائے مگر اسکے پاس جیسے الفاظ ختم ہو گئے تھے تبھی چپ چاپ ایک کھا جانے والی نظر اس پہ ڈالتی تیزی سے اسکے برابر سے نکل گئی۔۔۔ جس پہ حارث کھل کے مسکرایا۔

✿ ✿ ✿

مالا کیا ہوا۔۔۔مالا کا بجھا بجھا چہرہ دیکھتے ایمل نے اسکے ساتھ بیٹھتے آہستہ آواز میں پوچھا۔

کچھ نہیں ماما۔۔۔بس سر میں تھوڑا درد ہو رہا ہے۔۔۔ایک جگہ بیٹھے بیٹھے تھک بھی گئی ہوں۔۔۔مالا نارمل لہجے میں بولی۔

بس کھانا کھلنے ہی والا ہے پھر آپ اندر چلی جانا میں آپکا کھانا وہیں بھجوا دوں گی۔۔۔ایمل اسکا دوپٹہ ٹھیک کرتے پیار سے بولی تو مالا نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کیسی ہو مالا۔۔۔بہت پیاری لگ رہی ہو اللہ ہر بری نظر سے بچائے۔۔۔نوال اسٹیج پہ آتی پیار سے مالا کے سر پہ ہاتھ پھیر کے بولی جس پہ مالا نے محض مسکرا کے تعریف وصول کی۔

یہ تو آپ کا پیار ہے پھوپھو ورنا کہا پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ایک دم بندر یا لگ رہی ہے۔۔۔زید نے اسٹیج پہ آتے اسے چھیڑا مگر مالا صرف مسکرائی جس پہ زید کی آنکھیں پھیلیں۔

ماما مجھے آپکی بیٹی کی طعبیت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔زید نے بے یقینی سے کہا۔

وہ کیسے۔۔۔ایمل نے تجسس سے استفسار کیا۔

دیکھیں نا آج میرے چھیڑنے پہ مجھ سے لڑنے کے بجائے صرف مسکرائی ہے۔۔۔زید کے کہنے پہ ایمل نے مالا کی جانب دیکھا جو منہ جھکا گئی تھی۔

مالا کیا ہوا ہے۔۔۔۔ برحان نے کچھ بولا ہے کیا۔۔۔زید کی کہی بات نوٹ تو ایمل بھی کر چکی تھی مگر کچھ بولی نہیں تھی لیکن اب اسے فکر ہو رہی تھی۔

نہیں ماما ان ہوں نے کچھ نہیں کہا بس میں تھک گئی ہوں اس لیئے اس بند کے منہ لگ کے میں اور اپنے دماغ کی دہی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ماں کو مطمئن کرنے کے لیئے وہ زید کو گھور کے گویا ہوئی جس پہ ایمل تھوڑی پر سکون ہوتی دھیرے سے مسکرادی۔

اچھا ہے آپ سب لوگ یہاں پہ ہیں۔۔۔زید جاؤں باقی سب کو بلا لاؤ ہم ایک فیملی فوٹو بنواتے ہیں۔۔۔نازلی تیزی سے اسٹیج پہ آتی بولی تو زید اوکے کہتا اسٹیج سے اتر گیا۔

کچھ ہی منٹ بعد وہ فوری فوج لیئے وہاں موجود تھا۔

سب اپنی اپنی جگہ سمبھال چکے تھے۔۔۔ برحان مالا کے برابر میں بیٹھا تو مالا نے ہلکی سی گردن موڑتے اسکے چہرے کو دیکھا جو ایک دم سپاٹ تھا۔

سامنے دیکھو۔۔۔ برحان نے سخت لہجے میں دبا دبا کہا تو مالا نے ہڑ بڑا کے نظریں سامنے کی جانب کیں۔

کلک کی آواز کے ساتھ پوری فیملی ایک فریم میں محفوظ ہو گئی۔

ہنستے مسکراتے چہروں والی تصویر۔۔۔ جو باظاہر سب کو خوش دیکھا رہی تھی مگر اس تصویر میں کئی لوگوں کے دل ویران تھے۔

✿ ✿ ✿

بیگم صاحبہ یہ آپ کے لیئے۔۔۔۔جزلان نے کولڈ رنک کا گلاس اسکے سامنے کرتے مؤدب انداز میں کہا۔

ایمل جو سب کے پاس جا کے خوش اخلاقی سے سب کو کھانے کا کہہ رہی تھی جزلان کے گلاس آگے کرنے پہ مسکرا کے اسے ایک نظر دیکھتے گلاس کی طرف ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو میں نے کب منگوائی تھی

میں نے سوچا تم تھک گئی ہوں گی سب کو کھانا کھاتے کھاتے اس لیئے میں تمہارے لیئے ٹھنڈی ٹھنڈی کولڈ رنک لے آیا۔۔۔اسکی خاموش آنکھوں میں سوال پڑھتے جزلان نے وضاحت کی۔

شکریہ۔۔۔اسنے شکریہ کہتے گلاس تھاما۔

اچھا تم میری دوست کی وائف سے ملی تھیں نا۔۔۔ جزلان نے پوچھا

وہی جو عشال کے لیئے پرپوزل لائے ہیں۔۔ایمل نے کنفورم کرنا چاہا۔

ہاں وہی۔۔۔ جزلان نے تصدیق کی۔

ہاں مل چکی ہوں۔۔۔ مگر ان لوگوں کو کچھ بھی کہنے سے پہلے عشال سے بات کر لینا۔۔۔ایمل جانتی تھی عشال کے جواب کو تبھی پہلے اس سے بات کرنا کا کہہ رہی تھی۔

مجھے تو سمجھ نہیں آرہی آخر عشال کو ہو کیا گیا ہے۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں بار بار شادی سے انکار کر رہی ہے۔۔۔ خیر میں نے اس سے کہہ دیا ہے کے کل میں

اس سے خود اس بارے میں تفصیل سے بات کروں گا۔۔۔جزلان نے بتایا تو ایمل نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔

اور تم نے مالا سے پوچھا۔۔۔برحان اسکے ساتھ کیسا ہے۔۔۔

ہمم میں نے پوچھا تھا کہہ رہی ہے کے ٹھیک ہے اب۔۔۔ایمل نے گہرا سانس بھرتے بتایا۔

چلو اچھا ہے۔۔۔ویسے مالا ہے کہاں دیکھائی نہیں دے رہی۔۔۔اسٹیج کو خالی دیکھتے جزلان نے پوچھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ تھک گئی تھی اس لیئے میں نے اسے کمرے میں بھیج دیا اور وہی اسکا کھانا بھی بھجوا دیا ہے۔۔۔ایمل نے بتاتے ہوئے کولڈ رنک کا گلاس لبوں سے لگایا۔

چلو ٹھیک ہے تم یہاں دیکھو میں زرا آدمیوں میں دیکھ لوں کسی چیز کی ضرورت نا ہو۔۔۔ جزلان کہتا آگے بڑھ گیا تو وہ بھی واپس اپنے کام میں لگ گئی۔

✿ ✿ ✿۔

نازلی اور مالا نے مل کے مالا کے کمرے میں کھانا کھایا تھا۔۔۔

نازلی گندے برتن اٹھاتی اسے آرام کرنے کا کہتی کمرے سے نکلنے لگی تھی جب مالا نے اسے پکارہ۔

ناز معصومہ کادے جانا۔۔۔

مگر وہ تو باہر بابا کے پاس ہے۔۔۔تم آرام کرو آج اسے ہم۔۔۔۔

نہیں ناز۔۔۔تم اسے مجھے دے جاؤ۔۔۔مجھے اب اسکے بغیر نیند نہیں آتی اور ناہی تمہارے بھیو کو عادت ہے اسکے بغیر سونے کی۔۔۔مالا نے جلدی سے کہا۔۔۔وہ پھر سے معصومہ کو کسی اور کے پاس چھوڑ کے برحان سے ڈانٹ نہیں سنا چاہتی تھی

اچھا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔نازلی کہتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

نازلی کے جاتے ہی مالا بیڈ پہ پاؤں پھیلا کے بیٹھتی بیک گراؤنڈ سے ٹھیک لگا گئی۔

اسکا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔ ہیل پہنے کی وجہ سے پاؤں شدید درد کر رہے تھے جس وجہ سے اس میں اتنی بھی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی کے اٹھ کے کپڑے چینج کر آئے۔

وہ آنکھیں موندے ہوئے تھی جب کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پہ اسنے فورن آنکھیں کھولیں۔

اسے لگا برحان آیا ہو گیا مگر سامنے معصومہ کو گود میں اٹھائے نازلی کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ اسنے سکون کا سانس لیا۔

یاراس الماری سے معصومہ کے کپڑے بھی دے دو زرا۔۔۔معصومہ کو نازلی کی گود سے لیتے گویا ہوئی۔

نازلی نے اثبات میں سر ہلاتے اسکے کہے کے مطابق معصومہ کے کپڑے نکال کے اسکے سامنے رکھے۔

اور کچھ۔۔۔اسنے مسکرا کے خوش دلی سے پوچھا۔

نہیں بس۔۔۔تھینک یو۔۔۔مالا نے مسکرا کے کہا تو نازلی کے ماتھے پہ بل پڑے۔

تم واقعی بدل گئی ہو مالا۔۔۔پھر سے تھینکیو۔۔۔نازلی دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے بگڑی۔

اچھا بابا سوری۔۔مالا نے ہار مانتے والے انداز میں کہا۔

اب سوری۔۔۔افففف مالا تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔نازلی تاسف سے سر ہلاتی ہلکے سے ہنستی کمرے سے نکل گئی۔

مالا نے مسکراتے ہوئے بند دروازے کو دیکھا۔۔۔اسے وہ دن یاد آئے جب وہ بہت لڑتی تھیں اور بغیر سوری بولے ہی پھر سے دوست بن جاتی تھیں۔۔۔پرانی باتیں یاد آنے پہ اسنے دھیرے سے سر جھٹکا اور خود کو پوری طرح معصومہ کی جانب متوجہ کر لیا۔۔۔اسے پتہ تھا وہ اب بہت بدل گئی ہے۔۔۔لیکن اب وہ اس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

✿ ✿ ✿

برحان یہ لو یہ مالا کو منہ دیکھائی کے طور پہ دینا۔۔۔

رخصتی بھلے جیسے ہوئی سو ہوئی۔۔۔ہم نے جب بھی اسے کچھ نہیں دیا تھا اور مجھے پتہ ہے تم نے بھی اسے کچھ نہیں دیا ہو گا اس لیئے یہ اسے اپنی طرف سے دینا۔۔۔آئلہ نے اپنے سامنے کھڑے اپنے بیٹے کے ہاتھ میں ایک جیولری باکس تھماتے سمجھایا۔

مگر اسکی کیا ضرورت ہے ماما۔۔۔برحان نے بے زاریت سے اس باکس کو دیکھا۔

وہ پہلے ہی اپنے دل کے حال سے بے حال تھا اور اوپر سے اسکی ماں اسے ان رسموں کے چونچلوں میں پھنسا رہی تھی۔

وہ تو مالا کے سامنے جانا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔اسے دیکھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ کجا کے اسے منہ دیکھائی دینا اسے سب سے برا کام لگ رہا تھا

ضرورت کیوں نہیں ہے۔۔۔وہ ہماری بہو ہے۔۔۔آپ کی بیوی ہے۔۔۔ اسے کچھ نا کچھ تو دینا ہی ہے نا۔۔۔

ہم نے اپنی طرف سے اسے چیزیں دے دیں ہیں اور اب آپ کی باری ہے ۔۔۔آپ نے بھی اپنی طرف سے اپنی بیوی کو کچھ دینا ہے نا۔۔

اور ہمیں پتہ تھا آپ نے مالا کے لیئے کچھ نہیں لیا ہو گا اس لیئے ہم نے آپکی طرف سے پہلے ہی مالا کے لیئے یہ سیٹ بنوا لیا تھا۔۔۔اب آپ اسے دے دے گا۔۔۔ برحان کے بے تکے سوال پہ آئلہ نے ایک بار پھر تسلی سے آرام سے سمجھایا۔

جی۔۔۔گہری سانس بھرتے بس جی کہنے پہ اکتفا کیا۔۔۔کیونکہ اور کچھ بولنے کا فائدہ نہیں تھا۔

جائیں اب مالا انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔آئلہ نے مسکرا کے کہا تو وہ بغیر کچھ بولے کمرے سے نکل گیا۔

اسکا دل تو کر رہا تھا کے جیولری باکس اٹھا کے پھینک دے مگر وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا۔۔۔اگر وہ ایسا کرتا تو اسکی ماں ناراض ہو جاتی۔۔۔اس لیئے صبر کے گھونٹ بھرتے باکس لیئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

وہ کمرے میں آیا تو دونوں ماں بیٹی کو سوتے ہوئے پایا۔۔۔دھیرے سے دروازہ بند کرتے وہ بیڈ کے پاس آیا۔

پہلے جھک کے معصومہ کے ماتھے پہ بوسہ دیا پھر نظریں مالا کی جانب کیں جو پوری تیار ہوئی برائڈل ڈریس میں بغیر دوپٹے کے اپنے ہوش ربا سراپے کے ساتھ برحان کے دل کے تار چھیڑتی ہر چیز سے بے نیاز بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگائے سو رہی تھی۔

برحان کے دل کو عجیب سے احساس نے گھیرا۔۔۔اسکے قدم خود باخود اسکی جانب اٹھنے لگے۔۔۔

معصوم، من موہنے چہرے پہ نظریں جمائے وہ مسمرائز ہوتا بلکل اسکے سرہانے جا کھڑا ہوا۔

نرمی سے اسکے گال پہ پھسلی لٹ کو آہستہ سے سائڈ پہ کیا تو نظریں اسکے بھرے بھرے لبوں پہ جا کے ٹھہر گئیں۔

دل میں خواہش جاگی کے انہیں چھو لے۔۔۔اور وہ اپنے دل کی مانتا اسکے لبوں پہ مدہوش ہوتا جھکنے لگا

نیند میں مالا ہلکے سے کسمساتے اپنا گال سہلانے لگی تو وہ فورن ہوش میں آتے پیچھے ہوا۔

یہ میں کیا کرنے جا رہا تھا۔۔۔اسنے فورن اپنے دل کو لعنت ملامت کی۔

س۔۔۔وہ آواز دینے ہی لگا تھا جب ایک دم رک گیا۔۔۔

اسکی نظروں کے سامنے حرا کا چہرہ لہرا گیا۔۔۔اسکی نفرت سے بھری آنکھیں۔۔۔چہرے کا زرد رنگ۔۔۔حنان کا منگیتر کے طور پہ تعارف کروانا۔۔۔ایک ایک کر کے سب آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔

ایک منٹ سے بھی کم وقت لگا تھا مالا کا نشہ سر سے اترنے میں۔۔اپنا ہی عہد بھولنے میں۔۔

بائیں ہاتھ میں پکڑا جیولری باکس غصے سے مالا کی گود میں پھینکا تو وہ ہڑ بڑا کے اٹھی۔

ک۔۔کیا ہوا۔۔۔اپنی گود میں پڑے جیولری باکس اور برحان کے چہرے پہ غصے کے آثار دیکھتے وہ فکر مندی ہوئی۔

کس کی اجازت سے تم میری جگہ پہ سوئی ہو۔۔۔غصے سے اسکا بازو دبوچتے ایک جھٹکے سے اسے اپنے سامنے کھڑا کرتے دباد باغرایا۔

کمرے کی وح+شت ناک خاموشی میں مالا کی چوڑیوں نے سر بکھیرا مگر ماحول پہ کوئی اثر نا ہوا

جیولری باکس اسکے قدموں میں گرتا اپنی بے قدری پہ رو رہا تھا۔

وہ جیسے اس حملے کی بلکل توقع نہیں تھی خوفزدہ ہوتے کانپ کے رہ گئی۔

و۔۔۔وہ۔۔۔وہ میں تھک گئی ت۔۔۔۔ تھی تو دھیان ن۔۔ نہیں رہا۔۔۔اٹکتے اٹکتے بامشکل اپنی بات مکمل کی۔۔۔اس سے برحان کا دھوپ

چھاؤں جیسا رویہ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔ کبھی وہ نارمل ہو جاتا تھا اور کبھی انتہا کا سخت۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اسے اچانک ہوا کیا ہے۔۔۔ اتنی سی بات پہ اتنا غصہ حالانکہ اس سے پہلے بھی وہ اسکی سائڈ پہ ایک دو بار سو چکی تھی تب تو اسنے کچھ نہیں کہا تھا مگر اب اتنا غصہ اسکی سمجھ سے باہر تھا۔

تم تھک گئیں تھی۔۔۔۔ حالانکہ سفر تو میں کر رہا ہوں وہ بھی تمہاری وجہ سے۔۔۔ برحان کے ہاتھ کی گرفت اسکے بازو پہ سخت سے سخت طر ہوتی جا رہی تھی۔

اسکی انگلیاں اپنے بازو میں پیوست ہوتی محسوس کر اسکی آنکھوں سے ننے ننے قطرے بہہ نکلے۔

اسے اب جا کے پوری بات سمجھ آگئی تھی کے یہ اچانک غصہ کس لیا آیا ہے۔۔۔اسے غصہ اپنی سائڈ پہ سونے پہ نہیں بلکل حرا کو دیکھ کے جو زخم ہرے ہوئے ہیں یہ ان کا غصہ ہے جو وہ مالا پہ نکال رہا ہے۔

واہ مالا بی بی واہ۔۔۔کوئی جواب نا ملے تو آنسوں بہانا شروع کر دو۔۔۔ برحان نے طنز کا تیر چلایا جو مالا کے دل کو گھائل کر گیا۔

میں جواب نا ملنے پہ نہیں بلکے اپنی قسمت پہ آنسوں بہا رہی ہوں۔۔۔ہمت کر کے بولی تو برحان تلملا اٹھا۔

تم تو صرف اپنی قسمت پہ آنسوں بہا رہی ہو جب کے میں تو اپنی قسمت پر، محبت کے بچھڑ جانے پر، محبت کو کسی اور کا ہوتے دیکھنے پہ خو+ن کے آنسوں

رورہاہوں۔۔۔۔۔برحان کے لہجے میں قرب تھاجومالانے بھی محسوس کیا تھا۔

اور جانتی ہو یہ سب کیوں ہوا ہے کیونکہ تم نے مجھ سے شادی کی ہے۔۔۔ آگر تم مجھ سے شادی نا کرتی تو ایک نا ایک دن میں حرا سے شادی کر ہی لیتا۔۔۔برحان نے بغیر سوچے سمجھے ہر بات کا ذمیدار مالا ٹھہرایا۔

تو چھوڑ دیں مجھے کر لیں تیسری شادی کس نے منا کیا ہے۔۔۔آگر کوئی آپ کی بات نہیں سن رہا تو میں بات کرتی ہوں۔۔۔میں بڑے پاپا کو مناؤ گی۔۔۔ میں حرا آپی سے بات کر لوں گی انہیں منالوں گی۔۔۔میں کچھ بھی کر کے آپ دونوں کو ایک کروادوں گی مگر پلیز یہ بار بار اپنی ناکام محبت کا ذمیدار مجھے نا ٹھہرائیں۔۔۔وہ تھکے ہارے لہجے میں گویا ہوتی آخر میں التجائیہ لہجے میں کہا۔

وہ تھک چکی تھی ایک ناکردہ جرم کاالزام خود پہ سہتے سہتے۔۔۔جو چیز اسنے کی ہی نہیں بار بار اسکاذمیدار ٹھہرانااسے بری طرح تھکا گیا تھا۔۔۔توڑ کیا تھا۔

اسکی بات پہ برحان نے ضبط سے جبڑے بھینچے ایک جھٹکے سے اسکا بازو اپنی گرفت سے آواز کیا۔

ایک بات یادرکھو میں جاگیر دار ہوں اور جاگیر دار کبھی اپنی جاگیر سے دستبردار نہیں ہوتے۔۔۔اور رہی بات حرا سے شادی کی تو کاش میں کر سکتا۔۔۔وہ سرد لہجے میں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک ایک لفظ پہ زور دیتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

جاتے جاتے وہ اچھے سے اسے باور کروا گیا تھا کہ نا وہ اسے کبھی چھوڑے گا اور آ گر اسکے بس میں ہوا تو وہ حرا سے شادی بھی کر لے گا۔

دروازہ بند ہونے پہ مالا کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔وہ جو کب سے اپنے انسوں پہ باندھ باندھنے کی کوشش کر رہی تھی آخر کار آنسوں وہ بند ھ توڑتے تیز رفتاری سے بہہ نکلے۔۔۔

وہ روتے روتے بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

مانا کے وہ برحان سے پیار نہیں کرتی تھی۔۔۔مگر وہ اب اسکا شوہر تھا اور شوہر کے منہ سے کسی اور لڑکی سے شادی کی باف پہ کاش سنا کسی بھی بیوی کو ہر گز برداشت نہیں ہوتا۔۔۔

اسے بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔دل درد سے پھٹ رہا تھا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے رو کے اپنا دل ہلکا کرنے کے۔

✿ ✿ ✿۔

نوفل۔۔۔۔ حرا پورا دروازہ کھولے نوفل کو آواز دیتی اسکے کمرے میں داخل ہوئی مگر وہ کمرے میں کہیں نہیں تھا۔

اسنے پورے کمرے میں نظریں گھمائیں جب اسے بالکونی کا دروازہ کھلا نظر آیا۔۔۔

ایک منٹ کی بھی دیر کیئے بغیر وہ سیدھے بالکونی کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

نوفل۔۔۔بالکونی میں آئی تو سامنے ہی گرل پہ دونوں ہاتھ ٹکائے نوفل کھڑا بڑی فرصت سے اجلا آسمان دیکھ رہا تھا۔۔۔

کھلے صاف آسمان پہ اڑتے پرندوں کی چہچہاہٹ۔۔۔ہر سو پھیلی سورج کی پر مسرت روشنی کو دیکھتے تازہ ہوا میں گہرہ سانس بھرتے حرا کی جانب پلٹا۔

تم کیوں آگئیں۔۔۔میں آرہا تھا بس ناشتے کے لیئے۔۔۔اسے لگا وہ اسے ناشتے کے لیئے بلانے آئی ہے جب کے حرا تو وہاں کسی اور کام سے آئی تھی

اسکی بات پہ حرا دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے ماتھے پہ انگنت بل ڈالے آنکھیں چھوٹی کیئے اسے گھورنے لگی۔

کیا ہوا۔۔۔اسکے ایکسپریشنز دیکھتے نوفل نے ناسمجھی سے پوچھا۔

یہ میں کیا سن کے آرہی ہوں نوفل۔۔۔۔حرانہایت سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

سن کے تم آرہی ہو پتہ بھی تمہیں ہی ہو گیا۔۔۔میں تو کب سے یہاں ہوں مجھے کیسے پتہ ہو گا کے تم نے کیا سنا ہے۔۔۔نوفل کو کچھ کچھ انداز ہو گیا تھا کے وہ کس بارے میں بات کر رہی ہے۔۔۔اس لیئے لاپرواہی سے جواب دیتا واپس گرل کی جانب مڑ گیا۔

تم جانتے ہو نیچے ماما بابا تمہارے اور فوزیہ (چچی کی بیٹی) کے رشتے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔حرانے بڑی مشکل سے اپنا غصہ دباتے استفسار کیا۔

جانتا ہوں۔۔۔مجھے سے پوچھ کے ہی کر رہے ہیں۔۔۔آسمان پہ نظریں جمائے عام سے انداز میں بولا تو حرا کا خو+ن کھول اٹھا۔

کیا تم سارے مرد پاگل ہو گئے ہو۔۔۔ایک اُدھر اپنی معصوم بیوی کو نا کردہ گناہ کی سزا دے رہا ہے اور ادھر تم خود کو اذیت پہنچا کے خود کو سزا دے رہے ہو۔۔۔اسکی بات پہ حرا بھٹ پڑی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کے نوفل اس طرح کی احمقانہ حرکتیں کرے گا۔

میں کیسے اس شخص کی بہن کو یہاں لا سکتا ہوں جس نے میری بہن کو دھوکا دیا ہے۔۔۔بغیر پلٹے آسمان میں کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا

واہ نوفل واہ۔۔۔تم بھی اس کے جیسے بن رہے ہو۔۔۔جس چیز میں اسکی بیوی کا کوئی قصور ہی نہیں ہے وہ اسکی سزا بھی اسے دے رہا ہے۔۔۔اور

یہی کام تم بھی کر رہے ہو۔۔۔بے چاری ناز کا تو اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے تم کیوں اسے اس سب کے بیچ میں گھسیٹ رہے ہو۔۔۔

آ گر اس شخص نے مجھے دھوکا دیا ہے تو تم کیوں خود کو دھوکا دے رہے ہو۔۔۔تم ناز سے محبت کرتے ہو یہ بات میں بہت اچھے سے جانتی ہوں پھر کیوں تم اپنی محبت کو چھوڑ رہے ہو، کیوں اپنے دل کو دغا دے رہے ہو، کیوں دو لوگوں کو اذیت دینا چاہتے ہو۔۔۔حرا کا لہجہ افسردہ ہوا جب کے نوفل چہرے پہ سپاٹ تاثرات سجائے آسمان کو ہی دیکھتا رہا۔

میں کسی کو اذیت نہیں دے رہا۔۔۔دھیمے لہجے میں کہا تو حرا نے اسکی پشت دیکھتے تاسف سے سر ہلایا۔

تم دے رہے ہو۔۔۔خود کو بھی اور پھر اسکو بھی دو گے جس کی تم سے شادی ہو گی۔۔۔

کیا تم اپنی محبت بھلا کے فوزیہ کے ساتھ ایک اچھی پر سکون زندگی شروع کر سکو گے ؟... حرا نے بڑی امید سے پوچھا۔۔۔اسے یقین تھا وہ انکار کر دے گا مگر نوفل نے ایک منٹ میں ہی اسکا سارا بھرم توڑ دیا تھا۔

ہاں۔۔۔میں بھول جاؤں گا اسے۔۔۔وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا جب کے حرا کا بس نہیں چل رہا تھا کے ایک ٹھپڑ کان کے نیچے رسید کرے جو اتنی آسانی سے محبت کو بھول جانے کی بات کہہ گیا تھا۔

وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کے محبت کو کھونے کا درد کیا ہوتا ہے۔۔۔محبت کے بچھڑ جانے پہ انسان اندر ہی اندر بلکل ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔حرا یہ درد سہ

رہی تھی اور وہ نہیں چاہتی تھی کے اسکا بھائی بھی یہی درد سہے۔۔۔ مگر نا جانے بھائی کے دماغ میں کیا چل رہا تھا جو اتنی آسانی سے محبت کو بھولنے کی بات کر بیٹھا تھا۔

محبت بھلائے نہیں بھولتی نوفل۔۔۔ میں بہت اچھے سے جانتی ہوں کہ جب محبت آپ کی دسترس سے دور چلی جاتی ہے تو دل ویران ہو جاتا ہے۔۔۔ پھر دنیا کی ہر چیز، ہر خوشی بے معنی لگتی ہے۔۔۔ ہر خواہش مر جاتی ہے۔

میں یہ تجربہ کر چکی ہوں نوفل۔۔۔ اس میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ پلیز تم خود کو اس تکلیف سے بچالو۔۔۔ مت دو خود کو یہ اذیت۔۔۔ حرانے نم لہجے میں التجاہ کی۔

تم فکر مت کرو حرا محبت ایک طرفہ ہے میں خود کو سنبھال لوں گا۔۔۔ کبھی اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔۔۔اسکے نم لہجے پہ نوفل نے زرا سی گردن موڑے اسے دیکھا

حرا کی التجائیہ نگاہوں میں وہ زیادہ دیر تک نہیں دیکھ سکا اور جلد ہی نظریں چرا گیا۔

محبت ایک طرفہ ہو یا دو طرفہ درد ایک سا دیتی ہے۔۔۔ حرا کے لہجے میں قرب کا صاف واضح تھا جیسے سن کے وہ اسکی جانب مڑتے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے کھڑا ہوا۔

کیا چاہتی ہو تم۔۔۔میں اس شخص کی بہن کو یہاں لے آؤ جس نے تمہاری زندگی برباد کرنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ابر واچکائے گویا ہوا۔

نازلی صرف برحان کی بہن نہیں ہے۔۔۔وہ ہمارے ماموں ممانی کی بیٹی بھی ہے۔۔۔ان ماموں ممانی کی جنہوں نے ہماری ماں کو اور ہمیں اولاد کی طرح رکھا ہے۔

ان والدین کی بیٹی ہے جو بیٹے کی غلطی پہ خود شرمندہ ہو کے معافی مانگنے آئے تھے۔۔۔

رشتوں کو بکھرنے سے بچانے آئے تھے۔۔۔حرا نے پیار سے سمجھایا جب کے نوفل بس خاموشی سے اسکا چہرہ دیکھتا رہا۔

نوفل میں جانتی ہوں تم مجھ سے بہت پیار کرتے ہو۔۔۔ مگر تم بہن کے پیار میں اندھے ہو کے اپنی محبت کو خود اپنے ہاتھوں سے ضائع نا کرو۔۔۔

برحان نے جو کیا سو کیا۔۔ مگر نازلی۔۔اسکا کیا قصور ہے اس سب میں۔۔۔ تمہارا کیا قصور ہے اس سب میں جو تم تکلیف اٹھانے کے لیئے تیار ہو۔۔۔

تم نے آج تک کسی کی سنی نہیں ہے نوفل۔۔۔اور اب بھی میں بس سمجھا ہی سکتی ہوں۔۔ آگر تم اپنی بہن سے بہت پیار کرتے ہو تو مجھے امید ہے کوئی ایسا فیصلہ نہیں کروگے جس سے تمہیں درد ہو، جس سے مجھے تکلیف پہنچے اور میں خود کو تمہاری محبت کا گنہگار سمجھو۔۔۔ حرا دھیرے سے اسکا کندھا تھپتھپاتی نرمی سے کہتی وہاں سے نکل گئی۔

اسکے جاتے ہی نوفل نے دائیاں ہاتھ بالوں میں پھیلا۔۔۔چند منٹ وہیں کھڑے کچھ سوچنے کے بعد وہ کمرے میں چل دیا۔

✿ ✿ ✿۔

مالا آپ یہاں۔۔۔کچھ کام تھا۔۔۔آئلہ کچن میں کھڑی ناشتہ تیار کروا رہی تھی جب مالا کو کچن میں داخل ہوتے دیکھ پیار سے پوچھا۔

جی وہ معصوم کی فیڈر بنانے کے لیئے گرم پانی ختم ہو گیا تھا بس وہی لینے آئی تھی۔۔۔مالا نے ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل آگے کرتے کہا۔

شاہدہ پانی کی بوتل بھر کے دو۔۔۔مالا کے ہاتھ سے بوتل لیتے آئلہ نے ملازمہ کو دی۔

برحان اٹھ گیا۔۔۔ملازمہ کو بوتل دینے کے بعد وہ واپس مالا کی جانب متوجہ ہوئی۔

نہیں۔۔۔اسنے دھیرے سے نظریں چراتے جواب دیا۔

اچھا اب جا کے اسے بھی اٹھا دینا۔۔۔اور آپ بھی اچھے سے تیار ہو جانا۔۔۔ فرج سے دودھ نکالتے اسے بغیر دیکھے کہا

تیار کیوں۔۔۔مالا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

بیٹا آپ ابھی نئی نئی دلہن ہیں۔۔۔نئی نئی شادی ہوئی ہے تیار ہو کے رہا کریں ۔۔۔سجے سنورے۔۔۔یوں سر جھاڑ منہ بھاڑ بیوی شوہر کو بلکل پسند نہیں آتی۔۔۔آئلہ نے اسکا حلیہ ملاحظہ فرماتے پیار سے سمجھایا۔

مالا ڈھیلے ڈھالے سے کرتے پجامے کے ساتھ دوپٹہ لاپرواہی سے ایک کندھے پہ ڈالے بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے میں قید کیئے ہوئے تھی جو لٹک لٹک کے گردن میں آگیا تھا۔۔۔کافی سارے بال کیچر کی قید سے آزاد بے فکری سے ادھر ادھر جھول رہے تھے جس کی اسنے بلکل فروا نہیں تھی۔۔۔آنکھوں کے نیچے کاجل کی لکیریں بنی ہوئی تھی جیسے اسنے ٹھیک سے صاف بھی نہیں کیا تھا۔

آئلہ کے کہنے پہ بس اسنے دھیرے سے جی کہا۔۔۔اب وہ اور کیا کہتی۔۔۔ اسے پتہ تھا چاہے وہ کتنی ہی تیار کیوں نا ہو جائے وہ کبھی پیا من نہیں بھا سکتی تھی۔۔۔کیونکہ پیا کے من میں تو کوئی اور بستا تھا۔

آؤ ہمارے ساتھ۔۔۔اسکے چہرے پہ پھیرلی افسردگی محسوس کرتے آئلہ ملازمہ سے پانی کی بوتل لیتی اسے لیئے کچن سے باہر نکلی۔

بیٹھو۔۔۔ڈائنگ روم میں آتے اسے بیٹھاتے خود بھی اسکے ساتھ ہی کرسی کھینچ کے بیٹھی

ہمم۔۔۔!!!!اب بتاؤ۔۔۔کیا برحان کارویہ آپ کے ساتھ اب بھی ٹھیک نہیں ہوا۔۔۔آئلہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

وہ۔۔۔۔

مالا سچ بولنا۔۔۔اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی آئلہ نے سختی سے تاکید کی۔

وہ کیا بتاتی اسے۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے بتائے؛اس لیئے ڈبڈ بائی نظروں سے ایک نظر اسے دیکھتی نظریں جھکائے اثبات میں سر گئی۔

مالا کا ایک نظر دیکھنا ہی آئلہ کو ساری بات اچھے سے سمجھا گیا تھا۔۔۔اسے شدید افسوس ہوا کے اتنا سمجھانے کے باوجود بھی برحان کا رویہ ٹھیک نہیں ہوا تھا۔

مالا۔۔۔ایک گہرا سانس بھرتے مالا کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے اسنے بڑے پیار سے پکارہ تو مالا نے نم نظریں اٹھائے اسکی جانب دیکھا۔

ہم بہت شرمندہ ہیں آپ سے۔۔۔۔ہمیں سمجھ نہیں آرہا آخر اس لڑکے کو ہو کیا گیا ہے۔۔۔ہمارے اتنا سمجھانے کے باوجود بھی اسکی سمجھ میں پتہ نہیں

کیوں کوئی بات نہیں آرہی۔۔۔آئلہ دکھ سے بولی جب کے مالا خاموش ہی رہی۔

ہمیں سمجھ نہیں آرہا کیسے آپ کو اپنے ہی بیٹے کی حرکتوں پہ تسلی دیں۔۔۔ آئلہ نے افسوس سے گہری سانس بھرتے اسے دیکھا۔

مگر مالا ہنوز خاموش رہی۔۔۔۔۔

بیٹا رشتے جوڑنا بہت آسان ہوتا ہے۔۔۔ مگر انہیں نبھانا بہت مشکل ہے۔۔۔ اپنے ہمسفر کی ہر اچھی بری عادت کے ساتھ رہنا پڑھتا ہے۔۔۔ سہنا پڑھتا ہے۔

اور یہ کام صرف عورت کا نہیں ہے یہ مرد کا بھی کام ہے کے وہ اپنی بیوی کو اچھے سے سمجھے۔۔اسکی ہر اچھی بری عادت جانے پھر اسے ٹھیک کرے۔

مگر دیکھا جائے تو مرد کو عورت صرف اچھی چاہیئے ہوتی ہے۔۔۔بہت کم مرد ایسے ہوتے ہیں جو اپنی بیوی کی غلطی برداشت کر جاتے ہیں ورنا زیادہ طر تو ایک برائی پہ ساری اچھائی بھول جاتے ہیں۔۔

اس لیئے کہتے ہیں گھر ہمیشہ عورت چلاتی ہے۔۔۔اگر وہ چاہیے تو کیا نہیں کر سکتی۔۔۔ایک بگڑے ہوئے مرد کو اپنی محبت اور توجہ سے سدھار سکتی ہے۔۔۔اسکے ہاتھ پہ ہلکا سا دباؤ ڈالتے آئلہ نے نرمی سے سمجھایا تو اسکی بات سمجھتے مالا دھیرے سے مسکرائی۔

اور اگر شوہر کے دل میں کوئی دوسری عورت بستی ہو اور وہ بار بار اپنی محبت کے بچھڑنے کا قصوروار بیوی کو ٹھیرا رہا ہو تو کیا پھر بھی ایک ان چاہی بیوی شوہر کے دل میں جگہ بنا سکتی ہے؟۔۔۔وہ استہزایہ مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے ایسے استفسار کر رہی تھی جیسے خود کا ہی مزاق اڑا رہی ہو۔۔

ایک عورت پتھر دل مرد کا دل بھی موم کرنے کا ہنر رکھتی ہے۔

اور آپ تو برحان کی بیوی ہو۔۔۔جتنا حق آپ کا برحان پہ ہے اتنا کسی کا نہیں ہے۔۔۔

ایک بیوی چاہیئے تو اپنی محبت اور توجہ سے اپنے شوہر کے دل سے دوسری عورت کا خیال نکال سکتی ہے۔

اور پھر میرا بیٹا اتنا بھی برا نہیں ہے۔۔۔بس حالات نے اسے ایسا کر دیا ہے۔۔۔تم اس پہ اپنی توجہ دو۔۔۔اسے اپنے ہونے کا احساس دلاؤ۔۔۔اپنے بیوی ہونے کا حق جتاؤ۔۔۔اسکا ہر کام خود سے کرو۔۔اسے اپنا عادی بنا دو پھر دیکھو کیسے اسکے دل سے پرانی محبت نکلتی ہے۔۔۔آئلہ نے ایک اچھی ماں کی طرح اچھے سے اسے ہر چیز سمجھائی جو مالا کے سمجھ میں بھی آگئی تھی۔

مگر بڑی ماما یہ سب بہت مشکل ہے۔۔میں انکی زندگی میں ایک ان چاہا وجود ہوں۔۔۔اور یہی بات مجھے ان کے کبھی قریب نہیں جانے دیتی۔۔۔کبھی حق جتانے کا موقع نہیں دیتی۔۔۔مالا کی آنکھ سے ایک آنسوں ٹوٹ کے گال پہ پھسلا۔

رونا نہیں ہے مالا۔۔۔ایک عورت بہت مضبوط ہوتی ہے۔۔۔وہ ہر مشکل میدان کو اپنی ذہانت اور پیار سے پار کر سکتی ہے۔۔

آپ یہ نہیں سوچو کے آپ ایک ان چاہا موجود ہو بلکے یہ سوچو کے آپ اسکے نکاح میں ہو اسکی بیوی ہو۔۔۔اور ایک بیوی کا رتبہ کیا ہوتا ہے یہ آپ جانتی ہو۔۔۔اور یہی رتبہ ہمیں برحان کو بھی یاد دلانا ہے جس کے لیئے تھوڑی سی محنت کرنی ہو گی۔۔۔آئلہ نے اسکا آنسوں صاف کرتے کہا تو مالا دھیرے سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

بیٹا ہم برحان کو سمجھا سمجھا کے تھک گئے ہیں۔۔۔ہمیں نہیں لگتا کے اب سمجھانے سے کام چلے گا۔۔۔ہم اس سے مایوس ہو چکے ہیں۔۔۔مگر ہمیں آپ سے بہت امید ہے۔۔ہم جانتے ہیں آپ اسے واپس پہلے جیسا کر دو گی۔۔اسے خود سے محبت کرنے پہ مجبور کر دوں گی۔۔۔اب جو کچھ کرنا ہے آپ نے ہی کرنا ہے۔۔۔آئلہ امید بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔

میں اپنی پوری کوشش کروں گی بڑی ماما۔۔۔اتنے پیار اور خلوص سے سمجھانے پہ مالا اسکا مان، اسکی امید نہیں توڑ سکتی تھی۔

گڈ اب ہم آپ کو روتا ہوا یا اداس نا دیکھیں۔۔۔ ہمیں اپنی پہلے والی ہنستی بولی مالا چاہیئے ہمم۔۔آئلہ محبت سے گویا ہوئی تو وہ ہلکے سے ہنس دی۔

چلو اب جاؤ اچھے سے تیار ہو کے آؤ۔۔۔اور ہاں برحان کو بھی جگا دینا ہمم۔۔۔آئلہ اسے جانے کا کہتی خود بھی اٹھ کے کچن کی جانب بڑھ گئی تو مالا بھی پانی کی بوتل لیتی ڈائنگ روم سے نکل گئی۔

✿ ✿ ✿

کمرے میں آ کے مالا نے سب سے پہلے معصومہ کو فیڈر پلائی۔۔۔پھر اسکے کپڑے چینج کر کے خود بھی اپنے کپڑے لیتی تیار ہونے چل دی۔

دس پندرہ منٹ بعد پرپل لائٹ سے کام کی قمیض شلوار زین تن کیئے۔۔۔
ہلکی پھلکی سی جیولری کے ساتھ میک اپ کے نام پہ لائٹ سی پنک لب اسٹک لگائے، بالوں کا اچھے سے جوڑا بناتی وہ ایک دم تیار کھڑی شیشے میں ایک آخری نظر خود کو دیکھتی بیڈ کی جانب بڑھی۔

بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کے اچھے سے دونوں کندھوں پہ ڈالتے اسنے معصومہ کو گود میں اٹھایا اور پھر گھوم کے برحان کی سائڈ آئی۔

برحان کے سرہانے کھڑے ہو کے اسنے اوندھے منہ سوئے برحان کو اضطراب سے دیکھا۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ اسے کیسے اٹھائے۔۔۔اسے ایک عجیب سی ہچکچاہٹ ہو رہی تھی۔

رات کو بھی وہ تھوڑی دیر رو کے اپنا دل ہلکا کرنے کے بعد کپڑے چینج کر کے معصومہ کو حصار میں لیئے سو گئی تھی۔۔۔اسنے تو وہ منہ دیکھائی کا سیٹ بھی ایسے ہی الماری میں رکھ دیا تھا ایک نظر اسے کھول کے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔رات اسکا دل کافی بھاری ہو رہا تھا اس لیئے وہ معصومہ کو اپنی آغوش میں لے کے تھوڑا پر سکون ہوتے ہوئی تھی۔۔۔برحان کب کمرے میں آیا اسے بلکل پتہ نہیں چلا تا۔۔

اور اب رات والے واقعے کے بعد اسکا بلکل دل نہیں کر رہا تھا کے وہ برحان سے بات بھی کرے۔۔۔یا اسے اپنی شکل بھی دیکھائے۔۔۔

وہ اب بھی اسے اٹھائے بغیر جانے کا سوچ رہی تھی مگر پھر اسے آئلہ کی باتیں یاد آئیں جنہوں نے اسے جانے سے روکا۔

سنیں۔۔۔ہمت کرتے اسے پکارہ مگر اسکی پکار کا اس پہ کوئی اثر نہیں ہوا۔۔

سنیں اٹھ جائیں۔۔۔اسنے اس بار تھورا تیز پکارہ مگر شاید وہ گہری نیند میں تھا اس لیئے اس بار بھی اسکی پکار کا اثر نہیں ہوا۔

اسے اٹھتے نا دیکھ مالا نے ایک گہرا سانس بھرتے اپنے اندر کافی ساری ہمت جما کی اور پھر زور سے اسکا کندھا ہلایا جس پہ برحان برا سا منہ بناتے سیدھا ہوا۔

کیا ہے کیوں میری نیند خراب کر رہی ہو۔۔۔مندی مندی آنکھیں گھولتے تیخے لہجے میں استفسار کیا۔

بڑی ماما نے کہا ہے آپ کو اٹھا دوں ناشتے کے لیئے۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

تمہیں زحمت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔اور آئندہ خبر دار جو مجھے اٹھایا تو سمجھیں۔۔۔ برحان نے برہمی سے کہا۔

مجھے کیوں ضروری نہیں تھی۔۔۔بیوی ہوں آپکی میں نہیں اٹھاؤں گی تو کیا ملازمہ آ کے اٹھائے گی۔۔۔وہ بیوی لفظ پہ زور دیتی اچھے سے جتا کے طنزیہ بولی تو اسکی چلتی ہوئی زبان پہ برحان نے سرخ آنکھیں پوری کھولے اسے گھورا۔

ایک پل کے لیئے تو اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کے مالا ڈر گئی مگر اسے اب ڈر سے نہیں ہمت سے کام لینا تھا اس لیئے بغیر چہرے پہ کوئی بھی تاثر لائے باہر جانے کے لیئے پلٹ گئی۔

اپنی زبان کو لگام دو۔۔۔بہت چل رہی ہے آج کل۔۔۔اسے جاتے دیکھ برحان دانت پیسے اسکی پشت کو دیکھ غرایا۔

آپ کے کپڑے نکال دیئے ہیں فریش ہو کے باہر آجائے گا۔۔۔اسکی بات نظروں انداز کر اپنی بات کہتی دھک دھک کرتے دل کے ساتھ تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔

پیچھے اسکے بدلے تیور دیکھتے برحان لب بھینچ کے رہ گیا۔

✿ ✿ ✿

سب ڈائنگ ٹیبل پہ جما پر سکون ماحول میں ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہے تھے۔

سب ناشتے میں مگن تھے جب عشال کو اٹھ کے جاتا دیکھ ایمل نے اسے پکارہ۔

عشال کہاں جا رہی ہو۔۔۔بیٹھ کے ٹھیک سے ناشتہ کرو۔۔۔ تھوڑا سا کھا کے ہی اسے بیگ کندھے پہ ڈالتے دیکھ ایمل نے تھوڑا سختی سے کہا۔

میں آفس میں کھالوں گی مما۔۔۔ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔وہ عجلت میں بولی۔

عشال تھوڑی دیر بعد چلی جانا۔۔۔ناشتے کے بعد مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ جزلان نے زرا سنجیدگی سے کہا۔

عشال نے اپنے باپ کو دیکھا جو اپنے ناشتے میں مصروف تھا۔۔۔وہ جانتی تھی کے ضروری بات کیا ہو گی۔۔۔اس لیئے اسنے ایک گہرا سانس لیتے خود کو اپنی بات کہنے کے لیئے تیار کیا۔

پاپا میں شادی کے لیئے تیار ہوں۔۔۔آپ جس سے چاہے، جب چاہے میری شادی کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔عشال نے یہ بات کس دل سے کہی تھی یہ بس وہی جانتی تھی یا اسکا اللہ۔

وہ پوری رات ہی اس بارے میں سوچتی رہی تھی۔۔۔اسکا دل بلکل راضی نہیں ہو رہا تھا شادی کرنے کے لیئے۔۔۔ مگر دماغ بار بار ایک ہی بات کہہ رہا تھا آ گر برحان کو بھولنا ہے تو اپنی زندگی میں آگے بڑھنا پڑے گا۔

PDI ❤ LRI اور اس دل اور دماغ کی جنگ میں دماغ جیت گیا تھا۔

عشال کی بات سنتے جزلان اور ایمل دونوں نے ایک ساتھ بے یقینی سے سر اٹھائے اسے دیکھا۔

کیا کہا آپ نے۔۔۔ جزلان نے بے یقینی سے پوچھا

میں شادی کے لیئے تیار ہوں پاپا۔۔۔درد چھپانے کے لیئے بڑی سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے کہا تو ایمل اور جزلان کی خوشی کی انتہا نا رہی۔

جب کے یہی حال باقی سب کا بھی تھا۔۔۔سب ہی عشال کی شادی انجوائے کرنا چاہتے تھے مگر وہ مان ہی نہیں رہی تھی اور اب جب مان گئی تھی تو سب ہی کو بے حد خوشی ہوئی تھی۔

سچ میں آپ راضی ہو۔۔۔جزلان نے ایک بار پھر یقین دھانی چاہی۔

جی پاپا۔۔۔اسنے دھیرے سے مسکرا کے اپنی بات کا یقین دلایا۔

یہ آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے بیٹا۔۔۔رائد نے پیار سے کہا تو وہ بس مسکرادی۔

واؤعشال آپی کی شادی ہو گی۔۔۔ہم سب مل کے حویلی میں خوب ہنگامہ کریں گے۔۔۔نازلی اکسائٹڈ کوئی۔

بلکل، ہم لوگ مل کے بھنگڑے ڈالیں گے۔۔۔زید نے بھی اسکا ساتھ دیا۔

میں چلتی ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ان سب کے خوشی سے چمکتے چہرے دیکھتی وہ ڈائنگ روم سے باہر نکل گئی۔

افسردہ دل کو سمبھالتی وہ اپنے آفس چلی گئی پیچھے سب اسکی شادی کی پلینگ میں لگ گئے۔

جب کے جزلان تو اپنا ناشتہ چھوڑ عشال کے لیئے آئے رشتوں میں سے اچھے اچھے رشتوں کے بارے میں رائد سے ڈسکس کرنے لگا

✿ ✿ ✿

دن تیزی سے گزر رہے تھے۔۔۔آج عشال کو لڑکے والے دیکھنے آرہے تھے جنہیں رائد نے بلایا تھا۔

جزلان عشال کی شادی اپنے دوست کے بیٹے عمران سے کرنا چاہتا تھا مگر جب رائد اور برحان نے اسکی چھان بین کروائی تو پتہ چلا وہ لڑکا پہلے سے ہی کئی لڑکیوں کے ساتھ ملوث ہے

وہ باہر سے پڑھ کے آیا تھا اور وہاں اس نے ایک شادی بھی کی تھی جیسے باپ کے دھمکانے پہ وہ طلاق دے کے پاکستان آگیا تھا۔

یہ سب جاننے کے بعد جزلان کو دکھ ہوا تھا کے اسکے دوست نے بھی اسے سچائی نہیں بتائے تھی۔۔۔بلکے وہ لوگ دھوکے سے اپنے بیٹے کی شادی عشال سے کروانا چاہتے تھے۔

اپنے دوست کے دھوکے کے بعد جزلان کا تو ہر ایک سے اعتبار اٹھ گیا تھا۔۔۔عشال کے لیئے اور بھی بہت سے رشتے آرہے تھے مگر جزلان کسی بھی رشتے سے مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔۔

یہی وجہ تھی کے حال ہی میں عشال کے لیئے آئے ایک پرپوزل کو رائد نے خود او کے کرتے حویلی بلا لیا تھا۔

آج لڑکے والے آرہے تھے جس کی تیاریاں صبح سے ہی ہونا شروع ہو گئیں تھیں۔

شام کے چھ بج رہے تھے جب آئلہ اور نازلی لان میں بیٹھی مہمانوں کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں تبھی انہیں باہر سے گاڑی کے ہورن کی آواز سنائی دی۔

لگتا ہے مہمان آ گئے۔۔۔نازلی چہکتی ہوئی فورن کھڑی ہوئی۔

ہمیں مہمان بنا دیا۔۔۔نوال ہال میں داخل ہوتی اسکی بات سن کے بولی۔

ارے پھوپھو آپ۔۔۔آپ بلکل ٹھیک وقت پہ آئی ہیں۔۔۔نازلی آگے بڑھ کے نوال کے گلے لگی۔

اچھاوہ کیسے۔۔۔نازسے ملنے کے بعد نوال آئلہ سے ہاتھ ملاتی اسکے ساتھ والے صوفے پہ بیٹھ گئی۔

تھوڑی دیر میں عشال آپی کو دیکھنے لڑکے والے آنے والے ہیں۔۔اور اگر دونوں فیملیز کو ایک دوسرے کی فیملی سمجھ آگئی تو بات پکی بھی ہو سکتی ہے یا شاید شادی کی تاریخ ہی رکھ دیں۔۔۔نازلی اکسائٹڈ ہوتے آگے کی پوری پلینگ خود ہی کرنے لگی۔

ارے واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ہال میں داخل ہوتے حسام نے کہا تو آئلہ نے تھوڑا سا دوپٹہ چہرے کے آگے کیا جس پہ وہ سلام کرتے وہیں صوفے پہ اس طرح بیٹھا کے آئلہ سے اسکا پردہ ہو جائے

ہمم پھر تو ناز بلکل ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔۔ہم لوگ واقع وقت پہ آئے ہیں۔۔۔نوال آنکھیں گھماتی شرارت سے بولی۔

ویسے سب ہیں کہاں۔۔۔ہال میں صرف ان دونوں کو ہی دیکھا اسنے باقی سب کا پوچھا۔

چچی کچن میں ہیں، عشال آپی اپنے کمرے میں ہیں، مالا کے پیپرز شروع ہو گئے ہیں تو وہ اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھائی کر رہی ہے، برحان بھائی آفس میں ہیں، بابا اور چاچو چاچو کے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں، زید کا پتہ نہیں وہ کہاں ہے، دادی اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہیں اور ماما اور ہم یہاں بیٹھے مہمانوں کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔نازلی ایک ہی سانس میں بغیر رکے تفصیل سے بولی تو اسکے انداز پہ سب مسکرا دیئے۔

ہماری بیٹی نے بلکل ٹھیک سے ایک ایک کا بتایا ہے واہ بھئی۔۔۔حسام نے داد دی جسے نازلی نے ہلکے سے سر کو خم دیتے وصول کی۔

اچھا ناز جاؤ بھائی کو بلا لاؤ ہمیں ان سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔نوال نے کہا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی مگر پھر جاتے جاتے رک کے واپس نوال کی جانب مڑی۔

پھوپھو کہیں آپ بابا سے جائیداد میں حصہ تو مانگنے نہیں آئیں۔۔۔ناز دونوں آنکھیں پھیلائے تفتیشی انداز میں گویا ہوئی۔

ناز۔۔۔اسکی بات پہ آئلہ نے اسے آنکھیں دیکھاتے سختی سے پکارہ۔

ہاہاہاہا۔۔۔ہم تومزاق کررہے ہیں۔۔۔برا نہیں مانے گا پھوپھو۔۔۔نازلی نے قہقہہ لگاتے اپنی بات کلیئر کی۔

میں برا کیوں مانوں گی۔۔۔بلکے آپ بلکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔میں واقع بھائی سے انکی جائیداد میں سے سب سے قیمتی حصہ مانگنے آئی ہوں۔۔۔نوال پیار سے تجسس پھیلاتے لہجے میں بولی توآئلہ اور نازلی نے ایک ساتھ نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

کیا مطلب۔۔۔آئلہ نے متجسس ہوتے پوچھ ہی لیا۔

تھوڑی دیر میں سب پتہ چل جائے گا۔۔۔جاؤ ناز بھائی کو بلا کے لاؤ۔۔۔نوال مسکرا کے پہلی بات اطمینان سے آئلہ سے کہتی بعد میں نازلی کو بولی تو وہ جلدی سے جی کہتی جزلان کے کمرے کی جانب بھاگی۔

بھابھی آنٹی کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔بغیر ائلہ کو دیکھے حسام نے اسے مخاطب کیا۔

بس ٹھیک ہی ہیں۔۔۔آپ تو جانتے ہیں اس عمر میں ایک کے بعد ایک بیماری آتی ہی رہتی ہے۔۔۔بس انکے ساتھ بھی یہی ہے۔۔۔ہم تو بس دعا کرتے ہیں اللہ انہیں صحت یاب رکھے۔۔۔آئلہ دھیرے سے بولی۔

نور بیگم کی آج کل طبیعت بلکل ٹھیک نہیں رہتی تھی۔۔۔بڑھاپے کی وجہ سے انہیں کم دیکھنے لگا تھا۔۔۔کمزوری بڑھنے کی سبب وہ چل پھر نہیں سکتیں تھیں۔۔۔انکا زیادہ طر وقت اپنے کمرے میں گزرتا تھا۔۔۔صرف ان کے لیئے ایک ملازمہ بھی رکھی ہوئی تھی جو صرف نور بیگم کی دیکھ بھال کرتی تھی۔۔۔رات کو انکے ساتھ ہی سوتی تھی۔۔۔

گھر کا ہر فرد جتنا ہو سکے انکے ساتھ وقت گزارنے کی کوشش کرتے تھے تا کہ انکی طبیعت ٹھیک ہو جائے مگر وقت کے ساتھ ساتھ انکی طبیعت میں اور بگاڑ آتے جا رہے تھے جنہوں نے انہیں ہر چیز سے بے نیاز کرتے صرف کمرے تک ہی محدود کر دیا تھا۔

وہ لوگ باتوں میں لگے ہوئے تھے جب جزلان رائد اور نازلی ایک ساتھ ہال میں داخل ہوئے۔

کیسے ہیں بھائی۔۔۔نوال نے اپنے دونوں بھائیوں کو دیکھتے محبت سے پوچھا۔

ہم ٹھیک ہیں تم سناؤ تم کیسی ہو اور بچوں کو ساتھ نہیں لائیں۔۔۔رائد نے پیار سے پوچھا۔اور ساتھ ہی اسکے سر پہ ہاتھ رکھا جس کے بعد جزلان نے بھی اسکے سر پہ ہاتھ رکھا۔

رائد اور جزلان باری باری حسام سے ملے اور اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔

بچوں کو ساتھ پھر کبھی لاؤں گی لیکن ابھی تو رائد بھائی میں آپ سے آپ کی جائیداد کا سب سے قیمتی حصہ مانگنے آئی ہوں۔۔۔نوال نے مسکرا کے بات کا آغاز کیا تو سب نے ایک دوسرے کی طرح نا سمجھی سے دیکھا۔

میں کچھ سمجھا نہیں۔۔۔۔رائد نے الجھ کے باری باری حسام اور نوال کو دیکھا۔

نازلیِ ادھر میرے پاس آ کے بیٹھو۔۔۔نوال نے نازلی کو اپنے پاس بلایا جو فورن اسکے پاس آ کے بیٹھ گئی۔۔۔آخر تجسس جو تھا کہ پھوپھو مانگنے کیا والی تھیں اسکے بابا سے۔۔

بھائی بھابھی مجھے آپ لوگوں کی سب سے محبوب چیز چاہیئے، مجھے اپنے نوفل کے لیئے ناز چاہیئے۔۔۔نوال خوشدلی سے نازلی کی تھوڑی انگلی اور انگوٹھے سے تھامتی پیار سے اسے دیکھ کے بولی تو نازلی کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں۔

جب کے دوسری جانب نوال کی بات سنتے رائد اور آئلہ نے خوشی کے تاثرات چہرے پہ سمجھائے ایک دوسرے کو دیکھا۔

ارے واہ اس بات پہ تو منہ میٹھا کرنا بنتا ہے۔۔۔ایمل جو ابھی کچن سے آئی تھی نوال کی بات سن کے خوشی سے بولی۔

منہ بھی میٹھا کرلیں گے پہلے ہم اپنی بیٹی سے تو پوچھ لیں کے اسے ہمارا بیٹا قبول ہے!!؟۔۔۔نوال ایمل سے کہتی نازلی کی جانب متوجہ ہوئی

ناز آپ بنوں گی میری بیٹی۔۔۔ہمارے گھر میں آ کے ہمارا گھر خوشیوں سے بھر و گی۔۔۔نوال نے پیار سے استفسار کیا۔

پھوپھو کیا آپ واقعی ہمیں اپنے سڑے ہوئے بیٹے کے ساتھ باندھنا چاہتی ہیں۔۔۔نازلی صدمے کی کیفیت میں بولی۔۔۔تو نوال نے اپنی مسکراہٹ دبائی

نازبری بات۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہو آپ۔۔۔آئلہ نے سختی سے ٹوکا۔

بابا۔۔۔ماں کے ٹوکنے پہ اسنے رونے والی شکل بنائے رائذ کو دیکھا۔

کوئی مسئلہ ہے بیٹا تو آپ کھل کے کہہ سکتی ہو۔۔۔رائذ نے اسے اپنی بات کہنے کا موقع دیا۔

ہاں نازبو لو بیٹا کیا شکایت ہے میرے بیٹے سے۔۔۔حسام نے بھی اسکی رائے جاننی چاہی۔

کوئی ایک ہوں تو بتاؤں نا۔۔۔نازلی منہ بنائے بولی۔

جتنی بھی ہیں ساری بتادو۔۔۔نوال نے تحمل سے کہا۔

پھوپھو برا نہیں مانے گا مگر آپ کا بیٹا ایک سڑے ہوئے سیریس انسان ہیں۔۔۔زیادہ بولتے ہی نہیں ہیں۔۔۔ایک دم خاموش اور سنجیدگی اور ہم، ہم کتنا بولتے ہیں۔۔۔وہ ایک دم سیریس ہوتے ہیں تو ہم کس سے باتیں کیا کریں گے۔۔۔

اور چلو ایک بار ہم ان سیریس انسان کے ساتھ کسی طرح گزارا کر بھی لیں مگر وہ جب بولتے ہیں اور بات بات پہ عورتوں کی طرح طنز طعنے مارتے ہیں یہ ہم بلکل برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔نازلی منہ پھلائے نوفل کی شان میں قصیدے پڑھ رہی تھی اور وہ سب چہرے پہ گہری مسکراہٹ لیئے اسکی باتوں کو انجوائے کر رہے تھے۔

اورا گر وہ یہ ساری حرکتیں چھوڑ دے تو۔۔۔تو پھر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا نا۔۔۔نوال نے پیار سے پوچھا۔

نہیں۔۔۔وہ سر جھکائے دھیمے سے بولی تو نوال نے اسکا ماتھا چوما

چلیں بھائی میری بیٹی نے تو ہاں کر دی ہے اب آپکی اور بھابھی کی باری ہے ۔۔۔وہ اب رائد اور آئلہ کی جانب متوجہ ہوئی۔

نوال ناز تمہاری ہی بیٹی ہے جب دل کرے اسے آ کے لے جاؤ۔۔۔آج سے یہ تمہاری امانت ہے ہمارے پاس۔۔۔رائد نے خوش دلی سے کہا تو سب کے چہرے کھل اٹھے۔

سب کو بہت بہت مبارک ہو۔۔۔حسام اٹھ کے باری باری رائد اور جزلان سے گلے ملا۔

بھائی بھابھی آج سے نازلی میرے نوفل کی امانت ہوئی۔۔۔بیگ سے انگوٹھی نکال کے نازلی کی انگلی میں پہناتے گویا ہوئی۔

آپ کی نوفل سے جو بھی شکایت ہیں مجھے پورا یقین ہے وہ شادی کے بعد بلکل دور ہو جائیں گی۔۔۔نوال نے اسکا گال ہلکے سے تھپتھپایا تو وہ مسکراتی سر جھکا گئی۔

اپنی انگلی میں چمکتی ڈائمنڈ رنگ کو مسکراتی نظروں سے دیکھتی نازلی اٹھ کے تیزی سے اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

اسکایوں اٹھ کے شرما کے بھاگنا وہاں موجود سب کو قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گیا۔

کوئی گلا نہیں، شکوہ نہیں۔۔۔بغیر ماضی کو بیچ میں لائے وہ لوگ خوش دلی سے نئے رشتے بنا رہے تھے جس سے تعلق اور مضبوط ہو رہا تھا۔

✿ ✿ ✿۔

آپی۔۔۔مالا عشال کو پکارتی ہوئی اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔

ہمم۔۔۔عشال جو شیشے کے سامنے بیٹھی ہلکا پھلکا سا تیار ہو رہی تھیں اسکی پکار پہ شیشے میں سے ہی اسکی جانب دیکھا۔

لڑکے والے آج نہیں آرہے۔۔۔ان کے گھر میں کوئی ایمرجنسی ہو گئی ہے جس وجہ سے انہوں نے آج آنے سے منا کر دیا ہے۔۔۔اب وہ لوگ کل آئیں گے۔۔۔اسکے پیچھے کھڑے ہوتے مالا نے تفصیل سے بتایا۔۔۔تو عشال کا دل بے ساختہ تیزی سے دھڑکا۔

اوا چھا۔۔۔۔

اچھا ہے تم نے ٹھیک وقت پہ آ کے بتا دیا۔۔۔میں زیادہ تیار نہیں ہوئی ابھی۔۔۔دل کی دھڑکن کو سنبھالتے وہ پر سکون انداز میں کہتی ہاتھوں میں پہنے بر سلیٹ اتارنے لگی۔

آپی آپ تیار ہی کتنا ہوئی ہیں ابھی صرف آپ نے لب اسٹک لگائی ہے بس۔۔۔مالا اسکے سادہ سے حلیہ کو دیکھ کے بولی۔۔۔جو مہرون سادہ سے

قمیض شلوار زیب تن لیئے کانو میں چھوٹی چھوٹی بالیاں پہلے ایک ہاتھ میں برسلیٹ پہنے کو تیار ہونا کہہ رہی تھی۔

ہمم۔۔۔یہ بات بھی ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔وہ ہلکے سے سر جھٹکتی ہنس کے بولی۔

آپ سادگی میں ہی اتنی پیاری لگتی ہیں کے آپ کو کسی میک اپ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔مالا اسکی گردن میں بازوں کا ہار ڈالے پیار سے بولی۔

آخر بہن کس کی ہوں۔۔۔عشال نے اسکے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھتے شیشے میں نظر آتے اپنے اور اسکے عکس کو دیکھا۔

میری۔۔۔مالا کھلکھا کے بولی۔

اللہ تمہاری ہنسی مسکراہٹ ہمیشہ قائم ودائم رکھے۔۔۔عشال نے دل سے دعا دی جس پہ مالا ہلکی سی مسکان کے ساتھ آمین کہتی پیچھے ہوئی۔

یہ نیچے سے کس کی آوازیں آرہی ہیں۔۔۔کمرے کا دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے باہر سے باتوں کی آوازیں سن کے عشال نے پوچھا۔

ارے ہاں میں تو بتانا ہی بھول گئی۔۔۔مالا نے اپنا ہاتھ تھامے پہ ہاتھ مارا۔

پھوپھو اور پھوپھا آئے ہیں۔۔۔نازلی کا رشتہ نوفل بھائی کے لیئے لے کے۔۔۔مالا نے خوشی سے بتایا۔

تو پھر بڑے پاپا اور بڑی ماما نے کیا جواب دیا۔۔۔لب اسٹک کو ٹیشو سے ہٹاتے استفسار کیا۔

اس سے پہلے مالا کوئی جواب دیتی نازلی مالا کو پکارتی کمرے میں داخل ہوئی۔

مالا تمہیں یہاں آپی کو بلانے بھیجا تھا مگر تم خود یہاں آ کے سو گئیں۔۔۔نازلی تیخی نظروں سے اسے گھورتی طنزیہ بولی تو ایک بار پھر مالا نے اپنا ماتھا پیٹھا۔

ایمل نے اسے لڑکے والوں کے نا آنے کی خبر دینے اور عشال کو ساتھ نیچے لانے کا کہا تھا مگر وہ باتوں میں دوسری بات تو بتانا ہی بھول گئی تھی۔

سوری یار میں بھول گئی۔۔۔مالا نے شرمندہ ہوتے معذرت کی۔

ایک تو تمہاری یاداشت پتہ نہیں کہاں جارہی ہے۔۔۔لگتا ہے بھیو کو اپنے دماغ میں بیٹھالیا ہے تبھی ہر چیز بھول رہی ہو۔۔۔نازلی شرارت سے اسے چھیڑنے کی غرض سے بولی تو مالا نے ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹکا۔

اسکی چھوڑو تم بتاؤ۔۔۔کیا جواب دیا بڑے پاپا اور بڑی ماما نے پھوپھو کو۔۔۔عشال نے نازلی کو چھیڑا تو اسکے لبوں پہ بڑی ہی خوبصورت مسکراہٹ دوڑ گئی۔

آپ خود ہی سمجھ جائیں۔۔۔نازلی اپنا ہاتھ اسکے آگے کیئے کندھے اچکا کے بولی

اسکے ہاتھ میں رنگ دیکھ عشال نے خوشی سے اسکی جانب دیکھا تو وہ شرماتے ہوئے چہرہ پھیر گئی۔

اوہو بڑی شرم آرہی ہے۔۔۔اسکو بلش کرتا دیکھ مالا نے اسے کونی مارتی۔

لو بھئی ہم کیوں شرمائیں گے بھلا۔۔۔اسنے لاپرواہی سے اسکی بات کی نفی کی۔

مگر ان دونوں کے چہروں پہ معنی خیز مسکراہٹ دیکھ نازلی کو اپنا وہاں کھڑا رہنا مشکل لگا۔

چچی نیچے بلا رہی ہیں آجائیں آپ دونوں۔۔۔وہ جلدی سے کہتی اگلے ہی پل اپنا شرخ چہرہ لیئے وہاں سے غائب ہوئی تو اسکے جاتے ہی مالا اور عشال ہنس دیں۔

✿ ✿ ✿

ماما کیا ہوا۔۔۔کیا کہا ماموں ممانی نے۔۔۔۔جیسے ہی حرا کو نوال اور حسام کے حویلی واپس آنے کی خبر ملی وہ ویسے ہی دوڑی چلی آئی تھی۔

کہنا کیا ہے۔۔میں تو پہلے ہی جانتی تھی میرے بھائی مجھے کبھی انکار نہیں کریں گے۔۔۔نوال مسکرا کے بولی تو حرا کا چہرہ کھل اٹھا۔

مطلب رشتہ پکاہ۔۔۔حرا نے خوشی اور حیرت کے ملے جلے ثاترات سجائے نوال کو دیکھا جو بیڈ پہ بیٹھی چوڑیاں اتار رہی تھی۔

ہاں۔۔۔

نوال کے منہ سے ہاں سنے کی دیر دی کے حرا کے چہرے پہ رونق بکھر گئی۔

اسے دل سے خوشی ہوئی تھی کے اسکے بھائی کی محبت تو پوری ہونے جا رہی تھی۔

نازآرام سے مان گئی۔۔۔اسنے متجسس ہوتے پوچھا۔۔۔جانتی جو تھی کہ ناز کی کبھی بھی نوفل سے بنی نہیں تھی۔

تمہارے بھائی کے ایسے کام ہیں کے کوئی آرام سے ہاں کر دے۔۔۔نازلی کی بات یاد کرتے نوال دھیرے سے سر جھکا کے مسکرائی۔

یہ تو آپ سہی کہہ رہی ہیں مگر اسنے کیا کہا۔۔۔ حرا صوفے پہ دونوں پاؤں فولڈ کر کے بیٹھتی مزے سے پوچھنے لگی۔

میں بتاتا ہوں۔۔۔واشروم سے نکلتے حسام نے مزے سے کہا اور خود بھی حرا کے پاس جا کے صوفے پہ بیٹھتا شروع سے لے کر آخر تک نازلی کی پوری بات دھرا دی۔

ہاہاہا اب مزا آئے گا نانو فل کو۔۔۔ہمارے ساتھ بہت سنجیدہ بنتا ہے۔۔۔آ جائے ناز پھر دیکھیں نوفل کا کیا حال ہوتا ہے۔۔۔آنے والے وقت کا سوچتے حرا نے قہقہہ لگایا

اچھا ایک اور بات۔۔۔آپ لوگوں نے نوفل کو یہی کہنا ہے کہ نازلی نے انکار کر دیا ہے۔۔۔اوکے۔۔۔اسنے نوال اور حسام کو دیکھتے کہا۔

مگر کیوں۔۔۔الماری سے کپڑے نکالتی نوال نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

میں نے آپ لوگوں کو بتایا تھا نوفل اپنے پیار کو بلاوجہ قربان کرنے چلا تھا۔۔۔جب اسے ہم یہ بتائیں گے کک نازلی نے انکار کر دیا ہے پھر دیکھیں کیسے طلملا جاتا ہے۔۔۔پھر اسے اچھے سے قدر آئے گی محبت کی۔۔۔جوش سے کہتے کہتے حرا کی آواز آخر میں ہلکی ہوتی چلی گئی جو حسام اور نوال دونوں نے محسوس کیا تھا۔

نازلی سے شادی کا نوفل نے خود حسام اور نوال سے کہا تھا مگر باقی باتیں آج نازلی کے گھر جانے سے پہلے حرا نے انہیں بتائیں تھیں جو انہیں بلکل پسند نہیں آئیں تھیں۔

ٹھیک ہے جیسا آپ کہو گی ویسا ہی ہم کریں گے۔۔۔اتنے دنوں بعد حرا کو واپس پہلے کی طرح نارمل ہوتے دیکھ حسام نے فورن اسکی بات مانی جس پہ وہ مسکراتی ہوئی خوشی سے حسام کے گلے گئی۔

میں اسے بلا کے آتی ہوں۔۔۔حسام سے الگ ہوتے وہ فورن باہر بھاگی۔

اللہ میری بیٹی کے نصیب میں ڈھیروں خوشیاں لکھے۔۔۔اسکے باہر جاتے ہی اپنی نم آنکھیں صاف کرتے نوال نے دعا دی

ادھر آؤ۔۔۔حسام نے اسے اپنے پاس بلایا تو وہ خاموشی سے اسکے پاس آ کے بیٹھ گئی۔

اللہ ہماری بیٹی کا نصیب بہت اچھا کرے گا۔۔۔وہ ہمیشہ ایسی ہی ہنستی مسکراتی رہے گی۔۔۔ہمم۔۔اسکے گرد بازوں کا حصار بناتے اسے اپنے ساتھ لگائے پیار سے بولا تو وہ دھیرے سے سر ہلا گئی۔

جلدی آؤ۔۔۔باہر سے حرا کی آواز آئی تو نوال سیدھی ہو کے بیٹھی۔

آپ لوگوں نے مجھے بلایا۔۔۔نوفل کمرے میں داخل ہوتے اپنے ماں باپ کو دیکھ کے بولا۔

ہاں بیٹھو بیٹا۔۔۔نوال نے سنجیدگی سے اسے بیٹھنے کا کہا تو وہ اپنے ساتھ کھڑی حرا کو ایک نظر دیکھتا حسام اور نوال کے سامنے والے صوفے پہ جا کے بیٹھ گیا۔

دیکھو بیٹا جو بات میں بتا رہی ہوں وہ زرا تحمل سے سنا۔۔۔نوال نے اپنی سنجیدگی قائم دیکھتے اسکے اندر تجسس بھرا۔

ایسی کیا بات ہے۔۔۔اپنے ماں باپ اور بہن کے چہرے پہ چھائی سنجیدگی نوفل کو فکر مندی کر رہی تھی۔

آج ہم تمہارے ماموں کے پاس تمہارا رشتہ نازلی کے لیئے لیکے گئے تھے تو۔۔۔نوال نے کہتے کہتے جان بوجھ کے بات بیچ میں ہی چھوڑی۔

تو کیا ماموں نے انکار کر دیا۔۔۔نوفل کا دل ڈر کے مارے زور سے دھڑکا۔

نہیں!!!!انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔حسام نے سیریس انداز میں کہا تو نوفل کو کچھ سکون ہوا۔

تو پھر آخر بات کیا ہے۔۔۔اسنے الجھ کے ان دونوں کو دیکھا تو دونوں نے ہی اسکے پریشان چہرے کو دیکھتے اپنی امڑتی مسکراہٹ روکی۔

جب کے یہی حال حرا کا بھی تھا جو صوفے کے پیچھے کھڑی نوفل کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتی اپنی ہنسی قابو کر رہی تھی۔

نازلی نے انکار کر دیا۔۔۔نوال کے لفظ تھے یا بم جو نوفل کو اپنے دل پہ گرتے محسوس ہوئے۔

ک۔۔۔کیا مطلب انکار کر دیا۔۔آپ لوگوں نے پوچھا نہیں کے کیوں وہ بلاوجہ انکار کر رہی ہے۔۔۔نوفل بے چینی سے گویا ہوا۔

وہ کہہ رہی ہے کے تم جیسے سڑے ہوئے سیریس بندے سے وہ شادی نہیں کر سکتی جو بات بات پہ عورتوں کی طرح طنز کرتا اور طعنے مارتا ہے۔۔۔حرا نے بڑے آرام سے کہا۔

حرا کی بات سنتے نوفل نے غصے سے مٹھیاں بھیچیں۔۔۔اسکا دل کر رہا تھا ابھی نازلی اسکے سامنے ہو تو وہ اچھے سے اسے بتائے۔۔۔جو اسکی محبت کو انکار کر چکی تھی۔

اسکے چہرے پہ غصے کی رمق ریکھ حرا پھر سے گویا ہوئی۔

چلو اچھا ہے نازنے خود ہی منا کر دیا۔۔۔کیوں نوفل تم بھی تو یہی چاہتے تھے نا۔۔۔حرا نے استہزا نظروں سے اسکی جانب دیکھا تو وہ لب بھیج گیا۔

ماموں ممانی نے اسے سمجھایا نہیں۔۔۔اسنے ضبط سے پوچھا۔

سب نے سمجھایا تھا مگر وہ نہیں مانی۔۔۔ ہلکے سے نفی میں سر ہلاتے نوال نے گویا افسوس کا اظہار کیا۔

بس یہیں نوفل کی بس ہو گئی تھی وہ ایک جھٹکے سے اٹھتا بغیر کچھ کہے سیدھے کمرے سے نکل گیا۔

اسکے کمرے سے نکلنے کے ایک منٹ بعد ہی کمرے میں ان تینوں کے قہقہے گونج اٹھے۔۔۔ وہ تو اچھا تھا جاتے ہوئے نوفل دروازہ بند کر کے گیا تھا ورنا انکے قہقوں کی تیز آوازیں باہر تک جانی تھیں۔

یہ اچھا نہیں کیا ہم لوگوں نے میرے بیٹے کے ساتھ۔۔۔ فل مزہ لینے کے بعد نوال کو اب افسوس ہو رہا تھا۔

اوہو مما۔۔۔کچھ دن رہنے دیں اسے ایسے ہی مجنوؤں کی طرح، ساری عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔۔جو یہ محبت کو بھلانا آسان سمجھ رہا تھا نا اب اچھے سے پتہ چل جائے گا کے محبت بھلائے نہیں بھولتی۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔حرا کہتے کہتے آخر میں زور سے ہنسی مگر اسکی ہنسی میں ایسا کچھ تھا جو حسام اور نوال کو ایک بار پھر اداس کر گیا

اچھا اب میں سونے جا رہی ہوں۔۔۔اور خبر دار جو ابھی آپ دونوں میں سے کسی نے بھی حویلی میں یا نوفل کو اس رشتے کے بارے میں بتانے کا سوچا بھی تو۔۔۔ورنا میں آپ دونوں سے بات نہیں کروں گی اوکے۔۔۔حرا نے وارن کیا تو وہ دونوں اثبات میں سر ہلا گئے

گڈ۔۔۔اینڈ گڈ نائٹ۔۔۔ماں کے گلے لگتی وہ تیزی سے کمرے سے نکل گئی پیچھے وہ بس مسکرا کے رہ گئے۔

✿ ✿ ✿

رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے جب برحان آہستہ سے دروازہ کھولتے کمرے میں داخل ہوا۔

معصومہ اور مالا کے سونے کا دھیان کرتا وہ بغیر آواز کیئے کمرے میں داخل ہوا مگر بیڈ پہ نظر جاتے ہی اپنے ارد گرد کتابیں پھیلائے مالا بیٹھی دیکھی۔

تم ابھی تک جاگ رہی ہو۔۔۔دروازہ بند کر کے اندر آتے کوٹ اتار کے صوفے پہ ڈالتا آستینیں فولڈ کرنے لگا۔

آپ کے انتظار میں ہی جاگ رہی تھی۔۔۔کتابوں سے نظریں اٹھائے لبوں پہ مسکراہٹ سجائے پیار سے بولی۔

کیوں۔۔۔۔برحان نے ایک ابرو اچکائی۔۔۔وہ کافی دن سے اسکے بدلے بدلے انداز دیکھ رہا تھا اور سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کھانا کھانے کے لیئے۔۔۔میں نے سوچا آج ہم دونوں ساتھ کھانا کھائیں گے۔۔۔خیر اب آپ آگئے ہیں تو جلدی سے فریش ہو جائیں جب تک میں کھانا لاتی ہوں۔۔۔مالا جلدی جلدی پھیلی ہوئی کتابیں سمیٹتی بیڈ سے اتری۔

تمہیں کھانا ہے تو اپنے لیئے لے آؤ۔۔۔میں کھا کے آیا ہوں۔۔۔وہ بے رخی سے کہا الماری کی جانب بڑھا۔

اس سے پہلے وہ الماری تک پہنچتا۔۔۔مالا ٹی شرٹ اور ٹراؤزر لیئے اسکے سامنے آئی جس سے اسکے قدم رکے۔

مگر میں تو آپ کے انتظار میں کب سے بھوکی بیٹھی ہوں۔۔۔اسکی جانب کپڑے بڑھاتے وہ معصومیت سے بولی تو ایک پل کے لیئے اسکی معصومیت پہ برحان کو پیار آیا مگر اگلے ہی پل اسکے ہاتھ سے کپڑے جھنپٹے۔

میں نے بولا تھا میرے انتظار میں بھوکی رہنے کو۔۔۔طنزیہ لہجے میں کہتا وہ واشروم کی جانب قدم بڑھا گیا۔

آپ نے بولا نہیں تھا مگر میں آپ کے ساتھ کھانا کھانا چاہتی تھی۔۔۔میں نے سوچا تھا آج ہم دونوں ایک ساتھ کھانا کھائیں گے مگر آپ تو۔۔۔۔بجھے دل سے برحان کی پشت کو دیکھتے اسنے اداسی سے بات ادھوری چھوڑی۔

اسکی بات پہ وہ پیچھے مڑا تو مالا کو لگا کہ وہ ابھی بولے گا کے "کھانا لے آؤ"۔۔۔
اپنے لیئے نا سہی مگر اسکی بھوک کا تو خیال کرے گا مگر بیچاہ یہ مالا کو کیا پتہ تھا کے وہ غلط شخص سے امید لگا رہی ہے

یہ تمہاری غلطی ہے کے تم نے ایسا سوچا۔۔۔
دیکھو مالا ہماری کوئی محبت کی شادی نہیں ہوئی ہے! یہ شادی صرف ایک سمجھوتا ہے جو میں نے اپنی بیٹی کے لیئے کیا ہے۔۔۔اس لیئے مجھ سے زیادہ امیدیں لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ناگوار تاثرات چہرے پہ سجائے سرد و سپاٹ لہجے میں کہتا واشروم میں گھس گیا

پیچھے مالا اپنے آنسوں پہ قابو پاتی بیڈ پہ معصومہ کے ساتھ لیٹ گئی۔

اسے بلکل امید نہیں تھی کے برحان اس طرح بھی کرے گا۔۔۔۔اسے لگا تھا اسکے بھوکے ہونے کا سن کے وہ تھوڑا تو فکر مند ہو گا مگر یہاں تو ایسا کچھ نہیں ہوا تھا بلکے وہ تو اس میں بھی اسے ہی غلط ٹہرا کے چلا گیا تھا۔

✿ ✿ ✿

دروازے پہ ہوتی مسلسل دستک سے بیڈ پہ سوئے وجود کی نیند ٹوٹی۔

سائڈ میں ہاتھ بڑھا کے فون اٹھاتے مندی مندی آنکھیں کھولے ٹائم دیکھا تو صبح کے چھ بج رہے تھے۔

اس وقت کون ہے۔۔۔بیڈ سے اٹھتے اپنے بکھرے بال سمیٹتی دروازے کی جانب بڑھی

کھول رہی ہوں۔۔۔ نیند میں ڈوبی آنکھوں کو بامشکل کھولتے جمائی روکتے دروازہ کھولا۔

دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑے وجود کو دیکھتے اسکی نیند سے بند ہوتی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پوری کھل گئی۔

بچی کچی نیند اس وجود کے کمرے میں داخل ہوتے اور دروازہ بند کرتے ہی اڑن چھو ہوئی۔

آ۔۔۔آپ اس۔۔وق۔۔۔۔وقت یہاں۔۔۔ صبح صبح ہی نوفل کو اپنے کمرے میں دیکھتے نازلی کی آواز بے یقینی اور حیرت سے حلق میں ہی پھنس گئی۔

میری نیند برباد کر کے تم یہاں مزے سے سو رہیں تھیں۔۔۔سرخ انگارہ ہوتی آنکھیں اسکے حیران پریشان چہرے پہ گاڑے ایک ایک لفظ چبا چبا کے ادا کیا۔

وہ پوری رات غصے، پریشانی اور خوف سے سو نہیں سکا تھا۔۔۔اسے ایک انجانا ساڈر لگا ہوا تھا کے نازلی اس سے دور نا ہو جائے۔۔۔اس لیئے صبح ہوتے ہی خان حویلی آگیا تھا۔۔۔کسی بھی طرح نازلی سے ہاں کروانے۔

ک۔۔۔کیا مطلب۔۔۔اسکے لہجے کی سختی اور سرخ آنکھوں سے نازلی کو خوف محسوس ہوا

اوپر سے یہ ڈرا لگ کے اتنی صبح ایک تو وہ اسکے کمرے میں تھا آ گر کسی نے دیکھ لیا تو۔۔۔کوئی آ گیا تو۔۔۔اوپر سے یہ الجھن الگ کے وہ اتنی صبح یہاں آیا کیوں ہے۔

دوپٹہ پہنوں پہلے۔۔۔اسکی بات نظر انداز کرتے اسکے دوپٹے سے بے نیاز وجود سے نظریں چراتے سخت لہجے میں کہا تو نازلی نے خود پہ نظر ڈالی

اتنی دیر سے بغیر دوپٹے کے اسکے سامنے کھڑے ہونے کا نازلی کو اب احساس ہوا تو شرم سے پانی پانی ہو گئی۔

اسنے جلدی سے بیڈ پہ تکیے کے برابر میں رکھا اپنا دوپٹہ اٹھاتے دونوں شانوں پہ پھیلایا۔۔۔تو نوفل نے نظریں واپس اسکی جانب کیں۔

اسکی نظروں سے گھبراتے نازلی کی نظریں خود باخود جھک گئیں۔۔۔اسے حیرت ہوئی تھی خود پہ کہ کل تک وہ نوفل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بات کرتی تھی اور آج اسکی نظریں ہی نہیں اٹھ رہیں تھیں۔۔۔زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔ایک عجیب سی شرم محسوس ہو رہی تھی اسے نوفل سے۔

کمرے میں معنی خیز خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی جب کے نوفل اسے تکنے میں مگن تھا۔

گلی سی کرتی اور ٹراؤزر میں بالوں کو الٹا سیدھا جوڑے میں قید کیئے نظریں جھکائے کھڑی وہ سیدھے نوفل کے دل میں اتر رہی تھی۔

آپ اس وقت یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔دونوں کے بیچ کی خاموشی کو آخر کار نازلی نے ہی توڑا۔

تمہیں اپنے جنون۔۔۔اپنی محبت سے روشناس کروانے۔۔۔۔وہ گھمبھر لہجے میں بولا تو نازلی الجھی۔

انکار کی وجہ جاننے اور تمہاری شکایتیں دور کرنے۔۔۔۔اسکی الجھن بھری نظروں کو دیکھتے مزید کہا

انکار۔۔۔۔نا سمجھی سے اپنی سرمئی انکھوں میں سوال لیئے اسے دیکھا۔

کیا کہا تھا تم نے مما سے۔۔۔اسکے لہجے میں غصے کہ رمق محسوس کرتے نازلی کا دل زور سے دھڑکا۔

کہااسنے نوفل کو پہلے کبھی غصے میں یااس روپ میں دیکھا تھا۔۔۔ان دونوں کا جب بھی سامناہوا تھا ھمیشہ طنز طعنوں میں ہی بات ہوئی تھی مگر آج ناجانے نوفل کے لہجے میں کیا تھا کے نازلی چاہتے ہوئے بھی کچھ کہہ نہیں پارہی تھی۔

ہم نے کیا کہاہے۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیا بات کررہاہے۔

اسکے انجان پن سے کہنے پہ نوفل مٹھیاں بھیجتا اسکی جانب قدم اٹھانے لگا تو نازلی نے بے ساختہ قدم پیچھے لیناشروع کیئے۔

کیا کر رہے ہیں۔۔۔پلیز وہیں رک جائیں۔۔۔بغیر رکے اسے آگے بڑھتے دیکھ نازلی کی آنکھیں خوف سے پھیلیں مگر وہ اسکی بات پہ کان دھرے بغیر اسکی جانب بڑھتا رہا۔

آ۔۔۔پشت کے دیوار سے ٹکرانے پہ نازلی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی۔

اسنے بے بسی سے دیوار کو دیکھے اپنے سامنے کھڑے اس دیو قامت آدمی کو دیکھا جو اسکی جانب جھک رہا تھا۔

پیچھے دیوار پہ ہاتھ رکھتے ہلکے سے جھک کے نوفل اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب لاتا براہ راست اسکی سرمئی آنکھوں میں جھانکنے لگا جہاں خوف ہلکورے کھا رہا تھا۔

اب بتاؤ کیا کہا ہے تم نے ماما سے۔۔۔نوفل نے کچھ دیر پہلے کیا ہوا سوال دوبارہ دھرایا۔

ہم نے تو۔۔۔اسے یاد آیا کے اسنے نوال سے کیا کہا تھا۔۔۔اسے لگا نوفل عورتوں کی طرح طنز طعنے مارتے والی بات کر رہا ہے اس لیئے وہ کہتے کہتے رکی۔

بولو۔۔۔وہ غصہ ضبط کرتے غرایا۔

ہم نے کچھ غلط نہیں کہا تھا۔۔.اب آپ ایسے ہیں تو اس میں ہماری کیا غلطی۔۔۔آپ نا کرتے ہمارے ساتھ عورتوں کی طرح طعنے بازی تو ہم۔۔۔وہ اپنی رو میں بولتی جا رہی تھی جب اسکی گھوری نے اسے چپ کروایا۔

تم نے صرف اس وجہ سے شادی سے انکار کیا ہے۔۔۔اسکی دلفریب خوشبو اپنے اندر اتارتے اپنے دل کو سنبھالتے سوال کیا۔

ہم نے انکار کب کیا۔۔۔اسنے ناسمجھی سے نظریں اٹھائے اسے دیکھا۔

تو کیا اقرار کیا ہے۔۔۔نوفل نے ابرو اچکائی۔

اسکے سوال پہ نازلی شرم سے پلکھوں کی باڑ واپس گراتی بائیاں ہاتھ اسکے چہرے کے آگے کر کے دیکھانے لگی۔

نوفل نے ناسمجھی سے اسکا ہاتھ دیکھا مگر جب اسکے ہاتھ میں اپنی ماں کی انگھوٹھی دیکھی تو انکھیں خوشی سے چمک اٹھیں۔

کیا واقعی۔۔۔تم نے انکار نہیں کیا تھا۔۔۔بے یقینی سے چمکتے ہیرے کو دیکھ پوچھا۔

انکار تو کیا تھا مگر پھوپھو نے یقین دلایا ہے کے آپ شادی کے بعد بدل جائیں گے اس لیئے پھر ہاں کر دی۔۔۔ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتی دھیمے لہجے میں کہتی نوفل کو خوشی کی انتہاؤں تک پہنچا گئی۔

تم خوش ہو۔۔۔سرمئی آنکھوں میں اپنی کالی جذبات سے پھر پور آنکھیں ڈالے استفسار کیا۔

صرف خوش۔۔۔ہم تو بہت خوش ہیں۔۔۔اور خوش کیوں نہیں ہون گے۔۔۔ بھئی اب تو ہم بھی منگنی شدہ ہو گئے ہیں۔۔۔

آپ کو پتہ ہے ہماری دوستیں اپنی منگنی کی،اپنے منگیتر کی تصویریں لگاتی تھیں اور ہم سوچتے تھے ناجانے ہم کب ایسا اسٹیٹس لگائیں گے مگر اب دیکھے ۔۔۔۔۔تھوڑا خوف اور got engaged گا ہم بھی اسٹیٹس لگائیں گے گھبراہٹ کم ہوئی تو زبان نے واپس ساتھ دینا شروع کر دیا

ہاہاہا ضرور لگانا۔۔۔میں تو چاہتا ہوں کے ساری دنیا کو پتہ چل جائے گے اب سے تم میری ہو۔۔۔۔ہلکا سا قہقہہ لگاتے پر تپش لہجے میں کہتا نازلی کو پلکیں جھکانے پہ مجبور کر گیا

اسکا پلکیں جھکانا نوفل کے دل میں ادھم مچا گیا۔۔۔دل تو کیا ابھی جھک کے ان خم دار پلکھوں کو چوم لے لیکن ابھی حق نہیں تھا چھونے کا اس لیئے دل پہ ہزاروں پہرے بیٹھاتے پیچھے ہوا۔

اسکے پیچھے ہونے پہ نازلی اپنے دل کی منتشر ہوتی دھڑکنوں کو سمبھالتی شرم و حیا سے اسے دیکھنے لگی۔

چلتا ہوں ابھی۔۔۔ مگر یاد رکھنا بہت جلد آؤ گا تمہیں ھمیشہ کے لیئے اپنا بنا کے اپنے ساتھ لے جانے۔۔۔

آج ہی کہتا ہوں مما سے کے اپنی بھتیجی کو جلد ہی اپنے گھر لانے کی تیاری کر لیں۔۔۔ محبت سے کہتا ایک آخری نظر اسکے سراپے پہ ڈالتا تیزی سے باہر نکل گیا۔۔۔

پیچھے نازلی شرمگین مسکراہٹ لبوں پہ سجائے دروازہ بند کرتی پشت دروازے سے ٹکائے شرم سے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی۔

✿ ✿ ✿ ۔

اتنی صبح۔۔۔کہاں سے آرہے ہو۔۔۔نوفل جیسے ہی حویلی کے داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا دائیں جانب بنے بڑے سے لان میں رکھی کرسی پہ بیٹھے حسام نے اسے اندر داخل ہوتے دیکھ پوچھا۔

نوفل نے آواز کی سمت دیکھا تو حسام ہاتھ میں نیوز پیپر لیئے بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا جب کے اسکے سامنے والی کرسی پہ حنان بیٹھا تھا جو اسی کی طرف متوجہ تھا۔

خان حویلی سے۔۔۔پشت پہ ہاتھ باندھے ان دونوں کی جانب آتے سنجیدگی سے بولا۔

اتنی صبح وہاں کیا کرنے گئے تھے۔۔۔حنان نے حیرت سے پوچھا

بابا کی بہو سے ملنے۔۔۔اطمینان سے دیئے جانے والے جواب نے حنان اور حسام دونوں کو چونکا دیا۔

مطلب۔۔۔اخبار فولڈ کر کے ٹیبل پہ رکھتے حسام نے نا سمجھی سے آپ نے بیٹے کا چہرہ دیکھا جہاں اطمینان اور سکون صدف دیکھائی دے رہا تھا۔

آپ تینوں نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔باپ کی جانب متوجہ ہوتے زرا خفگی سے بولا تو حسام مبہم سا مسکرایا۔

وہ سمجھ گیا تھا نوفل کے غلے کے پیچھے کی بات۔۔

کیسا جھوٹ۔۔۔حسام جان بوجھ کے انجان بنا۔

بابا اب آپ زیادہ بنے نہیں۔۔۔آپ جانتے ہیں میں کون سے جھوٹ کی بات کر رہا ہوں۔۔۔سینے پہ ہاتھ باندھے سنجیدگی سے بولا تو حسام ہنس دیا۔

ہاہاہاہا۔۔۔ بھئی اس میں ہمارا کوئی ہاتھ نہیں ہے تمہاری بہن نے ہی بولا تھا ہمیں یہ سب کرنے کے لیئے۔۔۔ حسام نے فورن ہاتھ کھڑے کیئے۔

کیا سب کرنے کے لیئے!!! کوئی مجھے بھی بتائے گا کے آخر یہاں بات کیا ہو رہی ہے۔۔۔ان دونوں باپ بیٹے کی باتوں سے تنگ آ کے حنان نے نا سمجھی سے پوچھا۔

بس یہ سمجھ لو، تمہاری شادی جلد ہی ہونے والے ہے۔۔۔ باقی پوری بات بابا تمہیں بتا دیں گے۔۔۔میں پوری رات کا جاگا ہوا ہوں مجھے اس وقت

بہت نیند آرہی ہے میں سونے جارہاہوں۔۔۔گڈ بائے۔۔۔نوفل سائڈ مسکان ہونٹوں پہ سجائے ایک نظر حسام کو دیکھتے حنان کا کندھا تھپتھپاتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

یہ کیا کہہ کے گیا ہے ماموں۔۔۔حنان نے تجسس سے حسام کو دیکھا۔۔۔تو وہ اسے پوری بات بتاتا چلا گیا جسے سن کے حنان کے الجھے ہوئے چہرے سے الجھن دور ہوتی اسکی جگہ مسکراہٹ اور خوشی نے لے لی۔

✿ ✿ ✿۔

کل عشال کو لڑکے والے دیکھنے آئے تھے تو کیا بنا اسکا۔۔۔بالوں میں کنگھا کرتے برحان نے زرا سی گردن موڑے صوفے پہ بیٹھی کتابیں بیگ میں رکھتی مالا کو دیکھتے پوچھا

آج مالا کا آخری پیپر تھا۔۔۔روز کی طرح وہ آج بھی برحان کے ساتھ ہی جانے والی تھی۔۔۔

وہ ایک آخری نظر سارے سوالوں کے جوابوں پہ ڈالتی کتابیں رکھ ہی رہی تھی جب برحان کے سوال پہ کتابوں سے نظریں ہٹاتے اسے دیکھا۔

کسی ایمرجنسی کی وجہ سے وہ لوگ نہیں آئے۔۔۔مگر پھوپھو اور پھوپھا آئے تھے۔۔۔ایک نظر اسے دیکھ کے کہتی واپس نظریں کتابوں کی جانب کر لیں۔

اچھا۔۔۔کنگھا نیچے رکھتے عام سے انداز میں کہا۔۔۔اسے لگا وہ لوگ بس ملنے ہی آئے ہوں گے اس لیئے اسنے اور کوئی سوال نہیں کیا۔۔۔لیکن مالا کی اگلی بات پہ اسکا دماغ گھوم گیا تھا۔

پھوپھو نازلی کے لیئے نوفل بھائی کا رشتہ لائیں تھیں۔۔۔کتابوں پہ نظریں جمائے سرسری سے لہجے میں بتایا تو برحان کا خود پہ پرفیوم چھڑکتا ہاتھ تھما۔

کیا۔۔۔پھر ماما بابا نے کیا جواب دیا۔۔۔پریشانی سے رخ اسکی جانب کیا۔

بہن ہیں وہ انکی۔۔اتنے خلوص سے رشتہ لائیں تھیں تو منا تو نہیں کر سکتے تھے نا۔۔۔اپنے کام میں مصروف مالا زرا سے کندھے اچکا کے بولی۔

مطلب ہاں کر دی۔۔۔برحان کے ماتھے پہ بے شمار بل پڑے۔

ہمم۔۔۔آخری کتاب بیگ میں ڈالتے اسنے بیگ کی زپ بند کی۔

مگر کیوں۔۔۔کیا ضرورت تھی اتنی جلدی ہاں کرنے کی ایک بار مجھ سے تو بات کرتے۔۔۔برحان نے کسی فکر کے تحت شہادت کی انگلی سے اپنا ماتھا مسلا تو اسکی بات پہ مالا نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

ہاں کیوں نہیں کرتے۔۔۔آخر نوفل بھائی ہم سب کے دیکھے بھالے ہیں۔۔۔ہمارے گھر کے لڑکے ہیں۔۔۔اتنے اچھے ہیں۔۔۔کوئی بھی انہیں انکار کیسے کر سکتا ہے۔۔۔اور وہ بھی تب جب انہوں نے خود نازلی کے لیئے اپنی پسند کا اظہار کر کے رشتہ بھیجا تھا۔۔۔مالا نا سمجھی سے مگر تحمل سے کہتی جوتے پہننے لگی۔

تم سمجھ نہیں رہیں۔۔۔کیا پتہ نوفل اپنی بہن کا بدلہ لینے کے لیئے میری بہن سے شادی کرنا چاہ رہا ہو۔۔۔برحان نے بے چینی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

اسکی بات پہ مالا نے بے یقینی سے اسکی جانب دیکھا۔۔۔اسے یقین نہیں آیا کے برحان ایسا بھی کچھ سوچ سکتا ہے۔

مجھے ماما بابا سے بات کرنی ہو گی۔۔۔وہ ضرور بدلہ لینے کے لیئے ہی میری بہن سے شادی کرنا چاہ رہا ہے۔۔۔۔ برحان فکر مندی سے بڑبڑاتے ہوئے کلائی پہ گھڑی باندھنے لگا۔

ہر کوئی آپ کی طرح نہیں ہوتا مسٹر برحان۔۔۔جو کسی کے کیئے کی سزا کسی اور کو دے۔۔۔

بہت سے لوگ مخلص اور ہر رشتے کو اچھے سے نبھانا جانتے ہیں۔۔۔اور مجھے یقین ہے نوفل بھائی بھی ان میں سے ہی ایک ہیں جو ہر رشتے کو اسکے حصے کی عزت اور خوشی دینا جانتے ہیں۔۔۔اسکی پشت کو دیکھتے مالا افسردگی سے بولی۔

وہ باہر نکلنے لگا تھا جب مالا کے لفظوں نے اسکے قدم اپنی جگہ منجمد کر دیئے۔

مجھے بہت افسوس ہوا ہے آج آپ کی سوچ پہ۔۔۔کندھے پہ بیگ ڈالتے بیڈ پہ لیٹی معصومہ کو گود میں اٹھائے اسے شرمندہ چھوڑ وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

پیچھے کتنی ہی دیر تک مالا کی باتیں اسکے ذہن میں گردش کرتیں رہیں۔۔۔مالا کی باتیں اسے بار بار شرمندہ کر رہیں تھیں۔۔۔

اسے اب احساس ہو رہا تھا کے وہ کیا بول گیا ہے۔۔۔وہ اب خود ہی اپنے لفظوں پہ شرمندہ ہو رہا تھا۔۔۔مگر اب تو منہ سے بات نکل چکی تھی اور ایک بار جو بات منہ سے نکل جائے وہ واپس نہیں آسکتی تھی۔

✿ ✿ ✿

نیوز روم میں بیٹھی وہ لیپ ٹاپ پہ کوئی ارٹیکل لکھ رہی تھی جب اسکا فون بجا۔

فون اٹھا کے دیکھا تو کسی ان نون نمبر سے کال آ رہی تھی۔

یہ اسکے لیئے نئ بات نہیں تھی۔۔۔اسے ان نون نمبر سے کال آتی رہتیں تھیں۔۔۔

اس لیئے اس بار بھی اس نے بغیر سوچے سمجھے کال ریسیو کرتے فون کان سے لگایا۔

ہیلو۔۔۔لیپ ٹاپ کی اسکرین پہ نظریں جمائے کہا۔

ہیلو مس عشال۔۔۔کسی ہیں آپ۔۔۔دوسری جانب سے جانی پہچانی بھاری گھمبیر آواز سنتے اسکی لیپ ٹاپ کے ٹچ پیڈ پہ چلتی انگلی تھمی۔

کون۔۔۔آواز سن کے جس شخص کا چہرہ سب سے پہلے اسکے دماغ میں آیا تھا وہ اس شخص کو اس وقت بلکل سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

کمال ہے۔۔۔تم تو ایک جرنلسٹ ہو اور جرنلسٹ کی میموری اتنی کمزور تو نہیں ہوتی کے وہ خود سے محبت کرنے والے شخص کو بھول جائے۔۔۔ پر شوخ لہجے میں جواب دیا۔۔۔تو عشال کے شک کو یقین میں بدلنے میں ایک منٹ نہیں لگا۔

کیوں فون کیا ہے آپ نے مسٹر حارث۔۔۔گہری سانس بھرتے نرم لہجے میں فون کرنے کی وجہ جاننی چاہی جب کے وہ جانتی تھی کے اسنے فون کیوں کیا ہو گا۔

وہ اسکے کئی نمبر زبلاک کر چکی تھی۔۔۔مگر وہ ہر بار کسی نئے نمبر سے فون کر لیتا تھا۔۔۔مگر پچھلے ایک ہفتے سے جب اسکی کوئی کال یا میسج نہیں آیا تھا تو وہ شکر ادا کر رہی تھی لیکن اب پھر سے کسی نئے نمبر سے اسکی کال آنے پہ عشال صبر کے گھونٹ بھر کے رہ گئی۔

میں نے سنا ہے تمہارے گھر والے تمہارے لیئے رشتہ دیکھ رہے ہیں۔۔۔بلکے ان لوگوں نے تو کل لڑکے والوں کو بھی بلایا تھا لیکن شاید وہ آ نہیں سکے۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ۔۔۔۔اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی عشال حیرت سے بولی لیکن پھر غور کرنے پہ اس سے اپنا سوال ہی بے وقوفانہ لگا۔

ہاہاہاہا۔۔۔ کتنی معصوم ہو یار تم۔۔۔جو انسان اپنے دشمن کی ہر حرکت پہ نظر رکھ سکتا ہے وہ انسان اس پہ کتنی سخت نظر رکھتا ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔۔۔ قہقہہ لگاتے حارث نے جیسے اپنی ہی بات کو انجوائے کیا تھا۔

آپ میرا پیچھا چ۔۔۔۔۔

دیکھو عشال میں تمہیں بہت بار کہہ چکا ہوں کے مجھے تم سے شادی کرنی ہے مگر تم نے ہر بار مجھے رجیکٹ کیا ہے۔۔۔ مگر میں تم سے محبت کرتا ہوں اور کسی بھی قیمت پہ تمہیں حاصل کرنا چاہتا ہوں اس لیئے اب تمہارا ٹائم ختم ہوتا

ہے۔۔۔اسکی بات کاٹتے حارث سیریس انداز میں بولا تو عشال کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔

کیا مطلب۔۔۔عشال کی چھٹی حس نے اسے اشارہ دینا شروع کر دیا تھا کے کچھ تو غلط ہونے والا ہے۔

میں نے بہت کوشش کی کے تمہیں پیار سے، اپنی محبت دیکھا کے تمہیں شادی کے لیئے راضی کر لوں مگر تم اس معاملے میں کافی ڈھیٹ ثابت ہوئی ہو اس لیئے اب میں دوسرا راستہ اپناؤں گا۔۔۔جس سے تم کبھی فرار حاصل نہیں کر پاؤ گی۔۔۔حارث کا لہجے پر اسراریت بھرا تھا جس پہ عشال کو ایک پل کے لیئے گھبراہٹ کوئی مگر دوسرے ہی پل اسنے سر جھٹکتے اپنے دل میں آنے والی ساری سوچوں کو بھی جھٹکا۔

آپ کو جو کرنا ہیں کریں۔۔۔ مگر پلیز مجھے تنگ مت کریں میں اس وقت بہت بیزی ہوں۔۔۔ جان چھڑانے والے انداز میں کہتے اسنے بغیر حارت کی کوئی بھی بات سنے فون بند کرتے ٹیبل پہ پٹخا اور واپس لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گئی۔

ٹائپنگ کرتے ابھی اسے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کے اسکا فون پھر سے بجنا شروع ہوا۔

گہری سانس بھرتے کوفت سے فون اٹھا کے دیکھا تو اسکرین پہ ماما لکھا جگمگا رہا تھا۔

ہیلو۔۔۔ فورن کال ریسیو کرتے فون کان سے لگایا۔

عشال جلدی سے حویلی آجاؤ۔۔۔لڑکے والے آئے ہیں تمہیں دیکھنے۔۔۔

دوسری جانب سے ایمل نے عجلت میں کہا۔

مگر ماما وہ ایسے کیسے آسکتے ہیں۔۔۔پہلے بندے کو انفورم تو کرنا چاہیئے۔۔۔

اب میں کام کر رہی ہوں ایسے چھوڑ کے ایک دم کیسے آسکتی ہوں۔۔۔وہ جھنجھلائے۔

بیٹا ایمرجنسی کا کہہ کے چھٹی لے کے آجاؤ۔۔۔اب وہ لوگ خاص تمہارے لیئے آئے ہیں تو انہیں واپس تو نہیں بھیج سکتے نا۔۔۔مہمان ہیں ایسے اچھا نہیں لگتا۔۔۔شاباش جلدی سے آجاؤ ہم سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

ایمل نے پیار سے سمجھایا تو نا چاہتے ہوئے بھی عشال کو جی کہنا پڑا۔

فون بند ہوتے ہی بے زاریت سے لیٹ ٹاپ اوف کر کے بیگ میں رکھتی باس کے آفس کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔اس بات سے انجان کے اس سفر کے بعد اسکی زندگی بدلنے والی ہے۔

✿ ✿ ✿۔

رولنگ چیئر کی پشت سے ٹیک لگائے ایک ہاتھ میں فائل اور دوسرے ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑے وہ بڑے ہی غور سے فائل پڑھنے میں مگن تھا جب کمرے کی خاموش فضا میں اسکے فون بجنے کی آواز گونجی۔

کافی کا مگ ٹیبل پہ رکھتے اسکے ساتھ ہی رکھا فون اٹھاتے بغیر نمبر دیکھے کال پیس کرتے فون کان سے لگایا۔

ہیلو۔۔۔ مصروف سے انداز میں کہا۔

مسٹر برحان مس مالا پیپر کے درمیاں بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔۔پلیز آپ جلدی سے آجائیں۔۔۔ برحان جو فائل میں مگن تھا دوسری جانب سے ملنے والی خبر پہ جھٹکے سے فائنل ٹیبل پہ رکھتے کھڑا ہوا۔

کیا۔۔۔۔بے ہوش۔۔۔میں آرہا ہوں۔۔۔جلدی سے کہتے کال کاٹ کے ٹیبل سے گاڑی کی چابیاں اٹھاتے تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔

صبح وہ اسے چھوڑ کے گیا تھا۔۔۔جب تک وہ بلکل ٹھیک تھی یوں اچانک سے اسکا بے ہوش ہو جانا برحان کو شدید پریشان کر گیا تھا۔

جتنا ممکن ہو سکے وہ تیز گاڑی چلاتا مالا کے کالج پہنچا۔۔۔۔

گاڑی سے اترتے ہی اسے چوکیدار فورن میڈم کے آفس لے گیا۔۔۔جہاں مالا صوفے پہ دنیاوفانی سے بے خبر بے سدھ سی لیٹی ہوئی تھی۔

کیا ہوا ہے، کیسے ہوا ہے، ایسے سوالات پوچھنے میں برحان نے ایک منٹ بھی ضائع نہیں کیا بلکے جلدی سے اسے اپنی باہوں میں بھرتے باہر کی جانب بھاگا۔

مالا کو باہر لاتے دیکھ چوکیدار نے آگے بڑھتے فرنٹ ڈور کھولا۔۔۔

برحان نے جلدی سے مالا کو فرنٹ سیٹ پہ اچھے سے بیٹھایا اور خود گھوم کے دوسری طرف سے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتے زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔

مالا اٹھو۔۔۔فکر مندی سے اسکا گال تھپتھپایا پر اسے ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ برحان کا دل بے چین ہوا اٹھا۔

تیزی سے گاڑی بھگاتے وہ اسے ایک قریب ہی اسپتال میں لے آیا۔

رائد خان کے بیٹے کو کون نہیں جانتا تھا۔۔۔اس لیئے اسکے آتے ہی فورن ڈاکٹر نے مالا کو چیک کرنا شروع کر دیا.

وہ بڑی بے چین سے ڈاکٹر کے کمرے کے باہر ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔دل عجیب سی گھبراہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔

بے چین نظریں بار بار کمرے کے دروازے کی جانب اٹھ رہیں تھیں جب ڈاکٹر روم سے باہر آئی۔۔۔تو وہ فورن اسکی جانب لپکا۔

یہ آپ کی وائف ہیں۔۔۔ڈاکٹر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

جی میری وائف ہے۔۔۔کسی ہے وہ۔۔۔کیا ہوا تھا اسے جو وہ یوں اچانک بے ہوش ہو گئی۔۔۔فکر مند لہجے میں استفسار کیا تو ڈاکٹر اسکی فکر دیکھتے دھیرے سے مسکرائی۔

مسٹر برحان آپ کی وائف ویکنس کی وجہ سے بے ہوش ہوئیں ہیں۔۔۔انکا شوگر لیول اور بی پی دونوں ہی لو تھے۔۔۔آپ انہیں سہی وقت پہ لے آئے تو بچت ہو گئی۔۔۔

انہوں نے کل سے شاید کچھ کھایا پیا نہیں ہے اور شاید وہ کسی اسٹریس میں ہیں تبھی وہ یوں بے ہوش ہو گئیں۔۔۔

خیر وہ اب ٹھیک ہیں۔۔۔ہم نے انہیں ڈرپ لگادی ہے وہ ختم ہو جائے پھر آپ انہیں لے جا سکتے ہیں۔۔۔اور ہاں انکی ڈائٹ کا اچھے سے خیال رکھے گا۔۔۔ڈاکٹر فر فیشنل انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی تو وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔

اسے یاد آیا کے وہ صبح بھی کچھ کھا کے نہیں آئی تھی اور رات میں بھی شاید اسنے کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔اسے اسکی اس حرکت پہ بے حد غصہ آیا۔

کیا ہے یہ سب۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے سامنے بیڈ پہ آنکھیں موندے مالا کو لیٹے دیکھ سخت لہجے میں بولا جس پہ مالا نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولتے اسکے چہرے کے سخت تاثرات پہ نظر ڈالی۔

کیا۔۔۔کمزور سی آواز میں نا سمجھی سے پوچھنے پہ برحان نے ضبط سے مٹھیاں بھیچیں۔

آخر یہ سب کر کے تم ثابت کیا کرنا چاہتی ہو۔۔۔گھر والوں کو یہ دیکھانا چاہتی ہو کے میں تم پہ ظلم ڈھاتا ہوں۔۔۔مجھے برا بنانا چاہتی ہو سب کے سامنے۔۔۔وہ دبی دبی آواز میں غرایا تو مالا کی آنکھوں میں پانی جما ہونا شروع ہو گیا

او پلیز۔۔۔۔اسکی آنکھوں میں نمی اترتے دیکھ وہ جھنجھلاتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

وہ اس وقت شدید غصے میں تھا اور نہیں چاہتا تھا کے غصے میں اپنے منہ سے کچھ برا نکلا لے جس سے مالا کی طبیعت اور خراب ہو اس لیئے وہ فلحال سب چھوڑ چھاڑ کے وہاں سے ہی نکل گیا۔

✿ ✿ ✿۔

مالا کی ڈرپ ختم ہوتے ہی اسے ڈسچارج کر دیا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی گاڑی میں آ کے بیٹھی برحان فورن گاڑی اسٹاٹ کرتا آگے بڑھا لے گیا۔

یہ لو یہ کھاؤ۔۔۔ایک پیکٹ اسکی گود میں رکھتے لہجے کو قدرے نرم رکھا۔۔۔

جانتا تھا سختی سے بولے گا تو وہ رونے لگ جائے گی اور جب وہ روئے گی تو اسے اور غصہ آئے گا اس لیئے جتنا ہو سکے وہ نرم لہجہ اپنائے ہوئے تھا۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔پیکٹ میں برگر دیکھتے اسنے سر جھکائے انکار کیا۔

میں نے یہ نہیں پوچھا کے بھوک ہے یا نہیں۔۔۔میں نے کہا ہے اسے کھاؤ۔۔۔اب کی بار تھوڑا سخت لہجے میں بولا جس کا اثر فورن مالا پہ ہوا اور وہ خاموشی سے برگر کھانے لگی۔

آخری بار کب کھانا کھایا تھا۔۔اسے چھوٹے چھوٹے بائٹ لیتے دیکھ سنجیدگی سے پوچھا۔

کل صبح بس چائے اور دو سلائس کھائے تھے۔۔۔سر جھکائے معصومیت سے جواب دیا جس پہ برحان نے تاسف سے سر ہلایا۔

اپنے آپ کو بہت طاقتور سمجھی ہو۔۔۔۔جو سمجھ رہیں تھیں کہ ایک آت دن نا کھانے سے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔وہ غصے سے اسے ڈپٹ رہا تھااور وہ سر جھکائے سن رہی تھی

جب میں نے رات میں تم سے بولا تھا کے میں کھا کے آیا ہوں تم کھالو تو کیوں کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔اور صبح بھی پھر بغیر ناشتے کے نکلنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔اب دیکھ رہی ہو ایک دن ہی نا کھانے سے ہوش کھو بیٹھی تھیں۔۔۔

ڈاکٹر نے مجھے سختی سے کہا ہے تمہارے کھانے پینے کا خیال رکھنے کے لیئے۔۔۔آج کے بعد اپنے کھانے میں لاپرواہی بلکل نہیں کرنا۔۔۔سمجھی۔۔۔۔اسکے لہجے میں فکر محسوس کرتے مالا نے اسکی جانب گردن گھمائی جو ماتھے پہ بل لیئے سامنے دیکھتے ڈرائونگ کر رہا تھا۔

آپ کو میری فکر کب سے ہونے لگی۔۔۔اسکا استہزائیہ لہجہ سنتے برحان نے گردن موڑے اسے گھورا۔

مجھے اپنی بیٹی کی فکر ہے۔۔۔آگر تم بیمار رہو گی تو میری بیٹی کا کون دھیان رکھے گا۔۔۔وہ بے حسی سے بولا تو مالا تلخی سے مسکرائی

ہمم میں سمجھ سکتی ہوں آپ کی فکر کو۔۔۔
پر آپ سے ایک بات ضرور کہنا چاہوں گی۔۔۔جب آپ کو صرف اپنی بیٹی کی دیکھ بھال کے لیئے کوئی چاہیئے تھا تو مجھ سے شادی کیوں کی۔۔۔

اس کی دیکھ بھال کے لیئے تو کوئی ملازمہ بھی رکھ سکتے تھے۔۔۔آخر میری زندگی ہی کیوں برباد کی۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی وہ شکواہ آج مالا کے منہ سے نکل ہی گیا تھا جسے اسنے شادی کے دوسرے دن سے روکے رکھا تھا۔

میں شادی کرنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔یہ بابا کی مرضی تھی۔۔۔میں تمہیں یہ بات پہلے بھی بتا چکا ہوں۔۔۔ایک نظر مالا کے چہرے کو دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔

ہمم۔۔۔میں ہی پاگل تھی جو آپ سے امید لگائے بیٹھی تھی کہ ایک نا ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔مگر مجھے یہ سب اب ناممکن لگ رہا ہے۔۔۔اداسی سے گہرا سانس بھرتے نظریں کھڑکی سے باہر کر لیں۔

دیکھا تم یہاں بھی غلط ہو۔۔۔میں نے پہلے دن ہی تمہیں اچھے سے باور کروا دیا تھا کے میں تم سے شادی صرف اپنی بیٹ۔۔۔اسکی بات کاٹتے مالا چیخی تو اسکے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

ہاں ہاں ہاں۔۔۔جانتی ہوں میں سب کہ آپ نے مجھ سے شادی صرف معصومہ کے لیئے کی ہے۔۔۔یہ بھی جانتی ہوں کے آپ کو ایک بیوی نہیں اپنی بیٹی کے لیئے ملازمہ چاہیئے تھی۔۔۔یہ بھی جانتی ہوں کے مجھے آپ جیسے بے حس انسان سے کوئی امید نہیں لگانی چاہیئے تھی۔۔۔میں مانتی ہوں میں غلط ہوں ہر جگہ میں ہی غلط ہوں۔۔۔

میری ہی وجہ سے سب کچھ ہوا ہے۔۔۔آ گر میں اس دن اپنے ڈیڈ کا مان اور امید توڑ کے آپ سے نکاح سے انکار کر دیتی تو آج آپ کو اور مجھے یہ دن نہیں دیکھنے پڑھتا۔۔۔سب میری ہی غلطی ہے جانتی ہوں میں۔۔۔وہ ہزیانی انداز

میں چیختی آج اپنے اندر کی ساری بھڑاس نکال رہی تھی۔۔۔۔جب کے برحان تو اسکے اس طرح ایک دم پھٹنے سے گڑ بڑا گیا۔

اسکے اندر کی توڑ پھوڑ کا پتہ اسکی واضح ہوتی گردن کی رگیں دے رہیں تھیں۔

برحان کے لیئے اسکا یہ روپ نیا تھا۔۔۔اسنے فورن گھبرا کے ایک سائڈ پہ گاڑی روکی اور پوری طرح اسکی جانب متوجہ ہوا جو پھوٹ پھوٹ کے روتے ہوئے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی۔

ریلیکس مالا تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔پریشان سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا جسے مالا نے فورن جھٹک دیا۔

ہاتھ مت لگائیں مجھے پلیز۔۔۔اسنے روتے ہوئے التجا کی تو برحان کے دل کو کچھ ہوا۔

اسکی باتیں۔۔۔اسکا پھوٹ پھوٹ کے رونا۔۔۔اسکا کلپتا وجود، برحان کو اپنا دل مٹھی میں بند ہوتا محسوس ہوا۔

پلیز چپ ہو جاؤ مجھے تمہارا یوں رونا اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔اپنے دل کی حالت سے گھبراتے اسنے نرمی سے کہا۔

کیوں۔۔۔کیوں اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔آخر ہمارے بیچ ایسا کون سا رشتہ ہے جو آپ کو میرے آنسوں اچھے نہیں لگ رہے۔۔۔وہ تیز لہجے میں اسکی آنکھوں میں دیکھتے استفسار کرنے لگی۔

تم میری کزن ہو۔۔۔برحان کو اپنی ہی آواز اجنبی لگی۔

کزن۔۔۔اسکے لبوں پہ استہزاء مسکراہٹ پھیلی۔

جاگیر دار برحان خان آپ ایک خود غرض انسان ہیں۔۔۔آپ کو کسی رشتے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔آگر آپ مجھے اپنی کزن سمجھتے تو میرے ساتھ وہ سلوک نا کرتے جو آج تک آپ کرتے آرہے ہیں۔

بیوی نا سہی ایک کزن کی حیثیت سے ہی مجھ سے ڈھنگ سے پیش آسکتے تھے۔۔۔میرے سے دو پل ہنس کے بات کر سکتے تھے۔

برحان خان میں ایسی نہیں تھی۔۔۔ایک ہنستی مسکراتی چلبلی سی لڑکی تھی مگر آپ دیکھ لیں آپ کی بے حسی اور سرد مہری نے مجھے کیا سے کیا بنا دیا

ہے۔۔۔وہ تلخ لہجے میں کہتی برحان کو شرمندگی کی اتاگہرایوں میں پہنچا گئی تھی۔

میں بھی کہا اپنا وقت ضائع کر رہی ہوں۔۔۔ ہمیں چلنا چاہیئے اب دیر ہو رہی ہے۔۔۔ برحان کے کچھ نا کہنے پہ وہ آنسوں صاف کرتی سنجیدگی سے بولی تو برحان نے بھی بغیر کچھ کہے گاڑی اسٹارٹ کرتے آگے بڑھالی۔

دونوں ہی اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔۔۔

مالا اپنے دل کی ساری بھڑاس نکال کے خود کو کافی ہلکا محسوس کر رہی تھی،،،، جب کے دوسری طرف مالا کی باتیں بار بار برحان پہ کسی چابک کی طرح پڑھ رہیں تھیں۔

اسنے اب اپنے سارے پچھلے رویوں پہ نظر ثانی کی تو ہر جگہ سے اسے غلطی صرف اپنی ہی دیکھی۔۔۔ جس پہ وہ خود سے بھی شرمندہ ہو کے رہ گیا۔

✿ ✿ ✿۔

لوگ رشتہ دیکھنے بھی جاتے ہیں تو شام میں جاتے ہیں یہ نا جانے کیسے لوگ ہیں جو دوپہر کے ایک بجے ہی آگئے ہیں۔۔۔ حویلی میں داخل ہوتے جھنجھلاہٹ سے بڑبڑاتی ہال میں داخل ہوئی تو سامنے ہی صوفے پہ سب بڑوں کے ساتھ دو انجان لوگ بیٹھے تھے۔۔۔ جن میں سے ایک یقیناً لڑکا تھا اور اسکے ساتھ ایک عمر رسیدہ خاتون بیٹھی تھیں جو غالباً لڑکے کی ماں تھی۔

کیونکہ ان دو لوگوں کی پشت اس کی طرف تھی جس وجہ سے وہ انکا چہرہ نہیں دیکھ پائی۔

لیں عشال بھی آگئ۔۔۔آؤبیٹا۔۔۔عشال کواندر آتے دیکھ ایمل جلدی سے کھڑی ہوتی اسکی جانب بڑھی۔

اسلام وعلیکم۔۔۔ان لوگوں کے قریب آتے اسنے شائستگی سے سلام کیا مگر جب نظر عمر رسیدہ خاتون کے ساتھ بیٹھے شخص پہ پڑی تو آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

جب کے اسکے چہرے کے تاثرات دیکھتے اس شخص نے سر جھکائے اپنی امڑتی مسکراہٹ چھپائی۔

وعلیکم اسلام یہاں میرے پاس بیٹھو بیٹا۔۔۔ان خاتون نے بڑے ہی پیار سے اپنے برابر رکھے صوفے پہ عشال کو بیٹھنے کا کہا پر عشال تو جیسے پتھر کی ہو گئ تھی۔۔۔۔ناکچھ سن پارہی تھی ناکچھ سمجھ پارہی تھی۔

عشال بیٹا بیٹھ جاؤ۔۔۔ایمل نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تو اسنے نا سمجھی سے اسے دیکھا جس پہ ایمل نے آنکھوں کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا کہا

خود کو بامشکل سمبھالتی وہ صوفے پہ بیٹھی۔۔۔مگر نظریں اسکی مسلسل اس شخص پہ ہی ٹکی ہوئیں تھیں جو تھری پیس سوٹ میں سر جھکائے لبوں پہ مسکراہٹ لیئے شرافت سے بیٹھا ہوا تھا۔

عشال بیٹا یہ امرین صاحبہ ہیں اور یہ انکا بیٹا حارث۔۔۔۔ایک کامیاب اور مشہور بزنس مین۔۔۔۔رائد نے عشال سے ان دونوں کا تعارف کروایا

انکل میرے تعارف کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔یہ مجھے بہت اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔وہ شرارت سے بھرپور نظریں عشال پہ جمائے بولا

اسکی بات پہ عشال کا دل تیزی سے دھڑکا۔۔۔وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔وہ کیا بتاتی اپنے گھر والوں کو۔۔حارث کی محبت کی داستان سناتی یا اپنا بار بار رجیکٹ کرنا بتادی۔۔۔

عشال آپ دونوں کیا پہلے مل چکے ہو۔۔۔جزلان نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔۔۔مگر عشال تو جواب دینے کے لائق ہی نہیں رہی تھی۔

حویلی آنے سے کچھ دیر پہلے ہی تو اسکی بات ہوئی تھی حارث سے مگر اسکے انداز سے اسے ایسا بلکل نہیں لگا تھا کے وہیں رشتہ لے کے آنے والا ہے۔۔۔

چلو رشتہ لایا تو لایا یہ بولنے کی کیا ضرورت تھی کے وہ اسے اچھے سے جانتی ہے۔۔۔اب وہ سب کی سوالیہ نظریں خود پہ محسوس کر گھبرا رہی تھی۔

جی انکل ہم دونوں پہلے ایک آت بار مل چکے ہیں۔۔۔عشال کا گھبرایا ہوا چہرے دلچسپی سے دیکھتے حارث نے جواب دیتے اپنی طرف سے اسکی مشکل آسان کی مگر اسکی بات سن کے عشال کی مشکل آسان نہیں بلکے اور بڑھ گئی تھی۔

ماشاءاللہ سے انکل آپ کی بیٹی اتنی اچھی جرنلسٹ ہیں۔۔۔ایک آت بار انہوں نے میرا انٹرویو بھی لیا ہے۔۔۔اور پھر آرٹیکل تو چھپتے ہی رہتے ہیں۔۔۔اس حصاب سے یہ مجھے کافی اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔حارث نے مزید کہا تو عشال کا کب سے رکا ہوا سانس بہال کرتی زبردستی چہرے پہ مسکراہٹ سجائی۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ عشال پہلے سے ہی حارث کو جانتی ہے۔۔۔

حارث کی والدہ نے ہلکے سے عشال کا ہاتھ تھپتھپاتے پیار سے کہا تو وہ ہلکے سے مسکرادی۔

آپ کو عشال سے جو پوچھنا ہے پوچھ سکتی ہیں۔۔۔ایمل دھیرے سے بولی۔

مجھے عشال سے کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔۔جس گھر کے بڑے اتنے اچھے اور تہذیب والے ہوں۔۔ان کی نسل بھی ویسی ہی ہو گی ۔۔۔

ہاں آ گر عشال حارث سے اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔امرین صاحبہ خوش اخلاقی سے بولیں تو سب کی ایک بار پھر نظریں عشال کی جانب اٹھیں

مجھے لگتا ہے اسکی کوئی ضرورت۔۔۔

میں اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔اسکی خاموشی کو انکار سمجھتے حارث بول ہی رہا تھا جب عشال سنجیدگی سے اسکی بات کاٹتی اٹھ کھڑی ہوئی تو پہلے تو حارث تھوڑا حیران ہوا پھر مسکراتے ہوئے خود بھی کھڑا ہو گیا۔

ہاں بیٹا جاؤ آپ دونوں بات کرلو۔۔۔امرین صاحبہ پیار سے بولیں تو عشال حارث کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتی باہر لان کی جانب بڑھ گئی۔

پیچھے جزلان کو فکر نے آن گھیرا کے نا جانے وہ کیا بات کرے گی۔۔۔پہلے ہی اتنی چھان بین کرنے کے بعد یہ ایک اچھا رشتہ ملا تھا اگر عشال نے کچھ الٹا

سیدھا بول کے ایسے بھی بھگا دیا تو۔۔۔یہی سوچ جزلان کو پریشان کر رہی تھی۔

✿ ✿ ✿۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرا رشتہ لانے کی۔۔۔لان میں آتے ہی عشال برہمی سے شروع ہو گئی۔

وہ دونوں اس وقت ایک دیوار کے سائے میں آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔۔ عشال قدرے جھنجھلائی ہوئی تھی جب کے عشال کے مقابلے میں حارث اطمینان سے پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اسکے غصے سے لال پیلے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

میں نے آپ سے ہزار بار بولا تھا کے میرا پیچھا چھوڑ دیں مگر پھر بھی آپ میرے گھر رشتہ لے آئے۔۔۔میرے بار بار انکار کے باوجود آپ ایک بار پھر آ دھمکے اور اس بار اپنی والدہ کو بھی لے آئے۔۔۔۔

کیا آپ کو مزہ آتا ہے بار بار دھتکارے جانے میں۔۔۔وہ غصے سے تیخ لہجے میں بولی تو حارث کے چہرے پہ ناگوار تاثرات ابھرے لیکن اگلے ہی پل ناگواری کی جگہ ایک بار پھر اطمینان نے لے لی۔

میں تم سے محبت کرتا ہوں اور محبت کرنے والے اتنی آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتے۔۔۔

اور پھر میں نے کون سا کوئی غلط راستہ اپنایا ہے جو تم اتنا غصہ کر رہی ہو۔۔۔ عزت سے اپنی ماں کے ساتھ تمہارا رشتہ لایا ہوں۔۔۔پوری شان و شوکت سے تمہیں اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔اس میں آخر غلط کیا ہے۔

کیوں تم بار بار انکار کر رہی ہو۔۔۔آخر انکار کی وجہ کیا ہے؟۔۔۔حارث نے بہت ہی محبت بھرے انداز میں کہتے آخر میں بے بسی سے پوچھا تو عشال اسکے سوال پہ لاجواب ہوئی۔

اسے خود وجہ نہیں پتہ تھی کہ وہ کیوں حارث سے شادی سے انکار کر رہی ہے۔۔۔وہ کسی اور سے شادی پہ تو تیار ہو گئی تھی مگر نا جانے کیوں اسکا دل حارث سے شادی کرنے سے ڈر رہا تھا۔

اسے لگتا تھا وہ ایک بار اپنے حصے کی محبت کر بیٹھی تھی۔۔۔اب وہ حارث کی بے پناہ محبت کے بدلے اسے محبت کبھی نہیں دے سکے گی۔۔

پر وہ یہ نہیں جانتی تھی کے ایک سیراب جسے وہ محبت کہہ رہی تھی۔۔۔جس کی خاطر وہ خود کو باندھ رہی تھی۔۔۔اگر خود کو اس بندھن سے آواز کرے تو کوئی مخلص اور محبت کرنے والا انسان ملنے پہ محبت دوبارہ بھی ہو جاتی ہے۔

کیا تم کسی کو پسند کرتی ہو۔۔۔طویل خاموشی کے بعد بھی جب عشال کچھ نا بولی تو حارث نے اپنے دماغ میں آنے والا سب سے پہلا سوال پوچھ لیا۔

نہیں۔۔۔اسنے جھٹ سے نفی۔

تو پھر کیا مسئلہ ہے۔۔۔حارث نے اضطراب سے پوچھا۔

بس مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔۔وہ ٹالنے کے انداز میں بولی مگر حارث کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا۔

سوئٹ ہارٹ مجھے پتہ ہے آپ شادی کے لیئے بہت جلد راضی ہونے والی ہیں۔۔۔اس لیئے اب مزید کسی بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے تو اب ہمیں اندازہ چلنا چاہیئے سب ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔. حارث خوبصورت مسکراہٹ پاس کرتے اسکی گھورتی آنکھوں میں ہلکی سی پھونک مارتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔تو وہ بیچاری ناچاہتے ہوئے بھی اسکے پیچھے ہولی۔

✿ ✿ ✿۔

جو پوچھنا تھا وہ پوچھ لیا نا بیٹا آپ نے۔۔۔امرین صاحبہ واپس عشال کو اپنے ساتھ بیٹھاتے پیار سے پوچھنے لگی تو ہلکے سے سر اثبات میں ہلا کے رہ گئی۔

بیٹا ہمیں تو آپ بہت پسند آئی ہو۔۔۔یقین مانوں جب سے حارث نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا تھا تب سے ہی آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا۔۔۔

اوراب جب آپ سے مل لی تواب میرا دل کر رہا ہے بس جلد ہی سے آپ کو اپنے گھر لے جاؤ۔۔۔امریں بیگم محبت سے بولیں توانکی اتنی محبت پہ عشال کے دل نے اسپیڈ پکڑی۔

بھائی صاحب ہماری طرف سے تو رشتہ پکاہ ہے۔۔۔اب آپ لوگ کیا کہتے ہیں۔۔۔آپ لوگوں کو کوئی اعتراض ہے تو کھل کے بتا سکتے ہیں۔۔۔امریں بیگم شائستگی سے جزلان سے مخاطب ہوئیں۔۔۔۔جبھی ہال میں مالا اور برحان ایک ساتھ سلام کرتے داخل ہوئے۔

ارے آپ دونوں اس وقت۔۔۔سلام کا جواب دیتے ان دونوں کو بغیر ٹائم کے حویلی میں دیکھتے رائد نے چونک کے پوچھا۔

جی آفس میں زیادہ کوئی خاص کام نہیں تھا تو میں نے سوچا مالا کو کالج سے پک کر کے خود ہی حویلی چھوڑ دوں۔۔۔ برحان نے بہانا بنایا۔۔۔ وہ اصل بات بتا کے کسی کو بھی پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اچھا۔۔۔ رائد نے سر ہلایا۔

بہن یہ میرا بیٹا ہے برحان اور یہ میری بہو مالا۔۔۔ مالا عشال کی چھوٹی بہن ہے۔۔ رائد نے برحان اور مالا کا تعارف کروایا۔

اور یہ عشال کو دیکھنے آئے ہیں۔۔۔ حارث اور ان کی والدہ۔۔۔ حارث کو تو تم جانتے ہی ہو۔۔۔ رائد نے حارث اور اسکی ماں کا تعارف کروایا۔

جی میں جانتا ہوں۔۔بہت اچھا لگا تم سے مل کے۔۔۔ برحان نے آگے بڑھ کے حارث سے ہاتھ ملایا اور اسکے ساتھ والے صوفے پہ ہی بیٹھ گیا جب کے مالا یونیفارم چینج کرنے کا بہانا بناتی اپنی سرخ آنکھوں کو چھپائے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

جی تو بھائی صاحب کیا کہتے ہیں آپ لوگ۔۔۔امرین صاحبہ نے واپس بات وہیں سے شروع کی۔

ہمیں بھی حارث بہت پسند ہے بہن مگر ایک بار میں اپنی بیٹی سے بھی پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔ مسکرا کے کہتے جزلان نے سوالیہ نظروں سے عشال کو دیکھا۔

اپنے باپ کی اور باقی سب کی نظریں خود پہ محسوس کرتے عشال کا سانس حلق میں اٹکا۔

اسنے نظریں اپنے بلکل سامنے صوفے پہ بیٹھے برحان پہ کیں جو تھکا تھکا سا لگ رہا تھا۔۔۔ برحان کو دیکھتے اسکی آنکھوں میں مرچیں سی محسوس ہوئیں تو اسنے جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلتے حارث کی جانب کیا جس کے چہرے پہ سکون اب تک برقرار تھا۔۔۔

اسے اتنا مطمئن دیکھتے نا جانے کیوں عشال کو بے حد غصہ آیا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھتی تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتی اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

اسکے یوں اچانک اٹھ کے جانے سے وہاں سب کو فکر لاحق ہوئی۔

شاید عشال شرمارہی ہے۔۔۔آئلہ نے بات سمبھالی۔

ہاں۔۔۔وہ شرمارہی ہوگی۔۔۔آپ لوگ دومنٹ انتظار کریں ہم اس سے اسکی مرضی پوچھ کے آتے ہیں۔۔۔ایمل امرین صاحبہ سے کہتی جزلان کو ساتھ آنے کا شارہ کرتی اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

✿ ✿ ✿۔

وہ کمرے میں آتے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔ناجانے کیوں اسے حارث پہ غصہ آرہا تھا۔

تدبدب سے دونوں ہاتھ بار بار چہرہ پہ پھیرتی اپنے دل کا حال سمجھنے کی کوشش کررہی تھی جو بے حد بے چین تھا۔

وہ ابھی تھک ہار کے بیٹھی ہی تھی کے ایمل اور جزلان کمرے میں داخل ہوئے۔

یہ کیا حرکت تھی عشال۔۔۔ایسے بھلا کوئی اٹھ کے آتا ہے سب کے بیچ سے۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے ہی ایمل نے غصے سے اسے ڈانٹا۔

ایمل۔۔۔۔جزلان نے ہاتھ اٹھاتے اسے خاموش کروایا تو ایمل عشال کو گھورتی چپ ہو گئی۔

عشال بیٹا کیا بات ہے حارث نے کچھ کہا ہے آپ سے۔۔۔اسکے سامنے آتے جزلان نے پیار سے پوچھا تو اسنے سر جھکائے دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا۔

تو پھر کیا بات ہے۔۔۔اب کی بار جزلان کے لہجے میں فکر نمایا تھی

ڈیڈ میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔عشال نے بے بسی سے کہا۔

پھر وہی ضد۔۔۔آخر وجہ کیا ہے شادی نا کرنی کی۔۔۔ایمل اسکے بار بار کے انکار سے تنگ آ کے بھڑک اٹھی۔

ماما میں حارث سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔عشال نے ایک بار پھر اپنی بات سامنے رکھی۔

تو کس سے کرنا چاہتی ہو۔۔۔خود ہی بتا دو۔۔۔ایمل نے جھنجھلا کے پوچھا۔

کسی اور سے مگر حارث سے نہیں۔۔۔عشال کا لہجہ اٹل تھا جس پہ جزلان اور ایمل نے ایک دوسرے کو پریشانی سے دیکھا۔

بیٹا حارث بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔رائد بہت اچھے سے اسے جانتا ہے۔۔۔ہم نے اسکی ساری معلومات نکلوائی ہے۔۔۔کہیں بھی کسی بھی طرح کا کوئی جھول نہیں ہے۔۔۔آپ کو بہت خوش رکھے گا وہ۔۔۔جزلان نے ایک بار پھر پیار سے سمجھایا

مگر ڈیڈ مجھے نہیں کرنی اس سے شادی۔۔۔عشال کو سمجھ نہیں آرہا وہ کس طرح اپنے والدین کو حارث سے رشتہ نا کرنے پہ راضی کرے۔

کوئی ٹھوس وجہ۔۔۔اب کی بار جزلان زرا سنجیدہ ہوا۔

کیا اتنا کافی نہیں کہ میں ان سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔عشال اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھتی امید سے بولی۔

مگر جزلان جانتا تھا آگر ابھی وہ اسکی بے جاضد کے آگے گھٹنے ٹیک دے گا تو وہ اگلی بار بھی ایسا ہی کرے گی۔۔۔اور پھر اسے عشال کے لیئے آئے ہوئے سبھی رشتوں میں سے حارث سب سے بیسٹ لگا تھا۔

ورنا باقی جتنے بھی رشتے عشال کے لیئے آئے تھے ان سب کے پیچھے کوئی نا کوئی مطلب چھپا ہوا تھا۔

عشال اگر آپ کے پاس کوئی ٹھوس وجہ ہے تو مجھے بتادیں۔۔۔میں ابھی جا کے اس رشتے سے انکار کردوں گا لیکن آگر آپ کے پاس کوئی بھی وجہ نہیں ہے تو پھر آپ کو میری بات ماننی ہو گی۔۔۔۔جزلان دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے سنجیدگی سے بولا تو عشال نے بے بسی سے اپنے ماں باپ کو دیکھا۔

اسے کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا اس رشتے سے بچ کے نکلنے کا۔۔۔اور پھر اسکا دماغ بھی اسے بار بار کہہ رہا تھا جب کچھ ہے ہی نہیں تو انکار کیوں کرنا۔۔۔ مگر نا جانے دل کیوں گھبرا رہا تھا۔

لیکن اسے جلد ہی کوئی فیصلہ لینا تھا۔۔۔اور آخر کار اپنے ماں باپ کا چہرہ دیکھتے اسنے ہار مان ہی لی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ جیسی آپ کی مرضی۔۔۔۔آپ انکیں ہاں کر دیں۔۔۔رخ موڑتی افسردگی سے بولی تو جزلان اور ایمل کے چہرے پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

پریشان نہیں ہو بیٹا۔۔۔مجھے یقین ہے حارث آپ کے لیئے ایک بہترین ہمسفر ثابت ہو گا۔۔ جزلان اسکے سر پہ ہاتھ رکھتا کمرے سے نکل گیا۔

عشال۔۔۔تمہارے ڈیڈ نے جو فیصلہ کیا ہے مجھے یقین ہے وہ ایک دم درست ہے۔۔۔اور بہت جلد تمہیں بھی اندازہ ہو جائے گا۔۔۔اسکی پشت کو دیکھتی ایمل نرمی سے سمجھاتی دروازہ بند کرتی کمرے سے نکل گئی۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پہ اسنے پیچھے مڑ کے دیکھا تو ایک آنسوں پلکھوں کی باڑ توڑتا گال پہ پھسلا جسے وہ نرمی سے صاف کرتی آفسردگی سے مسکراتی واشروم میں گھس گئی۔

اسکا دل عجیب ہو رہا تھا۔۔۔اپنی کیفیت ہی اسکی سمجھ سے باہر تھی۔۔۔ حارث اسے کبھی بڑا نہیں لگا تھا۔۔۔وہ اچھا انسان تھا وہ جانتی تھی۔۔۔مگر جب سے حارث نے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا عشال کے دل کی دنیا میں ہلچل سی مچ گئی تھی۔۔۔لیکن بچپن سے اسنے دل میں برحان کو بسایا ہوا تھا جس کی جگہ وہ چاہ کر بھی کسی اور کو نہیں دے پا رہی تھی مگر آج اسنے گھٹنے ٹیک دیئے

تھے اپنے والدین کے سامنے۔۔۔اب آگے اسکے نصیب میں کیا لکھا ہے یہ

صرف اللہ جانتا ہے۔

✿ ✿ ✿۔

حرا نوفل کے کمرے میں اسے اٹھانے آئی تھی جو صبح سے سو رہا تھا اور اب دوپہر ہو گئی تھی۔

کمرے میں ملگجھا سا انداز تھا جیسے حرا نے ساری لائٹس کھول کے ایک منٹ میں روشنی میں بدل دیا تھا

تیز روشنی ایک دم آنکھوں پہ پڑھنے سے نوفل نے سختی سے آنکھیں میچیں۔

ہو آئے صبح صبح اپنے سسرال سے۔۔۔مل لیئے اپنی منگیتر سے۔۔۔اسے آنکھیں مسلتے دیکھ حرا تیوری چڑھائے بولی۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہی ہوا ہے۔۔۔نا تم جھوٹ بولتیں اور نا میں صبح صبح خان حویلی جاتا۔۔۔اٹھ کے بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگاتے اسنے حرا کو دیکھتے منہ بنایا۔

اونہہ۔۔۔ایک دن کا بھی صبر نہیں ہوا اور بات کرتے تھے محبت بھلانے کی۔۔۔اسکے سامنے کھڑے ہوتے حرا نے گہرا طنز کیا جس پہ نوفل نے آنکھیں گھمائیں۔

نیچے آجاؤ ماما کھانے کے لیئے بلا رہی ہیں۔۔۔حرا عطلاح دیتی کمرے سے باہر نکل گئی تو ایک بار پھر نوفل بستر میں گھس گیا۔

✿ ✿ ✿۔

بہت خوش لگ رہی ہو۔۔۔حرا سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے حنان کی آواز آنے پہ مڑی۔

ظاہر ہے خوش تو ہونا ہے۔۔۔آخر میرے بھائی کو اسکی محبت جو ملنے جا رہی ہے۔۔۔مسکراتے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو حنان کو محسوس کرتے چبھن ہوئی تھی۔

پھر تو تمہیں میرے لیئے بھی خوش ہونا چاہیئے۔۔۔آخر مجھے بھی تو میری محبت ملنے والی ہے۔۔۔ہلکا سا اسکی جانب جھکتے محبت سے اسکی چہرے کو دیکھتے کہا تو حرا مسکرا دی۔

میں خوش ہوں۔۔۔میری تواللہ سے صرف یہی دعا ہے کے وہ سب کی محبتوں کو پورا کرے۔۔۔کسی کو بھی ادھوری محبت کا دکھ نا دیکھائے۔۔حرا نے دل سے افسردگی سے کہا جس پہ حنان ٹھیک سے آمین بھی نہیں بول پایا۔

وہ دونوں ساتھ سیڑھیاں اتر رہے تھے جب حنان نے کہا۔

محبت مانگنے کے ساتھ ساتھ ہم اللہ سے اچھے نصیب کی بھی دعا مانگتے ہیں۔۔۔کیا پتہ وہ شخص جس سے ہم محبت کرتے ہیں وہ ہمارے لیئے بہتر نا ہو اس لیئے وہ ہم سے دور کر دیا جاتا ہے۔

مگر ہم انسان بغیر اسکی مصلحت جانے اس سے شکوہ کرنے لگتے ہیں۔۔۔لیکن اللہ اتنا غفور ور حیم ہے کے پھر بھی اپنے بندے کو ہمیشہ بہترین سے نوازتا ہے،

اور انسان اس بات کو جب سمجھتے ہیں جب اللہ ہمیں اس سے بہترین عطا کرتا ہے۔۔۔اسکے ساتھ سیڑھیاں اترتے حنان نے بڑی ہی خوبصورتی سے کہا تو حرا دل سے مسکرائی۔

واقعی اللہ انسان کو بہترین سے نوازتا ہے۔۔۔اسے دیکھ کے یہ بات آج وہ بہت اچھی طرح جان گئی تھی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔اسے بیچ میں ہی رکھتے دیکھ حنان نے اسکی جانب دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

کچھ نہیں۔۔۔سر جھٹکتی واپس سیڑھیاں اترنے لگی۔

موم بتا رہیں تھیں انہوں نے ہماری شادی کی بات ماموں سے کی ہے مگر ماموں چاہتے ہیں کے نوفل اور تمہاری شادی ساتھ ہی ہو۔۔۔ لیکن تمہارے ماموں کے گھر میں بھی تمہاری کزن کے رشتے کی باتیں چل رہی ہیں۔۔۔اور تمہارے ماموں چاہتے ہیں کے نازلی اور وہ کیا نام تھا ہاں عشال ان دونوں کی شادی ساتھ ہو۔۔۔ لیکن ابھی تو عشال کا رشتہ بھی نہیں ہوا ہے۔۔۔اور اس وجہ سے۔۔۔۔

بس بس حنان بریک پہ پاؤں رکھو۔۔۔ کیا بولے جا رہے ہو۔۔۔اسکے نون اسٹاٹ بولنے پہ حرا نے ٹوکا۔

یہی تو یار۔۔۔ یہ سب ایک دوسرے کے چکر میں ہماری شادی لیٹ کروا رہے ہیں۔۔۔ مگر میں نے بھی موم کو کہ دیا ہے اب ہم واپس جب ہی جائیں گے جب میری دلہن میرے ساتھ ہو گی اب اس میں چاہے کتنا بھی وقت

لگے۔۔۔حنان نے اٹل لہجے میں کہاتو حرانے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا یا۔

بڑے ہی بے صبر ہو۔۔۔رک کے ایک نظراسے دیکھتی ڈائنگ روم کی جانب بڑھ گئی۔

میں تو سوچ رہاہوں خود ہی ماموں سے بات کروں۔۔۔ بھئی ہمارا تو نکاح کر دیں پھر بعد میں جب مرضی ہو رخصتی کرتے رہیں۔۔۔کیوں تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔اسکے پیچھے بڑھتے حنان نے دلچسپی سے اپنی رائے سے آگاہ کیا

افففف حنان بس کر دو۔۔۔جب وقت ہو گا تو سب ہو جائے گا۔۔۔حرا ہنس کے بولی تو وہ بھی مسکرا دیا۔

وہ یہی تو چاہتا تھا کے وہ ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہے اور اتنے وقت بعد اسے واپس پہلے کی طرح ہنستے مسکراتے دیکھ حنان کے دل کو سکون مل گیا تھا۔۔

✿ ✿ ✿۔

دن ڈھلتے رات کا آغاز ہوا تو خان حویلی میں سب ایک ایک کر کے کھانے کی میز پہ جمع ہونا شروع ہو گئے۔۔۔

آ۔۔۔نازلی کرسی پہ بیٹھنے لگی تھی جب ایک دم اسکا پاؤں برابر والی کرتی سے ٹکرایا۔

سمبھال کے بیٹا کہیں لگی تو نہیں۔۔۔رائد فورن فکر مند ہوا۔

بابا۔۔۔نازلی نے رونی صورت بناتے کرسی پہ پاؤں رکھتے اپنا پیر کا انگھوٹھا دیکھا جو بری طرح لال ہو رہا تھا۔

یہ کیا ہوا۔۔۔دیکھاؤ مجھے۔۔۔رائد پریشانی سے اٹھنے ہی لگا تھا جب آئلہ کی آواز نے اسے روکا

بیٹھے رہیں آپ۔۔کچھ نہیں ہوا ہے اسے۔۔۔بری ہو گئی ہے بچی نہیں ہے اب جو اتنی چھوٹی چھوٹی سی چوٹوں پہ روئے گی۔۔۔زرا سا لال پن ہے تھوڑی دیر میں سہی ہو جائے گا۔۔۔آئلہ نے سالن کا باؤل ٹیبل پہ رکھتے پہلے رائد کو گھور کے روکا پھر نازلی کو گھورا جو نا لگنے کے برابر پہ ہی رونے والی شکل بنائے ہوئے تھی۔

بابا یہ کرسی۔۔۔

شاباش بیٹا بولوتا کے آپ کے بابا یہ کرسی بھی ہٹوادیں۔۔۔ویسے بھی انکا بس ناچلے اپنی بٹیارانی کے چوٹ لگنے کے ڈر سے پوری حویلی ہی خالی کروادی۔۔۔نازلی کی بات کاٹتی وہ دونوں بات بیٹی کو گھور کے طنزیہ بولی تو دونوں نے مسکراہٹ دبائی۔

اور یہی حال ٹیبل پہ موجود ایمل اور برحان کا بھی تھا۔۔جو منہ نیچے کیئے مسکرا رہے تھے۔

بیٹھو اور خاموشی سے کھانا کھاؤ۔۔آئلہ سختی سے بولی تو نازلی خاموشی سے اپنی جگہ پہ بیٹھ گئی۔

سب لوگ اپنی اپنی کرسیاں سمبھالتے کھانا شروع کر چکے تھے جب رائد نے جزلان کو مخاطب کیا۔

تو پھر کیا ڈیسائڈ کیا تم نے۔۔۔کب جا رہے ہو حارث کی طرف۔۔۔رائد نے لقمہ منہ میں ڈالتے پوچھا۔۔۔تو جزلان کے ساتھ ساتھ سب ہی اسکی جانب متوجہ ہوئے۔

میں سوچ رہا ہوں پرسوں چلتے ہیں۔۔۔کل زرا مجھے فیکٹری سائڈ پہ تھوڑا کام ہے اس لیئے پرسوں کا دن ٹھیک رہے گا۔۔۔جزلان نے کہا تو اسکی بات سے متفق ہوتے رائد نے سر ہلایا۔

ہمم پھر ایک کام کرتا ہوں کل میں اور ائمہ نوال کی طرف چلے جائیں گے۔۔۔اسے عشال کے رشتے کے بارے میں بھی بتا دیں گے اور پھر آگے

نازلی اور نوفل کی شادی کب تک کرنی ہے اس بارے میں بھی تھوڑی بات چیت کی رکیں گے۔۔۔رائد نے اپنے خیال کا اظہار کیا تو نازلی شرماتے ہوئے چہرہ پلیٹ پہ جھکا گئی۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔جزلان اثبات میں سر ہلاتے شادی کی اور دوسری باتیں ڈسکس کرنے لگا

سب ہی انکی باتوں کو دلچسپی سے سن رہے تھے سوائے عشال کے جیسے ان سب میں شاید کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

اسکا دل پہلے ہی عجیب ہو رہا تھا۔۔۔اور اوپر سے بار بار شادی کی بات ہونا اسے مزید گھبراہٹ میں ڈال رہا تھا۔

وہ سب کے بیچ سے اٹھ کے کسی کو بھی اپنی طرف سے پریشان نہیں. کرنا چاہتی تھی اس لیئے خاموشی سے سر جھکائے بے دلی سے اپنا کھانا کھاتی رہی۔

پاپا یہ غلط بات ہے ویسے۔۔۔گھر میں مجھ سے چھوٹوں کی شادی بھی ہو گئی ہے اور اب مجھ سے بڑوں کی شادی بھی ہونے والی ہے اور میں ابھی تک وہیں کا وہیں ہوں۔۔۔

مجھے نہیں بتا مجھے بھی شادی کرنی ہے۔۔۔زید کی آنکھوں میں شوخی لیکن لفظوں میں شکواہ تھا۔

اسکی بات سنتے ٹیبل پہ موجود سب ہی لوگ ہنس دیئے۔

بتادو تم بھی اپنی پسند۔۔۔تمہاری بھی ساتھ ہی شادی کر دیں گے۔۔۔

جزلان نے مسکراتے ہوئے کہا تو زید نے منہ بسورا۔

کیا خاک کوئی پسند آئے گی۔۔۔کوئی لفٹ ہی نہیں کرواتی۔۔۔زید نے منہ بنایا تو سب ہنس دیئے۔

زید ایسی ہی ہلکے پھلکے مزاق کرتا رہا جو سب کے چہروں پہ ہنسی کا باعث بنے تھے۔۔۔

جو جو اداس تھا کچھ دیر کے لیئے ہی سہی لیکن زید انکے چہروں پہ مسکراہٹ لے آیا تھا۔

✿ ✿ ✿

رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔عشال لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی تھی۔۔۔اسکی انگلیاں ٹچ پیڈ پہ بڑی تیزی سے حرکت کر رہیں تھیں۔

وہ پوری طرح اپنے کام میں مصروف تھی۔۔۔اسکی مصروفیت میں خلل فون بجنے کی آواز نے ڈالا تھا۔

سائڈ پہ رکھا فون اٹھاتے اسکرین پہ چمکتا نام پڑھتے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

لیپ ٹاپ بند کرتی اور اٹھ کے بالکونی میں آئی تو اتنی دیر میں اسکے ہاتھ میں موجود فون بج بج کے بند ہو گیا۔

ریلنگ پہ دونوں ہاتھ ٹکائے اسنے کھلی فضا میں گہرا سانس بھرتے سانس خارج کیا تو اسکے اندر کا وحشت زدہ ماحول تھوڑا پر سکون ہوا۔

آسمان کو بادلوں نے اپنے پیچھے چھپا رکھا تھا اور ان ہی کے پیچھے چاند بھی چھپا ہوا تھا۔۔۔

افسردگی سے مسکراتی وہ آسمان کو تک رہی تھی جب ایک بار پھر فون کی آواز نے اسکی توجہ اپنی جانب دلائی

کال پیس کرتے فون کان سے لگایا مگر کچھ بولی نہیں۔

عشال۔۔۔دوسری جانب سے بڑی ہی محبت سے پکارہ گیا۔

جیت مبارک ہو۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی اسکا لہجہ تلخ ہوا۔

میں نے کوئی گیم نہیں کھیلا تھا عشال جس میں جیت کی تم مجھے مبارکبادی دے رہی ہو۔۔۔

میں نے تم سے سچی محبت کی ہے۔۔۔پھر بھلا میں اپنی محبت کو خود سے کیسے دور کرتا۔۔۔جب میں اسے آسانی سے حاصل کر سکتا تھا۔۔۔حارث نے جذب کے عالم میں کہا تو اسکے لہجے کی سچائی محسوس کرتے عشال کا دل ڈوب کے ابھرا۔

آگر اتنی ہی محبت تھی تو میرے بار بار انکار کرنے پہ چھوڑ دیتے میرا پیچھا۔۔۔ چھوڑ دیتے میری خوشی کے لیئے مجھے۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں گویا ہوئی۔

سوری مگر مجھ میں نا اتنا ظرف نہیں تھا کہ میں اپنی محبت کے انکار پہ اسے چھوڑتا اور نا ہی مجھ میں اتنا حوصلہ تھا کے میں اپنی محبت سے دستبردار ہو کے سکون سے رہ پاتا۔۔۔حارث نے نرمی سے جواب دیا۔

میں نے تو ہمیشہ آپ کو دھتکارا ہے پھر بھی آپ مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں۔۔۔حالانکہ میں تو آپ سے محبت بھی نہیں کرتی۔۔۔عشال کی آنکھیں نم ہوئیں تھی لہجہ بے چین تھا جو حارث اچھے سے محسوس کر سکتا تھا۔

بے شک تم نے مجھے دھتکارا تھا۔۔۔مگر محبت کرنے والے دھتکارے جانے پہ اتنی آسانی سے تو پیچھے نہیں ہٹ جاتے نا۔۔۔

میں نے ہر طرح سے کوشش کی۔۔۔اور آخری کوشش تمہارے گھر رشتہ لانے کی تھی۔۔۔اگر وہاں سے بھی انکار ہو جاتا تو باخدا میں پھر کبھی

تمہارے راستے میں نا آتا۔۔۔حارث محبت سے بولا تو عشال کی آنکھیں سے ایک موٹی ٹوٹ کے پھسلا۔

اور رہی بات تمہاری مجھ سے محبت کرنے کی۔۔۔تو میں تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ مجھے یقین ہے میری محبت تمہیں مجھ سے محبت کرنے پہ مجبور کر ہی دے گی۔۔۔اسکا پر اعتماد لہجہ عشال کے ٹوٹے دل کو جوڑ رہا تھا۔

کتنی ہی دیر تک وہ کچھ کہنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔اسکا یقین اسکے لفظوں کی سچائی،،،وہ بس انہیں میں کھوئی ہوئی تھی۔

حارث کافی دیر اسکی طرف سے کسی بات کا انتظار کرتا رہا مگر دوسری جانب ہنوز خاموشی تھی۔

مجھے نہیں پتہ کے تم کیوں مجھ سے شادی سے انکار کر رہی تھیں۔۔۔لیکن وجہ جو بھی ہو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں عشال یہ بات یاد رکھنا۔۔۔۔

اب میں فون رکھتا ہوں۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔اللہ حافظ !!!۔۔۔اس سے پہلے خاموشی مزید بڑھتی حارث نے ہی پہل کرتے محبت سے چور لہجے میں کہتے کال کاٹ دی۔

اسے نہیں پتہ تھا کے عشال کے ساتھ آخر کیا مسئلہ ہے۔۔۔وہ یہی سمجھ رہا تھا کے شاید بار بار اسے پرپوز کرنے کی وجہ سے ہی وہ اس سے چڑھ رہی ہے ۔۔۔اس لیئے اسنے اپنی محبت کا یقین دلاتے کال کاٹ دی تھی۔

کتنی ہی دیر عشال بے آواز آنسوں بہاتی رہی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے آخر اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔

اسنے اپنی محبت ہمیشہ رازر کھی۔۔۔ کبھی کسی کو نہیں بتایا مگر اسے اسکی محبت نا ملی۔۔۔اور محبت نا ملنے کا دکھ عشال بہت اچھے سے جانتی تھی۔

گہری سانس بھرتے اسنے اپنے آنسوں صاف کیئے اور دل میں ایک عزم کرتی کمرے میں چلی گئی۔

اسے تو اسکی محبت ملی نہیں۔۔۔مگر وہ سوچ چکی تھی وہ حارث کی محبت کا جواب محبت سے ہی دے گی۔۔۔

✿ ✿ ✿۔

(مالا برحان اسپیشل)

بھیو اٹھ جائیں اور کتنا سوئیں گے۔۔۔نازلی نے بیڈ پہ اوندھے منہ سوئے برحان کو جھنجھوڑ ڈالا۔

آج سنڈے ہے ناز سونے دو۔۔۔منہ بنا کے کہتے اسنے کروٹ لی۔

مانتے ہیں ہم کے آج سنڈے ہے مگر اور کرنا سونا ہے۔۔۔ٹائم تو دیکھیں دوپہر کا ایک بجنے والا ہے۔۔سورج سر پہ آگیا ہے۔۔۔نازلی نے ایک بار پھر اسکا بازو ہلاتے وقت کا احساس دلایا۔

اچھا بھئی اٹھ گیا۔۔۔سیدھے ہوتے اسنے آنکھیں مسلیں۔

گڈ۔۔۔اب جلدی سے آجائیں ہم ناشتہ بنواتے ہیں۔۔۔ویسے ناشتے کا ٹائم تو نہیں ہے مگر کوئی بات نہیں یہ آپ کا اپنا گھر ہے آپ اس ٹائم ناشتہ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔نازلی مسکرا کے شریر انداز میں کہتی باہر جانے لگی جب برحان نے مسکراتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

اچھا سنو۔۔۔اسکی پکار پہ وہ اسکی جانب مڑی۔

معصومہ اور مالا کہاں ہیں۔۔۔اسنے سرسری سے انداز میں پوچھا۔

جب کے اصل وجہ تو یہ تھی کے اسے روز مالا اٹھاتی تھی لیکن آج مالا کے بجائے نازلی کا اٹھانا اسے عجیب لگا تھا۔

ایسا نہیں تھا نازلی اسے پہلی بار اٹھانے آئی تھی۔۔۔ مگر پچھلے کچھ ہفتوں سے روز مالا ہی اسے اٹھاتی تھی۔۔۔اٹھتے ساتھ ہی اسے کپڑے دیتی تھی۔۔۔ اسے عادت ہونے لگی تھی مالا کی۔

اسنے معصومہ کو نہلایا ہے نا تو وہ اسے تھوڑی دیر باہر لان میں دھوپ میں لے کے بیٹھی ہوئی ہے۔۔نازلی نے بتایا تو وہ سر ہلا کے رہ گیا جس پہ نازلی کمرے سے باہر نکل گئی۔

برحان کمبل ایک طرف کرتا بیڈ سے اترتے دیوار گیر کھڑکی کے پاس آتے ایک طرف سے تھوڑا سا پردہ ہٹایا تو سامنے ہی مالا معصومہ کے ساتھ گھاس پہ بیٹھی کھیل رہی تھی۔

دسمبر شروع ہو گیا تھا۔۔۔ ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں تھی۔۔۔ معصومہ بیمار ناہو اس لیئے مالا اسے نہلا کے دھوپ میں لے گئی تھی۔

وہ کھڑکی کے پاس کھڑا دونوں بازو سینے پہ باندھے بڑے انہماک سے وہ خوبصورت مناظر دیکھ رہا تھا۔۔۔ جہاں اب مالا معصومہ کے ہاتھ مضبوطی سے تھامے اسے چلنا سیکھا رہی تھی۔

معصومہ نو ماہ کی ہو گئی تھی۔۔۔ وہ کرولنگ کرنے لگی تھی اور اب مالا اسے چلنا بھی سیکھا رہی تھی۔۔

اسکا ہاتھ تھامے اسکے آگے آگے چلتی مالا نا جانے اس سے کیا کہہ رہی تھی جس پہ معصومہ کھلکھلائی تو کھڑکی کے پاس کھڑے برحان کے چہرے پہ بھی بڑی سی مسکان آگئی۔

باہر دونوں ماں بیٹی کھلکھلا رہیں تھیں اور وہ اندر کھڑا ان دونوں کو دیکھتے مسکرا رہا تھا۔

وہ دل سے مانتا تھا کے مالا معصومہ کا بہت اچھے سے خیال رکھتی ہے۔۔۔
معصومہ کی ہر ضرورت کا اچھے سے دھیان رکھتی ہے۔۔۔

اسے پتہ تھا معصومہ کو مالا کی اور مالا کو معصومہ کی اتنی عادت ہو گئی ہے کے اب دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتی تھیں اور یہی عادت دھیرے دھیرے برحان کو بھی ہوتی جا رہی تھی جیسے وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

✿ ✿ ✿

زید ہمیں مال لے چلوگے۔۔۔مالا نے ہال میں صوفے پہ بیٹھے زید سے کہا جو فون چلانے میں مصروف تھا۔

یار تم لوگ بہت دیر لگاتی ہو۔۔۔میں نہیں لے کے جارہا۔۔۔نازلی کو بھی وہاں آتے دیکھ زید نے صاف انکار کیا۔

بلکل دیر نہیں ہو گی۔۔۔ تھوڑی دیر کا کام ہے۔۔۔بس آدھا گھنٹہ لگے گا ۔۔۔مالا زید کو اپنے ساتھ چلنے کے لیئے منا ہی رہی تھی جب برحان ہال میں داخل ہوا۔

کہاں جانا ہے۔۔۔میں لے چلتا ہوں۔۔۔ برحان نے مالا اور نازلی کو تیار کھڑے دیکھ آفر کی

ہاں مالا چھوڑو اس سے ہم بھیو کے ساتھ چلتے ہیں۔۔۔زید پہ دو حرف بھیجتے نازلی برحان کے ساتھ جانے کے لیئے جھٹ سے تیار ہوئی۔

نہیں ہم زید کے ساتھ ہی جائیں گے۔۔. برحان کی نظریں خود پہ محسوس کرتے مالا نظریں چراتے بولی۔

ارے جب بھیو لے کے جا رہے ہیں تو ان کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔زید نے فورن کہا۔۔۔وہ جانتا تھا ان لڑکیوں کی شوپنگ کو،،، آدھا گھنٹے کا کہہ کے تین گھنٹے آرام سے گھومتی تھیں۔

مگر میں اپنے بھائی کے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔۔۔مالا سنجیدگی سے بولی تو برحان کے دل کو کچھ ہوا۔

مگر یہ۔۔۔۔

میں لے چلتا ہوں۔۔۔نازلی کچھ کہنے لگی تھی جب زید اسکی بات کاٹتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

شاید وہ بھی اپنی بہن کا سنجیدہ لہجہ محسوس کر چکا تھا۔

ان دونوں کو باہر آنے کا کہتے زید باہر کی جانب بڑھ گیا۔

معصومہ ماما کے پاس ہے۔۔۔اس کو فیڈر پلا کے سلا دیا ہے۔۔۔دو گھنٹے سے پہلے وہ اٹھے گی نہیں۔۔۔ہم اسکے اٹھنے سے پہلے واپس آ جائیں گے۔۔۔باہر نکلنے سے پہلے مالا برحان کو دیکھ کے بولی۔

ہمم۔۔۔ برحان نے ہنکارہ بھرا تو وہ دونوں باہر نکل گئی۔

ایسا پہلی بار ہوا تھا کے کہیں جانے سے پہلے مالا برحان کو معصومہ کے بارے میں بتا کے گئی تھی ورنا وہ جب بھی معصومہ کو چھوڑ کے جاتی تھی کبھی بھی اسے اتنا نہیں بتاتی تھی۔

لیکن اب اسکا بتا کے جانا نا جانے کیوں برحان کو غلط ہونے کا سگنل دے رہا تھا۔

✿ ✿ ✿۔

مالا شوپنگ کر کے واپس آئی تو کمرہ خالی تھا۔۔

ہاتھ میں پکڑے بیگز صوفے پہ رکھتی وہ ابھی مڑنے ہی لگی تھی جب واشروم کا دروازہ کھولتے برحان تولیہ گلے میں لٹکائے صرف ٹراؤزر پہنے باہر آیا۔

اسکو شرٹ لیس دیکھتے مالا نے جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلہ تو برحان مبہم سا مسکرایا۔

کیا کیا لائی ہو۔۔۔تولیہ بیڈ پہ ڈالتے آج پہلی بار وہ بلاوجہ ہی اسے مخاطب کر رہا تھا۔

اسکے اس طرح پہلی بار پوچھنے پہ مالا نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔مگر اسکے کسرتی جسم پہ نظر پڑھتے ہی فورن نظریں جھوکا گئی۔

کچھ نہیں بس معصومہ کے کچھ کپڑے ہیں۔۔پہلے والے اسے چھوٹے ہو گئے تھے۔۔۔بلاوجہ ہی بیگز ادھر سے ادھر کرتی اپنے دھڑکتے دل کو سمبھالنے لگی۔

اپنے لیئے کچھ نہیں لائیں۔۔۔ برحان نے بلاوجہ ہی بات کو طویل کیا۔

نہیں۔۔۔اک لفظی جواب دیتی بیگ اٹھائے الماری کی جانب بڑھ گئی۔

اس سے پہلے برحان کچھ کہتا اسکا فون رنگ ہوا تو وہ سائڈ کورنر پہ رکھے فون کی جانب بڑھ گیا۔

دو منٹ فون پہ بات کرنے کے بعد۔۔۔فون بند کرتے مالا سے مخاطب ہوا۔

مجھے ایک دوست کے ساتھ کہیں جانا ہے۔۔میری کالی والی شلوار قمیض نکال کے زرا جلدی سے استری کر دو۔۔۔مالا سے کہتے خود ڈریسنگ ٹیبل سے بوڈی اسپرے اٹھاتے خود پہ اسپرے کرنے لگا۔

مالا بغیر کوئی جواب دیئے۔۔۔اسکی کالی قمیض شلوار نکالتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

برحان نے نا سمجھی سے اسے باہر جاتے دیکھا۔۔۔استری کمرے میں ہی موجود تھی پھر وہ کپڑے لے کے باہر کیوں گئی تھی یہ بات برحان کے سمجھ سے باہر تھی۔

ایک منٹ بھی نہیں ہوا تھا جب وہ واپس آئی۔۔۔مگر اب کپڑے اسکے ہاتھ میں نہیں تھے۔

کپڑے کہاں ہیں۔۔۔اسے خالی ہاتھ واپس آتے دیکھ برحان نے آخر پوچھ ہی لیا۔

نسرین کو دے دیئے ہیں وہ استری کر کے پانچ منٹ میں لے آئے گی۔۔۔مالا کے سپاٹ لہجے میں دیئے جواب پہ برحان کے ماتھے پہ بل پڑے۔

میں نے تم سے کہا تھا۔۔۔تم نسرین کو کیوں دے کے آئی ہو۔۔۔بیوی تم ہو یا وہ۔۔۔اسکی جانب مڑتے حتی الامکان لہجے کو دھیما رکھتے استفسار کیا۔

بیوی سچ میں۔۔۔ گردن موڑے تمسخر سے بولی۔۔تو برحان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔

جاگیر دار برحان خان میں صرف معصومہ کی ماں ہوں بس۔۔۔الماری کا دروازہ بند کرتی اسکی جانب مڑتے ٹھہر ٹھہر کے جتلاتے ہوئے کہتی برحان کو تڑپا گئی۔

مالا تم۔۔۔۔ برحان کچھ کہنے لگا تھا جب مالا بغیر سنے ہی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

ڈیم اٹ۔۔۔ پیچھے وہ غصے سے بالوں میں ہاتھ پھیر کے رہ گیا۔

وہ اپنے دل کی بدلتی کیفیت سے دور بھاگ رہا تھا مگر دن بادن اسکے دل کا حال بے حال ہوتے جا رہا تھا۔۔۔

اوراب جب مالا اسے پوری طرح ویسے ہی ٹریٹ کر رہی تھی جس طرح وہ چاہتا تھا تو اب اسے برا لگ رہا تھا۔۔۔غصہ آرہا تھا۔۔۔

کل ہوئے واقعہ کے بعد اسے شدید پشیمانی تھی۔۔۔جو وہ اب تک کرتا آجا تھا سمجھ چکا تھا۔۔۔وہ اب تک مالا کی حق تلفی کرتا آیا تھا۔۔۔مگر اب وہ سب ٹھیک کرنا چاہتا تھا لیکن جب بھی وہ مالا کی طرف پہل کرتا تھا اسکا ماضی، اسکی پہلی محبت بیچ میں آجاتی تھی۔۔۔جس وجہ سے اسکا رویہ مالا کے ساتھ خراب ہو جاتا تھا۔

مگر اب جب مالا اسے بلکل اسکی طرح ٹریٹ کر رہی تھی جیسے وہ کرتا تھا تو اب اسے احساس ہو رہا تھا کے وہ کتنا غلط تھا۔۔۔پر اب اسے یہ غلطی سدھارنی تھی مگر کیسے یہ وہ نہیں جانتا تھا۔

✿ ✿ ✿

یہ تو تم اپنی دوست کو دینے کے لیئے لائیں تھیں۔۔۔تو مجھے پہننے کا کیوں کہہ رہی ہو۔۔۔مالا نے اپنے سامنے رکھی مکسی کو دیکھتے الجھ کے پوچھا۔

رات کے کھانے کے بعد معصومہ کو آئلہ کے پاس چھوڑ کے نازلی وہ مکسی لے کے اسکے پاس آگئی تھی جو آج نازلی نے یہ کہہ کے لی تھی کے اسکی دوست کی شادی ہے اور وہ اسے گفٹ کرے گی۔۔۔مگر یہاں تو وہ کب سے مالا کا سر کھا رہی تھی کہ ایک بار یہ مکسی اسے پہن کے دیکھا دے جس پہ مالا خاصی پریشان بھی ہو رہی تھی۔

تم بھی تو ہماری دوست ہو۔۔۔اب اس کے آگے بغیر کوئی سوال جواب کیئے ایک بار ہمیں پہن کے دیکھاؤ۔۔۔نازلی نے اسرار کیا۔

مگر میں یہ کیسے۔۔۔۔

پلیز مالا۔۔۔کیا تم اپنی دوست +کزن+پیاری سی نند کی اتنی سی فرمائش پوری نہیں کر سکتیں۔۔۔مالا کی بات کاٹتے نازلی آنکھیں پٹپٹاتی معصومیت سے بولی۔

مالا نے ایک گہرا سانس بھرتے نازلی کو دیکھا اور پھر ہار مانتے ہوئے مکسی اٹھاتے واشروم میں گھس گئی تو نازلی فٹافٹ آگے کی تیاری کرنے لگی

دو منٹ میں مکسی پہن کے کندھوں کے گرد دوپٹہ لپیٹے مالا جھجھکتے ہوئے باہر آئی۔

واؤ کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی نازلی نے اسکے بغیر میک اپ کے حسن کی تعریف کی۔

کر دی میں نے تمہاری فرمائش پوری اب میں چینج کر رہی ہوں۔۔۔اس سے پہلے مالا واپس واشروم میں گھستی نازلی نے تیزی سے اسکا ہاتھ پکڑتے روکا۔

ابھی کہا۔۔۔پہلے اچھے سے تیار تو ہو کے دیکھاؤ۔۔۔نازلی ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھے جیولری باکس اور میک اپ کی جانب اشارہ کرتی مزے سے بولی

پاگل ہو گئی ہو ناز۔۔۔تم نے صرف مکسی پہن کے دیکھانے کا کہا تھا۔۔یہ سب کرنے کا نہیں۔۔۔مالا نے اسے گھورا تو آگے سے نازلی نے دانتوں کی نمائش کروائی۔

اچھامیک اپ نہیں کرواؤ پھر یہ سیٹ تو پہن کے دیکھادو جو بھیونے تمہیں منہ دیکھائی پہ دیا تھا۔۔۔نازلی نے اسکاہاتھ پکڑتے اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھی چھوٹی سے چیئر پہ بیٹھایا۔

اس جیولری باکس کودیکھتے مالاکو وہ تکلیف دہ لمحات یاد آئے جس پہ اسنے زور سے آنکھیں میچیں۔

یہ دوپٹہ دوہٹاؤتاکے میں ٹھیک سے اسے پہنا سکوں۔۔۔نازلی کی آواز پہ اسنے آنکھیں کھولتے شیشے میں سے نازلی کے عکس کودیکھاجودوپٹہ تھامے اسکے پیچھے کھڑی تھی۔

نہیں ایسے ہی پہنادو۔۔۔مضبوطی سے دوپٹہ تھامتے اسنے نظریں جھکائیں

یار بس ہم دونوں ہی تو ہیں یہاں۔۔۔اب مجھ سے کیا شرمانا۔۔۔ چلو شاباش۔۔۔نازلی نے دوپٹہ ہٹانا چاہا مگر مالا نے تھامتے اسکی طرح التجائیہ نظروں سے دیکھا مگر نازلی کی رونی صورت دیکھتے دوپٹے سے ہاتھ ہٹاتی نظریں جھکا گئی۔

اسکی مکسی کی ناہونے کے برابر آستینیں تھیں جس میں سے اسکے دودھیا بازو صاف دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔مکسی کے پیچھے اور آگے کا گلا بھی کافی گیا تھا جس وجہ سے مالا کو خود سے ہی شرم آرہی تھی۔

نازلی نے آرام سے اسکی صراحی دار گردن میں خوبصورت سا نیکلس پہنتے ۔۔۔کانوں میں نیکلس کے ساتھ کے ہی نارمل سے بندے پہنائے۔

خود کو نظر اٹھا کے دیکھ تو لو۔۔۔ کتنی پریٹی لگ رہی ہو تم۔۔۔نازلی نے ستائش سے کہا تو مالا نے ایک نظر اٹھا کے آئینے میں خود کو دیکھا۔۔۔اور پھر جلدی سے نظریں جھکا گئی۔

وہ خود کو اتنی پیاری لگ رہی تھی کے اسے یقین ہی نہیں آیا کے یہ وہ ہی ہے۔۔۔

اچھا اب آنکھیں بند کرو تمہارے لیئے ایک اور سرپرائز ہے۔۔۔فون کی بیل بجتے ہی نازلی اسکرین پہ چمکتا میسج دیکھتے شوخی سے گویا ہوئیں۔

نازاب اور کیا بچا ہے۔۔۔تمہاری خوشی کے لیئے میں نے یہ سب تو پہن لیا ہے۔۔۔اب اور کچھ نہیں پہنوں گی میں۔۔۔اس سے پہلے وہ اور کوئی نئ فرمائش کرتی مالا نے پہلے ہی اسے صاف صاف انکار کر دیا۔

ارے اب کچھ نہیں پہنا رہی۔۔۔بس تم آنکھیں بن کرو۔۔۔نازلی کے اسرار کرنے پہ چار و ناچار اسنے آنکھیں ں بند کر لیں۔

مسکراتی ہوئے بغیر آواز پیدا کیئے نازلی کمرے سے باہر نکل گئ

نازلی کے باہر نکلنے کے کچھ ہی دیر بعد دروازہ کھولتے برحان کمرے میں داخل ہوا۔

یہ نازلی کا ہی سارا پلین تھا۔۔۔اسنے ہی برحان کو فون کر کے کہا تھا کے جب وہ حویلی پہنچ جائے تو اسے میسج کر دے اسے کوئی ضروری بات کرنی ہے اور اب جیسے ہی اسکا میسج آیا تھا وہ فورن کمرے سے بھاگ گئی تھی۔

کتنی دیر ہو گئی ہے۔۔۔آنکھیں کھول لوں میں۔۔۔مالا نے جھنجھلا کے پوچھا

مالا کی آواز پہ برحان کی نظر آواز کی سمت اٹھیک تو واپس پلٹنا بھول گئی۔

رائل بلو کلر کی مکسی زیب تن کیئے نفیس سی جیولری میں صاف شفاف چہرے کے ساتھ وہ سیدھا برحان کے دل میں اتر رہی تھی۔

نا زیبا کیا ہے جواب تو دو۔۔۔آنکھیں بند کیئے کیئے مالا اب بے زار ہو گئی تھی۔

دروازے کو لاک لگاتے برحان میگانگی کیفیت میں اسکی جانب قدم اٹھانے لگا۔

اب میں آنکھیں کھول رہی ناز۔۔۔بس بہت ہو گیا۔۔۔مالا غصے سے کہتی آنکھیں کھولنے ہی لگی تھی جب ایک جھٹکے سے اپنے بال کیچر کی قید سے آواز ہوتے کمر پہ بکھرتے محسوس کرا سنے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔

نظریں اٹھا کے شیشے میں نظر آتے اپنے بلکل پیچھے کھڑے برحان کے عکس کو دیکھتے اسکی آنکھیں پھیلیں۔

ایک جھٹکے سے اٹھتے اسنے آس پاس نظریں دوڑاتے اپنا دوپٹہ تلاش کرنا چاہا لیکن دوپٹہ وہاں ہوتا تو ملتا نا۔۔۔وہ تو پہلے ہی نازلی اپنے ساتھ لے گئی تھی۔

برحان کی لودیتی نظروں سے گھبراتی جلدی سے وہاں سے ہٹنا چاہا پر اس سے پہلے وہ وہاں سے بھاگ کے واشروم میں بند ہوتی برحان نے بغیر دیر کیئے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے ساتھ لگایا جس پہ وہ بری طرح سٹپٹائی۔

ی۔۔۔یہ کی۔۔۔کیا کر۔۔۔رہے۔۔۔ہ۔۔ہیں۔۔۔پہلی بار کیسی کو اپنے اتنے نزدیک دیکھ مالا کی سانسیں حلق میں اٹکیں۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔چہرے پہ آئی لٹ کو دو انگلیوں سے کان کے پیچھے کرتے خمار آلود لہجے میں بولا تو مالا کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں۔

مدہوش ہوتے برحان نے زرا سا جھک کے اسکے ماتھے پہ لب رکھے تو مالا کے بدن میں سنسناہٹ ہوئی۔

اسنے اسے پیچھے کرنا چاہا مگر برحان کی پکڑ مضبوط ہونے کی وجہ سے وہ ہل بھی ناپائی۔

ماتھے سے لب سرکتے گال پہ آئے تو اسکی بے انتہا قربت سے گھبراتے مالا نے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑتے سختی سے آنکھیں میچیں۔

جابجا اسکے لبوں کا دیہکتا لمس اپنے چہرے پہ محسوس کرتے مالا کانپ کے رہ گئی۔

کمر پہ رینگتے اسکے ہاتھ کی حرکت کو محسوس کرتے مالا کا چہرہ شرم وحیا سے سرخ اناری ہوا۔

آ گر ایسے ہی میرے سامنے آتی رہیں تو بہت جلد مجھے اپنا اسیر کر لو گی۔۔۔

پیچھے ہوتے اسکے چہرے پہ نظریں جمائے پر تپش لہجے میں بولا۔۔۔تو پل بھر میں مالا کا سارا سحر ٹوٹا۔

اسکے بھرے بھرے لبوں پہ نظریں جمائے وہ جھکنے ہی لگا تھا جب مالا نے اسکی پکڑ کمزور محسوس کرتے اپنا پورا زور لگاتے اسے پیچھے دھکا دیا۔

وہ جو ہوش کھوتا اسکے لبوں سے خود کو سیراب کرنے لگا تھا۔۔.اچانک دھکے پہ بے ساختہ پیچھے ہوا۔

کیا کر رہے ہیں آپ ہاں۔۔۔بھول گئے کیا کہا تھا آپ نے۔۔۔۔مالا اذیت سے چلائی

مالا میں نے۔۔۔۔ برحان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی مالا نے کاٹی

میں یاد دلاتی ہوں۔۔۔ میں صرف معصومہ کی ماں ہوں۔۔۔اس کے علاوہ کچھ نہیں۔۔۔آپ نے ہی کہا تھا مجھ سے کوئی امید نہیں رکھنا۔۔آپ کبھی مجھے بیوی کا درجہ نہیں دیں گے۔۔۔ تو پھر آج کیا ہو گیا۔۔۔وہ چیخ چیخ کے اسے اسہی کے الفاظ واپس لوٹا رہی تھی جو برحان کے سینے میں تیر کی طرح چبھ رہے تھے۔۔۔

وہ خاموشی سے سن رہا تھا کیونکہ وہ بلکل ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔۔سب کچھ اسہی کا کیا دھرا تھا۔۔۔اس معصوم نے تو اپنی طرف سے رشتہ نبھانے کی بہت کوشش کی مگر برحان نے ہی اسے ہمیشہ صرف معصومہ کی ماں ہی مانا۔

کچھ کہتے کیوں نہیں۔۔۔اب کہا گئی آپ کی وہ محبت جس کا ذمیداری آپ مجھے ٹھہرا رہے تھے۔۔۔یا میرے قریب آ کے میرے حسن کے آگے سب بھول گئے۔۔۔مالا کا لہجہ طنزیہ تھا مگر آنکھیں کرب اور اذیت کی داستان سنا رہی تھیں۔

مالا میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے پھر پلیز مجھے ایک موقع تو دو۔۔۔ میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔بے بسی سے کہتے برحان نے اسکی جانب ایک قدم بڑھایا تو وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔

میں نے آپ کا پل میں بدلتا رویہ دیکھا ہے۔۔۔ مجھے معاف کر دیجئے گا۔۔۔میں دوبارہ آپ کو اپنا دل دکھانے کا موقع نہیں دے سکتی۔۔۔آنکھوں سے بہتے آنسوں صاف کرتی تیزی سے واشروم میں گھس گئی۔

برحان نے تکلیف سے اسے واشروم میں بدن ہوتے دیکھا۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں مالا۔۔۔میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔واشروم کے دروازے کو بے بسی سے دیکھتے ایک بار پھر خود سے عہد کرتا کمرے سے نکل گیا۔

وہ عہد تو کر چکا تھا مگر اسکا عہد کب تک کا تھا یہ اسے جلد ہی پتہ چلنے والا تھا۔

✿ ✿ ✿۔

وہ آدھی رات گئے جب کمرے میں آیا تو مالا معصومہ کو اپنی آغوش میں لیئے سو رہی تھی۔

اسنے غور سے سوئی ہوئی مالا کا چہرہ دیکھا جو انتہا کا سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ایک گال پہ آنسو کے مٹے مٹے نشان تھے جیسے دیکھتے اسے اپنے دل میں درد محسوس ہوا۔

اسکے دل کی حالت بدل رہی تھی۔۔ جسے برحان کافی اچھے سے سمجھ بھی رہا تھا مگر نا جانے کیوں اسے قبول کرنے سے ہچکچا رہا تھا۔

اسنے ہاتھ آگے بڑھا کے اسکے آنسو کے نشان کو دھیرے سے چھوا تو اسے اپنے ہاتھ پہ آگ سی تپش محسوس ہوئی۔

جلدی سے ہاتھ مالا کے ماتھے پہ رکھا تو وہ تپ رہا تھا۔

اتنا تیز بخار۔۔۔پریشانی سے اسکے چہرے کو دیکھتے اسنے سب سے پہلے معصومہ کو اس سے تھوڑا دور کیا تا کے وہ اچھے سے سو سکے۔

پھر جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

پانچ منٹ بعد برحان ٹھنڈے پانی کا باؤل اور کچھ پٹیاں لیئے کمرے میں داخل ہوا۔

پانی کا باؤل کرونر پہ رکھتے مالا کے سرہانے تھوڑی دیر جگہ بنا کے بیٹھا۔

اسنے جب پہلی ٹھنڈی پٹی اسکے ماتھے پہ رکھی تو مالا کے جسم میں ہلکی سی کپکپی طاری ہوئی۔۔۔مگر بخار کی شدت اتنی تیز تھی کے وہ آنکھیں نہیں کھول پائی۔

وہ ایک کے بعد ایک پٹی اسکے ماتھے پہ رکھتا رہا۔۔۔آدھا گھنٹے یہی عمل کرنے سے اسکا بخار تھوڑا کم ہوا تو وہ باؤل لیتا واپس کمرے سے باہر نکل گیا۔

جب واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں ایک دودھ کا گلاس موجود تھا۔

مالا۔۔۔سائڈ کورنر کی دراز سے دوائی نکالتے اسکے سرہانے بیٹھتے دھیرے سے پکارہ۔۔۔مگر مالا نے کوئی رسپونس نہیں دیا۔

مالا اٹھو۔۔۔نرمی سے اسکے بالوں کو سہلاتے محبت سے پکارہ تو مالا نے زرا سی سرخ آنکھیں کھولتے خود پہ جھکے برحان کو دیکھا۔

تمہیں بہت تیز بخار ہے۔۔۔اٹھا دوائی کھاؤ۔۔۔اسکے آنکھیں کھولتے ہی پیار سے بولا مگر مالا بغیر کوئی جواب دیئے بوجھل نظروں سے اسے تکتی رہی۔

اٹھو شاباش۔۔۔دودھ کا گلاس سائڈ میں رکھتے برحان نے ہی اسے سہارا دیتے ہلکا سا اٹھایا تو وہ کسی بے جان وجود کی طرح اسکے سہارے اٹھتی اسکے سینے سے سر ٹکا گئی۔

اسکے حرکت پہ برحان ایک پل کے لیئے ساکت ہوا۔۔۔مگر پھر جلد ہی سمبھل گیا۔۔۔وہ سمجھتا تھا مالا کی حالت کو۔۔۔آ گر وہ ہوش میں ہوتی تو اسے اپنے اتنے قریب دیکھنے پہ دور دھکا دیتی مگر وہ اس وقت ہوش میں کہا تھی تبھی تو اسکے سینے سے لگ گئی تھی۔

یہ لو۔۔۔برحان نے خود اسکے منہ میں دوائی رکھتے دودھ کا گلاس منہ سے لگایا جس کے دو تین گھونٹ بھرنے کے بعد ہی اسنے منہ پیچھے کر لیا۔

گلاس واپس رکھنے برحان نے نرمی سے مالا کو واپس لیٹایا اور خود اٹھ کے لائٹ بند کرتے دوسری جانب سے گھوم کے آتے اپنی جگہ لیٹتے دھیرے دھیرے مالا کے بالوں میں انگلیاں چلاتے فرصت سے اسے تکتا رہا۔

معصومیت سے بھرپور چہرہ اسے پوری طرح اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔۔۔

اسکے ایک ایک نقش حفظ کرتے کب اسکی آنکھ لگی اسے خود ہی پتہ نہیں چلا۔

✿ ✿ ✿

ہاں ہم آتے کل مگر مجھے کل ایک ضروری کام آگیا تھا جس وجہ سے تمہارے گھر آنے کا ارادہ کینسل کرنا پڑا۔۔۔فون کان سے لگائے اسٹڈی روم میں اپنی مطلوبہ فائل ڈھونڈتے وہ فون کی دوسری جانب نوال سے مخاطب ہوا۔

تو آپ لوگ آج آجائیں۔۔۔اسپیکر سے نوال کی آواز ابھری۔

میں نے یہی بتانے کے لیئے فون کیا ہے کہ آج ہم سب عشال کے سسرال جارہے ہیں۔۔۔تو میں سوچ رہا ہوں تم لوگ بھی ہمارے ساتھ ہی چلو۔۔۔ آ گر کوئی شادی کی بات ہوئی تو ہم سب مل کے تاریخ وغیرہ بھی رکھ لیں گے۔۔. رائد نے اپنے خیال کا اظہار کیا۔

ٹھیک ہے بھائی میں حسام سے پوچھ کے پھر جواب دیتی ہوں۔۔۔نوال نے کہا تو رائد نے اوکے کہتے فون رکھ دیا۔

فون بند ہونے کے بعد اسنے پوری اسٹیڈی چھان ماری لیکن اسکی مطلوبہ فائل کہیں نہیں ملی۔

وہ ایک آخری بچی ہوئی دراز دیکھ رہا تھا جب ایک دم سے اسکے چہرے کے سامنے وہ فائل آئی جس کی اسے تلاش تھی۔

یہی ڈھونڈ رہے تھے نا۔۔۔آئلہ اسکی آنکھوں کے سامنے فائل لہراتی مسکرا کے بولی۔

تمہیں کہاں سے ملی۔۔۔رائد نے اسکی ہاتھ سے فائل لی

الماری میں آپ کے کپڑوں کے نیچے رکھی ہوئی تھی۔۔۔آئلہ نے بتایا تو رائد نے آگے بڑھتے عقیدت سے اسکا ماتھا چوما۔

شکریہ۔۔۔پیار سے شکریہ کہتا وہیں رکھی کرسی پہ بیٹھ کے فائل دیکھنے لگا۔

آپ نے غور کیا برحان کے رویہ میں تبدیلی آتی جارہی ہے۔۔۔دو تین دن سے جو بات آئلہ نوٹ کر رہی تھی آج آخر کار رائد سے بول دی تھی۔

ہمم میں نے بھی یہ چیز محسوس کی ہے۔۔۔اچھا ہے وہ چیزوں کو سمجھ رہا ہے۔۔۔رائد نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔

ہمم مالا کی وجہ سے اسنے آج آفس سے بھی چھٹی کی ہے۔۔۔ہماری تو بس ایک ہی دعا ہے کہ سارے بچے ہمیشہ خوش رہیں۔۔۔آئلہ نے دل سے دعا دی جس پہ رائد نے بھی پورے دل سے آمین کہا۔

✿ ✿ ✿

رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔ان لوگوں کو حارث کی طرف شام میں جانا تھا مگر اب رات ہو گئی تھی۔۔۔ برحان کے آفس ناجانے کی وجہ سے رائد نے ہی آج سارا کام دیکھا تھا جس وجہ سے اسے آنے میں دیر ہو گئی تھی۔

رائد کے آتے ہی سب بڑے تیار ہو کے ہال میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔

جانا تو برحان کو بھی تھا لیکن کیونکہ مالا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیئے برحان مالا کے ساتھ رک رہا تھا۔۔اور یہ چیز حویلی میں سب کو بہت پسند آئی تھی۔

وہ لوگ عشال کو بھی لے کے جاتے مگر اینڈ وقت پی اسکی کوئی کانفرینس آگئی جس وجہ سے اسے ارجنٹ جانا پڑا۔

کچھ ہی دیر میں نوال اور حسام آ چکے تھے۔۔۔جس کے بعد فورن ہی وہ لوگ حارث کے گھر کے لیئے روانہ ہو گئے تھے۔

ان لوگوں کو روانہ کر کے برحان کمرے میں آیا تو مالا سو رہی تھی۔۔۔

اسے خیال آیا کے اسنے دوپہر کا کھانا کھایا ہوا ہے۔۔.اور اب رات کے کھانے کے بعد اسے میڈیسن بھی دینی تھی۔۔۔اس لیئے وہ کمرے سے نکل کے کچن کی جانب بڑھ گیا۔

جی خان صاحب آپ کو کچھ چاہیئے۔۔۔ملازمہ جو جانے والی تھی برحان کو کچن میں آتے دیکھ مؤدب انداز میں گویا ہوئی۔

سوپ گرم کر کے مجھے دے دیں۔۔۔ برحان ملازمہ سے کہتا وہیں رکھ کر سی پہ بیٹھ کے انتظار کرنے لگا۔

تھوڑی ہی دیر میں ملازمہ سوپ کا باؤل ٹرے میں رکھ کے اسے تھما چکی تھی۔

ٹرے لیئے وہ کمرے میں داخل ہوا تو مالا بیڈ پہ نیم دراز معصومہ کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

یہ سوپ پیو پھر تمہیں دوائی بھی کھانی ہے۔۔۔ اسنے برابر کورنر پہ ٹرے رکھی۔

میں ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔ تھوڑا اٹھ کے بیٹھتے معصومہ کو دیکھتے وہ سنجیدگی سے بولی

تم بلکل بھی ٹھیک نہیں ہو۔۔۔ چلو شاباش جلدی سے سوپ ختم کرو پھر میں خود تمہیں میڈیسن دیتا ہوں۔۔۔ برحان اسکے پاس ہی جگہ بنا کے بیٹھتے پیار سے بولا۔

آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مجھے اپنا خیال خود رکھنا آتا ہے۔۔۔ معصومہ تھوڑا اور پیچھے کھسکتی بے زاری سے گویا ہوئی۔

یار تمہارا مسئلہ کیا ہے۔۔۔ جب خیال نہیں رکھتا تھا تب بھی تمہیں مسئلہ تھا اور اب جب خیال رکھ رہا ہوں، تمہاری فکر کر رہا ہوں تو بھی تمہیں مسئلہ ہو

رہا ہے۔۔۔ برحان غصہ ضبط کرتے بولا تو مالا نے شکوہ کناہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

جب وقت تھا تب تو آپ نے میری فکر نہیں کی۔۔۔ نا میرا خیال کیا اور اب جب وقت ہاتھ سے نکل گیا ہے تب فکر کرنے کا کیا فائدہ۔۔۔ مالا کا تلخ لہجہ برحان کو پل بھر میں شرمندہ کر گیا۔

مجھے موقع تو دو سب ٹھیک کرنے کا۔۔۔ بے بسی سے اسکا ہاتھ تھامنا چاہا جس پہ وہ اپنا ہاتھ پیچھے کھینچتی اپنے اوپر چڑھتی معصومہ کو گود میں اٹھا لیا۔

سب کچھ ٹھیک تب ہی ہو گا جب آپ خود کو ٹھیک کریں گے۔۔۔ ماضی سے باہر نکل کے حال میں جیئیں گے۔۔۔ اپنے سے جڑے لوگوں کے ساتھ انصاف کریں گے۔۔۔ رشتوں کی اہمیت جا کے انہیں ان کے حصے کی

خوشیوں دیں گے۔۔۔اپنی ذات سے کسی کی تکلیف کا باعث نہیں بنیں گے۔۔۔تب جا کے سب ٹھیک ہو گا۔۔

اس لیئے بہتر ہے مجھ سے موقع مانگنے کے بجائے ایک بار پھر سے اپنے اندر جھانک کے دیکھ لیں۔۔۔

آ گر آپ کے دل میں اب بھی کسی دوسرے کی محبت موجود ہے تو معذرت میں اس شخص کے ساتھ سمجھوتا کر کے رہ تو سکتی ہوں مگر خود کے قریب آنے کا حق نہیں دے سکتی۔۔۔

میں نہیں چاہتی کے میرا شوہر جب میرے قریب آئے تو اسکے دل میں پہلے سے ہی کوئی اور ہو۔۔۔

جیسے ایک شوہر برداشت نہیں کر سکتا کہ اسکی بیوی کے دل میں اسکے علاوہ کوئی اور ہو ویسے ہی ایک بیوی کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتی کے اسکے حصے کی محبت کی حقدار کوئی اور ہو۔۔۔

لہجہ نرم تھا۔۔۔آواز دھیمی مگر لفظوں میں اتنی شدت تھی کے برحان تک وہ شدت باآسانی پہنچ گئی تھی

برحان بغیر کوئی جواب دیئے خاموشی سے اٹھ کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

اسے کچھ وقت اکیلے اپنے ساتھ رہ کے مالا کے سارے سوالوں کے جواب ڈھونڈنے تھے۔۔۔

جب کے مالا نے دھندھلائی نظروں سے بند دروازے کو دیکھا۔

برحان سے نکاح کے بعد اسکے دل کی دنیا پوری طرح سے بدل گئی تھی۔۔۔ اسکے دل میں اس شخص نے بری طرح سے قبضہ جما لیا تھا جو اسکو ایک نظر بھر کے دیکھتا بھی نہیں تھا۔

مالا کو اچھا نہیں لگ رہا تھا اس سے اس طرح کا رویہ رکھنا مگر وہ مجبور تھی۔۔۔ اسنے پیار سے نرمی سے ہر طرح سے اسکے دل میں جگہ بنانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ اسکے قریب ہونے کی کوشش کی تھی پر اب وہ تھک گئی تھی روز روز کی اذیت سہہ کے۔۔

وہ اپنے دل کو اور دکھی نہیں کر سکتی تھی اس لیئے خاموشی اختیار کر چکی تھی مگر برحان کے بار بار اسکی اوقات یاد دلانے کے بعد اب جب وہ تھک چکی تھی تک اسکی جانب بڑھنا مالا کو بری طرح چبھ رہا تھا۔

یہی وجہ تھی کے اسکا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی سخت اور تلخ ہو جاتا تھا۔۔

✿ ✿ ✿۔

مالا بھیو کہاں ہیں۔۔۔دروازہ نوک کرتے نازلی مالا کے کمرے میں داخل ہوتے نظریں گھما کے پوچھنے لگی۔

پتہ نہیں۔۔۔لاپروائی سے جواب دیا۔

تمہیں نیند آرہی ہے۔۔۔اسکی سرخ نیند سے بوجھل آنکھیں دیکھ نازلی نے استفسار کیا۔

ہمم۔۔۔مگر معصومہ سو ہی نہیں رہی اور اسکو یوں چھوڑ کے میں سو نہیں سکتی۔۔۔اپنے بازو کے حصار میں بیٹھی معصومہ کو کھلونوں کے ساتھ کھیلتے دیکھ گویا ہوئیں۔

تو اسے ہم لے جاتے ہیں۔۔۔تم سو جاؤ۔۔۔نازلی معصومہ کو گود میں اٹھاتی بولی۔

یہ تنگ کرے گی تمہیں۔۔۔مالا نے آگاہ کیا۔

تو کیا ہوا۔۔۔میں پھوپھو ہوں اسکی۔۔۔اب یہ اپنی پھوپھو کو تنگ نہیں کرے گی تو پھر کس کو کرے گی۔۔۔نازلی دروازے کی جانب بڑھتی معصومہ کو دیکھ ہنس کے بولی تو معصومہ کھلکھلا اٹھی۔

اچھا پھر اسکی فیڈر بھی لے جاؤ۔۔۔مالا نے تکیے کے برابر میں رکھی فیڈر اٹھا کے اسکی جانب بڑھائی۔

چلو چلو۔۔۔ معصومہ بے بی اور پھوپھو مل کے خوب مزے کریں گے۔۔۔ فیڈر لیتی معصومہ سے باتیں کرتے نازلی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔تو مالا بھی سر کے درد کو برداشت کرتی آنے والے وقت سے بے خبر ٹھیک سے لیٹ کے آنکھیں موند گئی۔

✿ ✿ ✿

ارے یہ کیا کر دیا آپ نے۔۔۔پھوپھو کے سارے کپڑے خراب کر دیئے۔۔۔نازلی معصومہ کو اوپر کی طرف اچھال رہی تھی جب اس نے ایک دن الٹی کر دی جس سے نازلی کی ساری قمیض خراب ہو گئی۔

گندی بچی۔۔۔مصنوعی گھوری دیکھاتے نازلی نے ڈانٹاتو آگے سے معصومہ کھلکھلا اٹھی۔

واشروم میں لے جاتے سب سے پہلے اسنے معصومہ کا منہ صاف کروادیا۔۔۔اور اسے واپس لا کے بیڈ پہ لیٹادیا۔

اب یہاں لیٹو پھو پھو کپڑے چینج کر کے ابھی آتی ہیں۔۔۔اور ہاں گرنا نہیں ورنا بہت مار پڑے گی۔۔۔بیڈ کے بیچ میں معصومہ کو لیٹا کے اسکے چاروں اطراف میں اچھے سے تکیے لگاتی الماری سے کپڑے لیتی واشروم کی جانب بڑھ گئی۔

پانچ منٹ سے بھی کم وقت میں وہ کپڑے چینج کیئے واپس آئی تو معصومہ تکیوں کے اوپر چڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

نہیں بیٹا لیٹی رہو۔۔۔اسے واپس ٹھیک سے لیٹاتے وہ فون کی جانب بڑھی جو تھوڑی دیر پہلے ہی بج کے بند ہوا تھا۔

فون اٹھا کے دیکھا تو نوفل کی مس کال آئی ہوئیں تھیں۔۔۔ایک نظر معصومہ پہ ڈالتے اسنے جلدی سے کال بیک کی۔

کہاں تھیں۔۔۔کب سے فون ملا رہا ہوں۔۔۔کال ریسیو ہوتے ہی دوسری جانب سے نوفل کی بے چین آواز اسکی سمات سے ٹکرائی جس سے اسکے چہرے پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی۔

جھوٹ تو نہیں بولیں صرف ایک ہی مس کال آئی ہوئی تھی۔۔۔وہ مزے سے کہتی کمرے میں ہی ادھر سے ادھر ٹہلنے لگی۔

تم نہیں جانتی اس ایک مس کال میں ہی میرا دل اٹک کے رہ گیا تھا۔۔۔پتہ ہے ناجب بھی تم دیر سے کال اٹھاتی ہو میرا دل بے چین ہو جاتا ہے۔۔۔ گھمبیر لہجہ نازلی کو شرمانے پہ مجبور کر گیا۔

کیا کر رہیں تھیں جو میری کال ریسیو نہیں کی۔۔۔نوفل نے سوال کیا تو نازلی نے ایک نظر معصومہ کو دیکھا جو اب پیٹ کے بل لیٹی ہوئی اپنے ہاتھ پیر چلا رہی تھی۔

یہ جو ہماری چھوٹی سی جان ہے نا اسنے اپنی پھوپھو کے اوپر الٹی کر دی تھی تو بس کپڑے چینج کرنے گئی تھی۔۔۔نازلی تکیے کے اوپر چڑھتی معصومہ کو واپس تکیوں کے بیچ میں لیٹا کے پھر سے ٹہلنے لگی

آپ کو پتہ ہے یہ جیسے جیسے بڑی ہوتی جا رہی ہے نا حد سے زیادہ شرارتی ہوتی جا رہی ہے۔۔۔ایک منٹ کے لیئے نہیں بیٹھتی۔۔۔ہر وقت بس کہیں نا کہیں بھاگتی رہتی ہے۔۔۔ مگر ماشاءاللہ ہے بہت کیوٹ۔۔۔دل کرتا ہے ہر وقت بس اسکی شرارتوں کو ہی دیکھتے رہو۔۔نازلی مسکراتے ہوئے مزید گویا ہوئی

ہمم۔۔۔دیکھنا انشاءاللہ ہمارے بچے بھی ایسے ہی کیوٹ اور شرارتی ہوں گے جو اپنی ماما کو اپنی شرارتوں سے تگنی کا ناچ نچا دیں گے۔۔۔نوفل کی پرشوخ آواز سن نازلی پل بھر میں سرخ پڑی۔

ایسے ہی تگنی کا ناچ نچادیں گے۔۔۔۔ہم کیا کسی سے کم ہیں۔۔۔ہم بھی انکی ماں ہونگے۔۔۔ایسی پھینٹی لگائیں گے کہ دو منٹ میں انسان کے بچے بن جائیں گے۔۔۔۔نازلی اپنی ٹون میں آتی تیزی سے بولی۔

کیا!!!!تم میرے بچوں کو مارو گی؟۔۔۔نوفل نے مصنوعی غصے سے پوچھا

جی ہاں۔۔۔ گردن اکڑائے جواب دیا۔

شرم نہیں آئے گی تمہیں میرے معصوم بچوں کو مارتے ہوئے۔۔۔نوفل نے غصے سے کہا۔

بلکل نہیں۔۔۔وہ بھی دوبدو بولی۔

تم۔۔۔نوفل کی بات پوری نہیں ہوئی تھی جب فون بند ہو گیا

ہیلو۔۔۔نازلی نے کان سے فون ہٹا کے دیکھا تو فون بلکل بند ہو چکا تھا۔۔۔

اس بیٹری کو بھی ابھی ختم ہونا تھا۔۔۔تاسف سے فون کو دیکھتی وہ نوفل کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی جب اسے دھپ کی آواز کے ساتھ معصومہ کے رونے کی آواز سنائی دی۔

وہ نوفل سے باتوں میں اتنی مگن ہو گئی تھی کے اسے معصومہ کا دھیان ہی نہیں رہا تھا۔

جلدی سے پیچھے مڑی تو اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔۔ہاتھ سے فون چھوٹ کے زمین بوس ہوا۔

معصومہ۔۔۔ہوش میں آتی تیزی سے معصومہ کی جانب بڑھی جو بیڈ سے نیچے گری بری طرح سے رو رہی تھی۔

ہا۔۔۔۔معصومہ۔۔۔معصومہ کے سر اور ہونٹ کے پاس سے نکلتے خو+ن کو دیکھ نازلی کی جان نکلی۔

نیچے گرتے وقت معصومہ کا چہرہ سائڈ کورنر کی نیچے والی پٹی سے ٹکرایا تھا جس کی وجہ سے اسکے سر اور ہونٹ کے پاس سے خو+ن تیزی سے بہہ رہا تھا

مالا۔۔۔بغیر چپل دوپٹے کی پرواہ کیئے وہ تیزی سے معصومہ کو اٹھائے مالا کے کمرے کی جانب بھاگی۔

مالا جو گہری نیند میں سو رہی تھی نازلی کی چیخ و پکار سنتے ہڑ بڑا کے اٹھتی جلدی سے کمرے سے باہر نکلی

کیا ہوا نازایسے۔۔۔کیوں۔۔چیخ۔۔مالا جو کمرے سے باہر نکل کے اپنی طرف آتی نازلی سے بول رہی تھی اس کے ہاتھ میں معصومہ کو دیکھ پل بھر کو حواس باختہ ہوئی۔

نازیہ کیا ہوا ہے معصومہ کو۔۔۔اپنے حواسوں پہ قابو کرتے جلدی سے آگے بڑھ کے ناز کی گود سے معصومہ کو لیا

سر سے نکلے خو+ن کی لکیریں بنتی معصومہ کی تھوڑی تک جا رہی تھیں۔۔۔

معصومہ کی یہ حالت دیکھ مالا کا دل بند ہونے کو تھا مگر اسے ابھی ہوش سے کام لینا تھا۔

یہ۔۔۔۔ب۔۔۔بیڈ۔۔۔۔سے۔۔۔۔نازلی سے خوف اور گھبراہٹ کے مارے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔

وہ اپنی چھوٹی چھوٹی چوٹوں پہ ہی رونے والی ہو جاتی تھی اور یہاں تو وہ معصوم سی بچی تھی جس میں سب کی جان بستی تھی۔۔۔اس کو اس حالت میں دیکھ کے نازلی تو بلکل ہی ہوش گوا بیٹھی تھی۔

مالا بغیر ناز کی پوری بات سنے جلدی سے اندر کمرے میں بھاگی۔

روتی ہوئی معصومہ کے سر پہ اپنا دوپٹہ کس کے باندھتے بہتے خو+ن کو روکنے کی کوشش کی۔

ناز جلدی سے برحان کو فون ملاؤ۔۔۔ناز کی جانب فون بڑھاتے وہ معصومہ کا چہرہ صاف کرنے لگی۔۔۔اسکی اپنی طعبیت ٹھیک نہیں تھی مگر اس وقت اسے ہوش سے کام لینا تھا۔۔وہ نازلی کی طرح حواس باختہ نجیب ہو سکتی تھی۔

نازلی نے بڑی مشکل سے برحان کو کال ملائی مگر اسکا فون کمرے میں ہی بن رہا تھا۔۔۔

افففف ان کا فون تو یہیں ہے۔۔۔اب کیا کریں۔۔۔سب لوگ بھی شہر گئے ہوئے ہیں انہیں یہاں آتے میں بھی وقت لگے گا۔۔۔لیکن معصومہ کی ایسی

حالت نہیں ہے کے ہم دیر کریں۔۔۔دوسرا دوپٹہ اوڑھتے مالا نے جلدی سے اپنا فون اور پرس لیتی معصومہ کو لیئے دروازے کی جانب بڑھی۔

نازلی۔۔۔کمرے کے بیچ میں کھڑی نازلی کو پکارہ مگر وہ تو سہمی ہوئی خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

نازلی۔۔۔کو ایک ہی جگہ غائب دماغی سے کھڑے دیکھ اسنے آواز کو بلند کیا اور واپس اسکی جانب آئی۔

نازلی یہ وقت حواس کھونے کا نہیں ہے۔۔۔جلدی جاؤ اور دوپٹہ اور چپل پہن کے آؤ میں ڈرائیور سے کہہ کے گاڑی نکلواتی ہوں۔۔۔جلدی کرو۔۔۔نازلی کا بازو جھنجھلاتے اسکو ہوش میں لاتی تیزی سے کمرے سے نکلی تو نازلی بھی فورن اپنے کمرے میں بھاگی۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں اسپتال کی جانب رواں دواں تھی۔۔۔

گاڑی تیز رفتار سے آگے بڑھ رہی تھی جب کے گاڑی میں بیٹھے لوگ کافی پریشان اور گھبرائے ہوئے تھے۔

مالا روتی ہوئی معصومہ کو اپنے ساتھ لگائے بار بار اسکا چہرہ صاف کرتی اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی مگر سر میں لگی چوٹ کی وجہ سے معصومہ رازوں قطار روئے جا رہی تھی۔

وہیں انکے ساتھ بیٹھی نازلی معصومہ کی حالت دیکھ کے خود بھی رونا شروع ہو گئی تھی۔

پلیز تھوڑی تیز چلائیں۔۔۔مالا نے بے چینی سے ڈرائیور سے کہا۔

کچھ ہی دیر میں گاڑی اسپتال کے باہر رکی۔۔۔مالا تیزی سے گاڑی سے نکلتی اندر کی جانب بھاگی۔۔۔اسکے پیچے ہی نازلی بھی بھاگی۔

ڈاکٹر میری بیٹی۔۔۔دیکھیں اسکا کتنا خو+ن بہہ رہا ہے۔۔۔فورن سامنے سے آتے ڈاکٹر کے پاس آتہ اسنے آنسوں کے درمیاں بھاری ہوتی آواز میں کہا۔

ڈاکٹر فورن ہی معصومہ کو ایمر جنسی وارڈ میں لے گئے۔۔۔جب کے وہ دونوں وہیں باہر رک کے بے چینی سے ڈاکٹر کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگیں۔

نازلی کو بے آواز روتے دیکھ وہ خود کے آنسوں صاف کرتی اسکے پاس آئی جو سامنے دیوار سے ٹیک لگائے روئے جا رہی تھی۔

چپ ہو جاؤ ناز۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔کچھ نہیں ہوا معصومہ کو۔۔۔وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ہمم۔۔۔نازلی کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے پیار سے پچکارہ۔

ی۔۔۔یہ۔۔۔سب میر۔۔۔میری غلطی۔۔۔ہے۔۔۔ہچکیوں سے روتے وہ بامشکل اپنی بات مکمل کر سکی۔

نہیں ناز۔۔۔اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔ہونے والی بات تھی ہو گئی۔۔۔بس تم دعا کرو معصومہ جلدی سے ٹھیک ہو جائے۔۔۔اسے

زیادہ چوٹ نا آئی ہو۔۔۔مالا نے نرمی سے سمجھایا جس پہ وہ دھیرے سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

عمر میں بڑی نازلی تھی۔۔۔مگر ذمیداری نے مالا کو بڑا کر دیا تھا۔۔۔وہ اس وقت بھی کسی بڑے کی طرح نازلی کو تسلی دے رہی تھی۔

ڈاکٹر میری بیٹی کیسی ہے۔۔۔ڈاکٹر کو باہر نکلتے دیکھ وہ جلدی سے انکی جانب لپکی

وہ ٹھیک ہیں۔۔۔زخم چھوٹا تھا مگر تھوڑا گہرا تھا جس وجہ سے کچھ ٹانکے آئے ہیں۔۔آپ نے انکے سر پہ کپڑا باندھ دیا تھا جس وجہ سے زیادہ خون نہیں بہا۔۔۔مگر پھر بھی ہم نے انہیں ایک ڈرپ لگائی ہے اور سکون کا انجیکشن بھی لگا دیا ہے۔۔۔جیسے ہی ڈرپ ختم ہو آپ انہیں لے جا سکتیں

ہے۔۔۔مگر جانے سے پہلے مجھ سے ایک بار مل کے جائے گا۔۔۔ڈاکٹر پر فیشنلی انداز میں بولے

ڈاکٹر میں اپنی بیٹی کے پاس جاسکتی ہوں۔۔۔اسنے بے چینی سے استفسار کیا۔

جی بلکل جاسکتی ہیں۔۔۔ہم انہیں وارڈ میں شفٹ کر رہے ہیں پھر آپ ان سے مل لے گا۔۔۔نرمی سے کہتے ڈاکٹر آگے بڑی گئے۔

مالا نے ایک گہرا سانس بھرا اور نازلی کو وہیں رہنے کا کہتی خود زرا آگے آ کے جزلان کو فون ملانے لگی۔

پریشانی اور گھبراہٹ میں وہ کسی کو بھی فون کرنا بھول گئی تھی پر اب جب معصومہ ٹھیک تھی تو اسنے سب سے پہلے اپنے پاپا کو فون کر کے بتایا تھا۔۔۔ جس پہ ان لوگوں نے کچھ ہی دیر میں وہاں پہنچنے کا کہتے فون بند کر دیا تھا۔

✿ ✿ ✿

سب لوگ اس وقت اسپتال کے پرائیویٹ روم میں موجود تھے۔۔۔

رائد نے آتے ہی معصومہ کو وارڈ سے پرائیویٹ روم میں شفٹ کروا دیا تھا۔۔۔

وہ لوگ زیادہ تھے، رائد نہیں چاہتا تھا کے وہاں رش لگے اور اور مریض ڈسٹرب ہوں۔۔۔اس لیئے اسنے الگ سے کمرہ لے لیا تھا۔

مالا معصومہ کے ساتھ بیڈ پہ ہی نیم دراز ہوئے اسکا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیئے بار بار چوم رہی تھی۔۔۔

اسکے پیروں والے سائڈ پہ آئلہ اور نوال بیٹھیں ہوئی تھیں۔۔۔باقی سارے کمرے میں موجود دو صوفوں پہ بیٹھے ہوئے تھے۔

معصومہ کی ڈرپ ختم ہونے والی تھی جب معصومہ نیند میں بے چین ہوئی تو مالا نے جلدی سے اسے تھپ تھپایا۔

وہ اسے واپس سلانے کی کوشش کر رہی تھی جب جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھولتے برحان اندر داخل ہوا جس کے چہرے کے بگڑے تاثرات دیکھ مالا سیدھی ہو کے بیٹھ گئی۔

مالا حویلی سے نکلنے سے پہلے چوکیدار کو کہہ کے آئی تھی کہ اگر برحان آجائے تو اسے بتادیں کے وہ لوگ مالا کو لے کے اسپتال گئے ہیں۔۔۔

اور برحان کے آتے ہی چوکیدار نے فورن ہی مالا کی بات اس تک پہنچادی تھی جس کے بعد وہ رائد سے اسپتال کا نام معلوم کر کے ریش ڈرائیو کرتے یہاں پہنچا تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے وہ غصے سے بیڈ کے پاس آیا۔۔۔

اپنی معصومہ بیٹی کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ اسکے دل میں درد اٹھا۔

ہاتھ میں لگی ڈرپ۔۔۔ہونٹ کے پاس زخم۔۔۔ماتھے پہ بندھی پٹی دیکھ اسکا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بند کیا تھا۔

تم نہایت لاپرواہ۔۔۔اور غیر زمیداری عورت ہو۔۔۔مالا کا بازو دبوچتے اسکے چہرے پہ غرایا تو اسکی حرکت پہ سب کے ماتھے پہ بل پڑے۔

مالا نے بے یقینی سے اسکے چہرے کو دیکھا جو کچھ بھی جانے بغیر اس پہ الزام لگا رہا تھا۔

برحان چھوڑو مالا کا ہاتھ۔۔۔رائد نے اسے سختی سے ٹوکا۔

آپ لوگ کہتے تھے نا یہ میری بیٹی کو اچھے سے سمبھال لے گی۔۔۔دیکھ رہے ہیں اب آپ لوگ۔۔۔کیسے سمبھالا ہے اس نے۔۔۔ اپنی سگی بیٹی ہوتی تو کیا یہ اتنی لاپرواہی دیکھاتی۔۔۔

آ گر نہیں سمبھل رہی تھی میری بیٹی تو منا کر دیتیں۔۔۔ مگر اس معصوم کی ذات سے لاپرواہی برتنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ غم و غصے سے وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کے ادا کرتا مالا کی آنکھیں دکھ سے نم کر گیا

کیا اسے یہ نہیں پتہ تھا کے مالا نے اسے اپنی سگی اولاد مان کے ہی پالا ہے۔۔۔ رات رات بھر جاگ کے معصومہ کا خیال رکھا ہے۔۔۔ لیکن آج اسنے مالا کا کیا ہر عمل اپنے لفظوں سے مٹی میں ملا دیا تھا۔

بھیو مالا کی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔ نازلی نے جلدی سے آگے بڑھ کے اپنے بھائی کی غلطی فہمی دور کرنی چاہی۔

کسی اور کی غلطیاں چھپانے کی ضرورت نہیں ہے ناز۔۔۔در ششتی سے کہتا ایک جھٹکے سے مالا کو معصومہ کے پاس سے ہٹاتے خود معصومہ کے پاس بیٹھتے اسے اپنی باہوں میں بھر گیا۔

برحان۔۔۔غصے سے مٹھیاں بھیجے جزلان نے کچھ کہنا چاہا جب برحان نے اسکی بات کاٹی۔

چاچو میں نے اپنی بچی آپ کی بیٹی کے ذمہ کی تھی پر آپ دیکھ رہے ہیں اس نے اپنی غیر زمیداری سے میری بیٹی کو کہاں پہنچا دیا ہے۔۔۔ برہمی سے کہتے اسنے آنکھیں کھولتی معصومہ کو دھیرے سے اپنی گود میں اٹھایا۔

بھیو آپ غلط کر رہے ہیں مالا کے ساتھ۔۔۔نازلی نے پھر کچھ کہنا چاہا جب برحان کی سرخ انکھوں نے اسے ایک بار پھر چپ کروا دیا۔

ما۔۔۔نیند سے جاگتے معصومہ نے مالا کو دیکھتے ماپکارہ اور اسکی گود میں جانے کے لیئے اسکی جانب ہاتھ بڑھائے مگر برحان اسکے ہاتھوں کو پکڑتے اپنے ساتھ لگا گیا۔

معصومہ ایک سال کی ہونے والی تھی۔۔۔مالا کافی دنوں سے اسکو ماما کہنا سکا رہی تھی جس کے نتیجے میں وہ ما کہنا سیکھ چکی تھی۔

اس ننی سی جان کی پکار پہ بے ساختہ مالا اسے لینے کے لیئے آگے بڑھی جب برحان نے ہاتھ کے اشارہ سے روک دیا۔

ماما آپ اسے سمبھالیں میں نہیں چاہتا یہ دوبارہ اس لاپرواہ عورت کے پاس جائے۔۔۔برحان نے معصومہ کو آئلہ کی جانب بڑھایا جو بیڈ پہ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

ہم اس کی ماں نہیں ہیں برحان۔۔۔جو ماں ہے اسے دیں۔۔۔ماں سے زیادہ فکر اور پرواہ اپنے بچے کی اور کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔آئلہ کا لہجہ خفگی بھرا تھا جس پہ برحان نے لب بھینچے۔

بھیو آپ مالا کو۔۔۔۔

نا ز پلیز چپ کر جاؤ اس وقت۔۔۔مالا کی آنکھوں میں آنسوں دیکھتے نازلی نے ایک بار پھر ہمت کر کے کہنا چاہا جب برحان نے سختی سے اسے پھر خاموش کروایا۔

نہیں بھیو ہم اب خاموش نہیں رہیں گے۔۔۔آپ یوں بے قصور مالا پہ الزام نہیں لگا سکتے۔۔۔نازلی ہمت کرتی بولی

نازلی۔۔۔ برحان نے غصے سے اسکا پورا نام پکارہ اور یہاں نازلی اپنے بھائی کے غصے کی حد سمجھ گئی کے وہ کتنے غصے میں ہے۔

بھیو مالا کی وجہ سے معصومہ نہیں گری وہ ہماری وجہ سے گری ہے۔۔۔نازلی ڈرے بغیر مالا کے ساتھ کھڑی ہوتی اپنی بات پہ زور دے کے گویا ہوئی تو برحان نے ایک الجھی نظر مالا پہ ڈالی جو خوشی سے سر جھکائے آنسوں پہ رہی تھی۔

مالا کی اپنی طعبیت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔اسے نیند آرہی تھی اور وہ بس معصومہ کے لیئے جاگ رہی تھی۔۔۔ہم بھی مالا کو سونے کا کہتے زبردستی معصومہ کو اپنے ساتھ لے کے گئے تھے۔

ہم سے غلطی ہو گئی کے ہم اسے بیڈ پہ لیٹا کے فون میں لگ گئے۔۔۔وہ ہماری وجہ سے گری ہے۔۔۔آگر آپ کو ڈانٹنا ہے تو ہمیں ڈانٹیں مگر مالا کو کچھ نا کہیں۔۔۔

وہ تو خود سے زیادہ معصومہ کا خیال رکھتی ہے۔۔۔برحان کو خاموش دیکھ نازلی تیزی سے کہتی چلی گئی۔

برحان نے مالا کی جانب نظریں اٹھائیں تو مالا کی آنکھوں میں آنسوں کے ساتھ دکھ کی رمق موجود تھی۔

مالا بغیر کچھ بولے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

سب کی غصے اور افسوس بھری نظریں خود پہ محسوس کر برحان ایک بار پھر شرمندہ ہو کے رہ گیا۔

وہ ہمیشہ ہی اپنی جلد بازی میں کچھ نا کچھ غلط کر دیتا تھا اور اب بھی بغیر پوری بات جانے جلد بازی میں مالا پہ لگائے الزام نے اسے اپنی ہی نظروں میں شرمندہ کر دیا تھا۔

دھیرے سے سامنے کھڑی نازلی کو معصومہ تھماتے وہ مالا کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکلا۔

اسنے ادر گرد نظریں گھمائیں تو مالا اسے سامنے موجود ڈاکٹر کے روم میں جاتی نظر آئی

مالا۔۔۔ برحان نے تیزی سے اسکے پیچھے قدم بڑھائے۔

مالا اسکی بات کو ان سنا کرتی آنسوں کرتے دروازے پہ دستک دیتی ڈاکٹر کے روم میں داخل ہوئی۔

برحان بھی اسکے پیچھے ہی روم میں داخل ہوتے اسکے ساتھ والی کرسی پہ جا کے بیٹھ گیا۔

آپ۔۔۔ برحان کو دیکھتے ڈاکٹر نے استفسار کیا۔

میں انکا ہسبینڈ ہوں۔۔۔ برحان نے اپنا تعارف کروایا۔

ڈاکٹر میری بیٹی ٹھیک تو ہے نا۔۔۔ڈاکٹر دوائیں لکھ رہا تھا جب برحان نے فکر مندی سے پوچھا۔

جی وہ بلکل ٹھیک ہے۔۔۔آپ کی وائف انکو ایک دم ٹھیک وقت پہ اسپتال لے آئی تھیں اور تو اور انہوں نے کافی سمجھداری اور حاظر دماغی کا استعمال کرتے ہوئے اسکے سر پہ جو کپڑا باندھ تھا اس کی وجہ سے آپ کی بیٹی کا کافی خو+ن بہنے سے بھی بچ گیا۔۔۔ڈاکٹر ہلکے سے مسکرا کے بولے تو برحان نے ایک نظر اپنے ساتھ بے تاثر چہرہ لیئے بیٹھی مالا کو دیکھا۔

یہ دوائیاں انہیں باقاعدگی سے پلائیں انشاءاللہ وہ جلد پوری طرح سے صحت یاب ہو جائیں گی۔۔۔پر فیشنل انداز میں کہتے ڈاکٹر نے پیپر ان کے آگے سر کایا۔

شکریہ۔۔۔وہ دونوں آگے پیچھے ہی روم سے باہر نکلے۔

مالامی۔۔۔

پلیز مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔برحان کی بات کاٹتے بے زاریت سے دوٹوک لہجے میں کہتی لمبے لمبے قدم اٹھاتے واپس معصومہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

پیچھے برحان ایک گہرا سانس بھرتے بالوں میں ہاتھ پھیرتے دائیاں لینے چل دیا۔

وہ جانتا تھا جو اس نے مالا کے ساتھ کیا ہے اس کی معافی اتنی جلدی ملنے والی نہیں ہے۔۔۔

اسنے بغیر سوچے سمجھے اس عورت پہ الزام لگا دیا ہے جو دن رات اسکی بچی کا خیال رکھ رہی ہے

وہ بہت اچھے سے جانتا تھا معصومہ کے لیئے مالا کا پیار مگر وہ جس وقت اسپتال آیا اس وقت وہ کافی ڈسٹرب اور غصے میں تھا۔۔۔ جس وجہ سے کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر مالا پہ غصہ کرتا چلا گیا۔

وہ جو رویہ مالا کے ساتھ رکھتا آیا تھا اسے اس چیز پہ کافی پچتاوہ تھا۔۔۔اور آج جو ایک بار پھر اسنے اسکے بے قصور ہونے کے باوجود بغیر کچھ بھی سنے اس پہ الزام لگایا تھا یہ چیز برحان کو بری طرح سے اندر ہی اندر ڈسٹرب کر رہی تھی۔

اسے جلد ہی کچھ بھی کر کے مالا کو منانا تھا۔۔۔اس سے معافی مانگنی تھی۔۔۔ کیونکہ جو جذبات وہ اب مالا کے لیئے اپنے دل میں محسوس کر رہا تھا وہ کوئی عام خذبہ نہیں تھا۔۔۔اپنے دل کی بدلتی کیفیت سے وہ اتنے دنوں سے بھاگ رہا تھا مگر اب اسکا دل بے قابو ہونے لگا تھا، بے چین ہونے لگا تھا اور اب اسے مالا کو منانا کے سب کچھ ٹھیک کرنا تھا۔

یہ سامان کیوں نکال رہی ہو۔۔۔ برحان کمرے میں داخل ہوا تو مالا کو چیزیں سمیٹتے ہوئے پایا۔

اسکے سوال کو نظرانداز کرتے وہ اپنے کام میں مصروف رہی۔

کچھ دیر پہلے ہی وہ لوگ اسپتال سے واپس آئے تھے۔۔۔

سارے راستے مالا معصومہ کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھی۔۔۔ایک پل کے لیئے بھی اسے خود سے الگ نہیں کیا تھا اور اب جب برحان گاڑی پارک کر کے کمرے میں واپس آیا تھا تو مالا معصومہ کی دوائیاں اور ایک دو سوٹ نکال کے بیڈ پہ رکھ رہی تھی۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔کہاں جا رہی ہو معصومہ کو لے کے۔۔۔معصومہ کو گود میں اٹھائے مالا کو دروازے کی جانب بڑھتے دیکھ اسنے نا سمجھی سے استفسار کیا۔

اپنے کمرے میں۔۔۔بے تاثر لہجے میں جواب دیتی آگے بڑھی جب برحان نے تیزی سے آگے بڑھتے اسکی کلائی تھامی تو وہ اسکی جانب پلٹی

یہ تمہارا ہی کمرا ہے۔۔۔برحان نے تمہارے پہ زور دیا۔

نہیں۔۔۔یہ آپکا کمرا ہے۔۔۔لہجہ ہر احساس سے عاری تھا مگر آنکھوں میں نمی اس بات کی صاف واضاحت کر رہی تھیں کے اسے یہ لفظ بولتے ہوئے کتنی تکلیف ہوئی ہے۔

تو تم میری بیوی ہو۔۔۔اس لحاظ سے یہ کمرا تمہارا بھی اتنا ہی ہے جتنا میرا ہے۔۔۔ برحان اسکے قریب آتے نرمی سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے محبت بھرے لہجے میں بولا تو مالا کے لبوں پہ استہزاء مسکراہٹ بکھری۔

غلط۔۔میں صرف معصومہ کی ماں ہوں۔۔۔مالا نے تصحیح کی۔

مالا میں جانتا ہوں میں نے تمہارا بہت دل دکھایا ہے۔۔۔ تمہارے بے قصور ہونے کے باوجود ہمیشہ تمہیں قصوروار ٹھہرایا ہے۔۔ مگر اب مجھے احساس ہو گیا ہے۔۔۔اب میں سب ٹھیک کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ برحان کا محبت بھرا لہجہ مالا کو پل بھر میں پگھلا رہا تھا مگر وہ اتنی جلدی پگھلنا نہیں چاہتی تھی۔

عورت وہ عزیم شے ہے جو دو لفظ محبت کے سن کے اپنے ساتھ ہوئی کئی زیادتیوں کو ایک پل میں بھول جاتی ہے۔۔۔اور مالا کے ساتھ بھی یہی ہو رہا تھا۔۔۔

برحان نے پہلی بار اتنی محبت اور چاہت سے اس سے بات کی تھی کے وہ اسکی دی گئی ساری اذیتوں کو بھول جانا چاہتی تھی مگر جو تکلیف اسنے سہی تھی وہ اتنی جلدی برحان کو معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

عورت جتنی جلدی پیار کے دو بولوں پہ پگھلتی ہے وہ اتنی ہی سخت بھی بن سکتی ہے۔۔۔مالا بھی برحان کو اسکی غلطیوں کا اچھے سے احساس دلانا چاہتی تھی۔۔۔اسے بتانا چاہتی ھی کے اسنے کیا کچھ کیا ہے۔۔۔

اسنے خاموشی سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالا اور دو قدم پیچھے ہوئی۔

آپ کو خود پہ جبر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔آپ جیسے اس رشتے کو پہلے نبھا رہے تھے ویسے ہی نبھاتے رہیں۔۔۔

اور میری فکر کرنے کی بلکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔مجھے تو اب عادت ہو گئی ہے الزامات سنے کی۔۔۔

ہاں تکلیف ہوتی ہے مگر آپ خود کو زبردستی نا بدلیں۔۔۔آپ جیسے ہیں ویسے ہی رہیں۔۔جو جیسا چل رہا ہے چلنے دیں۔۔۔مالا دھیمے مگر بے تاثر لہجے میں بولی

اسکی باتیں برحان کو شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں لے جا رہیں تھیں۔

میں خود پہ کوئی جبر نہیں کر رہا مالا۔۔۔تم میرے دل کا حال جانتی نہیں ہو اس لیئے ایسا بول رہی ہو۔۔۔

میرے جذبات تمہیں لے کے بدل رہے ہیں مالا۔۔۔میرے دل میں تمہارے لیئے وہ مقام بن رہا ہے جیسے میں سمجھ کے بھی نہیں سمجھ پا رہا ہوں۔۔

مالا میں بہت شرمندہ ہو تم سے۔۔۔میں تمہاری ساری تکلیفوں کا مداوہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔پلیز مجھے ایک موقع دو۔۔۔برحان نے پھر سے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر مالا نے پیچھے ہوتے اسکی کوشش ناکام کر دی۔

ایک موقع۔۔۔آپ کو پتہ ہے آپ کے بار بار دھتکارنے کے باوجود میں نے آپ کی طرف کتنی بار رجوع کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ہر بات بھول کے

ایک اچھی بیوی بن کے آپ کے ہر کام کیئے،،،ہر ضرورت کا خیال رکھنا چاہا مگر ہر بار آپ نے سوائے میرا دل دکھانے کے اور کچھ نہیں کیا۔

پر اب میں تھک گئی ہوں۔۔۔اب دل کا دکھنا برداشت نہیں کر پاؤں گی ٹوٹ جاؤں گی۔۔.اس لیئے آپ رہنے دیں۔۔۔

ہمارے بیچ یہ جو سمجھوتے کا رشتہ ہے اسے ایسے ہی چلنے دیں۔۔۔

ہم دونوں معصومہ کی وجہ سے اس رشتے میں بندھے ہوئے ہیں۔۔۔تو ہمیں اس پہ ہی دھیان دینا چاہیئے۔۔۔مالانم مگر مضبوط لہجے میں کہتی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

برحان کتنی ہی دیر تک اسکی چھوڑی ہوئی جگہ دیکھتا رہا،،اسکی باتیں۔۔۔ اسکے لہجے میں چھپی بے بسی اور اذیت برحان کے دل کو چیر رہیں تھی۔۔۔ مگر وہ اس وقت کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔

فلحال اسے اکیلا چھوڑنا ہی برحان کو بہتر لگا۔۔۔وہ چاہتا تھا وہ کچھ وقت اپنے ساتھ رہے اسکی باتوں کے بارے میں سوچے۔۔۔اسے ایک موقع دینے کے بارے میں سوچے۔۔۔اور یہی سوچ کے وہ اسکے پیچھے نہیں گیا تھا۔

✿ ✿ ✿

مالا تم یہاں۔۔۔دروازہ کھولتے ہی مالا کو باہر کھڑے دیکھ نازلی نے نا سمجھی سے پوچھا۔

آج میں تمہارے کمرے میں سو جاؤ۔۔۔نم نظریں چراتے استفسار کیا۔

پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔یہ تمہارا بھی کمرا ہے۔۔۔نازلی نے اسے اندر آنے کی جگہ دی۔

مالا نے کمرے میں داخل ہوتے سوئی ہوئی معصومہ کو آہستہ سے بیڈ پہ لیٹایا اور خود بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھی۔

سب ٹھیک ہے مالا۔۔۔اسکے ساتھ بیٹھتے اسکی سرخ آنکھوں پہ نظریں جمائے نازلی نے فکر مندی سے پوچھا

ہاں۔۔۔یک لفظی جواب دیتے مالا نے بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگاتے سرخ آنکھیں موند لیں۔

آئی ایم سوری مالا۔۔۔میری وجہ سے تمہارے اور بھیو کے بیچ میں سب خراب۔۔۔۔

تمہیں سوری کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ناز۔۔۔میرے اور برحان کے بیچ میں پہلے کون سا کچھ سہی تھا۔۔۔آنکھیں موندے ہوئے ہی مالا نے اسکی بات کاٹتے تھکے ہوئے انداز میں کہا تو نازلی نے دکھ سے گہری سانس لی۔

مالا بھیو اتنے بڑے نہیں ہیں۔۔۔انکا دل بہت اچھا ہے۔۔۔بس وقت اور ماضی نے انہیں۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے ناز۔۔۔پلیز لائٹس بند کر دو۔۔۔ایک بار پھر ناز کی بات کاٹتے مالا معصومہ کے ساتھ لیٹتی اسے اپنے حصار میں لیئے آنکھیں سختی سے موند گئی۔

وہ اس وقت برحان کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی یہ اسکے عمل سے نازلی کو پتہ چل گیا تھا۔

نازلی ایک نظر مالا کو دیکھتی ٹھنڈی سانس بھرتے لائٹ بند کر کے خود بھی اپنی جگہ پہ لیٹ گئی۔

✿ ✿ ✿

دیکھ لیا جزلان۔۔۔ تمہارا فیصلہ کتنا غلط تھا۔۔۔

آج جو میری بچی تکلیف میں ہے وہ تمہاری وجہ سے ہے۔۔۔

جب تم اسکا نکاح برحان سے کروا رہے تھے تب بھی میں نے منا کیا تھا کے ایسا مت کرو۔

برحان کبھی مالا کو قبول نہیں کرے گا۔۔۔ مگر تمہیں ہی یقین تھا نا کے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

کیا ہوا سب ہو گیا ٹھیک۔۔۔ انکی شادی کو کتنا وقت ہو گیا ہے مگر برحان کا رویہ آج تک اسکے ساتھ ٹھیک نہیں ہوا ہے۔۔۔ ایمل غصے سے بھری جزلان کے سر پہ کھڑی ہوئی تھی جب کے جزلان صوفے پہ سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا ہوا تھا۔

کتنے پیار سے پالا تھا ہم نے اپنی بچی کو۔۔۔ کبھی اس سے اونچی آواز میں بات تک نہیں. کی تھی اور اب۔۔. افسوس سے بات ادھوری چھوڑتے وہ بیڈ پہ جا بیٹھی۔

صبح بات کرتا ہوں میں رائد سے۔۔۔۔کہتا ہوں کے وہ برحان کو سمجھائیں کہ وہ مالا کے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک کر لے ورنا مجھے ہی کوئی قدم اٹھانا پڑے گا۔۔۔جزلان سنجیدگی سے کہتا صوفے کی پشت سے ٹھیک لگائے آنکھیں موند گیا۔

اسنے جب مالا اور برحان کی شادی کا فیصلہ کیا تھا تو یہی سوچا تھا کے کچھ دنوں تک برحان ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔کب تک وہ ایسی بے رخی برتے گا ایک نا ایک دن تو وہ مالا کو قبول کر لے گا۔۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کے اسکا رویہ اتنا برا ہو گا مالا کے ساتھ۔

آ گر تو وہ یہ بات جان جاتا تو کبھی بھی اپنی پھول سی بیٹی اسے نا دیتا۔۔۔اور یہی سوچ جزلان کو افسردہ کر رہی تھی۔

✿ ✿ ✿۔

نیا دن اپنے ساتھ سناٹا لایا تھا۔۔۔
پوری حویلی سناٹوں کی زد میں تھی۔

پریشان نہیں ہوں ہم بات کریں کے برحان سے۔۔۔آئلہ نے رائد کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اسے تسلی دینا چاہی جو کل سے ہی غم و غصے کا شکار تھا۔

برحان نے اب بات کرنے لائق کچھ چھوڑا ہی نہیں ہے۔۔۔مجھے تو لگا تھا وہ ٹھیک ہو رہا ہے مگر کل تو اسنے حد ہی کر دی۔

اسنے اب کوئی بات کرنے کی گنجائش نہیں چھوڑی۔۔۔اب تو بس فیصلہ کرنا ہے۔۔۔کوٹ پہنتے رائد نے کافی سنجیدگی سے کیا تو اسکی بات سن کے آئلہ کا دل بے چین ہوا۔

کیسا فیصلہ۔۔۔شیشے سے اسکا عکس دیکھتی اسنے گھبراہٹ سے پوچھا۔

جاناں کل رات میں نے اپنی آنکھوں سے اس بچی کی آنکھ میں آنسوں دیکھیں ہیں۔۔۔اور زراسوچو جب اسکی آنکھ میں آنسوں دیکھ کے مجھے اتنا دکھ ہوا ہے تو اسنے ماں باپ کو کتنا ہوا ہو گا۔۔۔رائدا اسکی جانب گھوما

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔نا میں برحان کو فورس کرتا اور نا یہ شادی ہوتی۔۔۔

میری وجہ سے اس بچی کی ہنستی کھیلتی زندگی برباد ہو گئی۔۔۔مگر اب میں اپنی غلطی سدھاروں گا۔۔۔آگر برحان کو اسکے ساتھ اپنا رویہ ایسا ہی رکھنا ہے تو

میں اس بچی کو اور دکھ نہیں سہنے دوں گا۔۔۔آخر بات کرتے ہوئے رائد کے چہرے پہ سختی در آئی تھی۔

کیا کریں گے آپ۔۔۔آئلہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

آگر برحان اپنا رویہ نہیں بدل سکتا تو اسے چھوڑنا ہو گا مالا کو۔۔۔رائد کی بات سنتے آئلہ کے چہرے پہ حیرت ابھری۔

مگر ہمارے خاندان میں تو طلاق نہیں دیتے نا۔۔۔آئلہ نے یاد دلانا چاہا۔

جانتا ہوں ہم جاگیرداروں میں طلاق نہیں دی جاتی۔۔۔اور یہ رویت سدیوں سے چلتی آرہی ہے۔۔۔پر اب میں اپنے خاندان کا بڑا ہوں۔۔۔اور

اپنی بیٹی کی خوشیوں کی خاطر میں یہ رویت بدلوں گا۔۔۔رائد جبڑے بھیجے گویاہوا۔

اسنے یہ فیصلہ کتنی مشکل سے کیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔۔

نہیں آپ ایسا کوئی فیصلہ نہیں کرے گا۔۔. ہم خود بات کریں گے برحان سے، ہم سمجھائیں گے اسے۔۔۔آئلی نے اسے پرسکون کرنے کی ایک ناکام سی کوشش کی۔

پہلے بھی بات کی تھی نا تم نے اس سے کیا بنا۔۔۔کچھ نہیں۔۔. وہ ہمارا مان، ہماری عزت سب مٹی میں ملا گیا۔۔۔جانتی ہو کل رات کتنا شرمندہ ہونا پڑا ہے مجھے جزلان اور ایمل کے سامنے۔۔۔

پر اب میں اسے ایسا اور کوئی موقع نہیں دوں گا۔۔۔اب بس فیصلہ ہو گا۔۔۔
دوٹوک لہجے میں کہتے رائد تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

بے چین دل کو سمبھالتی آئلہ سب ٹھیک ہونے کی دعا کرتی خود بھی اسکے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکلی۔

✿ ✿ ✿۔

سب کہاں ہیں۔۔۔ڈائنگ ٹیبل پہ صرف ایمل اور جزلان کو بیٹھے دیکھ رائد نے پاس کھڑی ملازمہ سے استفسار کیا۔

بڑے خان صاحب۔۔۔زید صاحب ابھی سو رہے ہیں۔۔۔نازلی بی بی اور مالا بی بی نے اپنے کمرے میں ہی ناشتہ منگوالیا ہے۔۔عشال بی بی بغیر ناشتہ کیئے

ہی جلدی چلی گئی ہیں اور برحان صاحب اب تک اپنے کمرے میں ہی ہیں۔۔۔ملازمہ نے تفصیل سے بتایا۔

برحان اور مالا کو بولو میں انکا اسٹیڈی روم میں انتظار کر رہا ہوں۔۔رائد کے کہتے ہی ملازم جی کہتی تیزی سے وہاں سے نکلی۔

جزلان اور ایمل تم دونوں بھی آؤ مجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ملازمہ کے جاتے ہی وہ ان دونوں سے مخاطب ہوا۔

مجھے بھی تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔جزلان سنجیدگی سے گویا ہوا۔

میں جانتا ہوں تمہیں کیا بتا کرنی ہے۔۔۔رائد نرمی سے بولا

جلدی آجاؤ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔جلدی آنے کا کہتے رائد باہر نکل گیا۔

✿ ✿ ✿۔

اس وقت سب اسٹیڈی روم میں موجود صوفوں پہ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔جب رائد نے گھمبیر لہجے میں برحان کو مخاطب کرتے اپنی بات کا آغاز کیا۔

برحان میں کوئی بھی بات گھما پھرا کے نہیں کروں گا۔۔۔سیدھی بات کروں گا۔۔۔آگر تم مالا کو خوش نہیں رکھ سکتے تو اسے چھوڑ دو۔۔۔

رائد کی بات سنتے برحان اور مالا نے فورن ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔۔دونوں کی ہی آنکھوں میں ایک سا تاثر تھا۔۔۔

مالا نے فورن اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ نظریں جھکائیں۔

بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔آپ جانتے ہیں نا ہمارے یہاں طلاق نہیں دی جاتی۔۔۔۔سب کے چہروں پہ چھائی سنجیدگی دیکھ اور رائد کی بات سنتے برحان تو تڑپ اٹھا تھا۔

جانتا ہوں میں۔۔۔ مگر اس رشتے سے نا تو تم خوش ہو اور نا ہی مالا تو مجھے نہیں لگتا اس رشتے کو آگے بڑھانے کا کوئی فائدہ ہے۔۔۔

اس لیئے اس ناپسندیدہ رشتے کو ختم کر دینا ہی تم دونوں کے لیئے بہتر ہو گا۔۔۔ رائد کی سنجیدگی ہنوز قائم تھی۔

چاچو آپ تو کچھ کہیں۔۔۔باپ کی باتوں سے خوف خدا ہوتے اسنے جزلان کی مدد چاہتی۔

اسے یقین تھا کوئی کچھ کہے نا کہے مگر جزلان اپنی بیٹی کا گھر تو ٹوٹنے نہیں دے گا مگر جزلان کی بات نے اسکی ساری امیدوں پہ پانی پھیر دیا تھا۔

رائد ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔مجھے بھی یہی لگتا ہے کے اس ان چاہے رشتے کو ختم کر دینا چاہیئے۔۔۔ جزلان سرد لہجے میں گویا ہوا۔

اپنے باپ کی آواز سنتے مالا نے حیرت سے گردن اٹھائی۔۔۔

برحان سے الگ ہونے کا خیال ہی اسکی جان نکال رہا تھا۔۔۔وہ برحان کو آپ دل کے اس تخت پہ بیٹھا چکی تھی جہاں سے آگر وہ اترا تو اسکا وجود بھی ختم ہو جائے گا۔

ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔میں مالا کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔برحان اٹل لہجے میں کہا۔

اسکے لہجے کی مضبوطی پہ مالا نے آنسوں سے لبریز نظریں برحان کی جانب کیں جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

کیا کچھ نا تھا دونوں کی آنکھوں میں۔۔۔دونوں ہی ایک دوسرے کے دل کا حال آنکھوں سے پڑھ رہے تھے مگر جلد ہی مالا نے نظریں پھر سے جھکا لیں۔

کیوں اب کیوں نہیں چھوڑنا چاہتے۔۔۔تم ویسے بھی کون سا اس شادی سے خوش ہو۔۔۔بلکے تمہیں تو اب خوش ہونا چاہیئے کے میں نے خود تمہیں اس انچاہے رشتے سے آزاد ہونے کی اجازت دی ہے۔۔۔رائد طنزیہ بولا جس پہ برحان نے لب بھیجے۔

میں مانتا ہوں میں اس شادی سے خوش نہیں تھا لیکن اب میں یہ رشتہ پورے دل سے نبھانا چاہتا ہوں۔۔۔

جانتا ہوں کل والی میری حرکت پہ آپ لوگ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔اور میں خود بھی بہت شرمندہ ہوں۔۔۔اور میں سب کے سامنے مالا سے معافی بھی مانگتا ہوں۔۔۔مالا کے جھکے سر کو دیکھتے برحان نرمی سے بولا

مالا جو کچھ بھی آج تک ہوا میں اس سب کی سب کے سامنے معافی مانگتا ہوں۔۔۔پلیز مجھے معاف کرو۔۔۔ برحان کی التجائیہ آواز پہ آنسو پیتی مالا نے سر اٹھا کے ایک نظر اسے دیکھا۔

برحان کی بولتی نظریں۔۔۔اسکے لفظوں میں موجود التجاہ۔۔۔مالا سے وہاں بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا اس لیئے بغیر کچھ بولے خاموشی سے اٹھ کے باہر نکل گئی۔

برحان۔۔۔اس سے پہلے برحان اسکے پیچھے جاتا رائد نے اسے مخاطب کیا۔

تم اپنی غلطی سمجھ گئے۔۔۔اس پہ معافی بھی مانگی۔۔۔اس کی ہم سب کو خوشی ہے۔۔۔

لیکن ایک بات میری یاد رکھنا۔۔۔اگر آج کے بعد میں نے مالا کی آنکھ میں ایک آنسوں بھی تمہاری وجہ سے دیکھا تو تم میرا فیصلہ جانتے ہو۔۔۔رائد نے وارن کیا تو وہ بس اثبات میں سر ہلا کے رہ گیا۔

برحان ہم نے بہت لاڈ سے پالا ہے اپنی بیٹی کو۔۔۔ تمہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہو گیا اس لیئے تمہیں ایک موقع اور دے رہا ہوں۔۔۔ ورنا آج میں بھی کوئی سخت فیصلہ کرنے والا تھا۔۔۔ جزلان نے سنجیدگی سے گویا ہوا۔

آپ لوگوں نے مجھے ایک موقع دیا ہے اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں آپ لوگوں کو مایوس نہیں کروں گا۔۔۔ برحان ایک عزم سے کہا روم سے باہر نکل گیا۔

پیچھے وہ سب انکے اچھے مستقبل کی دعا کر کے رہ گئے۔

✿ ✿ ✿

برحان اسٹیڈی سے نکل کے سیدھے اپنے کمرے میں آیا تھا پر کمرے کو خالی دیکھتے نازلی کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

دروازے پہ دستک دیتے کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی نازلی معصومہ کو گود میں بیٹھائے فون پہ کارٹون دیکھا رہی تھی۔

مالا کہاہے ناز۔۔۔چاروں اطراف نظریں گھماتے استفسار کیا۔

تھوڑی دیر پہلے اسکو بابا نے اسٹیڈی میں بلایا تھا وہیں ہو گی۔۔۔نازلی نے کندھے اچکائے۔

ہاں وہاں تھی مگر اب وہ وہاں سے جا چکی ہے۔۔۔میں نے آپ نے کمرے میں بھی دیکھا وہ وہاں بھی نہیں ہے۔۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرتے گہری سانس بھری۔

وہ اپ سیڈ تھی؟؟؟۔۔۔برحان کے پریشان چہرے پہ نظریں جمائے پوچھا۔۔تو وہ دھیرے سے اثبات میں سر ہلا گیا۔

وہ جب بھی اداس ہوتی ہے زیادہ طر وہ ٹیرس پہ جاتی ہے آپ وہاں دیکھ لیں۔۔۔نازلی نے دھیرے سے کہا جس پہ برحان محض سر ہلاتا باہر نکلنے لگا جب نازلی کی آواز نے اسے روکا۔

بھیو۔۔۔نازلی کی پکار پہ پیچھے مڑتے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا

بھیو مالا بہت اچھی ہے۔۔۔اسنے معصومہ کا خیال ہمیشہ خود سے بڑھ کے رکھا ہے۔۔کل جب معصومہ گری تو میں تو اپنے حواس ہی کھو بیٹھی تھی۔۔آ گر مالا نا ہوتی تو نا جانے کیا ہو جاتا۔۔۔

مالا نے ہمیشہ سب کی خوشی کا خیال رکھا ہے بھیو۔۔۔پلیز آپ اس کو اپنے رویے سے دکھی نا کریں۔۔۔نازلی نے دھیمی سے مسکان کے ساتھ ریکویسٹ کی۔

اسکے لہجے میں مالا کے لیئے فکر پریشانی صاف واضح تھی۔

آئی پرومس ناز آج کے بعد اسے میری طرف سے کبھی کوئی دکھ نہیں ملے گا۔۔۔میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔آسودہ مسکرا کے ساتھ مضبوط لہجے میں جواب دیتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ سیدھے ٹیرس پہ آیا تھا۔۔۔

ادھر ادھر نظریں گھمانے کے بعد ایک کونے میں گرل کے پاس مالا اور زید کھڑے نظر آئے۔

مالا کا سر جھکا ہوا تھا جب کے اسکے گال پہ آنسوں لکیروں کی صورت بہتے صاف دیکھائی دے رہے تھے جو سیدھے برحان کے دل پہ آ کے گر رہے تھے۔

مالا۔۔۔جذبات سے بھری پکار میں کیا کچھ نا تھا۔۔۔تڑپ، پشیمانی، ندامت، درد، افسوس جو مالا نے بھی محسوس کیا تھا۔

زرا سی گردن موڑ کے اس سے دیکھتے مالا نے واپس چہرہ سامنے کی جانب کر لیا جب کے زید برحان کو کافی سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔

مالا مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔اسکے پیچھے تھوڑے فاصلے پہ کھڑے ہوتے برحان مالا سے مخاطب ہوا۔

آپ جتنی باتیں کر چکے ہیں کافی ہیں۔۔۔اب مالا آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔اس لیے آپ جا سکتے ہیں یہاں سے۔۔۔مالا کی جگہ زید نے سرد لہجے میں کہا۔

مالا میری بیوی ہے زید اور اس سے بات کرنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔مالا خود بھی نہیں۔۔۔برحان نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔تو وہ لب بھیج کے رہ گیا۔

مالا پلیز میری ایک بار بات سنو۔۔۔پلیز یقین کرو میرا مجھے ایک موقع تو دو۔۔۔برحان کے منت بھرے انداز پہ مالا نے سختی سے آنکھیں میچیں۔

مالا میں نے تم سے معافی بھی مانگی ہے پلیز مجھے معاف کر دو۔۔اپنی غلطیاں سدھارنے کا ایک موقع تو دو۔۔۔نرمی سے اسکا بازو تھامتے رخ اپنی جانب موڑنا چاہا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔

مالا۔۔۔۔اس سے پہلے وہ اور کچھ کہتا جب مالا نے شدید غصے سے اسکی بات کاٹی۔

بس۔۔۔کیا مالا مالا لگا رکھا ہے۔۔۔کیا سمجھتے کیا ہیں آپ مجھے۔۔۔جب دل کیا دھتکار دیا جب دل کیا معافی مانگنے آ گئے۔۔۔

کیا ایک سوری کہنے سے انسان کے دماغ میں محفوظ ہوئی باتیں نکل جاتی ہیں۔۔۔وہ ساری اذیت، وہ سارے درد ایک لمحے میں بھول جاتے ہیں

۔۔۔۔

برحان آپ نے جتنا برا کرنا تھا میرے ساتھ کر دیا۔۔۔مجھے جتنی تکلیف دینی تھی دے دی۔۔۔ مگر اب میں آپ کو اور کوئی موقع نہیں دوں گی خود کو اذیت پہچانے کا۔۔۔

اس لیئے بہتر ہے آپ یہاں سے چلے جائیں۔۔۔مجھے کوئی بات نہیں سن نی آپ کی۔۔۔کانپتی آواز میں بات مکمل کرتی بے دردی سے آنسوں پونچھ گئی۔

مالا میں۔۔۔۔

پلیززز جائیں یہاں سے۔۔۔ نہیں سنی مجھے آپ کی کوئی بھی بات۔۔۔ایک بار پھر وہ اسکی بات کاٹتی چلائی تو برحان دو قدم پیچھے ہوا۔

جائیں ں ں س۔۔۔زید کا بازو تھامتے ہزیانی انداز میں چیخی۔

بھیو پلیز آپ ابھی یہاں سے چلے جائیں۔۔۔ورنا اس کی طعبیت خراب ہو جائے گی۔۔۔زید نے مالا کو اپنے حصار میں لیا۔

روتی ہوئی مالا کو دیکھتے دل پہ پتھر رکھتے بڑی مشکل سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

مالا کی کچھ دنوں سے ویسے ہی طعبیت خراب تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کے اسکی وجہ سے مزید اسکی طعبیت خراب ہو اس لیئے خاموشی سے واپس لوٹ گیا

شام کے سائے چاروں اور پھیلنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔خان حویلی میں اس وقت کافی رونق تھی۔

حسام اور نوال اپنی فیملی کے ساتھ معصومہ کو دیکھنے آئے ہوئے تھی اور کچھ دیر پہلے ہی حارث اور اسکی ماں آئے تھے۔۔۔

سب لوگ ہال میں بیٹھے خوش گپوں میں مصروف شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔ مگر اس وقت ان سب کے بیچ میں برحان نہیں تھا جو صبح ہوئے واقعہ کے بعد آفس چلا گیا تھا۔

مالا تم ٹھیک ہو۔۔۔میں کب سے دیکھ رہی ہوں تم خاموش خاموش بیٹھی ہو۔۔۔سب ٹھیک ہے نا۔۔۔مالا کو کافی دیر سے خاموش بیٹھے دیکھ آخر حرا نے پوچھ ہی لیا۔

جی۔۔۔یک لفظی جواب دیتی وہ اپنی گود میں موجود معصومہ میں لگ گئی۔

باظاہر تو وہ معصومہ میں مصروف دیکھائی دے رہی تھی مگر اسکا دل و دماغ برحان کی صبح والی باتوں کی طرف تھا۔۔۔اسکے اندر کی ہلچل اور صبح ہوئے واقعہ نے اسکا دماغ سن کر دیا تھا۔

حرا بہت غور سے اسکا بجھا بجھا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔. اسکے اداس چہرے کو دیکھتے کہیں نا کہیں وہ اپنے آپ کو وجہ سمجھ رہی تھی۔۔۔

وہ یہ تو جانتی تھی کے برحان کا رویہ مالا کے ساتھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔اور کیوں ٹھیک نہیں ہے یہ بات بھی وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔

مالا کے معصوم سے اداس چہرے کو دیکھتے اسنے دل میں ارادہ کر لیا تھا کے آج وہ برحان سے بات کر کے رہے گی۔۔۔

اسنے قسم کھائی تھی کے وہ زندگی میں کبھی برحان کی شکل نہیں دیکھے گی۔۔۔تو بات کرنا تو دور کی بات تھی۔۔۔مگر آج اس معصوم لڑکی کے چہرے پہ دکھ دیکھتے اسنے ایک بار برحان سے بات کرنے کا سوچ ہی لیا تھا۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب اسے اپنے بابا کی آواز سنائی دی۔

میں سوچ رہا ہوں یہاں سب لوگ موجود ہیں تو کیوں نا شادی کی تاریخ بھی رکھ لیں۔۔۔بھئی میں تو چاہتا ہوں کے جلد سے جلد بچوں کی شادی ہو جائے۔۔۔حویلی میں رونق شونق لگے مزا آئے کچھ۔۔۔حسام نے خوشگواریت سے مشورہ دیا۔

بات تو ٹھیک ہے آپکی بھائی صاحب ہم بھی یہی چاہتے ہیں کے اب عشال جلد سے جلد ہمارے گھر کی بہو بن جائے۔۔۔امرین بیگم (حارث کی ماں) نے شائستگی سے کہا۔

آمنے سامنے بیٹھے عشال اور حارث کی نظریں چند پل کے لیئے ایک دوسرے سے ملیں اور پھر دونوں نے ہی مسکرا کے نظریں پھیر لیں۔

ارے واہ عشال آپی کی شادی ہونے والی ہے۔۔۔نازلی جو ابھی کچن سے معصومہ کا فیڈر لے کے آئی تھی امرین صاحبہ کی آخری بات سن کے آکسائیڈ ہوئی۔

صرف عشال آپی کی نہیں۔۔۔تمہاری بھی ساتھ ہی ہو گی۔۔۔زید نے شرارت سے اسے چھیڑا

نازلی نے بے یقینی اور حیرت کے ملے جھلے تاثرات سے پہلے اپنے ماں باپ کو دیکھا پھر ساتھ والے صوفے پہ بیٹھے نوفل کو جو اسے ہی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

وہ زیادہ دیر اسکی طرف نا دیکھ سکی اور شرما کے سر جھکا گئی۔

اسکو یوں شرماتا دیکھ سب ہنس دیئے جس پہ وہ اور جھنپتی اٹھ کے اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

ہاہاہاہا۔۔۔چلیں پھر آ گر آپ سب کی اسی میں خوشی ہے تو پھر ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔۔۔رائد نے اپنی رضامندی دی۔

مالا، حرا اور عشال تینوں اٹھ کے نازلی کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔ انہیں اس طرح سب کے بیچ میں بیٹھ کے اپنی شادی کی باتیں سنا عجیب لگ رہا تھا اس لیئے وہ لوگ وہاں سے اٹھ گئیں۔

باقی سب بیٹھ کے تاریخیں ڈیسائڈ کرنے لگے

✿ ✿ ✿۔

کمرے میں چار لڑکیاں موجود تھیں مگر چاروں ہی اپنی اپنی جگہ خاموش تھیں۔۔۔

نازلی تو پھر بھی وقفے وقفے سے تھوڑی بہت بات کر رہی تھی جب کے عشال اپنے فون میں مصروف تھی اور مالا اور حرا دونوں خاموش بیٹھی ہوئی بس نازلی کی باتوں کا مختصر سا جواب دے رہیں تھیں۔

ناجانے یہ خاموشی کب تک رہنے والی تھی جب اس خاموشی کو حرا نے توڑا۔

تمہاری جاب کیسی جا رہی ہے عشال۔۔۔اسنے فون پہ سر جھکائے بیٹھی عشال کو مخاطب کیا۔

وہ سمجھ رہی تھی وہ لوگ اس سے کیوں گریز کر رہے ہیں۔۔۔پہلے جب وہ آتی تھی تو ان سب کی گھنٹوں گھنٹوں باتیں ہی ختم نہیں ہوتی تھیں اور اب سب ہی جیسے ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔

ماضی میں ہوئے ایک واقعہ نے سب کی ہی زندگی بدل دی تھی۔۔۔

اچھی جارہی ہے۔۔۔تم سناؤ تم آج کل کیا کر رہی ہو۔۔۔فون سائڈ پہ رکھتے عشال نے ہلکی سی مسکان کے ساتھ پوچھا۔

کچھ نہیں بس آج کل تھوڑا کھانا بنانا سیکھ رہی ہوں۔۔زرا سے کندھے اچکا کے جواب دیا جس پہ عشال محض سر ہلا کے رہ گئی۔

دو باتوں کے بعد ایک بار پھر لمبی خاموشی ان لوگوں کے بیچ میں آگئی۔۔۔ جب اس خاموشی کو پھر سے حرانے ہی توڑا۔

مالا تمہارے پیپرز کیسے ہوئے ہیں۔۔۔حرانے سر جھکائے آہستہ آواز میں معصومہ سے باتیں کرتی مالا کو مخاطب کیا۔

اچھے۔۔۔پھر وہی یک لفظی جواب دیتی واپس اپنے سابقہ شغل میں مصروف ہو گئی۔

حرا جب سے آئی تھی تب سے نوٹ کر رہی تھی کے مالا اسے نظر انداز کر رہی ہے، نظریں چرا رہی ہے۔۔۔اور وہ جانتی تھی وہ ایسا کیوں کر رہی ہے۔۔۔پر اس کے باوجود اسنے مالا سے کچھ نہیں کہا تھا اور نا وہ اس سے کچھ بھی کہنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

حرا آپی آپ رو رہی ہیں۔۔۔ حرا کو آنکھوں کی نمی صاف کرتے دیکھ نازلی نے حیرت سے استفسار کیا۔

نازلی کی آواز پہ مالا اور عشال کی نظریں بھی اسکی جانب گئی تو وہ سر جھٹکتی مسکرا دی۔

بس نازا ایسے ہی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔۔۔

دیکھو نا کل تک جب ہم سب ایک ساتھ بیٹھتے تھے تو ایک نا ختم ہونے والی باتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا اور آج ہم چاروں ایک ساتھ بیٹھے ہیں اور یہاں ایسے خاموشی چھائی ہوئی ہے جیسے ہم سب ایک دوسرے کے لیئے اجنبی ہیں۔۔۔

ماضی کی وجہ سے آج سب ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے ہیں۔۔۔ بات کرنے میں جھجھک رہے ہیں۔۔۔ بات شروع کرنے کے لیئے کوئی بات تلاش کر رہے ہیں۔۔۔ حرا افسردگی سے مسکرائی تو ان تینوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر نظریں پھریں۔

حراسہی تھی۔۔۔یہاں واقع سب ایک دوسرے سے نظریں چرارہے تھے۔۔۔اور خاص کر حرا سے بات کرتے ہوئے کترارہے تھے۔۔۔

اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا جب کمرے کا دروازہ نوک کرتے زید اندر داخل ہوا۔

مبارک ہو مبارک ہو۔۔۔ بھئی سب کو بہت بہت مبارک ہو۔۔۔اللہ کے فضل و کرم سے اور بڑوں کی طے شدہ تاریخ کے مطابق اگلے ماہ کی گیارہ تاریخ کو عشال آپی اور نازلی کی بارات طے پائی گئی ہے۔۔۔۔زید نے بلند آواز میں علان کیا۔

واؤ۔۔۔نازلی ایک دم خوشی سے اچھلی توسب نے مسکرا کے اسکے خوشی سے چمکتے چہرے کو دیکھا۔

بے شرم لڑکی اپنی شادی کی بات سن کے شرمانا چاہیئے نا کے اچھلنا چاہیئے۔۔۔زید نے گھورتے ہوئے بڑے بزرگوں کی طرح ڈپٹا۔

تم زیادہ میرے ابا نا بنوں۔۔۔نازلی نے بھی بدلے میں اسے گھوری سے نوازا۔

ارے ہاں ابا سے یاد آیا۔۔۔تمہارے لیئے نوفل بھائی نے ایک پیغام بھیجا ہے۔۔۔زید نے اسے چھیڑا تو اسنے نظریں ترچھی کیئے باقی سب کو دیکھا جو اسکی طرف مسکراتی معنی خیز نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

مج۔۔۔۔مجھے نہیں سنا۔۔۔وہ ایک دم سٹپٹائی۔

سن لو۔۔۔فائدے میں رہو گی۔۔۔زرا سا اسکی جانب جھکتے رازدارنہ انداز میں بولا مگر آواز اتنی اونچی ضرورت تھی کے کمرے میں موجود باقی لوگ بھی باآسانی سن لیں۔

کیا ہے بھئی،،، کہانا مجھے نہیں سنا۔۔۔نازلی شرم سے لال ہوئی۔

چلو میں خود ہی بتا دیتا ہوں۔۔۔

وہ کہہ رہے تھے۔۔۔۔

زید میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔۔زید کی بات بیچ سے کاٹتی وہ دانت پیس کے کہتی بیڈ پہ سے اتری۔

ارے لے لے بے شرم بیبی کو شرم آرہی ہے۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔شوخی سے چھیڑتے نازلی کی حالت دیکھتے قہقہہ لگایا

جب کے نازلی کو یوں شرماتا دیکھ سب کے چہروں پہ ہی بی بی مسکراہٹ آبھری جسے دیکھتے نازلی پیر پٹختی کمرے سے باہر نکل گئی۔

باز آجاؤ زید۔۔۔بھگا دیا نا اسے۔۔۔عشال نے مسنوعی غصے سے ڈپٹا۔

ہاہاہا بیچاری پہلے وہاں سے بھاگ کے کمرے میں آئی تھی اور اب تم نے اسے یہاں سے بھی بھاگا دیا۔۔۔حرا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔تو وہ لوگ بھی ہنس دیئے۔

کتنی دیر بعد وہ لوگ یوں ایک ساتھ ہنسے تھے۔۔۔ مگر اس سب میں ایک مالا کی ہنسی ہی تھی جو مدھم سی تھی۔

✿ ✿ ✿ ۔

آسمان نے کالی چادر اوڑھ لی تھی۔۔۔ صاف کھلے آسمان پہ چاند پوری آب و تاب سے چمکتا ماحول کو فضو خیز بنا رہا تھا۔

لان میں کھڑی حراحنان سے فون پہ بات کر رہی تھی جب اسے گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی۔۔۔

اسنے پیچھے مڑی کے دیکھا تو برحان گاڑی پارک کرتے گاڑی سے اتر رہا تھا۔

حنان کو بعد میں بات کرنے کا کہتے اسنے فون بند کیا اور برحان کی جانب قدم بڑھائے۔

برحان جو گاڑی سے اتر کے سیدھے اندر جانے کا ارادہ رکھتا تھا حرا کو اپنی جانب بڑھتے دیکھا اسکے قدم تھمے۔

ایک دم ماضی کی یادیں ذہن کے پردے پہ لہرائی مگر دل میں آج کوئی ہلچل نا ہوئی۔۔.

جب کے دوسری جانب حرا کا حال بھی یہی تھا۔۔۔ برحان کو دیکھ کے ساری پرانی یادیں پھر سے تازہ ضرور ہوئی تھیں مگر آج دل جیسے ہر احساس سے خالی لگ رہا تھا۔۔. پر دل کے کسی کونے میں ہلکی سی کسک اٹھی تھی جس پہ حنان کی محبت غالب آگئی۔

کیسے ہو۔۔۔ حرا نے بات کا آغاز کیا

ٹھیک تم سناؤ،، کیسی ہو۔۔۔ برحان نے سرسری سے انداز میں پوچھا

ٹھیک ہوں میں۔۔۔ ہلکی سی مسکان کے ساتھ جواب دیا

اکیلی آئی ہو۔۔۔ پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے استفسار کیا

نہیں۔۔۔ماما بابا اور نوفل بھی آئے ہیں۔۔۔اصل میں ہم لوگ معصومہ کو دیکھنے آئے تھے۔۔۔ حرا نے آنے کی وجہ بتائی جس پہ برحان محض سر ہلا کے رہ گیا۔

برحان مجھے تم سے مالا کے مطابق ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ حرا نے تمہید باندھی۔

میں جانتا ہوں تم کیا بات کرنا چاہتی ہو۔۔۔

اور صرف تم ہی نہیں ہر کوئی مجھ سے ایک ہی بات کرنا چاہتا ہے اور کر بھی رہا ہے۔۔۔ برحان کی بات پہ حرا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تو وہ آگے قدم بڑھا گیا

تمہیں کیسے پتہ کہ میں کیا بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔اسکے پیچھے لان میں رکھی ٹیبل چیئر کی جانب بڑھتے حرا نے ابرو اچکائے پوچھا۔

حرا تم میرا ماضی تھیں اور مالا میرا حال اور مستقبل ہے۔۔۔ گہرا سانس بھرتے وہ اسکی جانب گھوما جو سینے پہ ہاتھ باندھے پوری توجہ سے اسکی بات سن رہی تھی۔

ماضی کو بھولنے میں مجھے کافی وقت لگا ہے جس وجہ سے میرا رویہ بھی مالا کے ساتھ کافی تلخ رہا ہے۔۔۔پر کہتے ہیں نا نکاح کے دو بول انسان کے دل میں محبت ڈال ہی دیتے ہیں۔۔۔جیسے میرے دل میں مالا کی محبت ڈال دی گئی ہے

مجھے لگتا تھا میں مالا کو کبھی قبول نہیں کر پاؤں گا۔۔۔مگر دیکھو آج میرا دل اسکے لیئے دھڑک رہا ہے۔۔۔

آج تم میرے سامنے کھڑی ہو مگر میرے دل میں تمہارے لیئے کوئی احساس نہیں جاگا اس بات سے میں بھی حیران ہوں پر اب جب جب میں مالا کو دیکھتا ہوں میرا دل بے اختیار ہونے لگتا ہے۔۔۔وہ سانس لینے کے لیئے رکا۔

حرا نے اسکا چہرہ باغور دیکھا جس کے چہرے پہ مالا کا ذکر کرتے ہوئے بڑی ہی خوبصورت مسکراہٹ تھی۔

میرے رویہ نے مالا کو تکلیف دی ہے۔۔۔اور بہت جلد میں اس تکلیف کا ازالہ اپنی محبت سے کر دوں گا۔۔۔ برحان پر یقین لہجے میں بولا تو حرا مسکرا دی۔

مجھے خوشی ہے کے تم ماضی سے نکل کے آگے بڑھ گئے ہو۔۔۔ماضی سے نکلنا ہم دونوں کے لیئے ہی آسان نہیں تھا۔۔۔ مگر اللہ نے ہماری زندگی میں ایسے لوگوں کو بھیجا ہے جنہوں نے ہمیں ماضی سے نکال کے حال میں جینا سیکھایا ہے۔

جس طرح اللہ نے نکاح کے بعد مالا کی محبت تمہارے دل میں ڈالی ہے مجھے یقین ہے اسہی طرح اللہ میرے دل میں بھی حنان کی محبت ڈال دے گا۔۔۔ یا یہ کہا جائے تو ٹھیک ہو گا کہ ابھی سے محبت ڈالنی شروع کر دی ہے۔۔۔ حرا دھیرے سے مسکرا کے بولی

جانتے ہو برحان میں کبھی تم سے بات نا کرتی۔۔۔. مجھے ڈر تھا کہ آگر میں تم سے بات کروں گی تو میرا دل مجھ سے بغاوت کرنے لگے گا۔۔۔ پر اب جب تم سے بات کر رہی ہوں تو میرا دل بلکل خاموش اور پر سکون ہے۔۔

آگر آج میں مالا کی وجہ سے تم سے بات نا کرتی تو ہمیشہ تمہارا سامنا کرنے سے ڈرتی رہتی۔۔۔ آج میرا یہ ڈر ختم ہوا تو صرف مالا کی وجہ سے۔۔۔ میری دعا ہے کے تم دونوں ہمیشہ خوش رہو۔۔۔ حرا نے صدقہ دل سے دعا دی۔

تم بھی۔۔۔۔ برحان دھیرے سے مسکرایا

مالا جو حرا کو کھانے کے لیئے بلانے آئی تھی ان دونوں کو ایک ساتھ کھڑے مسکرا کے باتیں کرتے دیکھ واپس پلٹ گئی۔

مالا۔۔۔اس سے پہلے وہ اندر بڑھتی برحان نے اسے دیکھ لیا جس پہ مجبوراً اسے واپس مڑنا پڑا۔

وہ۔۔۔۔میں حرا آپی کو۔۔۔ کھانے کے لیئے بلانے آئی تھی۔۔۔۔رک رک کے بامشکل اپنی بات مکمل کی۔۔۔ورنا آنسوں بے تاب تھے بہنے کو۔

اسکی آنکھوں میں آنسوں اور بے عتنائی برحان سے چھپی نہیں رہی تھی۔

وہ سمجھ گیا تھا کے انہیں یوں ساتھ دیکھ کے مالا کو بلکل بھی اچھا نہیں لگا ہے۔۔۔بلکے وہ شاید اس سے بد گمان ہو گئی ہے۔

مالا ادھر آؤ زرا۔۔۔ساری بات کلیئر کرنے کے لیئے برحان نے اسے اپنے پاس بلایا۔

نہیں۔۔۔آپ لوگ آجائیں مجھے اندر کام ہے۔۔۔جلدی سے کہتی بغیر برحان کی کوئی دوسری بات سنے اندر بڑھ گئی۔

لگتا ہے مالا کو اچھا نہیں لگا ہمارا یوں ساتھ کھڑے ہو کے بات کرنا۔۔۔شاید وہ کچھ غلط سمجھ رہی ہے۔۔۔حرا نے ٹھنڈی سانس بھری۔

ہممم۔۔۔ خیر تم فکر مت کرو میں اسے سب ایکسپلین کر دوں گا۔۔۔ فلحال تو چل کے کھانا کھاتے ہیں۔۔۔ برحان کہتا آگے بڑھ گیا تو حرا بھی اسکے پیچھے ہولی۔

✿ ✿ ✿۔

کھانا وغیرہ کھا کے سب کے جانے کے بعد جب برحان اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اسکا استقبال خاموشی نے کیا۔

اپنے کمرے میں وہ مالا اور معصومہ کے وجود کا اتنا عادی ہو گیا تھا کے ایک دن میں ہی اسے اپنا کمرا برسوں کا ویران لگ رہا تھا

وہ الٹے قدم واپس کمرے سے باہر نکلتے اسنے سیدھا رخ نازلی کے کمرے کی جانب کیا جہاں اسکی بیوی اسکی بیٹی کے ساتھ کل سے ڈیرا جمائے بیٹھی تھی۔

نازلی کے کمرے کے باہر پہنچ کے دروازے پہ ہلکی سی دستک دی۔۔۔

آجائیں۔۔۔اندر سے نازلی کی آواز آنے پہ اسنے دروازہ گھولا تو سامنے ہی بیڈ پہ مالا معصومہ کو گود میں لیٹائے سولانے کی کوشش کر رہی تھی۔

بھیو کچھ چاہیئے آپ کو۔۔۔نازلی جو صوفے پہ بیٹھی ہلکی آواز میں ٹی وی دیکھ رہی تھی برحان کو کمرے کے دروازے پہ کھڑے دیکھ پوچھنے لگی۔

ہاں میری بیوی اور بیٹی۔۔۔ برحان مالا پہ نظریں جمائے بولا۔۔۔جب کے مالا تو ایسے بیٹھی ہوئی تھی جیسے نا اسے کچھ دیکھائی دے رہا ہے اور نا ہی کچھ سنائی دے رہا ہے۔۔۔

وہ بس معصومہ پہ نظریں جمائے اسے تھپکنے میں مصروف تھی۔۔۔

تولے جائیں ہم نے کب روکا ہے۔۔۔نازلی مسکراہٹ دبائے کہتی واپس ٹی وی کی جانب نظریں کر گئی۔

مالا معصومہ کو لے کے کمرے میں آؤ۔۔۔میں انتظار کر رہا ہوں۔۔ برحان نرمی سے کہتا واپس جانے لگا جب مالا کی آواز نے اسکے قدم روکے۔

میں نہیں آ رہی۔۔۔اسکے سرد لہجے پہ برحان اور نازلی دونوں نے اسکی جانب دیکھا جو معصومہ کو دیکھنے میں مگن تھی۔

مالا میں نے کہا ہے کمرے میں آؤ۔۔۔ برحان نے اس باہر تھوڑا سخت لہجے میں کہا۔

اور میں نے بھی کہا ہے میں نہیں آرہی۔۔۔اسکی جانب دیکھتے مالا بھی اسہی کے انداز میں بولی۔

میں نے کل برداشت کر لیا تھا۔۔۔مگر اب مجھ تم اور اپنی بیٹی اپنے کمرے میں چاہیں۔۔۔ برحان سنجیدگی سے بولا۔۔۔جب کے نازلی پریشانی سے کبھی برحان تو کبھی مالا کو دیکھ رہی تھی۔

نا میں آپ کے کمرے میں جاؤں گی اور نا ہی میری بیٹی۔۔۔مالا تیخے لہجے میں بولی

مالا مجھے مجبور مت کرو کے میں تمہیں زبردستی کمرے میں لے کے جاؤ۔۔۔ برحان نے غصے کو ضبط کرتے تیز لہجے میں وارن کیا۔

بھیو آپ جائیں یہ آرہی ہے۔۔۔اپنے بھائی کو غصے میں آتے دیکھ نازلی کھڑی ہوئی۔

میں کہیں نہیں جارہی۔۔۔مالا تیزی سے بولی۔۔۔تو برحان نے تیخی نظروں سے اسے گھورا۔

بھیو یہ آرہی ہے۔۔۔آپ جائیں ہم اسے بھیجتے ہیں۔۔۔نازلی نے اسے پر سکون کرتے نرمی سے کہا تو وہ مالا کو گھورتے کمرے سے باہر نکل گیا۔

برحان کے کمرے سے باہر جاتے ہی نازلی فورن بیڈ پہ بیٹھی مالا کی جانب بڑھی۔

نازمیں کہہ رہی ہوں میں اس کمرے میں نہیں جاؤں گی۔۔۔خبردار جو تم نے مجھے فورس کیا تو۔۔۔نازلی کو اپنی جانب آتے دیکھ مالا نے انگلی اٹھائے تنبیہہ کیا

اگر تم یوں ہی بھیو سے بھاگتی رہو گی تو مسئلہ حل کیسے ہو گا۔۔۔تم ان سے بات نہیں کرو گی تو سب ٹھیک کیسے ہو گا۔۔۔اسکے سامنے بیٹھتے نازلی نے پیار سے سمجھایا۔

نازمیں ان سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔وہ معصومیت سے بولی۔

کیا تم سب کچھ ٹھیک نہیں کرنا چاہتیں۔۔۔نازنے نرمی سے اسکا ہاتھ تھامتے سوال کیا جس پہ مالا نے اثبات میں سر ہلا دیا

آ گر تم سب ٹھیک کرنا چاہتی ہو تو تمہیں بھیو سے آرام سے بیٹھ کے بات کرنی ہو گی۔۔۔سارے گلے شکوے ایک دوسرے سے دور کرنے ہوں گے۔۔۔

یوں چھپنے چھپانے سے تو مسئلے اور بڑھیں گے۔۔.اور تم جانتی ہو ناسب بڑوں نے تمہیں اور بھیو کو خوش دیکھنے کے لیئے کیا فیصلہ کیا تھا۔۔۔کیا تم بھی بھیو سے الگ ہونا چاہتی ہو۔۔۔نازنے نرمی سے پوچھا۔

نازکی بات پہ مالا کی آنکھیں پل بھر میں بھیگیں تھیں۔۔۔اسنے بھیگی آنکھوں کے ساتھ ہی نفی میں سر ہلایا۔

تو جاؤ بھیوانتظار کر رہے ہیں تمہارا۔۔۔ہلکی سی مسکان کے ساتھ نازنے اسکے ہاتھ پہ زور دیااور دھیرے سے معصومہ کو اسکی گود سے اٹھایا۔

مگر میں۔۔۔۔

اگر مگر کچھ نہیں،،، جاؤ اور سارے گلے شکوے دور کرو ہمم۔۔۔اسکی بات کاٹتی نازلی معصومہ کو لیئے کھڑی ہوئی تو ساتھ ہی مالا بھی کھڑی ہو گئی۔

اسنے معصومہ کو لینے کے لیئے ہاتھ آگے بڑھائے تو نازلی نے معصومہ کو پیچھے کر لیا۔

اسے آج ہمارے ساتھ ہی سونے دو پلیز۔۔۔ معصومہ کو سینے سے لگاتے نازلی نے ریکویسٹ کی۔

یہ تمہیں تنگ کرے گی رات میں اور پھر اسکی طعبیت بھی ٹھیک نہیں ہے تو۔۔۔۔

مالا کیا تم اسے ہمارے پاس اس لیئے نہیں چھوڑنا چاہتیں کے یہ ہماری لاپرواہی کی وجہ سے گر گئی تھی۔۔۔ہم پھر سے کوئی لاپروائی نا برتیں اس لیئے تم ڈر رہی ہو۔۔۔نازلی نے اسکی بات کاٹتے ایموشنل ہوتے کہا۔۔

وہ جانتی تھی وجہ یہ نہیں ہے مگر وہ چاہتی تھی کے آج برحان اور مالا دونوں اکیلے ایک دوسرے سے بات کر کے سب کچھ سولف کر لیں اس لیئے وہ معصومہ کو اپنے پاس روکنے کے لیئے اسے ایموشنل کر رہی تھی۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے ناز میں تو بس اس لیئے کہہ رہی تھی کے یہ رات میں اٹھ جاتی ہے تو تمہاری نیند خراب ہو گی۔۔۔مالا نے جلدی سے صفائی پیش کی۔

بلکل بھی نہیں ہو گی۔۔۔بلکے ہم دونوں پھوپھی بھتیجی مل کے خوب مزاہ کریں گے۔۔۔نازلی نے معصومہ کا گال چوما تو مالا دھیرے سے مسکراتی بغیر کچھ بولے کمرے سے باہر نکل گئی۔

✿ ✿ ✿

اپنے کمرے کے دروازہ پہ پہنچ کے وہ شش وپنج کا شکار تھی کہ اندر جائے یا نہیں۔۔۔

مگر وہ یہاں تک آگئی تھی تو اب واپس تو نہیں مڑ سکتی تھی۔۔۔

گہرا سانس بھرتے خود کو کمپوز کرتے دروازہ کھولا تو برحان کو اِدھر سے اُدھر چکر کاٹتے ہوئے پایا۔

برحان جب سے کمرے میں آیا تھا تب سے ہی مالا کے انتظار میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پہ اسکے قدم تھمے۔۔۔اسنے دروازہ کی جانب دیکھا تو مالا اضطراب سے انگلیاں مڑوڑتی اندر داخل ہو رہی تھی۔

معصومہ کہاں ہے۔۔۔اسے اکیلے دیکھ برحان نے سوال کیا

نازلی نے اسے اپنے پاس ہی روک لیا ہے۔۔۔دروازہ بند کرتی نظریں جھکائے سیدھے بیڈ کی جانب بڑھی۔

وہ بیڈ سے ایک قدم ہی دور تھی جب اپنی کلائی پہ گرفت محسوس کرتے اسکے قدم ساکت ہوئے۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔بغیر مڑے ہاتھ چھوڑنے کی کوشش کی مگر برحان کی پکڑ اتنی کمزور نہیں تھی کے اسکا ہاتھ آسانی سے چھوٹ جاتا۔

مالا پلیز میری بات سنو۔۔۔برحان نے اسکا بازو پکڑتے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔

کیا سنانا چاہتے ہیں آپ۔۔۔اب اور کون سا الزام دینا چاہتے ہیں مجھے۔۔۔مالا کی آنکھوں میں فورن آنسوں بھر آئے۔

اسکی آنسوؤں سے لبریز آنکھیں دیکھ برحان کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

میں شرمندہ ہوں مالا۔۔بہت زیادہ شرمندہ ہوں۔۔تم پہ ہمیشہ بے مقصد الزام لگائے۔۔۔ہر ناکردہ گناہ کی سزا تمہیں دی۔۔۔

پر اب مجھے احساس ہو گیا ہے میری غلطی کا۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں میں اسکے ہاتھ تھامتے التجا کی۔

جانتی ہوں آپ کو آپکی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔۔۔مگر جو تکلیف مجھے پہنچی ہے اسکا کیا کروں۔۔۔کیسے بھول جاؤ وہ دن جب میں نے پورے دل سے آپ کے ساتھ رشتہ جوڑا تھا اور اسے خلوصِ دل سے نبھایا بھی تھا مگر کیا ہوا ہر

بار آپ نے مجھے دھتکارا۔۔۔میری عزت نفس کو ٹھیس پہنچائی۔۔۔کیسے بھول جاؤں میں وہ سارے دکھ۔۔۔

مالا کے لہجے میں زمانے بھر کی تھکن تھی۔۔۔شاہد وہ خود سے ہی لڑتے لڑتے تھک گئی تھی۔۔اپنے دل کے آگے ہار رہی تھی مگر وہ ایمل اور جزلان خان کی بیٹی تھی جو سامنے والے کو اسکی ہر غلطی کا اچھے سے احساس دلا کے ہی معاف کرتی تھی۔

ایک بار۔۔۔صرف ایک بار مجھے موقع دو میں اپنی محبت سے تمہارے سارے دکھ درد دور کر دوں گا۔۔۔وہ پر امید سے بولا جس پہ مالا نے سر جھٹکا

محبت کون سی محبت۔۔۔استہزاء لہجے میں استفسار کیا۔

وہ محبت جو تمہارے لیئے میرے دل میں ہے۔۔۔وہ محبت جو صرف تم سے ہے۔۔۔اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پہ رکھتے وہ محبت سے چور لہجے میں بولا تو مالا کی آنکھوں سے آنسوں لڑیوں کی صورت بہنا شروع ہوئے۔

وہ جتنا پتھر دل بننا چاہتی تھی برحان اسے اتنا ہی نرم دل کرتا جا رہا تھا۔

اسکے محبت بھرے لہجے پہ مالا پگھلنے لگی تھی مگر ایک باہر پھر اسنے اپنا دل سخت کرنے کی کوشش کی۔

بڑی جلدی بھول گئے اپنی پہلی محبت کو۔۔۔مالا طنزیہ بولی تو برحاں نے دھیرے سے مسکراتے ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کے اپنے ساتھ لگایا۔

اس افتاد پہ مالا ایک دم گھبرائی۔۔۔دونوں ہاتھ اسکے سینے پہ رکھتے فاصلہ بنایا اور خود کو اسکے حصار سے نکالنے کی جدوجہد کرنے لگی۔

مخلص اور باوفا عورت کی محبت مرد کے دل سے اسکی پہلی محبت کو بڑی آسانی سے نکال سکتی ہے۔۔

اور تم نے تو اتنی جلدی میرے دل میں اپنا مقام بنایا ہے کے میں خود بھی حیران ہوں۔۔۔ بڑی جلدی تم نے میرے دل میں گھر کر لیا تھا۔۔بس میں ہی پاگل سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔پر اب اپنے دل میں سوائے تمہارے اور کسی کا وجود ڈھونڈھنے سے بھی نہیں ملتا۔۔۔تم میرے دل کی آخری مقیم ہو۔۔۔تمہارے بعد اس دل میں کوئی نہیں آئے گا۔۔۔۔

گھمبیر پر تپش لہجا۔۔۔محبت سے بھری آنکھیں مالا کے وجود کو ساکت کر گئیں تھیں۔

برحان کی آنکھوں اور لفظوں کی سچائی اور مضبوطی پہ مالا کا دل ایمان لے آیا تھا۔۔۔وہ اس لمحے خود کو اسکے آگے بہت بے بس محسوس کر رہی تھی

مالا کی آنکھ سے ایک آنسوں ٹوٹ کے گال پہ پھسلا جسے برحان نے جھکتے فورن اپنے لبوں سے چنا۔

اسکے پر حدد لمس پہ مالا ہوش میں آئی اور ایک بار پھر اپنا آپ اسکی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔

چھ چھھوڑیں مجھے۔۔۔اسکی بے پناہ قربت پہ مالا کی آواز حلق میں اٹکی

چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ برحان نے اسکے ماتھے پہ لب رکھے تو اسکا مزاحمت کرتا وجود ایک بار پھر منجمد ہوا۔

ایک بار نہیں سو بار تم سے معافی مانگنے کے لیئے تیار ہوں پر پلیز کبھی چھوڑنے کی بات مت کرنا۔۔ برحان نے اسکے گال پہ ہاتھ رکھتے بھاری لہجے میں گویا منت کی

چھوڑ دیں مجھے۔۔۔ آپ بہت برے ہیں۔۔۔ آپ پل بھر میں اپنا لہجہ بدلتے ہیں۔۔ ابھی تو آپ کہہ رہیں ہیں کے مجھ سے محبت ہے پر کل کو آپ پھر کوئی نا کوئی الزام لگا دیں گے۔۔ مالا نے روتے ہوئے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنا چاہتا مگر برحان تو اپنی جگہ سے ایک انچ تک نا ہلا

نہیں مالا میں اب کبھی ایسا کچھ نہیں کروں گا۔۔۔پلیز میرا یقین کرو۔۔

برحان نے تڑپ کے کہا

آپ کریں گے۔۔میں جانتی ہوں۔۔آپ بہت برے ہیں۔۔۔بہت برے۔۔۔۔زاروں قطار روتے مالا نے اسکے سینے پہ مکے برسانے شروع کیئے تو برحان نے فورن اسے کس کے اپنے ساتھ لگایا۔

میں تمہارے معاملے میں ہمیشہ اچھا رہوں گا مالا آئی پرومس۔۔۔اسکے روتے سسکتے وجود کو خود میں سمیٹتے پیار سے گویا ہوا۔

دھیرے دھیرے اسکے بال سہلاتے اسے پر سکون کیا۔۔۔کافی دیر اسکے سینے سے لگے رونے کے بعد اپنا دل ہلکا کر کے مالا کی سسکیاں تھمیں۔

آپ نے میرا بہت دل دکھایا ہے برحان۔۔۔پر میں آپ سے بہت پیار کرنے لگی ہوں۔۔۔آپ کے بغیر نہیں رہ پاؤں گی۔۔۔مگر ڈرتی ہوں کے کہیں بعد میں آپ پھر سے بدل نا جائیں۔۔۔میں ٹوٹنے سے ڈرتی ہوں برحان۔۔۔برحان کو دھیمی نم سرگوشی سنائی دی۔

مالا کے اظہارے محبت پہ برحاں کو اپنے دل میں سکون اترتا محسوس ہوا مگر اسکی آخری بات پہ اسنے بہت پیار سے اسے خود میں بھیجا۔

مالا مجھے تم نے بدلا ہے اور اب جو مجھے تم نے بدلا ہے اس کے بعد میں کبھی نہیں بدل سکتا۔۔۔تم نے مجھے خود سے محبت کرنے پہ مجبور کیا ہے۔۔۔تم میری سانسوں میں بسی ہو۔۔۔تم نے میرا دل چرایا ہے اور اب تمہارے دل کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے۔۔میں کبھی تمہیں یا تمہارے دل کو ٹوٹنے نہیں دوں گا۔۔۔بس تم مجھے معاف کر دو۔۔۔

اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتے نرمی سے اسکے آنسوں صاف کیئے۔۔۔

میں نے آپ کو معاف کیا۔۔۔اسکی آنکھوں میں اپنی نم آنکھیں ڈالے مالا دھیمی سی مسکان کے ساتھ کہتی برحان کے بے چین دل کو کرار دے گئی۔

مالا نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اتنی جلدی اسے کبھی معاف نہیں کرے گی مگر برحان کا محبت بھرا لمس اور لہجہ مالا کے ارادے کو پل بھر میں ہوا کر گیا تھا۔

میں تمہیں کبھی مایوس نہیں کروں گا۔۔۔ برحان نے بڑے ہی پیار سے اسکے ماتھے پہ لب رکھے تو وہ آسودگی سے مسکراتی اسکے سینے سے لگی۔

مالا کیا مجھے اجازت ہے تمہیں پوری طرح سے اپنا بنانے کی۔۔۔کیا اجازت ہے تمہیں تمہارا حق دینے کی۔۔۔کیا مجھے اجازت ہے تمہیں اپنے رنگ میں رنگنے کی۔۔۔دھیرے سے اسکے کان کے پاس بے باک سی سرگوشی کرتے مالا کی دھڑکنوں میں اشتعال برپا کر گیا۔

دل کی دھڑکنیں کانوں میں سنتے بغیر کچھ بولے وہ اسکے گرد حصار بنا گئی۔

اسکے عمل سے سرشار ہوتے برحان نے دھیرے سے اسے پیچھے بیڈ پہ لیٹایا اور خود اس پہ سایہ فگن ہوا۔

آنکھیں موندے اسکی گرم سانسوں کی تپش اپنے چہرے پہ محسوس کرتے مالا کی دھڑکنوں نے بری طرح ادھم مچایا۔

معصومہ من موہنی چہرہ،اس پہ بند کپکپاتی پلکھیں۔۔۔اسکی قربت پہ سرخ ہوتی رنگ کو دیکھتے برحان پل بھر میں مدہوش ہوا۔

دھیرے سے اسکا دوپٹہ گلے سے نکالتے ایک استحقاق بھری نظر اسکے سراپے پہ ڈالتے اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائیں اور جھک کے اسکے لرزتے لبوں کو اپنی شدت بھری گرفت میں لیا۔

اسکے پر حدد بھرے لمس پہ مالا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔۔۔

برحان کے ہاتھوں کو کمر پہ رینگتے محسوس کر اسکا دل ڈوب کے ابھرا۔

اسکے لبوں سے اپنی تشنگی مٹاتے وہ اسکے چہرے کے معصوم نقوش کو اپنے لمس سے مہکاتے گردن کی جانب بڑھا تو مالا نے گھبرا کے اسکی شرٹ کو کندھے سے مٹھیوں میں بھرا۔

برحان کے ہونٹوں نے جیسے ہی اسکی گردن کو چھوا مالا کو ایک کرنٹ سا لگا۔

اسنے سر اٹھا کے مالا کے اناری چہرہ کو دل میں بسایہ اور ایک باہر پھر پوری شدد سے اسکی گردن پہ جھکتے اپنی مہر ثبت کرتا چلا گیا۔

رات کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ برحان کی شدتوں میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔۔۔وہ شرم وحیا سے سمٹتی مالا کو خود میں چھپاتا چلا گیا۔

✿ ✿ ✿۔

سارا اسماء روشنی میں نہا چکا تھا۔۔۔ باہر ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی مگر کھڑکی کے آگے لگے بھاری پردوں کی وجہ سے کمرے میں اندھیرا تھا۔۔۔ جب کے کمرے میں جلتے نائٹ بلب کی روشنی کمرے میں نیم اندھیرا کر رہی تھی۔

بیڈ پہ سوئے دو وجود ایک دوسرے کی باہوں میں سکون کی نیند سو رہے تھے جب انکی نیند میں خلل دروازہ بجنے کی آواز پہ پڑا۔

مالا نے اپنی سرخ آنکھیں کھولتے ساتھ لیٹے برحان کو دیکھا جو شرٹ لیس اسے اپنی باہوں میں بھرے سو رہا تھا۔

اسکے خوبرو چہرے کو دیکھتے رات کا منظر مالا کی آنکھوں کے سامنے لہرا گیا جس پہ شرماتے اسنے فورن سے نظریں جھکائیں۔

آ گر مجھے دیکھ لیا ہو تو دروازے پہ بھی دیکھ لو کے کون آیا ہے۔۔۔ برحان کی شرارت بھری آواز پہ مالا نے جھٹ سے سر اٹھا کے اسے دیکھا جو آنکھیں بند کیئے چہرے پہ مسکراہٹ سجائے ایسے لیٹا تھا جیسے سو رہا ہو۔

مگر مالا یہ کہاں جانتی تھی کے وہ دروازے پہ ہونے والی پہلی دستک پہ ہی اٹھ گیا تھا۔

آپ چھوڑیں گے تبھی اٹھوں گی نا۔۔۔ اسکا بازو خود پہ سے ہٹاتے بولی۔

رہنے دو۔۔ جو بھی ہو گا خود ہی چلا جائے گا۔۔۔ برحان نے ایک بار پھر اسے خود میں بھینچتے تنگ کرنا چاہا۔

کیا کر رہے ہیں چھوڑے مجھے۔۔۔پتہ نہیں کون ہے اور کیا سوچ رہا ہو گا۔۔۔مالا نے فکر مندی سے کہا تو برحان نے آنکھیں کھولتے اسے گھورا۔

جسے جو سوچنا ہے سوچتا رہے مجھے پرواہ نہیں۔۔۔اسنے نارمل لہجے میں کہتے مالا کے لبوں کو چوما تو مالا ایک دم سٹپٹائی۔

برحا۔۔۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔۔اس سے پہلے مالا کچھ کہتی جب ایک بار پھر دروازے پہ دستک ہوئی اور اس کے ساتھ ہی معصومہ کے رونے کی آواز سنائی دی۔

یہ تو معصومہ کی آواز ہے۔۔۔وہ رو رہی ہے۔۔۔ برحان کا حصار توڑتے مالا تیزی سی اٹھتی دوپٹہ لیتی فورن دروازے کی جانب بڑھی تو برحان بھی پریشانی سے اٹھ بیٹھا۔

مالا نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو اسے دیکھ کے معصومہ ماما کرتی فورن اسکی جانب لپکی۔

کیا ہوا اس سے یہ ٹھیک تو ہے نا۔۔مالا نے فورن معصوم کو اپنی گود میں لیا تو وہ اسکے کندھے سے لگتی چپ ہو گئی۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔

سوری تمہیں ڈسٹرک کیا۔۔۔مگر یہ جب سے اٹھی ہے پورے کمرے میں ما ماکرتی تمہیں ڈھونڈتی روتی پھر رہی تھی اس لیئے ہمیں تمہاری نیند خراب کرنی پڑی۔۔۔نازلی نے وجہ بتائی

اچھا۔۔۔مالا نے معصومہ کی پشت سہلاتے کہا۔

ہمم اور اب دیکھو کیسے تمہارے پاس آتے ہی چپ ہو گئی ہے۔۔نازلی ہنس کے بولی تو مالا بھی مسکرا دی۔

اچھا اب ہم چلتے ہیں۔۔۔نازلی کہتی جانے لگی جب وہ اچانک رکی اور غور سے مالا کے چہرے کو دیکھنے لگی۔

ارے مالا یہ کیا تمہاری آنکھیں کیوں لال ہو رہی ہیں۔۔۔نازلی جاتے جاتے مالا کی سرخ آنکھیں دیکھ کے رکتی پریشانی سے پوچھنے لگی۔

وہ۔۔۔آ۔۔۔اسکے سوال پہ گھبراتی مالا نے کوئی بات بنانی چاہیے مگر سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کے کیا کہے۔

تم ساری رات روتی رہی ہو کیا۔۔۔نازلی نے آنکھیں چھوٹی کیئے تفتیش کی۔

نہ۔۔۔نہیں تو۔۔۔مالا نظریں چراتی بڑی مشکل سے بولی۔

پھر تمہاری آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہیں اور یہ تمہارا چہرہ ایک دم اتنا سرخ کیسے ہو گیا کیا تمہیں بخار۔۔۔نازلی تیزی سے کہتی کہتی ایک دم رکی۔

مالا کا سرخ چہرہ اور شرم و گھبراہٹ محسوس کر نازلی پل بھر میں ساری بات سمجھ گئی۔

شاید تمہاری نیند پوری نہیں ہوئی اس لیئے آنکھیں لال ہو رہی ہیں۔۔۔ خیر تم آرام سے نیند پوری کرو میں چلتی ہوں۔۔۔ معنی خیزی سے کہتی نازلی مسکراہٹ دبائے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

نازلی کے جاتے ہی مالا نے دروازہ بند کرتے بیڈ کی جانب قدم بڑھائے جہاں برحان بیٹھا اسکی کا انتظام کر رہا تھا۔

کیا ہوا کیوں رو رہی تھی معصومہ۔۔۔ برحان نے فکر مندی سے پوچھا۔

میرے پاس آنے کے لیئے۔۔۔ مالا نے معصومہ کو برحان کی گود میں دیا

میری بیٹی کو بہت بری عادت ڈال دی ہے تم نے اپنی۔۔۔ معصومہ کے پھولے پھولے گال چومتے برحان مسکرا کے بولا تو مالا مسکراتے ہوئے الماری کی جانب بڑھ گئی

کیا کر رہی ہو۔۔۔اسے الماری کھولتے دیکھ برحان نے ناسمجھی سے پوچھا۔

کپڑے نکال رہی ہوں۔۔۔اپنے کپڑے ادھر سے ادھر کرتے بولی۔

مگر کیوں۔۔۔ برحان پھر ناسمجھی سے بولا۔

فریش ہونے کے لیئے۔۔۔ برحان کو جواب دیتی ایک سوٹ نکال کے دیکھنے لگی۔

ابھی تو بہت وقت ہے ناشتے کے لیئے۔۔۔تم آ کے سو جاؤ۔۔۔معصومہ کو اپنے ساتھ بیٹھاتے خود نیم دروازہ ہوا۔

بہت وقت نہیں ہے۔۔۔ابھی میں فریش ہوں گی پھر معصومہ کو تیار کروں گی تو وہی ٹائم ہو جائے گا۔۔۔

خیر آپ معصومہ کو سنبھالیں میں بس دس منٹ میں شاور لے کے آئی۔۔۔ سادہ سا پیچ کلر کا سوٹ نکالتے الماری بند کرتی واشروم کی جانب بڑھی۔

مالا۔۔۔برحان نے پیچھے سے پکارہ۔

جی۔۔۔اسکی جانب گھومتی سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

آج ریڈ کلر کا سوٹ پہنو۔۔۔وہ کلر تم پہ بہت سوٹ کرے گا۔۔۔برحان نے دل سے فرمائش کی۔

پر میرے پاس تو صرف ایک ہی ریڈ سوٹ ہے اور وہ یوں گھر میں پہننے کے لحاظ سے تھوڑا ہیوی ہے۔۔۔وہ پریشانی سے گویا ہوئی۔

مانا ہماری شادی تھوڑی پرانی ہو گئی ہے مگر نئی زندگی کی اصل شروعات تو اب ہوئی ہے اور میں چاہتا ہوں تم بلکل اسی طرح تیار ہو جیسے ایک دن کی دلہن تیار ہوتی ہے۔۔۔برحان جذب سے گویا ہوا۔

مگر سب کیا سوچیں گے۔۔۔مالا کو ایک اور ٹینشن نے آن گھیرا۔

پھر وہی بات۔۔۔ابھی میں نے کہا تھا نا جسے جو سوچنا ہے سوچے ہمیں کیا۔۔ اور مجھے یقین ہے تمہیں یوں بنا سنورا دیکھ سب ہی خوش ہوں گے۔۔۔پہلے ڈپٹتے بعد میں پیار سے بولا تو مالا بس اسے دیکھ کے رہ گئی۔

کیا تم میری اتنی سی فرمائش پوری نہیں کرو گی۔۔۔اسے اضطراب سے انگلیاں مڑوتے ایک ہی جگہ کھڑے دیکھ برحان نے محبت سے استفسار کیا۔

ضرور پوری کروں گی۔۔۔اسکے اتنے پیار سے فرمائش کرنے پہ مالا دوبارہ انکار ہی نہیں کر سکی۔

برحان کی محبت پاش نظروں میں مسکراتے ہوئے دیکھ الماری سے ڈیڈ سوٹ لیتی واشروم میں گھس گئی۔

برحان نے دلکشی سے مسکراتے ہوئے اپنے اوپر چڑھتی معصومہ کو گود میں اٹھاتے اوپر اچھالا تو پورے کمرے میں معصومہ کی کھلکھلاہٹ گونج گئی۔

✿ ✿ ✿۔

مالا گیلے بال تولیہ سے خشک کرتی دوپٹے سے بے نیاز واشروم سے نکل کے جھجھکتی ہوئی بیڈ کی جانب اپنا دوپٹہ لینے کے لیئے بڑھی

برحان جو بیڈ پہ الٹا لیٹا معصومہ کے ساتھ کھیل رہا تھا لال ہلکی سی امبرائیڈری والے سوٹ میں اسکا نکھرا نکھرا سا سراپا دیکھ برحان کا دل ایک بار پھر اسکی قربت پانے کے لیئے بے چین ہوا۔

برحان کی نظریں خود پہ محسوس کر مالا نے دل کی دھڑکنوں کو سنبھالتے بیڈ سے دوپٹہ اٹھانا چاہا مگر یہ کیا دوپٹہ تو برحان اور معصومہ کے نیچے دبا ہوا تھا۔

میرا دوپٹہ آپ کے نیچے دبا ہوا ہے۔۔۔تو لیہ خود پہ ڈالتے نظریں ملائے بغیر دھیمی سی آواز میں اسے مخاطب کیا۔

تو۔۔۔اسکے حسین سراپے پہ نظریں جمائے لاپرواہی سے بولا

مجھے دوپٹہ چاہیئے۔۔۔ پلکھیں اٹھاتی گراتی شرم وحیا سے سرخ پڑھتے کہا۔

کمرے میں بس میں ہی تو ہو۔۔۔یہاں دوپٹے کا کیا کام۔۔۔بے باکی سے مسکرا کے کہتا مالا کو سر جھکانے پہ مجبور کر گیا۔

یہاں صرف میں ہوں اور اب ہم دونوں کے بیچ کوئی دیوار تو رہی نہیں ہے تو میرے سامنے یہ دوپٹہ لینے کا تکلف نہیں کرو۔۔۔ برحان مزید شوخ ہوا تو مالا اپنے سوٹ کی طرح سرخ اناری چہرہ لیئے جلدی سے اسکے سامنے سے ہٹتی ڈریسنگ کی جانب بڑھ گئی۔

بغیر دوپٹہ کے وہ کافی جھجھک محسوس کر رہی تھی۔۔۔ہر کام سر جھکائے اور تیز ہاتھ چلا کے کر رہی تھی تاکہ جلدی سے معصومہ کو لے سکے اور برحان بھی اسکے دوپٹے سے اٹھ جائے۔

باظاہر وہ معصومہ کے ساتھ کھیلنے میں مگن تھا مگر وہ پوری طرح سے مالا کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔

اسکا ہچکچانا۔۔۔ہاتھ میں کپکپاہٹ۔۔۔ہونٹوں کی لرزش۔۔۔وہ بہت اچھے سے اسکی حالت سمجھ رہا تھا۔

کافی دیر اسے تکنے کے بعد معصومہ کو گود میں اٹھائے وہ اسکی جانب بڑھا جو پلکیں جھکائے اپنے ہی دھیان میں کھڑی ہیئر ڈرائر سے بال سکھا رہی تھی۔

دھیرے سے اسکے پیچھے کھڑے ہوتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے برحان نے اسے اپنے ساتھ لگا تو وہ ایک دم بوکھلائی۔

کی۔۔۔کیا کر رہے ہیں۔۔۔گھبراہٹ سے شیشے میں ابھرتے اسکے عکس کو دیکھا پر اسکے کسرتی سینے پہ نظر پڑھتے ہی فورن نظریں جھکا گئی۔

نظریں اٹھا کے دیکھو مالا۔۔۔اب ہم لوگ ایک مکمل فیملی لگ رہے ہیں۔۔۔ برحان نے پکڑ مضبوط کرتے سر گوشی نما کہا تو مالا نے آہستہ سے نگائیں اٹھا کے شیشے میں نظر آتے تینوں کے عکس کو دیکھا اور بے شاختہ اسکے دل نے الحمدللہ کہا

جب سے شادی ہوئی تھی وہ ایسی ہی ایک مکمل فیملی چاہتی تھی برحان اور معصومہ کے ساتھ مگر بیچ میں ہوئی بدمزگیوں کی وجہ سے اسنے ایک ہیپی فیملی کی خواہش چھوڑ دی تھی پر اب اسکی یہ خواہش جس طرح پوری ہوئی تھی اس پہ اللہ کا شکر کرنا تو بنتا تھا۔

ویسے تو یہ منظر مکمل ہے۔۔۔مگر اس میں ابھی بس میرے بیٹے کی کمی ہے وہ آجائے پھر میری فیملی پوری ہو جائے گی۔۔۔برحان نے چھیڑا تو اسکے لبوں کس ایک شرمگین مسکراہٹ نے چھوا جس پہ وہ نظریں جھکا گئی۔

شرماتے ہوئے اتنی پیاری لگتی ہو کے دل کر رہا ہے ایک بار پھر تمہیں خود میں چھپالوں۔۔۔اسکے بالوں میں گہرا سانس بھرتے جزبات سے چور لہجے میں بولا تو مالا نے اپنے دل کی دھڑکنوں کو بے قابو ہوتے پایا

اس سے پہلے وہ کقئی اور بات کرتا معصومہ نے مالا کو پکارہ شروع کر دیا۔

ما۔۔۔ما۔۔۔ معصومہ نے اسکے پاس جانے کے لیئے ہاتھ آگے بڑھائے۔

لو بھئی فلحال کے لیئے تو تم اپنی بیٹی کو سنبھالو جب تک میں فریش ہو کے آتا ہوں پھر ساتھ چلیں گے ناشتے کے لیئے۔۔۔ معصومہ کو اسکی گود میں دیتے اسکی اور معصومہ کی پیشانی چومتے اپنے کپڑے لیتا واشروم میں گھس گیا۔

✿ ✿ ✿

مالا نہیں اٹھی ابھی تک۔۔۔نازلی کو اکیلے ہی ڈائنگ ٹیبل پہ آتے دیکھ آئلہ نے پوچھا۔

دو دن سے مالا نازلی کے کمرے میں تھی اور صبح دونوں ساتھ ہی باہر آتی تھی اور آج نازلی کو اکیلے ہی ٹیبل پہ آتے دیکھ اسنے استفسار کیا

پتہ نہیں ہم تو سیدھے اپنے کمرے سے آرہے ہیں۔۔اپنی کرسی سمبھالتے نازلی کندھے اچکا کے بولی

کیا مطلب وہ آپ کے کمرے میں تھی نا۔۔۔آئلہ ناسمجھی سے بولی

تھی مگر رات کو ہی وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔نازلی اپنی پلیٹ میں ناشتہ ڈالتے گویا ہوئی۔

کیا وہ اپنی مرضی سے گئی تھی۔۔۔ڈائنگ روم میں داخل ہوتی ایمل نے پوچھا۔

نہیں بھیولے کے گئے تھے۔۔۔مختصر جواب دیتی اپنے ناشتے کی جانب متوجہ ہوئی جب کے آئلہ اور ایمل فکر مندی سے ایک دوسرے کو دیکھ کے رہ گئی

سب ناشتے کے لیئے ٹیبل پہ جمع ہو گئے تھے جب برحان معصومہ کو گود میں اٹھائے مالا کے سنگ ڈائنگ روم میں داخل ہوا۔

گڈ مارننگ ایوری ون۔۔۔اسنے خوشگوار لہجے میں کہا تو سب کی نظریں اسکی جانب اٹھی اور اسکے خوشگوار لہجے نے سب کو حیران کر دیا۔

جب کے اسکے ساتھ کھڑی مالا کا نکھرا نکھرا سراپہ دیکھتے ایمل اور آئلہ نے ایک دوسرے کو اطمینان بھری مسکراہٹ پاس کی۔

بیٹھو۔۔۔مالا کو بیٹھنے کا کہتے برحان نے اپنی کرسی سمبھالی۔

کیا بات ہے آج سورج کہاں سے نکلا ہے۔۔۔اپنی پلیٹ پہ جھکے رائد نے گہرا طنز کیا اور جس پہ کیا تھا وہ مجھ کے بس مسکرا کے رہ گیا۔

واہ بھئی بڑی پیاری لگ رہی ہو اس لال جوڑے میں لال لال سی۔۔مالا کے ساتھ بیٹھی نازلی نے اسکے شرم سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھتے کان میں شریر سی سرگوشی کی جس پہ مالا نے اسے گھورا۔

نیند پوری ہو گئی نابھا بھی جان۔۔۔نازلی اسے چھیڑنے سے باز نا آئی۔

نازچپ کر جاؤ ورنا میں ایک لگاؤں گی۔۔۔آہستہ آواز میں کہتے مالا نے اسے وارن کیا اور برحان کی گود سے معصومہ کو لیا۔

اووو تو بھابھیوں والے نخرے شروع۔۔۔نازلی مسکراہٹ دبائے بولی تو مالا نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔

پہلے ہی وہ یوں سب کے سامنے نئ نویلی دلہن بنے پہ کنفیوز تھی اوپر سے نازلی کی باتیں اسے اور گھبراہٹ میں مبتلا کر رہیں۔

ماشاءاللہ میرے بچوں کو کسی کی نظر نا لگے۔۔۔آئلہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ان دونوں کی نظر اتاری۔

خوش رہیں آباد رہیں۔۔۔پھولیں پھلیں۔۔۔نازلی نے باقائدہ مالا کی بائیں لیں جس پہ وہ چھنپ گئ۔

تھینک یو ماما۔۔۔برحان نے مسکرا کے کہا تو رائد نے نظریں ترچھی کیئے دیکھا۔

ایسے نا دیکھیں بابا اپنے ناشتے پہ توجہ دیں ورنا آ گر اس عمر میں نیوالہ گلے میں پھس گیا تو مشکل ہو جائے گی۔۔۔ برحان شرارت سے بولا۔۔۔ تو رائد نے مسنوعی گھوری سے نوازا مگر حقیقت میں تو برحان کا شریر لہجہ سن کے دل میں سکون اترا تھا۔

کئی دنوں بعد سب کو پہلے والا شرارتی برحان دیکھا تھا جس سے سب کو ہی ایک خوشگوار حیرت نے گھیر لیا تھا۔

برحان ٹھیک کہ رہا ہے رائد دھیان سے کھانا کھاؤ۔۔۔ جزلان نے بھی مزے سے رائد کو چھیڑا

مجھے کہنے کے بجائے اپنے اوپر بھی عمل کر لو تم بھی لگ بھگ میری ہی عمر کے ہو۔۔۔ رائد نے فورن ہی حساب برابر کیا۔

بس بس لڑائی لڑائی معاف کرو اور جلدی سے اپنی اپنی پلیٹیں صاف کرو۔۔۔
زید نے ہاتھ کھڑے کرتے صلح جو انداز میں کہا تو سب ہنس دیئے۔

کتنے ہی دن بعد یوں سب ایک ساتھ بیٹھے ہنس رہے تھے۔۔۔ برحان اور مالا کی طرف سے جو ٹینشن سب کو کھائے جا رہی تھی آج ان دونوں کو ایک ساتھ خوش دیکھ کے سب کے دل کو سکون مل گیا تھا۔

بابا میں آج آفس نہیں آؤں گا۔۔۔ناشتے سے بھرپور انصاف کرتے برحان نے باپ کو مخاطب کیا۔

کیوں۔۔رائد نے ابرو آچکائے اسے دیکھا۔

میرا پلین ہے کہ میں آج ساری لیڈیس کو لے کے شوپنگ پہ جاؤ گا۔۔۔آخر شادی قریب ہے اور شوپنگ کرنا بھی تو ضرور ہے نا۔۔۔۔

تو لیڈیس چلیں گی آپ سب میرے ساتھ۔۔۔رائڈ سے کہتے وہ ساری خواتین کی جانب متوجہ ہوا۔

بھیو یہ کیسا سوال ہے۔۔۔بھلا لڑکیوں نے بھی کبھی شوپنگ کرنے سے انکار کیا ہے۔۔۔نازلی فارن بولی۔

میں تو نہیں جا سکون گی مجھے تو گھر میں کچھ ضروری کام ہیں۔۔۔ایمل نے انکار کیا۔

ہاں اور ہم بھی نہیں جا سکیں گے۔۔۔آئلہ نے بھی کہا

ماما چچی کیا آپ دونوں لڑکی نہیں ہیں جو شوپنگ سے انکار کر رہی ہیں۔۔۔
نازلی حیرے سے آنکھیں پھاڑے گویا ہوئی جب کے اسکی آنکھوں میں شرارت صاف واضح تھی۔

نازلی کی بات پہ جہاں ایمل اور آئلہ نے گھورا تھا وہیں جزلان کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

بیٹا آپ اتنی سمجھدار ہو۔۔ سمجھ جائیں۔۔۔ لڑکی ہوتی تو شوپنگ سے انکار تو نہیں کرتیں نا۔۔۔ جزلان دو معنی سے مسکراہٹ دبائے گویا ہوا تو اسکے ساتھ بیٹھی ایمل نے اسکے کندھے پہ ہلکی سی چپ گئی۔

میں جزلان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔۔۔رائد نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔تو آئلہ نے منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھا۔

فضول باتیں مت کرو سمجھے۔۔۔ایمل نے جزلان کو گھورا تو وہ شرافت سے سر ہلا گیا۔

پاپا اور بڑے پاپا، آپ ہم لڑکیوں کو کم نا سمجھیں۔۔۔بھلے ہی ہم کسی بھی عمر میں پہنچ جائیں مگر ہم لڑکیاں ہمیشہ جوان ہی رہتی ہیں۔۔۔عشال نے بھی بات میں حصہ لیا۔

سہی کہہ رہی ہو عشال۔۔۔برحان بیٹا ہم بھی جائیں گے شوپنگ پہ کیوں بھابھی۔۔۔برحان سے کہتی ایمل نے آئلہ کی بھی رائے چاہی۔

ہاں بلکل۔۔۔ہم بھی چلیں گے۔۔۔ابھی تو ہم جوان ہیں۔۔۔آئلہ گردن اکڑا کے بولی تو ایک بار پھر ڈائنگ روم میں سب کے قہقہے گونج گئے۔

کچھ ماہ سے خاموش حویلی میں آخر کار واپس قہقہے گونجنے شروع ہو گئے تو جیسے حویلی میں ایک دم جان آگئی تھی۔

✿ ✿ ✿۔

دوپہر کے کھانے سے پہلے برحان سب کو لے گیا تھا۔

دوپہر کا کھانا باہر کھانے کے بعد وہ لوگ مال پہنچے تھے۔۔۔ شادی کی تیاری میں وقت لگتا ہے اس لیئے وہ سب ہی جلدی آگئے تھے۔

ایک سیکنڈ رکیں۔۔۔برحان نے سب کو مال کے دروازے پہ ہی روکا۔

کیاہوا۔۔۔عشال نے پوچھا۔۔۔آج وہ بھی چھٹی لے کے سب کے ساتھ شوپنگ پہ آگئی تھی۔

ایک منٹ۔۔۔برحان نے کسی کو کال ملانے کے ساتھ ساتھ ادھر ادھر نظریں ڈوڑائیں۔

لو آگئے۔۔۔سامنے سے آتے نوفل حرانوال اور حنان کو دیکھ برحان نے ہاتھ ہلایا۔

ارے واہ لگتاہے پوری فیملی ہی شوپنگ کرنے آگئی ہے۔۔۔سب کو سلام کرتے حنان نے مسکرا کے کہا۔

تم لوگ یہاں کیسے۔۔۔ایمل نے خوشی سے پوچھا۔

یہ برحان کا پلین تھا کے سب ساتھ شوپنگ کریں گے۔۔۔نوال نے کہا تو سب سر ہلا کے اندر کی جانب بڑھ گئے۔

ابھی تو ایک بندے کا اور آنا باقی ہے۔۔۔سب کے ساتھ چلتے برحان نے کہا۔

کس کا۔۔۔نوفل نے استفسار کیا۔

حارث کا۔۔۔میں نے اسے فون کر دیا ہے تھوڑی دیر میں وہ بھی ہمیں جوائن کرے گا۔۔۔برحان نے بتایا تو عشال کے دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہوئی۔۔۔جسے سنبھالتے وہ ہر چیز سے لاتعلق چیزیں دیکھنے لگی۔

دوسری طرف نازلی جو شوپنگ کرنے کے لیئے آکسائیڈ تھی نوفل کو دیکھ کے اب وہ کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔کیونکہ نوفل کی نظریں بار بار اسہی کی جانب اٹھ رہیں تھی۔

کیسی ہو مالا۔۔۔مالا کے ساتھ چلتے حرانے مالا کے چہرے پہ رونق دیکھ خوشی سے اسکا حال احوال پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں آپی۔۔۔مالا مسکرا کے گویا ہوئی۔

میں ٹھیک اور یہ چھوٹی سی گڑیا کیسی ہے۔۔۔حرانے مالا کی گود میں موجود معصومہ کے گال ہلکے سے پکڑے

ٹھیک ہے یہ بھی۔۔۔مالا سائشتگی سے بولی تو حرا اسکے کھلے کھلے چہرے کو دیکھ کے مسکرا دی۔

اہم۔۔۔اہمم۔۔۔ایکسکیوز میں میم آپ اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ جا کے شوپنگ کریں اور برائے مہربانی مجھے میری بیوی اور بیٹی کے ساتھ شوپنگ کرنے دیں۔۔۔گلہ کھنکھارتے برحان مالا کے دوسری جانب آتے اسکی گود سے معصومہ کو لیتے مزے سے حرا کو بولا

ہاں بھئی جا رہی ہوں میں اپنے ہونے والے شوہر کے پاس تم کرو اپنی فیملی کے ساتھ شوپنگ۔۔۔حرا بھی اسی کے انداز میں مسکرا کے کہتی حنان کی جانب بڑھ گئی

کیا کر رہے ہیں۔۔۔ہم مال میں ہیں۔۔۔اپنے گرد برحان کا بازو حائل ہوتے دیکھ مالا نے گھبرا کے ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی بھی انکی جانب متوجہ نہیں تھا۔

جانتا ہوں ہم مال میں ہیں اس لیئے زیادہ مت بولو اور خاموشی سے شاپنگ کرو۔۔۔برحان نے تھوڑا سختی سے کہا تو وہ خاموش ہو گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں سب حصوں میں بٹ گئے تھے۔۔۔ایمل آئلہ عشال اور نوال اپنی شوپنگ کرنے میں لگ گیں تھیں۔۔۔جب کے برحان مالا اور معصومہ کے ساتھ اپنی شوپنگ میں مگن ہو گیا تھا۔

باقی حراحنان ایک ساتھ اور نازلی اور نوفل ایک ساتھ شادی کی شاپنگ کرنے لگے۔

✿ ✿ ✿

ناز تمہیں ہچکچانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔کھل کے شوپنگ کرو مجھے اچھا لگے گا۔۔۔کب سے اسے انگلیاں مڑوڑتے دیکھ آخر نوفل نے کہہ ہی دیا۔

ہم نہیں ہچکچائیں گے اگر آپ اپنی نظریں ہم پہ سے ہٹالیں تو۔۔۔نازلی معصومہ سے اسے دیکھ کے بولی تو اسکی بات پہ نوفل کے لبوں پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

میری نظریں جب بھی اٹھیں گی صرف تمہاری طرف ہی اٹھیں گی۔۔۔ اس لیئے ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے کے میں نظریں ہٹالوں۔۔۔البتہ تمہیں اب ان نظروں کی عادت ڈال لینی چاہیئے۔۔۔نوفل محبت بھرے لہجے میں بولا جس سے نازلی مزید کنفیوز ہوئی۔

ٹھیک ہے اگر آپ نظریں نہیں ہٹا سکتے تو پھر آپ ہم سے نہیں کہے گا کے کھل کے شوپنگ کرو۔۔۔نازلی منہ بنائے بولی تو نوفل نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

ایک بات تو بتاؤ یہ تم کتنی ہو جو خود کو ہم ہم کرتی رہتی ہو۔۔۔ایک شاپ میں داخل ہوتے نوفل نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔

اسکے سوال پہ نازلی کی آنکھیں اور منہ بیک وقت کھلا۔۔۔۔قدموں کو بریک لگائے اسے دیکھنے لگی جو اسکی شکل دیکھ ہونٹوں پہ مچلتی مسکراہٹ کو روکنے کی ناکام سی کوشش کر رہا تھا۔

آپ ہمارا مزاق اڑا رہے ہیں۔۔۔دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے ماتھے پہ بل ڈالے گھورا۔

اس طرح لڑاکا انداز میں وہ اتنی کوٹ لگ رہی تھی کے نوفل کا دل کیا اسے اپنے سینے سے لگا لے مگر فلحال وہ ایسا کوئی حق نہیں رکھتا تھا اس لیئے اپنے جذبات پہ قابو پا گیا۔

میں مزاق نہیں اڑا رہا میں نے تو بس اپنی نالج میں اضافہ کرنے کے لیئے پوچھا ہے۔۔۔اسکی جھجھک ختم کرنے کے لیئے نوفل نے معصومیت سے بات بڑھائی۔

رہنے دیں آپ جتنی آپکی نالج ہے نا اتنی ہی کافی ہے۔۔اور زیادہ آگر بڑھ گئی تو آپ ہمیں بھیگو بھیگو کے طعنے مارے گے پہلے کی طرح۔۔۔نازلی منہ چڑا کے کہتی آگے بڑھ کے کپڑے دیکھنے لگی تو نوفل بھی گہری مسکان لیئے اسکے پیچھے ہو لیا۔

✿ ✿ ✿۔

حنان تم مجھے اپنے ساتھ لائے ہی کیوں ہو جب میری ساری شوپنگ اپنی پسند کی کر رہے ہو تو۔۔۔ایک کے بعد ایک اپنی ساری پسند ریجیکٹ ہونے پہ حرا تپ کے بولی۔

جب سے ان دونوں نے شوپنگ اسٹاٹ کی تھی حنان حرا کی ہر پسند کردہ چیز کو رجیکٹ کر کے اپنی پسند کی چیزیں دلا رہا تھا جس پہ حرا کو تپ چڑھ رہی تھی۔

میں چاہتا ہوں میری بیوی ہر وقت میری پسند میں ڈھلی رہے۔۔۔ایک اور سوٹ اسکے ساتھ لگاتے حنان نے پیار سے کہا تو حرا بس اسے دیکھ کے رہ گئی۔

ویسے تم چاہو تو مجھے بھی اپنی پسند میں ڈھال سکتی ہو۔۔۔حنان تھوڑا سا اسکی جانب جھکتے بولا تو وہ مسکرا دی۔

ضرور کیوں نہیں۔۔۔ابھی تمہاری شوپنگ بھی میں ساری اپنی پسند کی کروں گی پھر نا کہنا کچھ بھی۔۔۔حرا ایک ادا سے کہتی اسکے ہاتھ میں موجود سوٹ واپس رکھ گئی۔

وہ کتنی ہی چیزیں لے چکی تھی اور حنان تھا جو ایک کے بعد ایک چیز دلائے جا رہا تھا۔

ملکہ عالیہ یہ پورا بندہ آپکا ہے۔۔۔آپ اسے جو بھی چاہے پہنا دیں بندہ بشر ایک لفظ نہیں بولے گا۔۔۔حنان ہلکے سے سر کو خم دیتے شوخی سے کہتا حرا کا رکھا ہوا سوٹ واپس اٹھا گیا۔

حنان بس کرو اور کتنے کپڑے لینے ہیں۔۔۔پہلے ہی ہم بہت لے چکے ہیں۔۔۔ایک سوٹ نکالنے کے بعد اسے دوسرا سوٹ نکالتے دیکھ حرا نے روکنا چاہا۔

میرا بس چلے تو پوری دکان تمہیں دلا دوں۔۔۔حنان جذبات سے لبریز نگاہیں اس پہ ٹکائے بولا تو حرا نے مسکرا کے نفی میں سر ہلایا۔

اچھا بس یہ کافی ہیں۔۔۔ان کا بل بنواو اور چلو۔۔۔اب مجھے تمہاری شوپنگ بھی کرنی ہے۔۔۔اسکا بازو تھامتے حرا زبردستی اسے اپنے ساتھ کونٹر پہ لے گئی جس پہ حنان بس گہری سانس بھر کے رہ گیا۔

✿ ✿ ✿۔

تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد انہیں حارث نے بھی جوائن کر لیا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر عشال اور حارث ایک ساتھ شوپنگ کرتے رہے پھر حارث نے ایمل سے عشال کو اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت مانگی۔

آنٹی میں چاہتا ہوں عشال کمرے کی رینویشن اپنے حساب سے کروا لے۔۔۔آخر کو ساری زندگی اسنے ہی وہاں رہنا ہے تو اچھا ہے وہ اپنی پسند کے مطابق کمرا ڈیکور کر لے۔۔۔حارث نے مناسب لفظوں میں اجازت مانگی۔

آپ عشال سے پوچھ لو بیٹا اگر وہ جانا چاہتی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ایمل نے فیصلہ عشال پہ چھوڑا۔

ہمم تو کیا تم چلو گی میرے ساتھ۔۔۔اپنے برابر میں کھڑی عشال کو نظروں کے حصار میں لیئے استفسار کیا جس پہ عشال نے بغیر کچھ بولے بس سر ہلا کے ساتھ چلنے پہ ہامی بھری تو وہ مسکرا کے واپس ایمل کی جانب متوجہ ہوا۔

آنٹی آپ فکر نہیں کرے گا، ڈنر کے بعد میں خود عشال کو حویلی چھوڑ جاؤ گا۔۔۔حارث کے کہنے پہ ایمل نے ٹھیک ہے کہا جس کے بعد وہ دونوں مال سے نکل گئے۔

گاڑی کے پاس پہنچ کے حارث نے عشال کے لیئے دروازہ کھولا جس پہ وہ مسکراتی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی۔

دروازہ بند کر کے اپنا کوٹ ٹھیک کرتے حارث ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتا گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔

کیا آنٹی کو پتہ ہے آپ مجھے گھر لا رہے ہیں۔۔۔عشال نے اسکی جانب دیکھتے استفسار کیا جو چہرے پہ مسکراہٹ سجائے اطمینان سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

ہاں میں نے صبح ہی انہیں بتا دیا تھا۔۔۔وہ بھی تمہارا بے صبری سے انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔ایک نظر اسے دیکھ کے بولا تو وہ بس مسکرا کے رہ گئی۔

اچھا ایک بات بتاؤ۔۔۔کیا تم اس شادی سے خوش ہو۔۔۔تھوڑی دیر بعد حارث نے اسے مخاطب کیا۔

سچ بولوں تو پہلے نہیں تھی مگر اب ہوں۔۔۔عشال اسے دیکھ کے دھیمے لہجے میں بولی تو حارث کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے میرے لیئے۔۔۔حارث سرسراتے لہجے میں سرگوشی نما بولا

مطلب۔۔۔عشال نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

مطلب یہ کے مجھے سکون ہے اب کے تم اس شادی سے خوش ہو ورنا یقین جا نو میرا دل بار بار مجھے ملامت کر رہا تھا کہ کیوں میں تمہاری مرضی کے خلاف رشتہ لے کے گیا مگر اب مجھے سکون مل گیا ہے یہ جان کے کہ تم بھی خوش ہو۔۔۔حارث کا لہجہ سادہ سا تھا مگر اسکی آنکھوں کی چمک کچھ الگ تھی۔

جتنی مشکل سے میں اس رشتے کے لیئے راضی ہوئی تھی مجھے نہیں لگا تھا کے میں یہ رشتہ کبھی دل سے نبھا پاؤں گی مگر اب مجھے لگ رہا ہے یہ رشتہ ہی

میری زندگی میں خوشیوں کی بارش کردے گا۔۔۔عشال سر جھکائے مسرت بھرے انداز میں گویا ہوئی۔

ہاہا۔۔۔تمہاری زندگی میں ایسی بارش ہو گی کے سیلاب آجائے گا۔۔۔ حارث ہلکا سا قہقہہ لگا کے بولا تو عشال بھی ہنستی سر جھٹک گئی۔

حارث سے شادی وہ کبھی نہیں کرنا چاہتی تھی مگر جب سے اسنے حارث کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔۔۔تب سے وہ اسے اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔

حارث نے بھی بہت جلد اپنی باتوں اور محبت سے اسکا دل اپنی جانب موڑ لیا تھا اور اب وہ اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھ رہی تھی۔۔۔

برحان کی جو محبت اسکے دل میں تھی وہ کسی کونے میں قید ہو گئی تھی۔۔۔اب صرف اسکے دل میں پوری طرح سے حارث کا راج تھا۔۔۔

پر کہیں دور ایک طوفان اسکی زندگی میں آنے کے لیئے سر اٹھا رہا تھا جس سے وہ انجان اپنی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھی۔

✿ ✿ ✿۔

گاڑی ایک جھٹکے سے ملک ولا کے سامنے رکھی۔

اپنی جانب سے اتر کے حارث نے عشال کی طرف کا دروازہ کھولا تو عشال مسکرا کے باہر نکلی۔

گاڑی کی چابی گارڈ کو تھماتے وہ عشال کو لیئے اندر بڑھا۔۔۔

دونوں اطراف کھلا لان۔۔۔بیچ سے اندر کی جانب جاتا راستہ جس کی کیاری میں بھی پھول لگے ہوئے تھے۔۔

عشال چاروں طرف ستائشی نظریں گھماتی لاؤنج میں داخل ہوئی تو بے ساختہ اسکے منہ سے واؤ نکلا جسے اسکے آگے چلتے حارث نے بھی سنا تھا۔

کیسا لگا میرا گھر۔۔۔حارث ہاتھ کے اشارے سے اسے آگے آنے کا اشارہ کرتے بولا۔

بہت پیارا ہے۔۔۔وہ ستائشی لہجے میں کہتی اندر کی جانب بڑھی۔

تم بیٹھو میں مما کو لے کے آتا ہوں۔۔۔اس سے بیٹھنے کا کہتے ملازم سے امرین صاحبہ کا پوچھتا گول زینا جڑھتے اوپر کی جانب بڑھ گیا

صوفے پہ بیٹھتے عشال کی نظر حارث کی بڑی سی تصویر پہ گئی جس لاؤنج کے دروازے والی دیوار پہ لگی ہوئی تھی۔

براؤن تھری پیس پہنے ایک ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے جب کے دوسرے ہاتھ میں فون پکڑے، فون میں نظریں جمائے مسکرا رہا تھا

اس تصویر میں وہ اتنا جاذب لگ رہا تھا کے عشال ادھر گرد سے بے خبر یک ٹک اسے دیکھ گئی۔

عشال بیٹا۔۔۔امرین صاحبہ کی آواز پہ وہ ہوش میں آئی۔۔۔

اسنے آواز کی سمت دیکھا تو وہ حارث کے ساتھ سیڑھیاں اتر رہی تھیں۔۔۔

اسلام و علیکم آنٹی۔۔۔آگے بڑھ کے عشال انکے گلے لگی۔

و علیکم اسلام۔۔۔ماشاءاللہ خوش رہو۔۔امرین صاحبہ دعا دیتی اسے اپنے ساتھ لیئے آگے بڑھیں۔

میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔اور سناؤ کیسی ہو۔۔گھر والے کیسے ہیں۔۔۔اس سے اپنے ساتھ لے کے بیٹھتے امرین صاحبہ خوش اخلاقی سے گویا ہوئیں۔

سب ٹھیک ہیں آنٹی آپ کیسی ہیں۔۔۔کافی کمزور لگ رہی ہیں۔۔عشال نے ان ملنسار خاتون سے فکر مندی سے استفسار کیا۔

ارے بیٹا میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔انہوں نے اسے تسلی دی۔

چھوٹ بول رہی ہیں مما۔۔۔کچھ دنوں سے مما کی طعبیت کچھ ٹھیک نہیں ہے اور یہ اپنی دوائیاں بھی ٹائم پہ نہیں لیتی ہیں۔۔۔ان کے سامنے صوفے پہ بیٹھے حارث نے امرین صاحبہ کی پول کھولی۔

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔آپ کو دوائیاں تو لینی چاہیں نا۔۔. آ گر دوائی نہیں لیں گی تو ٹھیک کیسے ہوں گی۔۔۔عشال نے پیار سے سمجھایا۔

بیٹا آپ ہمیشہ کے لیئے میرے گھر میں آجاؤ میں خود ہی ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔ وہ محبت سے بولی تو عشال بس مسکرا کے رہ گئی۔

مما آج اسپیشل ڈنر بنوائے گا یہ آج ہمارے ساتھ ہی ڈنر کرے گی۔۔۔ مگر ابھی تو فلحال آپ کچھ ریفریشمنٹ کا سامان میرے کمرے میں بھجوادیں جب تک میں عشال کے ساتھ کمرے کی رینویشن ڈسکس کرلیتا ہوں۔۔۔ حارث کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔ وہ سادگی سے کہتی کچن کی جانب بڑھ گئیں۔

چلیں۔۔۔ حارث نے کہا تو وہ سر ہلاتی اٹھ کے اسکے پیچھے اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

آپ کا اور آنٹی کا کمرا اوپر ہے۔۔۔ عشال اسکے پیچھے سیڑھیاں چڑھتی پوچھنے لگی۔

پہلے مما کا کمرا اوپر ہوا کرتا تھا مگر جب سے بابا کا انتقال ہوا ہے تب سے ماما کی طعبیت ٹھیک نہیں رہتی وہ زیادہ سیڑھیاں چڑھ اتر نہیں سکتیں اس لیئے اب انکا کمرہ نیچے ہے۔۔۔

لیکن اب بھی جب وہ اکیلی ہوتی ہیں یا بور ہو رہی ہوتی ہیں تو اوپر بابا والے کمرے میں چلی جاتی ہیں۔۔اس کمرے سے انکی اور میری بہت ساری یادیں جڑی ہیں۔۔۔حارث مسکراتے لہجے میں بولا۔

عشال نے نوٹ کیا تھا اپنے بابا کا ذکر کرتے وقت حارث کے چہرے پہ ایک الگ ہی خوشی تھی۔

مجھے انہیں دیکھنا ہے۔۔۔عشال نے اشتیاق سے کہا تو حارث اسکی جانب پلٹا۔

کیا تم واقعی دیکھنا چاہتی ہو۔۔۔اسنے تصدیق چاہی۔

ہاں۔۔۔عشال نے مسکرا کے گردن ہلائی۔

ہمم۔۔۔اس طرف آؤ۔۔۔حارث اسے اپنے ساتھ لیئے دائیں جانب بنے تیسرے کمرے کی جانب بڑھا

کمرے کے دروازے پہ پہنچ کے اسنے ایک گہرا سانس بھرا اور دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا۔

صاف ستھرا کھلا سا کمرا۔۔۔کمرے میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔۔۔۔

دائیں دیوار پہ ایک بڑی سی شیلف بنی ہوئی تھی جو پوری طرح سے کتابوں سے بھری ہوئی تھی۔

تھوڑا سا چل کے واپس مڑتے حارث ایک دیوار کے سامنے بازو سینے پہ باندھے کھڑا ہو گیا۔

عشال بھی اسکے ساتھ آ کے کھڑی ہوتی سامنے دیوار پہ لگی اس بڑی سی پینٹنگ کو دیکھنے لگی۔

یہ میرے بابا ہیں۔۔۔عادل ملک۔۔۔حارث نے مسکرا کے اپنے بابا کا تعارف کروایا۔

ہممم بہت اچھے ہیں۔۔۔تصویر میں نظر آتے ادھیڑ عمر کے شخص کو دیکھتے عشال نے تعریف کی۔

اور یہ ہماری فیملی فوٹو ہے۔۔۔یہ میرے دادا دادی ہیں۔۔۔اسکے ساتھ ہی لگی ایک اور تصویر دیکھائی۔۔۔

یہ بچہ آپ ہیں نا۔۔۔فیملی فوٹو میں موجود بچے کو دیکھتے عشال نے جوش سے پوچھا جس پہ حارث نے مسکرا کے سر ہلا دیا۔

بہت گیوٹ لگ رہے ہیں۔۔۔مسکرا دل سے اس گول مٹول بچے کی تعریف کی۔

شکریہ۔۔۔ہلکے سے سر کو خم دیتے حارث نے تعریف وصول کی۔

آپ کے بابا کا انتقال کیسے ہوا۔۔۔ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد عشال نے پوچھا۔

تم واقعی جاننا چاہتی ہو۔۔۔ حارث نے یقین دہانی چاہی۔

ہمممم۔۔۔ عشال ہنکارہ بھرتی شیلف پہ لگی کتابیں دیکھنے لگی۔

انکا انتقال ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔ حارث نے ضبط سے بتایا۔۔۔

اووو۔۔۔ کتابیں دیکھتی عشال کا ہاتھ پل بھر کے لیئے رکا۔

تمہیں پتہ ہے ہم پہلے یہاں نہیں رہتے تھے۔۔۔حارث اسکی جانب گھوما تو وہ بھی کتاب واپس شیلف پہ رکھتی شیلف سے ٹیک لگائے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

میرے بابا اور دادا دادی پہلے گاؤں میں رہتے تھے۔۔۔وہاں ہماری کافی زمینیں تھیں۔۔۔دادا گاؤں کے چودھری تھے۔۔۔مگر پھر۔۔۔حارث کہتے کہتے رکا۔

پھر کیا۔۔۔عشال نے تجسس سے پوچھا۔

دادا بابا کی شادی اپنے دوست کی بیٹی سے کروانا چاہتے تھے۔۔۔ایک دن وہ لوگ نکاح کے لیئے گئے بھی مگر انکے بیٹے نے میرے دادا اور بابا کو بے عزت کر کے گھر سے نکال دیا۔۔۔حارث سانس لینے کے لیئے رکا۔

بغیر دلہن کے بارات واپس آنے پہ ہمارا گاؤں بھر میں مزاق بن کے رہ گیا۔۔۔لوگ طنز و طعنے دینے لگے۔۔۔ہنسنے لگے دادا اور بابا پہ۔۔۔برسوں کی بنی عزت دو منٹ میں خاک میں مل گئی تھی۔۔۔بتاتے بتاتے حارث نے ضبط سے مٹھیاں بھیچیں اور رخ واپس تصویر کی جانب کیا۔۔۔تو عشال بھی ٹیک چھوڑتی سیدھی ہوئی۔

گاؤں بھر میں عزت دو کوڑی کی رہ گئی تھی جس وجہ سے پہلے دادا کو ہارٹ اٹیک ہوا اور انکا آدھا حصہ مفلوج ہو گیا۔۔عشال جو اسے بہت غور سے سن رہی تھی اسے لگا حارث کا لہجہ نم ہوا ہے۔

بابا اور دادا گاؤں کی ساری زمینیں بیچ کے یہاں آ گئے۔۔۔یہاں آ کے بابا نے شادی کی۔۔۔پھر اپنا بزنس شروع کیا۔۔۔بزنس کو خوب ترقی پہ پہنچایا مگر

ایک دن ایک بہت بڑی کامیابی پھر سے ان سے چھین لی گئی۔۔۔ضبط سے اسکی گردن کی رگیں پھولنے لگیں تھیں

بابا کا ڈریم پروجیکٹ بلکل بابا کی مٹھی میں تھا۔۔۔مگر جس خاندان کے بیٹے نے ہمیں پہلے بے عزت کیا تھا اس ہی خاندان کے دوسرے بیٹے نے وہ پروجیکٹ عین موقع پہ انکی مٹھی سے چھین لیا۔۔۔جبڑے بھینچے سرخ انگارہ آنکھیں تصویر پہ گاڑے بولا

عشال افسردگی سے اسے دیکھتی اسکے ساتھ آ کے کھڑی ہوئی۔

وہ ایک پروجیکٹ نا ملنے کی وجہ سے بابا کو بزنس میں کافی لوس ہوا۔۔۔جو وہ برداشت نا کر سکے۔۔۔ایک ماہ بستر پہ رہنے کے بعد اچانک انہیں ہارٹ

اٹیک آیااور وہ اس دنیا سے چلے گئے۔۔۔حارث نے زور سے آنکھیں میوچتے واپس کھولیں۔

میرے دادادادی پہلے ہی جا چکے تھے۔۔۔پھر بابا بھی ہمیں چھوڑ کے چلے گئے۔۔۔میں اس وقت بیس سال کا تھا۔۔۔میری تعلیم مکمل نہیں تھی پر پھر بھی میں نے بابا کا بزنس سمبھالا۔۔۔تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ میں بابا کا بزنس بھی چلا رہا تھا۔۔۔

پھر ایک وقت آیا جب ہمارا ڈوبتا بزنس میں نے اپنی محنت سے واپس کھڑا کیا۔۔اسے اور اوپر لے کے آیااور آج دیکھ لو میں کہاں ہوں۔۔پر اپنے بیٹے کی کامیابی دیکھنے کے لیئے میرے بابا میرے ساتھ نہیں ہیں۔۔۔حارث کے چہرے پہ ایک قرب بھری مسکراہٹ ابھری جسے عشال نے دکھ سے دیکھا۔

بہت دکھ ہوا سن کے۔۔۔عشال نے دھیرے سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اپنے ساتھ کا احساس دلایا۔

حارث نے ایک نظر اپنے کندھے پہ رکھے اسکے ہاتھ کو دیکھا پھر مسکرا کے نظریں واپس سامنے کر لیں۔

تمہیں پتہ ہے بابا نے جانے سے پہلے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا۔۔۔زرا سی گردن ترچھی کرتے حارث نے اسے دیکھا جس پہ عشال نفی میں سر ہلا گئی۔

میرے بابا نے کہا تھا کہ جو لوگ انکی بے عزتی کی وجہ بنے۔۔۔ جنہوں نے ان سے انکا سب کچھ چھین لیا میں ان سے بدلہ ضرور لوں۔۔۔اور اس دن سے ہی میں نے سوچ لیا تھا کے ایک دن اس خاندان کو بھی ویسی ہی بے عزتی کا سامنا کرواؤں گا جو میرے گھر والوں نے سہی تھی۔۔۔حارث کی آنکھیں

بے انتہا سرخ ہو رہیں تھیں گردن کی نیلی رگیں صاف واضح ہوتی اسکے غصے کی شدت کا پتہ دے رہیں تھیں۔

عشال نے پہلی بار حارث کو اتنے غصے میں دیکھا تھا۔۔۔اسکا یہ روپ نیا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ کے وہ لوگ کون تھے مگر مجھے نہیں لگتا کے آپ کو ان سے بدلہ لینا چاہیئے۔۔۔عشال تحمل سے بولی تو حارث نے اپنی خو+ن جھلکاتی نظریں اس پہ کیں۔

آ گر یہ سب تمہارے گھر والوں کے ساتھ ہوا ہوتا تب بھی تم ایسا ہی کہتیں۔۔۔اسنے ایک ایک لفظ چبا چبا کے ادا کیا۔

ہاں میں تب بھی یہی کہتی۔۔۔عشال سکون سے بولی تو حارث کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا۔

حارث میں ایک جرنلسٹ ہوں۔۔۔روز روز نئی نئی خبروں سے میرا سامنا ہوتا ہے۔۔۔ کبھی کسی نے دشمنی میں کسی کو ما+ر دیا تو کبھی جائیداد کے پیچھے اپنوں نے ہی اپنا کا خو+ن کر دیا۔

پر یہ جو سب کرتے ہیں آگے جا کے انہیں کیا ملتا ہے، ایک نا ایک دن تو وہ بھی پکڑے جاتے ہیں۔۔۔ کل انہوں نے جس خاندان کو رلایا ہوتا ہے پرسوں پکڑے جانے پہ انکا خاندان بھی ویسے ہی رو رہا ہوتا ہے۔۔۔ تو پھر فائدہ کیا ہوا بدلہ لینے کا۔۔۔عشال نے اطمینان سے سمجھایا تو حارث کے ماتھے کے بل کچھ کم ہوئے۔

کہتے ہیں کہ بدلہ لینے والے سے بڑا معاف کرنے والا ہوتا ہے۔۔۔آ گر انہوں نے غلط کیا ہے تو کل کو انکی اللہ کی طرف سے خود ہی پکڑ ہو جائے گی۔۔۔ہم کیوں ایک انسان سے بدلہ لینے کے چکر میں پورے خاندان کے رونے کا باعث بنیں۔۔۔کیوں بدلہ لینے کے چکر میں ہم گناہگار ہوں۔۔۔

ہمیں تو در گزر سے کام لینا چاہیئے۔۔۔معاف کر دینا چاہیئے، چھوڑ دینا چاہیئے ،پرانی دشمنیوں کو، بدلوں کو۔۔۔ہمیں کل کو چھوڑ کے آج کی خوشیوں میں جینا چاہیئے۔۔۔نرمی سے کہتے عشال نے اسکا بازو تھاما تو حارث کی بند مٹھیاں کھلیں۔

زرا سوچو حارث آج تم ان سے بدلہ لو کے کل کو انکی آنے والی نسلیں تمہاری نسلوں سے بدلہ لیں گی اور ایسے ہی یہ دشمنی چلتی جائے گی کبھی ختم نہیں ہو گی۔۔۔ا

اس لیئے ہمیں سارا معاملہ اللہ پہ چھوڑ دینا چاہیئے وہ بہترین انصاف کرنے والا ہے۔۔۔عشال نے اسکے چہرے کے نرم پڑھتے تاثرات دیکھتے بڑے ہی پیار سے سمجھایا۔

چلو تمہیں اپنا کمرہ دیکھاتا ہوں۔۔۔اسکی باتوں کا جواب دیئے بغیر وہ اپنی بات کہتا بغیر اسے دیکھے کمرے سے نکل گیا۔

گہرا سانس بھرتے عشال حارث کے پیچھے ہولی۔۔۔اسکو بات سمجھ آئی تھی یا نہیں یہ عشال نہیں جان پائی تھی مگر وہ اچھے کی ہی امید کر رہی تھی۔

حویلی آتے ہی مالا سارے کپڑے لیئے الماری کے آگے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

جب کے برحان کسی ضروری کام سے باہر چلا گیا تھا۔

الماری کے پاس صوفہ رکھے بیٹھی وہ نئے کپڑے ایک طرف اور روز کے پہننے کے کپڑے ایک طرف کرتی جا رہی تھی۔

پہلے تو اسنے کبھی برحان کے کپڑوں کو چھیڑا نہیں تھا۔۔۔بس اوپر ہی جو سوٹ مل جاتا تھا اسے ہی استری کر دیتی تھی ورنا زیادہ طر برحان خود ہی اپنے کپڑے نکالتا تھا۔

پر اب جب ان کے بیچ سب ٹھیک ہو گیا تھا تو وہ الماری سیٹ کرنے بیٹھ گئی تھی۔

سب سے پہلے اسنے معصومہ کے کپڑے ترتیب سے رکھے تھے۔۔۔اسکے بعد اپنے کپڑے ایک ایک کر کے طے کرتی رکھتی جارہی تھی

اپنے کپڑوں کو ترتیب دینے کے بعد وہ برحان کے کپڑے نکال کے صوفے پہ رکھتی جارہی تھی جب اسکے کپڑوں میں سب سے نیچے سے ایک خاکی رنگ کا لفافہ نکلا۔

یہ کیا ہے۔۔۔اسنے لفافہ الٹ پلٹ کے دیکھا مگر اس پہ کچھ بھی نہیں لکھا ہوا تھا

اسنے لفافہ کھولا تو اس میں نکاح نامہ تھا

اویہ تو ہمارا نکاح نامہ ہے۔۔۔یہ کس چیز کے پیپرز ہیں۔۔۔اندر رکھے کاغذ کی اوپری سطح پہ نکاح نامہ لگا دیکھ اسنے پیپرز باہر نکالے جب اس میں کچھ اور کاغذات بھی دیکھے۔۔۔

اس نے وہ کاغذات بھی باہر نکالے۔

او معصومہ کا برتھ سارٹیفیکٹ۔۔۔سارٹیفیکٹ پہ لکھے معصومہ کے نام کو دیکھتی وہ صوفے پہ آ کے بیٹھتی اسے پڑھنے لگی۔

سارٹیفیکٹ پڑھنے کے بعد اسنے نکاح نامہ پڑھنا شروع کیا مگر جیسے ہی اسنے نام پڑھا چمکتے چہرے کی چمک مانند پڑھ گئی۔

مہر، برحان خان۔۔۔زیر لب مشکل سے یہ تین لفظ ادا کیئے۔

گہری سانس بھرتے نکاح نامہ واپس لفافے میں رکھنے لگی تھی جب اسکی نظر تاریخ کے خانے پہ پڑی اور پھر جیسے اسکی نظر وہیں جم گئی۔۔۔انکھیں حیرت اور بے یقینی سے پھیلیں۔۔۔

اسنے تیزی سے اپنے سامنے ٹیبل پہ رکھا معصومہ کا سارٹیفیکٹ اٹھایا اور اسکی اور نکاح نامے کی تاریخ حیرت سے دیکھنے لگی۔

یہ۔۔۔یہ تاریخ۔۔۔اسکے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری تھے

یہ تاریخ تو معصومہ کی پیدائش کے ایک ہفتے بعد کی ہے۔۔۔وہ جتنا حیران ہوتی اتنا کم تھا۔۔۔

کیا برحان نے پہلے ہی۔۔۔۔دل اور دماغ میں جن+گ چلنی شروع ہوئی اور جو سب سے پہلا خیال آیا تھا اسکے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

نہیں برحان ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ مگر پھر یہ۔۔۔اپنی ہی سوچ کی نفی کی، پر تاریخ پہ نظر پڑھتے ہی ایک بار پھر دل بد گمان ہوا۔

جیسے شہر میں رہتے ہوئے یہ سب کرنا کوئی بڑی بات تو نہیں ہے U.K۔ ۔۔۔دماغ نے ایک اور دلیل دی۔

نہیں مجھے اپنے پاس سے کوئی بھی بات اخذ نہیں کرنی چاہیئے۔۔۔کیا پتہ جیسا میں سوچ رہی ہوں ویسا کچھ نا ہو۔۔۔کاغذات کو گھورتے دل نے فورن دماغ کی نفی کی۔

لیکن آ گر ایسا ہی ہوا تو۔۔۔دماغ نے ایک بار پھر سر گوشی کی۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میں جانتی ہوں برحان کو وہ ایسے نہیں ہیں۔۔۔ زیر لب بڑبڑاتے واپس دونوں کاغذ لفافہ میں رکھے۔

مجھے برحان کا انتظار کرنا چاہیئے۔۔۔وہی سچائی بتائیں گے۔۔۔اٹھ کے لفافہ بیڈ کے سائڈ کورنر کی دراز میں رکھتی سارے منفی خیالات ذہن سے جھٹک کے واپس کپڑوں کی جانب متوجہ ہوئی۔

پر نا سوچنے کے باوجود بار بار دماغ وہیں اٹکا ہوا تھا۔۔۔جس کے ساتھ منفی سوچیں بھی اجاگر ہو رہی تھیں۔

✿ ✿ ✿۔

آپ کو میری کوئی بات بڑی لگی ہے۔۔۔گاڑی حویلی کے راستے پہ رواد وا تھی جب عشال نے حارث کی چپ کو محسوس کرتے سوال کیا۔

شام میں جب سے انکی بات ہوئی تھی حارث تب سے خاموش خاموش تھا۔۔۔کمرے کی رینویشن کا کام بھی اسنے تھوڑی دیر میں ہی ڈسکس کر لیا تھا۔۔۔کھانے کی میز پہ بھی خاموش تھا۔۔۔جس طرح وہ عشال کو چھیڑتا تھا۔۔۔محبت بھری باتیں کرتا تھا۔۔پر آج جیسے اسنے چپ سادھ لی تھی۔۔۔ اس لیئے عشال کو لگا شاید وہ اسکی باتوں کا برا مان گیا ہے۔

مجھے کیوں تمہاری کوئی بات بری لگے گی۔۔۔سامنے دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔

پھر آپ اتنے چپ چپ سے کیوں ہیں۔۔۔کوئی بات ہی نہیں کر رہے۔۔۔ ورناجب بھی ہم ساتھ ہوتے تھے آپ کوئی نا کوئی بات کرتے رہتے تھے۔۔۔عشال نے خفگی سے شکواہ کیا تو حارث نے ایک نظر اسکے چہرے کو دیکھا جو معصومیت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ایسی بات نہیں عشال۔۔۔میں بس تمہاری کہی ہوئی باتوں کے بارے میں ہی غور کر رہا تھا۔۔۔ہلکی سی مسکان کے ساتھ کہتے اسنے واپس نظریں سامنے کیں۔

سمجھانا اور بتانا میرا فرض تھا۔۔۔باقی عمل کرنا نا کرنا آپ کا کام ہے۔۔۔

ویسے مجھے امید ہے آپ میری باتوں کو سمجھیں گے۔۔۔عشال مسکرا کے بولی تو حارث بس سر ہلا کے رہ گیا۔۔۔باقی کا راستہ چھوٹی موٹی باتیں کر کے گزرا۔

تھوڑی دیر بعد گاڑی حویلی کے باہر رکھی۔۔۔اس سے پہلے عشال دروازہ کھولتی حارث نے اسکا ہاتھ تھاما۔

آج کا دن بہت خوبصورت تھا۔۔اور یقین ہے ہمارا آنے والا ہر دن ایک دوسرے کے سنگ خوبصورت ہو گا۔۔۔۔حارث آنکھوں میں عجیب سی چمک لیئے گویا ہوا۔

انشاءاللہ۔۔۔عشال نے دل سے کہا

اورہاں تھینک یو۔۔۔اسکاہاتھ چھوڑتے کہاتوعشال مسکراتی صرف سر ہلا کے باہر نکل گئی۔

وہ جب تک حویلی کے مین گیٹ سے اندر نہیں چلی گئی حارث وہیں کھڑے اسے دیکھتارہا۔۔۔عشال کے اندر جاتے ہی ایک پراسرار نظر حویلی پہ ڈالتے گاڑی موڑلی۔

✿ ✿ ✿۔

رات دیر سے برحان حویلی لوٹا تھا۔۔۔

وہ سیدھے اپنے کمرے میں آیاتومالا کو بیڈ پہ بیٹھا پایا۔

ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔کیامیرا انتظار کررہی تھیں۔۔۔چپل اتار کے بیڈ پہ سوئی ہوئی معصومہ کے پاس بیٹھتے اسکے ماتھے پہ بوسہ دیا پھر اٹھ کے مالا کے

پاس آتے اسکا ماتھا چوما تو وہ جو اپنی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی ایک دم ہوش میں آئی

کیا ہوا ٹھیک ہو۔۔۔اسے ایک دم چونکتے دیکھ برحان فکر مند ہوا۔

جی۔۔۔ مختصر جواب دیتی وہ اسکا چہرہ غور سے دیکھنے لگی۔

برحان ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔اسنے دل میں سوچا

کیا ہوا ہے مالا طعبیت ٹھیک ہے۔۔۔اسکے سامنے بیٹھتے برحان نے اسکے ماتھے کو چھوا۔

بخار تو نہیں ہے۔۔۔پھر کیا ہوا ہے۔۔۔نرمی سے اسکا ہاتھ تھامتے استفسار کیا۔

دھیرے سے برحان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتے مالا نے سائڈ دراز کھولتے اس میں سے خاکی لفافہ نکالتے برحان کی جانب بڑھایا۔

یہ کیا ہے۔۔۔لفافہ تھامتے اسنے ناسمجھی سے پوچھا۔

آپ کا پہلا نکاح نامہ اور معصومہ کا برتھ سارٹیفیکٹ، مجھے الماری سیٹ کرتے وقت آپ کے کپڑوں میں سے ملا ہے۔۔۔وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔

اوا چھا۔۔۔تو اس میں پریشانی والی کیا آپ ہے تم تو سب جانتی ہو نا۔۔۔

برحان کندھے اچکا کے بولا

سب تو نہیں جانتی میں۔۔۔بہت کچھ ہے جو آپ نے بتایا نہیں ہے۔۔۔مالا کا لہجہ خفگی بھرا اور سرد تھا جس پہ برحان کو ٹینشن ہوئی مگر کیا بات ہے وہ ابھی تک اسکے سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

ایسے کیوں بول رہی ہو۔۔۔کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ۔۔۔کیا جاننا چاہتی ہو۔۔۔ برحان نے پیار سے اسکا ہاتھ واپس اپنے ہاتھ میں لیا۔

آپ کا نکاح معصومہ کے پیدا ہونے کے بعد ہوا، ایسا کیوں۔۔۔اسکی آنکھیں نم ہوئیں تھیں جب کے آواز لرزی تھی۔

برحان کو اب سمجھ آیا تھا کے وہ ایسا ریئکٹ کیوں کر رہی تھی۔۔۔مطلب جو چیز برحان شروع دن سے سب سے چھپاتا آیا تھا آخر کار آج وہ چیز اسکی بیوی کو پتہ چل ہی گئی تھی۔

جن سوالوں سے وہ بچتا آیا تھا آخر کار ان سوالوں کے جواب دینے کا وقت آ ہی گیا تھا۔

اسنے گہرا سانس بھرتے لفافہ کو رنز پہ رکھا اور پھر پوری طرح سے مالا کی جانب متوجہ ہوا۔

پہلی بات مالا مجھ سے کبھی بد گمان نہیں ہونا۔۔۔میرے بارے میں کچھ الٹا سیدھا نہیں سوچنا۔۔۔

تمہارا شوہر ایک جاگیر دار ہے اور جاگیر داروں میں جو چیزیں عام ہوتی ہیں تمہارے شوہر کی نظر میں وہ سب گناہ ہے۔

اس لیئے کبھی میرے بارے میں اپنے دل میں کوئی غلط خیال نالانا۔۔۔ تمہارا شوہر کسی کی مدد کر سکتا ہے مگر اتنا بڑا گناہ نہیں۔۔۔ مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھامتے برحان نے نرمی سے کہا۔

تو پھر یہ کیسے۔۔۔مالا کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری تھے۔

میں ہی پلی بڑی U.K مہر میری یونی کی کافی اچھی دوست تھی۔۔۔وہ تھی۔۔وہ اپنی نانی کے ساتھ ایک فلیٹ میں رہتی تھی۔۔۔

ہمارا یونی کا آخری سیمسٹر چل رہا تھا اور تب ہی مہر نے یونی آنا بند کر دیا۔۔۔ میں نے بہت کالز کیں مگر اسکا نمبر بند جاتا رہا۔۔۔ پیپرز قریب آ رہے تھے اس لیئے میں مہر کے فلیٹ پہ چلا گیا

وہاں جا کے مجھے پتہ چلا کے اسکی نانی کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ یہ فلیٹ بیچ کے کہیں اور شفٹ ہو گئی ہے۔

مسلسل ایک ماہ میں اسے کالز کرتا رہا مگر اسنے کسی کال کا جواب نہیں دیا۔

مگر ایک دن خود اسکی کال آئی۔۔۔ اسنے مجھے ملنے بلایا اور جب میں وہاں گیا اور جو اسکی حالت دیکھی مجھے اس پہ بے انتہا ترس آیا۔۔۔ برحان سانس لینے کے لیئے رکا۔

مہر ایک لڑکے سے محبت کرتی تھی مگر وہ لڑکا مہر سے پیار نہیں کرتا تھا۔۔۔ اس لڑکے نے چھپ کے مہر سے شادی کی اور اسکا فلیٹ جس میں وہ اپنی نانی کے ساتھ رہتی تھی اسے اپنے نام کروایا۔۔۔ مہر کو کچھ ماہ یوز کیا اور جب مہر نے اسے بتایا کے وہ پریگننٹ ہے تو وہ اسے طلاق دے کے اسکا فلیٹ بیچ کے غائب ہو گیا۔

مہر کی نانی یہ صدمہ برداشت نا کر سکیں اور اس دنیا سے رخصت ہو گئیں جس کے بعد مہر نے ایک کمرے والے گھر میں پناہ لی اور چھوٹی موٹی نوکری کر کے اپنا گزارہ کرنے لگی۔

جہاں اس نے پناہ لی تھی وہ مسلمانوں کا ایریا تھا اور زیادہ طر اکثریت مسلمانوں کی تھی جن کی نظر میں اسکا کردار مشکوک بن رہا تھا۔۔ برحان نے رک کے مالا کا چہرہ دیکھا جو آنسوں سے بھیگا ہوا تھا۔

معصومہ کی پیدائش کا سارا خرچ میں نے اٹھایا۔۔۔باپ کے خانے میں اپنا نام لکھوایا۔۔۔

پر معصومہ کے پیدا ہونے کے بعد لوگوں نے باتیں بنانا شروع کر دیں۔۔۔ میں مہر کو اپنے ساتھ بھی نہیں لے کے جا سکتا تھا کیونکہ میرے ساتھ میرے کچھ دوست بھی رہتے تھے اور پھر بغیر کسی رشتے کے میں اسے اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا تھا۔

میں روز کی طرح مہر کے لیئے گھر کا سامان لے کے گیا تھا تب مہر نے اپنی بچی کو میرا نام دینے کے لیئے میرے سامنے ہاتھ جوڑ لیئے۔

میں شاید کبھی اس سے شادی نا کرتا پر اس وقت اسکے آنسوں دیکھ کے میں اتنا بے بس ہو گیا کے میں نے فورن اس سے نکاح کر لیا اور پھر کچھ ہی دن بعد اسے اپنے ساتھ ایک الگ جگہ پہ شفٹ ہو گیا۔

میں مہر کو پاکستان لانے والا تھا مگر ہمیں پتہ چلا کے اسے ٹیومر ہے اور اسکے پاس وقت بھی کم بچا تھا۔۔

میں تب میں اسے اپنے ساتھ لانا چاہتا تھا مگر وہ نامانی۔۔ایک دن اسکی طعبیت کافی خراب ہوئی میں اسے اسپتال کے لے گیا پر اسنے آنکھیں بند کیں تو پھر کھولی ہی نہیں۔۔۔پوری بات بتاتے برحان نے نرمی سے مالا کا چہرہ صاف کیا جو آنسوں سے تر تھا۔

ہم دونوں دوماہ ایک ساتھ ایک کمرے میں رہے مگر اجنبیوں کی طرح۔۔۔ اسکے جانے کے بعد میں دیر کیئے بغیر ہی معصومہ کو لے کے پاکستان آیا گیا ۔۔۔پھر جو کچھ ہوا وہ تو تمہیں پتہ ہی ہے۔۔۔ برحان نے گہرا سکون بھرا سانس خارج کیا تو مالا بغیر کچھ بولے اسکے سینے سے آلگی۔

مالا کے پاس الفاظ نہیں تھے کچھ کہنے کے لیئے۔۔۔وہ کتنا غلط سوچ رہی تھی اسکے بارے میں مگر اب دل کو تسلی ہو گئی تھی کے اسنے کوئی غلطی کام نہیں کیا ہے۔

آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔ تھوڑی دیر اسکے سینے سے لگے رونے کے بعد وہ بھیگی آواز میں بولی تو برحان کھل کے مسکرایا۔

میں سب کو یہ بات پہلے ہی بتا دیتا مگر مرنے سے پہلے مہر نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کے میں یہ ساری باتیں کسی کو نا بتاؤں اس لیئے اب تک چھپائی رکھی تھی۔۔۔

پر اب تمہیں بتا دیا ہے اور امید رکھتا ہوں کے تم یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گی ۔۔۔ معصومہ میری بیٹی ہے سب کو یہی بات پتہ ہونی چاہیئے بس۔۔۔ آہستہ آہستہ اسکے بال سہلاتے معصومہ کے معصوم سے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیئے گویا ہوا۔

آپ فکر نا کریں۔۔۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔۔ پیچھے ہوتی گالوں کو رگڑ کے صاف کیا جس سے اسکے گال سرخ پڑھ گئے۔۔

اسکے سرخ گال دیکھ برحان کا دل بے ایمان ہوا۔۔۔تیزی سے اسے بیک گراؤنڈ کے ساتھ پن کرتے اسکے گالوں پہ لب رکھے تو مالا کی آنکھیں پھیلیں۔

کیا کر رہے ہیں۔۔۔روئی روئی آنکھوں سے گھبراتے ہوئے پوچھا۔

پیار۔۔۔اک لفظی جواب دیتے برحان نے اسکی آنکھوں پہ لب رکھے اور پھر یہ سفر شروع ہو گیا۔

چہرے سے سفر کرتے لب گردن پہ آ کے رکے تو مالا نے سانس تک روک لی۔

سانس لے لو۔۔۔کان میں سرگوشی کرتے کان کی لو کو دانتوں تلے دبایا تو وہ کانپ اٹھی۔

جیسے ہی مالا نے سانس بحال کیا برحان نے فورن اسکے لبوں کو شدت سے اپنی گرفت میں لیا۔

آنکھیں زور سے نیچے اسکے کندھوں کو تھامے مالا نے خود کو اسکے رحموں کرم پہ چھوڑ دیا جسے برحان نے بڑی خوبصورتی سے خود میں سمیٹتے دنیا جہاں کی ہر چیز بھولنے پہ مجبور کر دی۔

✿ ✿ ✿۔

شادی کی تیاریوں میں وقت کیسے گزرا پتہ ہی نہیں چلا اور دیکھتے ہی دیکھتے آج مایوں کا دن آن پہنچا۔

سب کے مشترکہ فیصلے سے سب کی مایوں ایک ساتھ شہر کے سب سے بڑے ہال میں منعقد کی گئی تھی۔

اس وقت حویلی میں خوب گہما گہمی کا عالم تھا۔۔۔سب اپنی تیاریوں میں لگے ہوئے تھی۔۔۔کسی کا کچھ رہ گیا تھا تو کسی کی کوئی چیز نہیں مل رہی تھی

عشال اور نازلی کو جلدی تیار کروا دیا تھا جس کے بعد عشال تو ایک جگہ بیٹھی ہوئی تھی البتہ نازلی اپنے دلہن ہونے کا لحاظ کیئے بغیر ادھر سے ادھر گھومتی فون میں سیلفیز لیتی پھر رہی تھی۔

اس کے علاوہ آ گر کوئی تیار تھا تو وہ آئلہ تھی جو جلدی تیار ہو کے باقی کی تیاریاں دیکھ رہی تھی مگر اس کو بھی رائد بار بار تنگ کر رہا تھا۔

وہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلتی اسے کبھی کچھ نہیں ملتا تو کبھی کچھ جس وجہ سے آئلہ کو واپس کمرے میں آنا پڑھتا۔

اب بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ جیسے ہی کمرے سے نکلنے لگی تھی پیچھے سے اسے پھر رائد کی آواز آئی جس پہ وہ ضبط کرتی واپس پلٹی

یار میرا رومال نہیں مل رہا۔۔۔رائد کے کہتے ہی وہ اسکے سامنے رومال لیئے کھڑی تھی۔

اوتھینک یو۔۔۔اسکے گھورنے کی پرواہ کیئے بغیر اسکے ہاتھ سے رومال لیتے جیب میں رکھااور پھر ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔

آئلہ کافی دیر تک ایک ہی جگہ کھڑی اسے بال بناتے دیکھ رہی رہی اور انتظار کرتی رہی کے وہ پھر سے کوئی چیز مانگے مگر جب کافی دیر تک رائد نے کچھ نامانتا تواسنے قدم واپس دروازے کی جانب بڑھائے۔

یار یہ کف کے بٹن بند نہیں ہورہے زرا لگادو گی۔۔۔رائد کی آواز پہ اسکے باہر جاتے قدم ایک بار پھر تھمے۔

گہرا سانس بھرتے وہ اسکے پاس آئی اور خاموشی سے اسکے بٹن بند کیئے۔

کچھ اور چاہیئے یا،اور کوئی کام ہے تو ابھی بتادیں۔۔۔آئلہ نے آنکھیں چھوٹی کیئے ماتھے پہ بل ڈالے اسے دیکھا تو رائد اپنی مسکراہٹ دبائے نفی میں سر ہلا گیا۔

جاناں۔۔۔آئلہ اسے گھورتی ابھی واپس دروازے کی جانب مڑی ہی تھی کے رائد نے اسے پھر سے پکارہ جس پہ اسنے دونوں مٹھیاں غصے سے بھیچیں۔

گاڑی کی چابیاں کہیں نہیں دِکھ رہیں پلیز ڈھونڈ دو۔۔۔اسکا غصے سے لال ہوتا چہرہ دیکھ رائد نے معصومیت سے کہا

آئلہ نے گردن موڑ کے ٹیبل پہ رکھی چابیوں کو دیکھا اور پھر ایک تیز نظر رائد کو دیکھتی چابیاں اٹھاتے اسکی ہتھیلی پہ رکھیں۔۔۔اور جا کے صوفے پہ بیٹھ گئی۔

ہم یہیں بیٹھے ہیں آپ سکون سے تیار ہو جائیں۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی کے رائد اسے کسی بھی قیمت پہ باہر جانے ہی نہیں دے گا اور آ گر چلی بھی گئی تو پھر کسی نا کسی بہانے سے بلا لے گا اس لیئے وہیں بیٹھ گئی۔

گڈ یہ تم سب سے اچھا کام کر رہی ہو۔۔۔شاباشی دیتے وہ ڈریسنگ کی جانب گھومتے خود پہ پرفیوم چھڑکنے لگا۔

وہ مکمل تیار تھا مگر آئلہ کو تنگ کرنے کے لیئے اسنے مکمل تیار ہونے کے باوجود چھوٹی موٹی چیزوں میں دس منٹ لگا دیئے تھے۔

جب کے ان دس منٹوں میں آئلہ صرف اسے گھور ہی رہی تھی۔

چلو چلیں۔۔۔دس منٹ بعد ایک دم تیار ہو کے اسنے آئلہ کے سامنے ہاتھ پھیلایا جس پہ وہ اپنا ہاتھ رکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں کب سے دیکھ رہا ہوں تم مجھے دیکھے جا رہی ہو کیا زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا ہوں۔۔۔اسکاف میں چھپے اسکے چاند سے چہرے کو دیکھتے رائد نے شرارت سے پوچھا۔

باز آجائیں آپ۔۔پوتی والے ہو گئے ہیں ایسی حرکتیں اب آپ پہ سوٹ نہیں کرتیں۔۔۔اسکی قمیض کے کالر کو ٹھیک کرتی نظریں جھکائے بولی۔

پر دل تو بچہ ہے جی۔۔۔رائد نے اسکے ماتھے پہ لب رکھے تو وہ مسکرا دی

بس باتیں بنوالو۔۔۔۔ چلیں اب باہر۔۔۔کام دیکھیں اور سب کو نکالیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔آئلہ اسکا ہاتھ پکڑے زبردستی اسے لیئے باہر بڑھ گئی۔

✿ ✿ ✿۔

ایمل یہ بٹن لگادو زرا جلدی سے۔۔۔ گریبان کا ٹوٹا بٹن ہاتھ میں پکڑے جزلان جھنجھلا کے بولا

خود لگالو میں تیار ہو رہی ہوں۔۔۔آنکھوں میں سرمہ لگاتے ایمل مصروف سے انداز میں بولی

میں کیسے لگاؤں گا مجھے لگانا نہیں آتا۔۔.اسکے پاس آتے جزلان نے مسئلہ بیان کیا تو ایمل اسے گھورتی سرمہ بند کر کے رکھتی کھڑی ہوئی۔

آ گر زندگی میں اپنا شاہی انداز چھوڑ کے کچھ سیکھ لیتے تو آج یوں دوسروں کا محتاج نا ہونا پڑھتا۔۔۔ایمل تپ کے کہتی سوئی دھاگا دراز سے نکال کے اسکے پاس آئی

اسے پہلے ہی پسند نہیں تھا کے جب وہ تیار ہو تو کوئی اسے ڈسٹرب کرے اس لیئے وہ پہلے ہی جزلان کی ساری چیزیں سامنے ہی سیٹ کر کے رکھ چکی تھی لیکن ایسا ممکن ہی نہیں تھا کے جزلان اسے تنگ نا کرتا

جزلان خان نے کبھی دوسروں گا سہارا نہیں لیا۔۔تم تو میری ہو اور جو ہمارا ہوتا ہے انکا محتاج نہیں ہوا جاتا بلکے انہیں حکم دیا جاتا ہے بات منوائی جاتی ہے۔۔۔اسکے کندھے سے آگے آئے بالوں کو پیچھے کرتے جزلان گھمبیر لہجے میں بولا تو ایمل سر جھٹک کے رہ گئی۔

وہ آخری ٹانکا لگا ہی رہی تھی جب دروازہ بجا کے نازلی کمرے میں داخل ہوئی۔

بابا کہہ رہے ہیں دیر ہو رہی ہے جلدی سے آجائیں حارث بھائی والے تو پہنچ بھی گئے ہیں۔۔۔نازلی ہاتھ نچا کے بولی

نازبیٹا آپ دلہن ہو ایک جگہ بیٹھ جاؤ۔۔۔ایمل گٹھا لگاتی سوئی ہاتھ میں پکڑے وہیں کھڑے کھڑے ہی بولی۔

وہ ساتھ کینچی لائی نہیں تھی اور یوں منہ سے ڈھاکا کاٹنے پہ اسکی لب اسٹک خراب ہو جاتی اس لیئے ہاتھ سے ہی توڑنے کی کوشش کرنے لگی

ہم ایک جگہ بیٹھے بیٹھے تھک گئے تھے اس لیئے تھوڑی دیر گھوم پھر لیئے۔۔۔

نازلی منہ بسور کے بولی۔

اچھا مجھے اس دروازے سے زرا کینچی نکال کے دو۔۔۔ایمل نے بیڈ کے دوسری جانب سائڈ کورنر کی سب سے آخری دراز کی جانب اشارہ کیا۔

نازلی نے فورن کینچی لا کے اسے تھمائی۔

جلدی سے آجائیں سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔وہ تیزی سے کہتی کمرے سے باہر نکل گئی

منہ سے بھی کاٹ سکتی تھی۔۔۔ایمل کو کینچی سے دھاگا کاٹتے دیکھ جزلان بولے بغیر نا رہ سکا۔

ہمم تاکہ تمہارے سفید سوٹ پہ غلطی سے لب اسٹک لگ جاتی۔۔۔اسے جتا کے کہتی جلدی جلدی ہاتھ چلا کے چوڑیاں پہنے لگی۔

یہ بولو تمہاری لب اسٹک خراب ہو جاتی فالتو میں میرے سوٹ کو پنچ میں کیوں لا رہی ہو۔۔۔جزلان بھی اسکی رک رک سے واقف تھا۔

چلو ایسا ہی سہی۔۔۔ایمل اترا کے بولی تو وہ مسکرا کے سر جھٹک گیا۔

✿ ✿ ✿

ماشاءاللہ بڑی ہی پیاری لگ رہی ہے ماں بیٹی کی جوڑی۔۔۔مالا اور معصومہ کو ایک جیسے پیلے غلارے میں سیم چوڑیاں پہنے دیکھ برحان نے بے ساختہ دونوں کا ماتھا چوما۔

آپ بھی کسی سے کم نہیں لگ رہے معصومہ کے بابا۔۔۔مالا نے بھی شرارت سے تعریف کی۔جو سفید گیر دار شلوار قمیض پہنے اپنی پھرپور وجاہت کے ساتھ پوری طرح اسکے دل پہ قابو پا رہا تھا۔

اسی بات پہ ایک تصویر نا لے لی جائے۔۔۔برحان نے فون نکال کے تینوں کی الگ الگ زاویہ سے کئی تصویریں لیں۔

چالیں۔۔۔مالا کی گود سے معصومہ کو لیتے اسکے گرد حصار بنایا۔۔۔جس پہ مالا مسکرا کے سر ہلا گئی۔

وہ لوگ ساتھ کمرے سے باہر نکل کے ہال میں آئے تو سب لوگ جمع ہو چکے تھے۔

ماشاءاللہ اللہ نظر بد سے بچائے ہمارے بچوں کو۔۔۔نور بیگم نے اپنی کانپتی آواز میں سب کو دعائیں دیں۔

خوش رہوں ہمیشہ۔۔۔ویئل چیئر پہ بیٹھی نور بیگم کے آگے جھک کے سب نے باری باری اپنے سر پہ انکا ہاتھ رکھوایا۔

عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ انکی بیماریوں میں بھی اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔کمزوری کی وجہ سے وہ زیادہ چل پھر نہیں سکتی تھیں۔۔۔اور زیادہ طر وقت اپنے کمرے میں ہی گزارتی تھیں۔

وہ تو آج بھی نہیں جانا چاہتی تھی مگر سب انہیں زبردستی لے کے جا رہے تھے۔۔۔آخر انکے بچوں کے بچوں کی شادی تھی تو انکا جانا تو بنتا تھا نا۔

چلو سب ایک لائن میں آجاؤ سب کی نظر اتارنی ہے اور صدقہ دینا ہے۔۔۔

آئلہ نے سب کو ایک لائن میں کھڑے ہونے کا کہا تو سب ایک ساتھ کھڑے ہو گئے۔

پہلے آئلہ نے سب کی نظر اتاری پھر باری باری گئی نوٹ سب کے سر پہ سے وارے

اللہ نصیب اچھا کرے اور ہمیشہ ہنستا مسکراتا رکھے۔۔۔تینوں لڑکیوں کو گلے لگاتے برحان اور زید کا ماتھا چومنے کے بعد اسنے معصومہ کو اپنی گود میں لیتے شدد سے سینے سے لگایا۔

بھابھی پیارے تو ہم بھی لگ رہے ہیں آپ نے ہماری تو نظر نہیں اتاری۔۔۔

جزلان منہ بنائے بولا۔

ہاں سہہ کہہ رہے ہو۔۔۔رائذ نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

آپ لوگوں کو اس عمر میں کس کی نظر لگے گی۔۔۔ایمل نے فورن چھیڑا۔

یہ کیا تم بار بار ہمیں عمر کا طعنہ دیتی رہتی ہو۔۔۔جزلان نے تیخے لہجے میں پوچھا تو آگے سے ایمل ہنس دی۔

طعنہ نہیں دے رہی سہی کہہ رہی ہو وہ الگ بات ہے ساٹھ کے ہونے کے باوجود تم ابھی بھی خود کو سترہ کا سمجھتے ہو۔۔۔ایمل نے مزے سے کہا تو

برحان نے اسے گھورا۔۔۔جب کے سب کھڑے انکی باتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

آ گر میں ساٹھ کا ہوں نا تو تم بھی بس مجھ سے ایک دو سال ہی چھوٹی ہوں گی۔۔۔جزلان نے فورن حساب برابر کیا۔

تمہاری عطلاح کے لیئے عرض ہے لڑکیاں سولہ سال سے بڑی نہیں ہوتی سمجھے۔۔۔ائبر و چڑھائے ایمل دوبدو بولی۔

آؤ اچھا تو۔۔۔

بس جزلان بس تم کبھی ان عورتوں سے جیت نہیں پاؤں گے اس لیئے رہنے دو۔۔۔پہلے ہی دیر ہو رہی ہے۔۔۔جزلان کی بات بیچ سے کاٹتے رائد نے کہا

آپ نے ساری باتیں ٹھیک کہیں ہیں رائد بھائی بس یہ عورت ہٹا کے لڑکی لگا دیتے تو اور اچھا ہوتا۔۔۔ایمل نے تصحیح کی۔

اچھا بابا لڑکی بس۔۔ چلو اب چلیں،، سب پہنچنے والے ہوں گے۔۔۔رائد ہنستے ہوئے نور بیگم کی ویئل چیئر گھسیٹتے باہر کی جانب نکل گیا تو سب اسکے پیچھے ہو لیئے۔

✿ ✿ ✿

وہ لوگ ہال میں پہنچے تو حسام اور حارث دونوں کے گھر والے آ چکے تھے

سارے مرد حضرات سفید قمیض شلوار جب کے عورتیں ساری پیلے کپڑے زیب تن کیئے ہوئیں تھیں

پورے ہال کو چمبیلی کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔اسٹیج کے چاروں طرف گیندے اور موتیئے کے پھولوں کی مالا لگی ہوئی تھی جس کے بیچ میں آمنے سامنے دو دو کرکے کشن فاصلے فاصلے سے لگائے ہوئے تھے۔۔

اسٹیج کا منظر اتنا پیارا لگ رہا تھا کے ہر دیکھنے والے کے منہ سے واؤ نکلے بنا نا رہ سکا

حرا، عشال اور نازلی کے چہرے پہ گھونگھٹ ڈالے انہیں ایک لائیں میں اسٹیج پہ بیٹھایا گیا اور ان کے سامنے ہی تینوں لڑکوں کو بیٹھایا۔

سارے لڑکے بے چین تھے اپنی اپنی دلہنوں کا چہرہ دیکھنے کے لیئے مگر کسی نے بھی گھونگھٹ ہٹانے نا دیا۔

یہ کیا بات ہوئی بھئی ہماری دلہنیں ہیں اور ہم ہی چہرہ نہیں دیکھ سکتے۔۔۔

حنان نے منہ بنائے احتجاج بلند کیا۔

اب یہ چہرہ شادی کے بعد ہی دیکھنا۔۔۔ مقدس بیگم (حنان کی والدہ) نے کیا۔

ایسا تو نہیں ہوتا۔۔۔ حنان کا منہ لٹکا جب کے گھونگھٹ میں چھپے حرا کے چہرے پہ اسکی بے تابی پہ شرمگین مسکراہٹ آئی

شکر کرو صرف گھونگھٹ ڈالا ہے اگر ہمارے زمانے میں ہوتے تو شادی سے دس بارہ دن پہلے ہی ملنا بند کر دیتے۔۔ جنان کے والد نے ہنس کے کہا وہ کچھ دن پہلے ہی شادی کی وجہ سے سعودی سے آئے تھے۔

ہممم چلو اب زیادہ باتیں نہیں بناؤ سیدھے ہو کے بیٹھو رسم شروع کرنی ہے۔۔۔نوال اسے ڈپٹتے ہوئے رسم کرنے کے لیئے آگے بڑی

ایک منٹ ممانی۔۔۔حنان نے اسے روکا تو سب نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

چہرہ نہیں دیکھنے دے رہے آپ لوگ تو کم سے کم رسم شروع کرنے کی اجازت ہمیں تو دیں۔۔۔ہم دونوں ایک دوسرے کو ہلدی لگا کے رسم کا آغاز کریں گے۔۔۔حنان نے کہتے ساتھ بغیر اجازت ملنے کا انتظار کیئے بغیر حرا کا ہاتھ پکڑ کے ہلدی لگائی۔

چلو حرا اب تم بھی میرے لگاؤ۔۔۔ہلدی کا باؤل اسکی جانب سرکاتے بولا تو حرا تذبذب کا شکار ہوئی۔

شروع کرو حرا۔۔۔اسکی جھجھک دیکھتے نوال نے پیار سے کہا تو اسنے دھیرے سے ہلدی لیتے حنان کے ہاتھ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا مگر حنان جلدی سے چہرہ آگے کر گیا۔

اسکی حرکت پہ حرا نے شرماتے ہوئے جلدی سے تھوڑی سی ہلدی بس اسکے گال پہ لگادی۔

یہ کیا،،زیادہ تو لگاؤ۔۔۔صرف ہلکی سی ہلدی ٹچ ہونے پہ حنان ایک بار پھر بولا۔

بس حنان ہو گیا۔۔۔چلو بچوں آپ لوگ بھی ایک دوسرے کو ہلدی لگاؤ۔۔۔ایمل نے حنان کو ٹوکتے باقی چاروں کو کہا۔

عشال اور حارث نے دھیمی سی مسکان کے ساتھ ایک دوسرے کے ہلدی لگائی

جب کے نوال تس نوفل کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔

نوفل نے اسکے ہلدی لگا کے اسکے گھونگھٹ میں سے جھلکتے چہرے پہ نظریں جمائے اپنا چہرہ تھوڑا آگے کیا تو نازلی کا ہلدی بھرا ہاتھ بیچ میں ہی رک گیا۔

پلیز ہمیں مت دیکھیں ہم نروس ہو رہے ہیں۔۔۔اسنے دھیرے سے التجاہ کی۔

پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں عادت ڈال لو۔۔۔آہستہ سے کہتے نوفل نے اسکا ہلدی والا ہاتھ پکڑتے ہلکے سے اپنے گال سے مس کرتے مسکرا کے چھوڑ دیا۔

پھر باری باری سب نے آ کے رسم کی اور سب کو ڈھیروں دعائیں دیں۔۔۔

رسم سے فارغ ہونے کے بعد کھانا شروع ہوا جس پہ دلہنوں کو برائڈل روم میں بھیج دیا اور برائڈل روم کے باہر زید کی ڈیوٹی لگا دی کے دلہے اندر نا جا سکیں۔

سب کو کھانے میں مگن دیکھ حنان چھپتے چھپاتے حرا سے ملنے آیا مگر برائڈل روم کے باہر کرسی پہ بیٹھے بریانی سے انصاف کرتے زید کو دیکھ گہرا سانس بھرا۔

زید میرے بھائی یہاں بیٹھ کے کیوں کھا رہے یو۔۔۔وہاں آرام سے جا کے سب کے ساتھ بیٹھ کے کھاؤ۔۔۔اور یہ کیا تم صرف بریانی کھا رہے ہو کباب لو کولڈ رنک لو۔۔۔سالن میٹھا سب کھاؤ پر وہاں جا کے۔۔۔حنان نے کسی بھی طرح اسے وہاں سے ہٹانا چاہا۔

میری چھوڑیں میں یہی ٹھیک ہوں آپ بتائیں آپ یہاں کیوں آئے ہیں وہاں جا کے سب کے ساتھ کھانا کھائیں بریانی کباب میٹھا۔۔۔زید مزے سے بولا تو حنان نے دانت پیسے۔

دیکھو زید تم میرے اچھے چھوٹے بھائی ہو نا۔۔. پلیز مجھے تھوڑی دیر حرا سے ملنے دو۔۔۔ حنان نے پیار سے اسے مکھن لگایا جس پہ بھرے منہ کے ساتھ زید نے مسکرا کے سر ہلایا۔

سہی کہا میں بہت اچھا ہو پر اتنا نہیں کے اپنی ماما کا دیا آرڈر بھول جاؤں۔۔۔ آپ نہیں مل سکتے حرا آپی سے۔۔ زید نے صاف ہری جھنڈی دکھا۔

تم جو بولو گے میں دینے کے لیئے تیار ہوں۔۔۔ کچھ لے دے کے معاملہ سیٹ کر لو۔۔۔ حنان نے معصومیت سے کہا تو زید اسے گھورتے ہوئے کھڑا ہوا۔

آپ مجھے ایسا سمجھتے ہیں کے تھوڑی سی رشوت لینے کے چکر میں،،، میں اپنی مما کا آرڈر بھول جاؤں گا تو آپ بلکل ٹھیک سمجھتے ہیں۔۔۔ سنجیدگی سے کہتے آخر میں زید بڑے فخر سے مسکرایا تو حنان کا سانس بحال ہوا۔

گڈ!!! بولو کیا چاہیئے۔۔۔ حنان نے خوشی سے پوچھا۔

پانچ لاکھ۔۔ زید نے آرام سے کہتے اسکی خوشی غارت کی۔

پانچ لاکھ شکل دیکھی ہے اپنی۔۔۔ حنان شوکڈ سے بولا۔

ٹھیک ہے تو پھر آپ بھی آج اپنی ہی شکل دیکھ کے گزارا کر لیں۔۔۔ زید سکون سے کہتا واپس بیٹھ گیا۔

ارے ارے میرا مطلب ہے میں اس وقت پانچ لاکھ کہاں سے لاؤں گا۔۔۔

حنان نے گڑبڑا کے فورن کہا

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔زید نے لاپروائی سے کندھے اچکائے۔

اچھا یہ لو ابھی یہ تقریباً پچاس ہزار ہیں یہ رکھو باقی کے ساڑھے چار لاکھ بعد میں لے لے نا۔۔۔حنان نے جلدی سے جیب سے والٹ نکال کے اس میں موجود ایک ایک پائی زید کے ہاتھ پہ رکھی۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔میں انہیں سامنے والے روم میں لے کے آتا ہوں۔۔۔

اور ہاں صرف پانچ منٹ ہیں آپ کے پاس ملنے کے لیئے۔۔۔بریانی کی پلیٹ کرسی پہ رکھتا وہ برائڈل روم کی جانب بڑھ گیا۔

بس پانچ منٹ۔۔۔حنان نے منہ کھولے حیرت سے اسکی پشت کو دیکھا۔

اتنے پیسوں میں اتنا ہی وقت مل سکتا ہے۔۔۔بغیر مڑے احسان کرنے والے انداز میں کہتے زید برائڈل روم میں گھس گیا جب کے حنان تاسف سے سر ہلاتا سامنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

✿ ✿ ✿۔

مھے یہاں کیوں۔۔۔لے۔۔۔کے۔۔آ۔۔۔۔زید کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتی حرانا سمجھی سے کہتے کہتے حنان کو دیکھ کے چپ ہوئی۔

ہلکے پیلے شرارے میں پھولوں کی جیولری پہنے نفاست سے کیئے میک اپ میں وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کے حنان نظریں ہٹانا بھول گیا۔

بس پانچ منٹ یادرکھے گا۔۔۔ حرا کو وہیں چھوڑ زید ایک بار پھر باور کرواتے باہر نکل گیا۔

ہمم تو تم نے مجھے یہاں بلایا ہے۔۔ زرا سا صبر نہیں ہوتا۔۔ گھر بھی تو جاتے نا۔۔۔ اسکے مسلسل تکنے سے پزل ہوتی حرا نے خود کو سنبھالتے نارمل لہجے میں کہا۔

تمہارا خوبصورت چہرہ دیکھے بغیر مجھے کہاں صبر آتا ہے۔۔۔ حنان نے اسکی جانب قدم بڑھائے جس پہ حرا کے قدم بے ساختہ پیچھے کو اٹھے۔۔۔ مگر ہائے رے قسمت پیچھے تو دروازہ تھا۔۔

وہ ایک دم دروازے سے جا لگی جس پہ اسنے گھبرا کے ایک نظر دروازے کو دیکھا پھر اپنی جانب آتے حنان کو۔

ک۔۔۔کیا کر رہے۔۔۔ہو۔۔۔اٹک اٹک کے بولی جس پہ حنان اس سے ایک قدم کے فاصلے پہ رکا۔

بغیر کچھ کہے حنان نے اپنی قمیض کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ایک سرخ گلاب نکلا۔

دھیرے سے آگے بڑھ کے اسکے بالوں میں وہ سرخ گلاب لگاتے پیچھے ہوا تو حرا اسکی بولتی نظروں سے گھبراتی نظریں جھکا گئی۔

میں خوش قسمت تصور کر رہا ہوں خود کو۔۔۔مجھے یقین نہیں آ رہا تم میری ہونے جا رہی ہو۔۔۔حنان جذبات سے چور لہجے میں بولا تو حرا دھیرے سے مسکرا دی۔

✿ ✿ ✿۔

مجھے ترس آ رہا ہے آپ لوگوں پہ۔۔۔زید نوفل اور حارث کے بیچ میں کھڑا کباب کھاتے ہوئے تاسف سے بولا

کیوں۔۔۔حارث نے ابرو آچکائے۔

دیکھیں نا آپ دونوں یہاں کھڑے ہیں بغیر دیدار یار کیئے اور وہاں آپ کا تیسرا پاٹنر جان ہتھیلی پہ رکھ کے اپنی دلہن کا دیدار کرنے گئے ہیں۔۔۔زید افسوس بھرے لہجے میں بولا تو حارث اور نوفل نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

ویسے تو میں نے حرا آپی سے ملانے کی فیزلی تھی حنان بھائی سے لیکن کیونکہ آپ دونوں شریف بچے ہیں اور چاہتے ہوئے بھی شرم کے باوجود ملنے کا بول نہیں پا رہے اس لیئے میں آپ دونوں کو فری میں ملوا سکتا ہوں آ گر آپ لوگ چاہیں تو۔۔۔انہیں خاموش دیکھ زید مزید بولا۔

پرسوں شادی ہے تو مجھے نہیں لگتا ابھی ملنے کی ضرورت ہے۔۔۔حارث کندھے اچکا کے بولا۔

ہمم ٹھیک ہے اور آپ نوفل بھائی۔۔۔زید اب پوری طرح نوفل کی جانب جو گھوما تو شش و پنج میں مبتلا تھا۔

میں۔۔۔وہ۔۔۔اسے سمجھ نا آیا کے کیا کرے۔۔۔ملے یا نہیں۔

ارے ارے شرمانے کی ضرورت نہیں ہے آپ مجھے بتا سکتے ہیں۔۔۔زید نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

ہمممم ٹھیک ہے میں بس ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔نوفل نے آخر کہہ ہی دیا۔

اوکے میرے پیچھے آئیں۔۔۔بچا ہوا آدھا کباب منہ میں رکھتا ہاتھ چھاڑتے زید آگے کی جانب بڑھا تو نوفل بھی اسکے پیچھے ہو لیا۔

زید۔۔۔حارث نے پکارا تو زید نے پلٹ کے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ میں کہہ رہا تھا کے ایک نظر دیکھنے میں کوئی حرج تو نہیں ہے تو میں بھی ساتھ ہی آرہا ہوں۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ بھی انکے پیچھے ہو لیا۔

✿ ✿ ✿۔

نوفل بھائی آپ میرے ساتھ آئیں اور آپ یہیں ٹھہریں میں عشال آپی کو لاتا ہوں۔۔۔حارث کو وہیں روک کے وہ نوفل کو لیئے اندر برائیڈل روم کی جانب بڑھ گیا۔

برائڈل روم کے سامنے ایک دوسرا کمرہ بنا ہوا تھا جس کے آگے چھوٹی سی راہداری جا رہی تھی جہاں حارث کھڑا انتظار کر رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد زید عشال کو اپنے ساتھ لیئے باہر آیا۔

میں یہیں کھڑا ہوں آ گر کوئی آئے گا تو میں آواز دے دوں گا او کے۔۔۔زید زاردای سے کہتا آگے کی جانب چل دیا۔

زید کے جاتے ہی حارث گہرا سانس بھرتے عشال کو دیکھا جو سر جھکائے کھڑی تھی۔

اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ایک بھرپور نظر اسکے پھولوں سے آراستہ وجود پہ ڈالتے حارث نے نظروں کا زاویہ بدلہ۔

عشال کو دیکھ کے دماغ بہت تیزی سے تانے بعمانے بن رہا تھا۔۔۔ایک سوچ آ رہی تھی تو دوسری جانب رہی تھی۔

آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔ نظریں جھکائے دھیرے سے مسکرا کے بولی تو حارث اسکی مسکراہیں کھو گیا۔

دونوں اپنی اپنی جگہ خاموش تھے سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیا بولیں۔۔. ایک نظریں جھکائے آنے والے خوشگوار وقت کا سوچ کے مسکرا رہی تھی جب کے دوسرے کے دماغ میں کئی سوچیں آرہی تھیں۔۔

✿ ✿ ✿۔

کافی دیر سے ان دونوں کے بیچ میں خاموشی تھی۔۔۔

جہاں نازلی گھبراہٹ سے انگلیاں مڑوڑ رہی تھی وہیں نوفل اسکی اٹھتی گرتی پلکھوں کے پیچھے چھپی سرمئی آنکھوں میں کھو سا گیا تھا۔

ایک فسوں تھا جو دونوں کے بیچ میں طاری تھا۔۔۔دلوں کی دھڑکنیں تھیں جو زور و شور سے ایک دوسرے کو سنائی دے رہیں تھیں۔

آپ ایسے ک۔۔کیا۔۔۔

شششششش۔۔۔نازلی نے کچھ کہنا چاہا جب نوفل نے اسے چپ کراتے اسکی جانب جھکتے چہرے پہ پھونک ماری تو اسنے سٹپٹا کے نظریں اٹھائیں۔

اور یہی وقت تھا جب ان سرمئی نین کٹوروں میں نوفل کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

تمہاری آنکھیں مجھے اپنے سحر میں جکڑ رہی ہیں۔۔۔نوفل نے اسکی آنکھوں کو چھونے کے لیئے ہاتھ آگے بڑھایا مگر عین اسہی وقت باہر سے زید کی آواز آنا شروع ہو گئی۔۔۔سارا افسوں پل بھر میں اڑن چھو ہوا۔

زید دھاڑ سے دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا تو نوفل دو قدم پیچھے ہٹا۔

بس۔۔۔ملنے کا ٹائم ختم ہوا۔۔۔جلدی باہر چلیں ماما اور بڑی ماما یہیں آ رہی ہیں۔۔۔آگے بڑھتے زید نے نوفل کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لیئے باہر نکل گیا۔

وہ دونوں باہر پہنچے تو برائڈل روم کے باہر آئلہ ایمل اور جزلان موجود تھے۔

جب کے انکے سامنے ہی عشال حارث اور حنان سر جھکائے کھڑے تھے شاید ان لوگوں کی کلاس پہلے ہی لگ چکی تھی۔

کیا ہو رہا تھا یہاں۔۔۔ جزلان نے سینے پہ بازو باندھے سنجیدگی سے زید سے استفسار کیا۔

ک۔۔۔ کچھ نہیں پاپا۔۔۔ زید نے ہنس کے بات ٹالنی چاہی۔

تو یہ تینوں یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔ آئلہ نے آنکھیں چھوٹی کیئے ان سب کو گھورا۔

ان سب کی آوازیں سن کے حرا اور نازلی بھی باہر ہی آگئی تھیں۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔زید کو سمجھ نا آیا کے کیا کہے۔

وہ وہ کے بچے۔۔۔ جزلان نے زید کا کان مڑوڑا تو وہ کراہ کے رہ گیا۔

تمہیں یہاں ان سب پہ نظر رکھنے کے لیئے بیٹھایا تھا اور تم ہی ان کی ملاقاتیں کرواتے پھر رہے ہو۔۔۔ایمل نے اسکی کمر پہ تھپڑ رسید کیا۔

ارے ماما میں نے تو نیکی کا ہی کام کیا ہے تین پیار کرنے والوں کو انکی محبوباؤں سے ملوا کے۔۔۔ جزلان کے ہاتھ سے کان چھڑواتے چھٹ سے پیچھے ہوا۔

زید۔۔۔ایمل نے سخت نظروں سے گھورا۔

آپ لوگ میری تو شادی کروانہیں رہے مجھے تو ترسا رہے ہیں۔۔۔ مگر جن کی ہو رہی ہے انکو تو ملنے دیں یوں ظا+لم سماج نا بنیں۔۔۔ زید نے بے چارگی سے دوہائی دی۔

ہاہاہا۔۔۔ اچھا سوری۔۔۔ سب کو جارحانہ انداز میں خود کو گھورتے دیکھ وہ جلدی سے باہر کی جانب بھاگا تو سب پیچھے قہقہہ لگا گئے۔

✿ ✿ ✿۔

اگلی صبح اپنے صاف ایک اور مصروفیات بھرا دن لائی تھی۔

حویلی میں ایک رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔ مہمان رکے ہوئے تھے۔۔۔ مہندی والیاں آئی ہوئی تھیں۔

پوری حویلی میں مہندی کی دل فریب خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

عشال اور نازلی عشال کے کمرے میں بیٹھی مہندی لگوا رہی تھیں۔

عشال خاموشی سے جب کے نازلی کی زبان مسلسل چل رہی تھی۔

اچھی سی لگائے گا۔۔۔یہ کوئی دسویں بار تھا جو نازلی نے مہندی والی کو ٹوکا تھا جس پہ وہ ہمیشہ کی طرح محض سر ہلا گئی تھی۔

اچھا سنیں نام یاد سے لکھ دے گا۔۔۔اسنے ایک بار پھر ٹوکا۔

جی مجھے یاد ہے۔۔۔اس بار مہندی والی نے بے زاریت سے جواب دیا۔

نازلی نوفل شاہ۔۔۔ بلکل بیچ میں لکھے گا۔۔۔نازلی نے ہاتھ کے بیچ میں اشارہ کیا۔

جی۔۔۔اسنے دھیرے سے مسکرا کے کہا۔

اچھااور۔۔۔۔

میم اگر آپ اتنا بولیں گی اور ہلتی رہیں گی تو مہندی خراب ہو جائے گی۔۔۔ آخر مہندی والی نے تنگ آتے کہہ ہی دیا جس پہ نازلی نے اسے گھورا

نہیں بولتی کچھ۔۔۔لگائیں آپ اپنی مرضی سے لیکن اگر ہمیں پسند نا آئی تو ہم پیسے نہیں دیں گے۔۔۔نازلی تپ کے بولی۔

نازوہ تمہارے بھلے کے لیئے ہی بول رہی ہیں۔۔۔اسے ناراض ہوتے دیکھ عشال نے پیار سے سمجھایا۔

تو میں بھی انکے ہی بھلے کے لیئے بول رہی تھی۔۔۔نازلی نے منہ بنایا۔

جیسی یہ بول رہی ہیں ویسی ہی لگادیں۔۔۔ہماری دلہن کو ناراض نا کریں بس آپ تھوڑا سا برداشت کرلیں۔۔۔عشال نے مسکراہٹ دبائے مہندی والی سے کیا جس پہ نازلی کھل اٹھی البتہ مہندی والی سرد آہ بھر کے رہ گئی۔

✿ ✿ ✿

کیا کر رہی ہو۔۔۔نیچے بیٹھی مالا کے ساتھ بیٹھتے برحان نے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیتے اسکے کندھے پہ لب رکے۔

جیولری نکال رہی ہوں۔۔۔کل ٹائم نہیں ملے گا،،ہبڑ تبڑ ہو رہی ہو گی۔۔۔
کوئی چیز چھوٹ نا جائے اس لیئے آج ہی سیٹ کر کے رکھ رہی ہوں۔۔۔
جیولری باکس سے چوڑیاں نکلتے مالا نے مسکرا کے جواب دیا۔

ہمم۔۔۔اسکے بال آگے کرتے برحان نے اسکی گردن پہ لب رکھے تو وہ کسمسائی۔

افف ہو کیا کر رہے ہیں۔۔۔یہ دیکھیں یہ کیسا ہے کل والے سوٹ کے ساتھ بلکل میچ کر رہا ہے نا۔۔۔مالا نے ایک سیٹ اٹھا کے اسے دیکھایا۔

اچھا ہے یہ بھی مگر کل کے لیئے میں نے تمہارے لیئے کچھ اسپیشل بنوایا ہے وہ پہننا۔۔۔اسکے کندھے پہ تھوڑی ٹکاتے گھمبیرتا سے گویا ہوا۔

واقعی۔۔۔کیا ہے۔۔۔کیسا ہے۔۔۔سوٹ سے تو میچنگ ہے نا۔۔۔مالا ایک دم ایکسائٹڈ ہوئی۔

بہت اچھا ہے۔۔۔مختصر جواب دیتے برحان نے اسکا ہاتھ لبوں سے لگایا۔

یہ کیا۔۔۔تم نے مہندی نہیں لگوائی ابھی تک۔۔۔اسکے ہاتھ دیکھتے سوال کیا۔

سارے کام سے فارغ ہو کے، معصومہ کو سلا کے پھر لگواؤ گی۔۔۔مالا وجہ بتاتی اٹھنے لگی مگر برحان نے اپنا حصار مضبوط کرتے اسے اٹھنے سے روکا۔

بھر بھر کے لگوانا۔۔۔اور پاؤں میں بھی لگوانا مجھے بہت پسند ہے۔۔۔برحان نے اسکے کان کے پاس سرگوشی کی تو وہ مسکرا کے سر جھکا گئی۔

لگواؤ گی نا۔۔۔اسنے تصدیق چاہی۔۔۔جس پہ مالا اثبات میں سر ہلا گئی۔

برحان نے اسکے پھولے پھولے گالوں پہ لب رکھے تو وہ شرما کے اسکے کمزور پڑھتے حصار سے تیزی سے نکلی۔

مالا واپس آؤ۔۔۔برحان نے مصنوعی سختی سے کہا۔

اووو۔۔۔۔۔زبان چڑھاتی ہنستی ہوئی فورن کمرے سے باہر بھاگی

اسکی معصومانہ حرکت پہ برحان مسکرا کے سر جھٹک کے رہ گیا۔

✿ ✿ ✿

نازتم نے ابھی تک ہاتھ نہیں دھوئے۔۔۔اپنی مہندی دھوں کے واشروم سے نکلتی عشال نازلی کو بیڈ پہ لیٹے فون چلاتے دیکھ گویا ہوئی۔

ہم صبح دھوئیں گے تاکے بہت زیادہ ڈارک کلر آئے۔۔۔نازلی چہک کے بولی۔۔

افففف ہو نازتم اور تمہاری باتیں۔۔۔عشال ہلکے سے ہنستی سر جھٹک کے اپنی جگہ پہ لیٹی۔

آج وہ دونوں ایک ساتھ ہی سونے والی تھی۔۔اس لیئے رات گئے بھی نازلی اسکے کمرے میں ہی موجود تھی۔

ہمیں چھوڑیں آپ دیکھائیں آپ کی مہندی کا کلر کیسا آیا ہے۔۔۔نازلی اٹھ کے بیٹھی۔۔۔تو عشال نے اپنے ہاتھ اسکے سامنے کیئے۔

واؤ آپی آپکی مہندی کا کلر تو بہت پیارا آیا ہے۔۔۔اسکے سفید ہاتھوں پہ مہندی کا گاڑھا رنگ دیکھ نازلی ستائش سے گویا ہوئی

ہمم مجھے بھی حیرت ہے میں نے اتنی بھر کے پہلی بار مہندی لگوائی ہے اور دیکھو سب سے زیادہ رنگ آج ہی آیا ہے۔۔۔عشال نے مسکرا کے سرشاری سے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔

اتنا ڈارک کلر تو آنا ہی تھا آخر حارث بھائی آپ سے اتنا پیار جو کرتے ہیں۔۔ بہت لکی ہیں آپ۔۔۔نازلی خوشی سے اسکے گلے لگی تو وہ ہنس دی۔

اچھا زرا میری مہندی کی ایک تصویر تو لے لو۔۔۔عشال نے اپنا فون اسکی جانب بڑھایا۔

کیوں حارث بھائی کو بھیجنی ہے۔۔۔نازلی نے شرارت سے پوچھا۔

چپ!!!خاموشی سے تصویر لو۔۔۔عشال نے مسنوعی ڈپٹا تو وہ ہنستی ہوئی اسکی مہندی کی تصویر کھینچنے لگی۔

یہ لیں۔۔۔تین چار تصویر کھینچ کے نازلی نے فون اسکی جانب بڑھایا اور خود واپس اپنی جگہ پہ لیٹتی اپنے فون میں مگن ہو گئی۔

عشال نے ایک تصویر سلیکٹ کی اور ایک چھوٹا سا کیپشن لکھ کے حارث کو بھیج دی۔

تھوڑی دیر فون کو مسکراتی نظروں سے دیکھنے کے بعد فون آف کرتی سونے کے لیئے لیٹ گئی۔

لیٹ تو وہ گئی تھی مگر سوچوں پہ حارث بری طرح سوار تھا جس وجہ سے نیند آنے سے قاصر تھی مگر پھر بھی وہ آنکھیں بند کیئے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

✿ ✿ ✿

حارث جو اپنے باپ کی تصویر کے سامنے بیٹھا بری طرح سے سوچ میں گھم تھا میسج کی ٹون ہی فون اٹھا کے دیکھا۔

عشال کا نام چمکتے دیکھ اسنے جلدی سے میسج کھولا۔۔۔جہان مہندی کی تصویر تھی اور ساتھ لکھا تھا۔

پہلی بار میری مہندی کا رنگ اتنا گہرا آیا ہے۔۔۔نازلی کہتی ہے آپ مجھے " سے بہت پیار کرتے ہیں اس لیئے مہندی کا رنگ چڑھا ہے اور اب تو مجھے بھی یہی لگتا ہے کے میں بہت خوش قسمت ہوں "۔۔۔ساتھ ایک مسکراتی ایموجی بھی تھی۔

حارث نے کوئی دس بارہ بار اس تحریر کو پڑھا اور ہر بار پڑھنے پہ ایک نئ سوچ اسکے دماغ میں آئی۔

ایک دم ہی عشال کی اس دن کی باتیں ذہن میں گردش کرنے لگیں جس سے تنگ آتے اسنے سر جھٹکا اور فون بند کرتے واپس سائڈ پہ رکھا۔

یہ تو کل پتہ چلے گا تمہیں بھی اور تمہارے گھر والوں کو بھی کہ تم کتنی خوش قسمت ہو۔۔۔پراسرار مسکراہٹ سجائے دل میں بڑبڑایا۔

کل کا سوچ کے اسکا دل عجیب بھی ہو رہا تھا مگر وہ ہر چیز سے نظریں چراتا صرف اپنے باپ سے کیئے ہوئے وعدے کو پورا کرنے کا پکا ارادہ کیئے ہوئے تھا۔

✿ ✿ ✿۔

حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔رائد کی خواہش پہ بارات حویلی میں ہی رکھی گئی تھی۔

برحان باہر کی ساری تیاری پہ آخری نظر ڈال کے تیار ہونے کی غرض سے اپنے کمرے میں آیا تو مالا بیڈ پہ بیٹھی معصومہ کو تیار کر رہی تھی۔۔۔جب کے خود وہ میک اپ کروا چکی تھی بس کپڑے پہنا باقی تھے۔

ایک منٹ رکو۔۔۔دروازہ بند کر کے اندر آتے مالا کو رکنے کا کہتے سیدھے الماری کی جانب بڑھ گیا۔۔۔جب کے مالا نے اسے نا سمجھی سے دیکھا

الماری سے اپنی مطلوبہ چیز نکالتے وہ مالا کے پاس آیا۔

یہ لو۔۔۔تین شوپنگ بیگز اسکی جانب بڑھائے تو اسنے آنکھیں چھوٹی کیئے پہلے برحان کو دیکھا پھر شوپنگ بیگز اسکے ہاتھ سے لے لیئے۔

کیا ہے یہ۔۔۔بیگز گھولتے تجسس سے پوچھا تو برحان نے کندھے اچکا دیئے۔

یہ تو۔۔۔۔واؤ یہ تو بہت پیاری ہے۔۔۔بیگ میں سے ایک چھوٹی اور ایک بڑی مہرون رنگ کی لائٹ سے کام کی دو فراک نکالتے اسکی انکھیں ستائش سے کھلیں۔

معصومہ دیکھو بابا ہمارے لیئے ایک جیسے کپڑے لائے ہیں۔۔۔خود پہ چڑھتی معصومہ کو بیڈ پہ بیٹھاتے مالا نے اسکے ساتھ فراک لگائی

اب یہ والے بھی تو کھولو نا۔۔۔اس سے فراک میں ہی مگن دیکھ اسنے اسکی توجہ باقی دو بیگز کی طرح دلائی۔

مالا نے جلدی سے وہ دونوں بیگز بھی کھولے تو اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

ایک میں سوٹ کی میچنگ کی چھوٹی بڑی چپل تھی تو دوسرے میں میچنگ جیولری۔

کیسا لگا۔۔۔اسے بے یقینی کی کیفیت میں آنکھیں اور منہ کھولے دیکھ برحان اسکے ساتھ بیٹھتے اسکے گرد اپنا گھیرا بنائے پیار سے استفسار کیا۔۔

یہ۔۔۔یہ سب آپ نے خود لیا ہے۔۔۔مالا حیرت انگیز لہجے میں بولی۔

ہمم بلکل۔۔۔اسکے کندھے پہ لب رکھتے اسنے معصومہ کو گود میں اٹھا۔

جھوٹ بول رہے ہیں نا آپ۔۔۔آپ کیسے اتنا پرفیکٹ سائز لے سکتے ہیں۔۔۔مالا کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا۔

لایا تو میں ہی ہوں ہاں بس تمہارے اور معصومہ کے کپڑے اور چپل ساتھ لے کے گیا تھا ناپ کے لیئے۔۔۔ معصومہ کے گدگدی مچاتے برحان نے مسکرا کے کہا تو مالا کے چہرے کی مسکراہٹ بھی گہری ہوئی۔

واجی۔۔۔ کپڑے لے جانے کی جگہ بیوی اور بیٹی کو ساتھ ہی لے جاتے۔۔۔ معصومہ کی چھوٹی چھوٹی چوڑیاں دیکھتے گویا ہوئی۔

اگر ساتھ لے جاتا تو تمہارے چہرے پہ یہ سرپرائز دیکھ کے جو خوشی آئی ہے وہ کیسے دیکھنے کو ملتی۔۔۔ معصومہ کو مالا کی گود میں ڈالتے دونوں کے گال چومتے کھڑا ہوا۔۔۔ جس پہ مالا بس مسکرا کے رہ گئی

میں فریش ہو کے آتا ہوں جب تک دونوں ماں بیٹی تیار ہو جاؤ۔۔۔ برحان اپنے کپڑے لیتا واشروم میں گھس گیا تو مالا بھی معصومہ کو تیار کرنے میں لگ گئی۔

پندرہ منٹ میں وہ معصومہ کو تیار کر چکی تھی اور اب اسکے پاس ہی بیٹھی برحان کے واشروم سے نکلنے کا انتظار کر رہی تھی تاکہ معصومہ کو اسے پکڑا کے خود تیار ہو سکے۔

معصومہ کو تھوڑا تھوڑا چلنا آ گیا تھا مگر وہ دو تین قدم چلنے کے بعد گر جاتی تھی اور مالا نہیں چاہتی تھی کے وہ شادی شروع ہونے سے پہلے ہی اپنے کپڑے خراب کر لے اس لیئے اسکے پاس ہی بیٹھی اپنی جیولری پہننے لگی۔

مزید کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد برحان ان دونوں کے ہم رنگ کپڑے پہلے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتے باہر آیا

ارے واو میرا چھوٹو بی بی تیار ہو گیا۔۔۔ معصومہ کو مہروں گھٹنو سے تھوڑا نیچے آتی فراک پہنے ہاتھوں میں چوڑیاں اور بالوں کی مڑی ہوئی چھوٹی چھوٹی دو پونیاں میں دیکھ وہ بلکل گڑیا لگی تھی۔

اور یہ بڑا بی بی ابھی تک کیوں تیار نہیں ہوا۔۔۔ وہ اب مالا کی جانب متوجہ ہوا جو سب کچھ پہنے بیٹھی تھی سوائے کپڑوں کے۔

میں تیار ہوں بس کپڑے پہنے ہیں۔۔۔ آپ اسکے پاس بیٹھیں میں بس دو منٹ میں چینج کر کے آئی۔۔۔ برحان کو معصومہ کے پاس بیٹھنے کا کہتی خود اپنے کپڑے لیئے واشروم میں کھس گئی۔

دو منٹ میں کپڑے چینج کر کے باہر آئی تو برحان معصومہ پہ جھکا کبھی اسکا ہاتھ چوم رہا تھا، کبھی چہرہ تو کبھی اسکے سفید چھوٹے چھوٹے پھولے ہوئے پاؤں کو آنکھوں سے لگا رہا تھا

وہ دونوں اس وقت اتنے پیارے لگ رہے تھے کے مالا کے دل سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا۔۔۔

اپنی ہی نظر نا لگ جائے اس ڈر سے اسنے جلدی سے نظریں پھیریں اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوتی بال بنانے لگی۔

وہ بال بناتے ہوئے مسلسل برحان اور معصومہ کو دیکھ رہی تھی۔۔اسکے دماغ میں کئی دن پہلے کی ایک سوچ آئی جسے اسنے نا چاہتے ہوئے بھی الفاظ دیئے۔

برحان۔۔۔اسنے دھیرے سے اسے پکاہ۔

ہمم۔۔۔وہ جی جان سے متوجہ ہوا۔

میں جانتی ہوں اس بات کا اب کوئی مقصد نہیں ہے مگر یہ سوال بار بار میرے دماغ میں آرہا ہے تو۔۔۔وہ کہتے کہتے خاموش ہوئی

جو پوچھنا ہے بے جھجھک پوچھو۔۔برحان نے مسکرا کے اسے حوصلہ دیا۔

آپ معصومہ کی سچائی حرا آپی کو بھی تو بتا سکتے تھے۔۔۔شائد وہ سچائی جاننے کے بعد آپ سے شا۔۔۔۔۔اس سے آگے اس سے کچھ بولا ہی نا گیا۔

وہ کبھی ایسا سوال نا کرتی مگر جب سے برحان نے اسے ساری سچائی بتائی تھی تب سے اسکے دل میں بار بار ایک ہی بات آ رہی تھی کے وہ یہ ساری باتیں حرا کو بھی تو بتا سکتا تھا۔۔۔آخر وہ محبت کرتا تھا اور محبت بھلائے نہیں بھولتی یہ بات بھی ہو جانتی تھی اور اسے کہیں نا کہیں ایسا لگتا تھا جیسے وہ واقعی ان دونوں کے بیچ میں آ گئی ہے۔۔۔حلانکہ ان دونوں کے بیچ میں سب کچھ ٹھیک تھا۔۔۔اور اب تو برحان نے بھی اس سے محبت کا اظہار کر دیا تھا مگر پھر بھی یہ سوال اسکے دماغ سے جا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔اس لیئے آخر کار اسنے تنگ آ کے اس سے پوچھ ہی لیا۔

اسکے سوال پہ چند پل برحان اسے دیکھتا رہا پھر نظریں معصومہ پہ کر لیں جو اسکی توجہ پانے کے لیئے بے قراری سے ہاتھ پاؤں چلا رہی تھی۔

میں نے سوچا تھا کہ میں اسے سب سچ بتادوں گا مگر تم جانتی ہو اسنے میرے کچھ بھی کہنے سے پہلے کیا کہا۔۔۔ برحان نے ایک نظر اسے دیکھا تو مالا کی سوالیہ نظریں اس پہ ہی تھیں۔

اس نے مجھ سے کہا وہ کبھی بھی معصومہ کو ماں جیسا پیار نہیں دے سکے گی۔۔۔اس میں اور اپنے بچوں میں ہمیشہ فرق کر جائے گی۔۔۔بس یہ سنا تھا کے میں نے سچائی بتانے کا ارادہ ترک کر دیا۔

جو عورت مجھ سے محبت کرے اور پھر میری بیٹی کو ہی ماں کا پیار نا دے سکے تو وہ اگر یہ جان لے کے وہ میری سگی بیٹی نہیں ہے پھر تو وہ تھوڑا بہت بھی پیار نا دے سکے گی سوائے ہمدردی اور ترس کے۔۔۔اور میں نہیں چاہتا کے کوئی میری بیٹی پہ ترس کھائے۔۔۔اسنے واپس مسکراتی نظریں معصومہ کے معصوم سے چہرے پہ ٹکائیں۔

بابا نے جب تم سے شادی کا کہا تو مجھے نہیں لگا تھا کے تم بھی معصومہ کو ایک ماں کا پیار دے سکوں گی مگر تم نے مجھے غلط ثابت کر دیا۔۔۔ جتنا تم نے اسے پیار دیا ہے اتنا کوئی نہیں دے سکتا۔۔۔ تم نے ایک سگی ماں کی طرح میری بیٹی کو پیار دیا ہے۔۔۔ اور یہی چیز مجھے تمہاری طرف کھینچ لائی ہے۔۔۔ معصومہ کی پیشانی چومتے اسنے مالا کو دیکھا جو خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔

تمہاری معصومیت۔۔۔ بغیر کسی غرض کے میری بیٹی سے پیار کرنا۔۔۔ میری بات ماننا۔۔۔ ہمارا خیال رکھنا۔۔۔ میرے دل میں تمہاری پختہ جگہ بنا گیا۔۔۔ برحان جذب کے عالم میں بولا تو مالا مسکرا کے نظریں جھکاتی واپس شیشے کی جانب گھوم گئی۔۔۔ اسے اسکے سوالوں کے جواب مل گئے تھے جس پہ وہ اب مطمئن ہو گئی تھی۔

وہ بالوں میں دھیرے دھیرے کنگھا کرتی مسلسل مسکرا رہی تھی۔۔۔جتنی دیر میں وہ بال بنا کے فارغ ہوئی اتنی دیر میں برحان معصومہ کو گولڈن کلر کی چپل پہناتے گود میں اٹھا چکا تھا۔

چلیں۔۔۔اپنی چپل پہن کے دوپٹہ ٹھیک سے کندھے پہ ڈالتی کمر تک آتے بالوں کو پشت پہ کھلے چھوڑے وہ اسکے سامنے کھڑی ہوئی۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔اسکے گرد اپنا بازو پھیلاتے برحان نے رخ شیشے کی جانب موڑا جہاں ان تینوں کا عکس صاف نظر آ رہا تھا۔

تینوں ہم رنگ کپڑوں میں ایک دوسرے کا ہی حصہ لگ رہے تھے۔

اسے یاد تھا کہ مالا نے ایک بار باتوں ہی باتوں میں اس سے ذکر کیا تھا کہ اسکی خواہش ہے ہے وہ تینوں ایک دن میچنگ کریں اور آج برحان نے اسکی یہ چھوٹی سی خواہش پوری کر دی تھی۔۔۔جس پہ وہ بہت خوش تھی۔

ماما سے کہوں گا آج ہم تینوں کی خاص نظر اتار دیں۔۔۔برحان مالا کی پیشانی گھومتے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے اپنے ساتھ لیئے باہر بڑھ گیا۔

✿ ✿ ✿۔

نازلی اور عشال ڈیپ ریڈ لہنگے پہنے اپنے اپنے ساجن کے نام کا سنگھار کیئے نازلی کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔دونوں پہ ہی خوش روپ چڑھا تھا۔۔۔دونوں ہی بارات کا انتظار کر رہی تھی۔۔پر شاید نازلی کو کچھ زیادہ ہی انتظار تھا تبھی بیٹھے بیٹھے بے چینی سے ہلے جا رہی تھی جب باہر سے بارات آنے کا شور اٹھا۔

آپی بارات آگئی۔۔۔ڈھول باجوں کی آواز پہ نازلی ایکسائٹڈ ہوتی فورن اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی باہر کی جانب بھاگی۔

بیٹھ جاؤں ناز تم دلہن ہو۔۔۔عشال نے اسکی بے صبر دیکھ کہا جو دروازے کے ساتھ کھڑی سنے کی کوشش کر رہی تھی کے آخر بارات آئی کس کی ہے

ہمیں تو بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے پتہ نہیں کس کی بارات آئی ہے۔۔۔لہنگا سمبھالتی وہ بیڈ پہ آکے بیٹھی جب کے نظریں مسلسل دروازے پہ جمی ہوئی تھیں۔

اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا جب مالا کچھ لڑکیوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی

مالا کس کی بارات آئی ہے۔۔۔نازلی پھر سے کھڑی ہوئی۔۔اس بے چین ہڈی کو دیکھتے عشال نے مسکرا کے سر جھٹکا

توبہ ہے ناز کتنی اتاولی ہو رہی ہو۔۔۔مالا نے مسنوعی گھوری دیکھائی۔۔

بتاؤں نا یار۔۔۔نازلی بے چینی سے گویا ہوئی۔

ابھی پتہ چل جائے گا صبر کرو بے صبری۔۔۔ مسکراہٹ روکے آگے بڑھ کے مالا اسکا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔

ارے واہ ماشاءاللہ ماشاءاللہ بڑی پیاری لگ رہی ہو دونوں۔۔۔ حرا کمرے میں داخل ہوتے چہک کے بولی۔۔۔ تو نازلی کے دل کی دھڑکنیں ایک دم تیز ہوئی۔

لو پتہ چل گیا کس کی بارات آئی ہے۔۔۔ عشال نے اسے چھیڑا تو وہ شرما کے چہرا جھکا گئی۔

واہ بھابھی صاحبہ بڑا روپ چڑھا ہے میرے بھائی کے نام کا ہمم۔۔ حرا نے شوخی سے اسے چھیڑا تو وہ چھنپ گئی۔۔۔ جس پہ کمرے میں سب کا قہقہہ بلند ہوا۔

وہ لوگ باتیں کر رہی تھی کے اتنی دیر میں رائد برحان اور آئلہ کمرے میں داخل ہوئے۔

بابا کیسے لگ رہے ہیں ہم۔۔۔نازلی فورن رائد کے پاس آئی۔

بابا کی پرنسس ہمیشہ کی طرح ہی بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔نم آنکھیں صاف کرتے رائد نے اسے اپنے ساتھ لگایا تو اسکی آنکھیں بھی بھیگ گئیں۔

کوئی پیاری نہیں لگ رہی بندریا لگ رہی ہے۔۔۔ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لیئے برحان نے شرارت سے کہا

بھیو۔۔۔نازلی منہ بسورے برحان کے سینے سے لگی تو برحان نے بھی اسکے گرد حصار بنایا۔۔۔

ہر آنکھ نم ہو گئی تھی نازلی کو روتے دیکھ۔

رائد نکاح شروع کرنا ہے مولوی صاحب آرہے ہیں۔۔۔ جزلان نے دروازے کے بیچ میں کھڑے ہوتے عطلاح دی تو آئلہ نے آگے بڑھ کے لال دوپٹہ سے نازلی کو گھونگھٹ کرواتے بیڈ پہ بیٹھایا۔

سب گھر والوں کی موجودگی میں مولوی صاحب نے نکاح پڑھایا جس پہ تین بار قبول ہے کہتی نازلی نے اپنا آپ نوفل کے نام کر دیا

سائن کرتے وقت اس چنچل سی لڑکی کے ہاتھ کپکپانے لگے جس پہ رائد نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا تو دو موتی اسکے گالوں پہ لڑک گئے۔

نکاح کے بعد اسے سدا خوش رہنے کی دعا دیتے نازلی کو باہر لانے کا کہتے وہ لوگ باہر نکل گئی۔

نوفل کی طرف سے بھی نکاح قبول ہوتے ہی ہر سو مبارک بادی کا شور اٹھا۔

جس کے بعد نازلی کو باہر لے جایا گیا۔۔

وہ برحان اور مالا کے ہمراہ گھونگھٹ ڈالے نظریں جھکائے نوفل کی جانب بڑھ رہی تھی۔

اسے اپنی جانب آتے دیکھ گولڈن شیروانی میں اپنی پھرپور وجاہت کے ساتھ سامنے کھڑے نوفل کی دل کی دھڑکنیں معمول سے ہٹ کے چل رہی تھی۔۔۔

اسکا ہر اٹھتا قدم نوفل کو اپنے دل میں اترتا محسوس ہو رہا تھا۔

نوفل آج سے میری بہن تمہارے حوالے۔۔۔اسکا بہت خیال رکھا۔۔۔

نازلی کا ہاتھ نوفل کی جانب بڑھاتے برحان نے نرمی سے کہا تو نوفل نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلاتے نازلی کا ہاتھ تھام کے اسے اسٹیج پہ چڑھنے میں مدد دی۔

چلیں نوفل بھائی اب گھونگھٹ ہٹائیں۔۔۔زید نے پیچھے سے ہانک لگائی تو نازلی کا دل گویا بند ہونے کو تھا۔

نوفل نے دھیرے سے گھونگھٹ پلٹا جس کے ساتھ ہی اسٹیج کے چاروں طرف انار جلنا شروع ہو گئے۔۔۔سب نے ہوٹنگ شروع کر دی۔۔۔نوفل کی نظر جب اسکے چہرے کے خوبصورت نقوش سے ٹکرائیں تو وہ دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔

جب کے نازلی تو گویا اپنی سانسیں روک گئی تھی۔

نازـــــنوفل نے دھیمی سرگوشی کی جس پہ نازلی نے پلکھوں کی جھالر اٹھا کے سرمئی سرمے سے سجی نظریں اس پہ کی جو اسے ہی محویت سے تک رہا تھا۔

اسکی نظروں کی تاب نالاتے ہوئے وہ فورن اپنی نظریں جھکا گئی۔۔۔بس یہی ایک پل تھا جب نوفل کا اپنا سب کچھ ان آنکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

اتنے لوگوں کی پرواہ کیئے بغیر اسنے آگے بڑھتے پیار سے اسکی پیشانی پہ محبت کی پہلی مہر مثبت کی توسب نے ایک بار پھر ہوٹنگ کی جس پہ نازلی شرم سے جھکا ہوا سر مزید جھکا گیا۔

✿ ✿ ✿۔

باہر سے مہمانوں کی آوازیں آرہی تھی۔۔۔سب لوگ باہر تھے بس وہ ہی کمرے میں اکیلی بیٹی اپنی بارات کے آنے کا انتظار کر ہی تھی۔

عشال زرا حارث کو فون ملا کے تو پوچھو کہاں تک پہنچا ہے کب تک آئے گا۔۔۔اب تو نازلی کا بھی نکاح ہو گیا ہے اور وہ ابھی تک نہیں آیا اور نا ہی فون اٹھا رہا ہے اور نا کسی اور کا فون لگ رہا ہے۔۔۔اب تو فکر ہونے لگی ہے۔۔۔ ایمل کمرے میں داخل ہوتے فکر سے بولی۔

جی۔۔عشال نے فورن فون ملایا مگر فون نا ملا۔

ایک بار، دو بار، تین بار مگر ہر بار جواب ندارد۔

شاید مصروف ہوں۔۔یا کیا پتہ راستے میں ہوں اس لیئے فون نہیں اٹھا رہے۔۔۔فون کان سے ہٹاتے عشال نے پریشان کھڑی اپنی ماں کو تسلی دی جس پہ ایمل محض سر ہلاتی باہر نکل گئی۔

ایمل مطمئن ہوئی تھی یا نہیں یہ تو عشال نہیں جانتی تھی مگر عشال اب کافی پریشان ہو گئی تھی۔

اسنے پھر سے فون اٹھایا اور حارث کو کال ملائی۔

جب کے دوسری جانب اپنے باپ کی تصویر کے سامنے بیٹھا حارث سائڈ ٹیبل پہ رکھے فون پہ آتی مسلسل عشال کی کالز کو دیکھتے سکون سے آنکھیں موندہ گیا۔

جب کافی دیر فون بج بج کے بند ہو گیا تو اسنے گہری مسکراہٹ کے ساتھ آنکھیں کھولیں۔

آج میں آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنے جا رہا ہوں بابا۔۔۔آنکھوں میں جیت کی چمک لیئے اپنے باپ سے مخاطب ہوا۔

اسنے گہری سانس بھرتے اندر اٹھتی وحشت کو کم کرتے سر صوفے کی پشت پہ گرایا۔

بیٹا میرے فون میں سگنل۔۔۔اندر آتی امرین صاحب حذرث کو بغیر تیار ہوئے سکون سے صوفے پہ بیٹھے دیکھ کہتے کہتے رکیں۔

حارث یہ کیا ہے بیٹا۔۔۔آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔۔۔میں تو سمجھیں تیار ہو گئے ہوں گے۔۔۔ ہمیں دیر ہو رہی ہے بیٹا۔۔امرین صاحبہ فکر مندی سے بولیں۔

تیار کیوں ہونا ہے؟؟؟۔۔ماں کو دیکھتے نا سمجھی سے سوال کیا تو امرین صاحبہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے پوچھ رہی ہوں واقع۔

حارث یہ کیا مذاق ہے۔۔۔بارات ہے آج آپ کی۔۔۔ ہمیں بارات لے کے جانا ہے۔۔۔امرین صاحبہ جھنجھلائیں۔

اب اسکی ضرورت نہیں ہے مما۔۔۔حارث سکون سے کہتا امرین صاحبہ کا سکون غارت کر گیا۔

یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔انہوں نے اسے اچھمبے سے دیکھا۔

آپ جانتی ہیں ماما عشال کس کی بیٹھی ہے؟۔۔حارث نے استفسار کرتے ماں کو دیکھا جن کے چہرے پہ نا سمجھی صاف دیکھی جا رہی تھی۔

عشال جزلان خان کی بیٹی ہے۔۔۔وہی جزلان خان جس نے دادا جان کی بے عزتی کی تھی۔۔۔یہ وہی خاندان ہے جس نے گھر بلا کے بغیر دلہن کے واپس لوٹایا تھا۔۔یہ وہی لوگ ہیں جن کی وجہ سے بابا کا بزنس ڈوبا تھا۔۔۔ان ہی لوگوں کی وجہ سے میرا باپ مرا ہے۔۔ سنجیدگی سے کہتے آخر میں حارث کی آواز ضبط کے باوجود اونچی ہوئی تھی

حارث یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔پاگل ہو گئے ہو۔۔۔امرین صاحبہ کو یقین نہیں آیا کہ یہ انکا ہی بیٹا ہے۔

ہاں ہو گیا ہوں پاگل۔۔۔حارث چیخ اٹھا تھا اور یہ پہلی بار تھا جب اسنے اپنی ماں سے بات کرتے ہوئے آواز اتنی اونچی کی تھی۔

امرین صاحبہ تو ششدر رہ گئی تھی حارث کا یہ روپ دیکھ کے۔

آپ کو پتہ ہے۔۔۔مرنے سے پہلے بابا نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں ہمارے خاندان کی بے عزتی اور انکے بزنس میں ہوئے لوس کا بدلہ لوگا۔۔۔

اور دیکھیں آج میں بابا سے کیا وعدہ پورا کرنے جا رہا ہوں۔۔۔آج میں ان جاگیر داروں کو ایسی مات دوں گا جس سے وہ کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔

بارات کے دن جب بارات نہیں جائے گی پھر انہیں پتہ چلے گا کہ بے عزتی کیا ہوتی ہے۔۔۔حارث کے لہجے میں ایک عجیب سی وحشت تھی جس پہ امرین صاحبہ کو افسوس کے ساتھ دکھ بھی ہوا۔

حارث میں نے یہ تربیت تو نہیں کی تھی آپ کی۔۔۔امرین صاحبہ کی آواز دکھ سے لڑکھڑائی۔

جو کچھ ہوا اس میں اس بچی کا تو کوئی قصور نہیں ہے پھر کیوں آپ اسے اتنی بڑی سزا دے رہے ہو۔۔۔جانتے ہوں نا آگر کسی لڑکی کی بارات نا آئے تو لوگ کتنی باتیں بناتے ہیں۔۔۔

اور پھر آپ عشال سے محبت کرتے ہو تو پھر کیوں اسے اتنا بڑا دکھ دے رہے ہو۔۔۔کوئی کیسے اپنی محبت کو اتنی تکلیف دے سکتا ہے۔۔۔امرین صاحبہ

نے اسکا ذہن عشال کی طرف موڑا جس پہ حارث نے سختی سے آنکھیں میچتے رخ موڑا۔

کوئی محبت نہیں ہے وہ میری۔۔۔صرف ایک مہرہ تھی اسکے باپ سے بدلہ لینے کا۔۔۔ ٹھہر ٹھہر کے ضبط سے کہتے اسنے بے حسی کی حد کی تھی۔

امرین صاحبہ ایک نظر اپنے بیٹے کی پشت پہ ڈالتی اپنے مرحوم شوہر کی تصویر کو دیکھتی خاموشی سے باہر نکل گئی۔

کمرے کا دروازہ بند ہوتے ہی حارث تھکے تھکے انداز میں صوفے پہ بیٹھا۔

ذہن میں بار بار عشال کی باتیں۔۔۔اسکا معصومہ چہرہ گھوم رہا تھا جو حارث کو چین نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔

یہ سچ تھا کے جب وہ پہلی بار عشال سے ملا تھا تو اپنے مقصد کے لیئے ملا تھا پر کب وہ اسکے دل میں اتر گئی اسے خود پہ اندازہ نا ہوا۔

اور اب اپنے باپ سے کیئے وعدے کو نبھانے کے لیئے وہ پتھر دل بنا اپنی محبت کو خود اپنے ہاتھوں سے رسواہ کرنے جا رہا تھا۔۔۔آج وہ خود اپنی محبت کی بدنامی کا باعث بنے والا تھا۔

وہ آنکھیں موندے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا جب کمرے کا دروازہ پھر سے کھلا۔

اسنے آنکھیں کھول کے آنے والے کو دیکھا جو اسکی ماں تھیں۔۔۔

وہ دھیرے سے سیدھے ہو کے بیٹھا۔

امرین صاحبہ نے چند فائلز لا کے اسکے سامنے ٹیبل پہ رکھیں جس پہ اسنے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔

ان ساری فائلز میں تمہارے بابا کے وہ سارے کارنامے موجود ہیں جو وہ اپنی زندگی میں کرتے آئے ہیں۔۔۔امرین صاحبہ تحمل سے بولیں تو اسنے ناسمجھی سے ابرو سکیڑیں۔

کیا مطلب ماما۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کہنا کیا چاہ رہی ہیں۔

میں نے آپ کو کبھی یہ اس لیئے نہیں بتایا کیوں کے میں نہیں چاہتی تھی کے میرا بیٹا کبھی اپنے باپ کو غلط سمجھے۔۔۔ان سے بدگمان ہو۔۔پر آج مجھے یہ سب بتانا پڑھ رہا ہے۔۔۔کیونکہ آج اپنے باپ کی وجہ سے آپ ایک معصوم

لڑکی کی زندگی برباد کرنے جارہی ہو اور میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔۔۔

امرین صاحبہ گہرا سانس بھر کے بولیں

ماما آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں کھل کے کہیں۔۔۔اسکا سر پہلے ہی دکھ رہا تھا مزید امرین صاحبہ کی باتوں نے الجھا دیا تھا۔

ایسا کہنا تو نہیں چاہیئے کیونکہ وہ جا چکے ہیں اس دنیا سے مگر آپ اپنے بابا کو جتنا اچھا سمجھتے ہو وہ اتنے اچھے اور شریف نہیں تھے۔۔۔امرین صاحبہ کی بات پہ حارث کے ماتھے پہ بل پڑے۔

جب وہ گاؤں میں تھے تب وہ بہت سی لڑکیوں کے ساتھ ملوث تھے۔۔۔ہر بڑا کام کرتے تھے۔۔۔اور یہ بات جاگیر دار اچھے سے جانتے تھے۔۔۔

ایک لڑکے میں اتنی برائیاں ہونے کے باوجود کوئی بھی بھائی اپنی بہن کا ہاتھ تو نہیں دے گا نا۔۔۔اگر آپ کی بہن ہوتی تو کیا آپ ایسے لڑکے کے ساتھ اسکی شادی کرتے۔۔۔امرین صاحبہ نے سوال کیا جس کا جواب حارث کے پاس ہوتے ہوئے بھی وہ نا دے سکا۔

اسے خاموش دیکھ وہ مزید بولیں۔

اور رہی بزنس میں لوس کی بات، ڈریم پروجیکٹ چھیننے کی بات تو وہ بھی آپ کے بابا نے اپنے ہاتھوں سے ہی گوایا تھا۔۔۔امرین صاحبہ نے غور سے اپنے بیٹے کے چہرے کو دیکھا جس کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا۔

انہوں نے بزنس میں کافی ڈھنڈلیاں کی تھی۔۔۔جو عین ٹائم پہ سامنے آگئی تھی جس وجہ سے ہمارا بزنس لوس میں گیا۔۔۔امرین صاحبہ نے بے یقین کھڑے حارث کے سر پہ ایک اور دھماکہ کیا۔

آپ سے یہ ساری باتیں چھپائیں گئی۔۔۔ کبھی آپ کو پتہ نہیں چلنے دیا صرف اس وجہ سے ہی کے کہیں آپ ان سے بد ظن نا ہو جاؤ۔۔۔ مگر سچائی کب تک چھپتی ہے ایک نا ایک دن سامنے آ ہی جاتی ہے۔۔۔امرین صاحبہ نے دکھ سے گہرا سانس بھرا۔

حارث کچھ کہنا چاہتا تھا مگر کہہ نا سکا۔۔۔وہ بولنا چاہتا تھا کے ایسا نہیں. ہو سکتا ۔۔۔اسکا بات ایسا نہیں تھا مگر وہ جانتا تھا اسکی ماں کبھی جھوٹ نہیں بولتی۔۔۔اور اسی بات نے اسکی بولتی بند کی ہوئی تھی۔

حارث دس منٹ ہیں آپ کے پاس۔۔۔آ گر آپ دس منٹ میں تیار ہو کے نیچے آجاتے ہو تو مجھے فخر ہو گا اور آ گر نہیں تو میں سمجھ جاؤں گی کے میری اتنے سالوں کی تربیت بے کار گئی ہے۔۔۔امرین صاحبہ سکتے میں کھڑے حارث کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

حارث۔۔۔وہ جاتے جاتے واپس پلٹیں۔

ماں کی پکار پہ اسنے خالی خالی نظروں سے انہیں دیکھا۔

یہ اب آپ کے ہاتھ میں ہے یا تو آپ مرے ہوئے انسان سے بے بنیاد کیا ہوا وعدہ نبھاؤں یا جیتے جاگتے محبت کرنے والے انسان کو زندہ ما+ردو۔۔امرین صاحبہ تابوت میں آخری کیل ٹھوکتی اسے ساکت چھوڑ باہر نکل گئیں۔

حارث انکی بات کا مطلب سمجھتے گرنے کے انداز پہ صوفے پہ بیٹھتا ہاتھوں میں سر گرا گیا۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کے اسکا باپ ایسا بھی کچھ کرتا رہا ہے۔۔۔

اسکے بابا نے ہمیشہ اسے تصویر کا صرف ایک رخ دیکھایا تھا اور آج امرین صاحبہ اسے دوسرا رخ دیکھا کے گئیں تھیں جیسے وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

✿ ✿ ✿

نازلی کا نکاح ہوئے ایک گھنٹہ ہونے کو تھا۔۔۔ مگر دوسری بارات کا اپنی تک کوئی عطاء پتہ نہیں تھا۔۔۔اب تو مہمانوں میں بھی چہ میگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔

سب ہی پریشان تھے۔۔۔کچھ دیر پہلے ہی برحان نے اپنے کچھ آدمی بھیج کے انکے گھر پتہ گروایا تھاتوان کا کہنا تھابس آہی رہے ہیں۔۔۔مگراب توکافی دیر ہوگئ تھی اور وہ لوگ ابھی تک نہیں آئے تھے اور ناہی کسی کا فون لگ رہا تھا۔

عشال خود بھی بار بار حارث کو کال ملا رہی تھی مگر آگے سے ہر بار ناکامی ہی ملتی۔

وہ کب سے پریشانی سے کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے آخر وہ کیوں فون نہیں اٹھا رہا یا ابھی بارات لے کے کیوں نہیں آیا۔

وہ اس ہی پریشان میں اپنی انگلیاں مڑوڑتی بار بار فون دیکھ رہی تھی جب باہر سے شور کی آوازیں آنا شروع ہوئیں۔

عشال آپی بارات آگئی ہے۔۔۔مالا ایک دم کمرے میں داخل ہوتی پریشان عشال کو سکون کا دامن تھماتی واپس باہر نکل گئی۔

عشال کا چہرہ ایک دم کھل اٹھا۔۔۔ساری فکر، پریشانی منٹوں میں چھو ہوئی تھی۔

تھوڑی ہی دیر بعد سب مولوی صاحب کو نکاح کے لیئے عشال کے کمرے میں لے آئے۔۔

مولوی صاحب کے نکاح شروع کرتے ہی جزلان نے عشال کو اپنے حصار میں لیا تو اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔

مولوی صاحب کے پوچھنے پہ اسنے تین بار دل سے رضامندی دیتے خود کو حارث کے حوالے کر دیا۔

سب اسے ڈھیر ساری دعائیں دیتے کمرے سے باہر نکل گئے۔

مبارک ہو آپی۔۔۔مالانم آنکھوں سے اسکے گلے گئی۔۔۔تو عشال نے بھی دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسکے گرد بازو پھیلا دیا

حارث کی طرف سے نکاح قبول ہوتے ہی عشال کو باہر لے جایا گیا۔۔۔

سفید شیر وانی پہنے حارث چہرے پہ سنجیدگی سجائے کھڑا عشال کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

عشال کے چہرے پہ گھونگھٹ دیکھ حارث کا دل بے چین ہوا۔۔۔۔

جب کے دوسری طرف اپنے ماں باپ کے ساتھ آتی عشال گھونگھٹ کے پار حارث کے چہرے پہ کافی سمجیدگی محسوس کر رہی تھی۔

اسکے اسٹیج کے پاس پہنچنے پہ حارث نے آگے بڑھ کے اسے چڑھنے میں مدد کی۔

ماشاءاللہ اللہ میرے بچوں کو نظر بد سے بچائے۔۔۔۔امرین صاحبہ نے آگے بڑھ کے ان دونوں کے سر سے گئی نوٹ وارے۔

چلیں حارث بھائی انتظار ختم ہوا گھونگھٹ اٹھا دیں۔۔۔نوفل کے ساتھ اسٹیج کے ایک طرف بیٹھی نازلی اپنے دلہن ہونے کا لحاظ کیئے بغیر بولی تو سب نے مسکرا دیئے۔

نازتم دلہن ہو۔۔۔چپ بیٹھو۔۔۔نوفل نے اسے دھیمی آواز میں جلدی سے ٹوکا۔

ہم تھک گئے ہیں چپ رہ رہ کے۔۔۔نازبے زاریت سے بولی تو نوفل بس اسے دیکھ کے رہ گیا۔

حارث بھائی اٹھا بھی دیں۔۔۔آپی انتظار کر رہی ہیں۔۔۔حارث کو ویسے ہی کھڑے دیکھ نازلی ایک بار پھر بولی جس پہ آئلہ نے اسے آنکھیں دیکھاتے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو وہ منہ بنا گئی۔

حارث نے گہرا سانس بھرتے گھونگھٹ ہٹایا تو اسکا حسن دیکھتا ہی رہ گیا۔

اسنے تو ہمیشہ عشال کو سمپل سا دیکھا تھا اور اب وہ دلہن کے روپ میں غضب ڈھا رہی تھی۔

سب نے ہوٹنگ کی تو وہ ہوش میں آتے دو قدم پیچھے ہوا اور عشال کے ساتھ صوفے پہ جا بیٹھا۔۔۔

وہ اسکے برابر میں اسکے نکاح میں بیٹھی تھی مگر حارث کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ ایک بار بھی گردن موڑ کے اسے دیکھ لے یا اسکی تعریف میں چند الفاظ ہی کہہ دے۔

وہ آج جو اسکے ساتھ کرنے والا تھا اسے سوچ سوچ کے ہی شرمندگی ہو رہی تھی۔

بارات لیٹ لانے پہ امرین صاحبہ نے اپنی طعبیت خرابی کا کہتے بات سمبھالی تھی جس کے بعد کسی نے کوئی سوال جواب نہیں کیا تھا پر وہ تو جانتا تھا نا کے اصل وجہ کیا ہے اور یہی وجہ اب اسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔

جب کے عشال اسکی غیر معمولی خاموشی پہ کچھ پریشان سی ہو گئی تھی۔

پہلے وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا پھر بارات دیر سے لایا اور اب اتنا سنجیدہ اور خاموش بیٹھا تھا کہ عشال کو اسکی خاموشی بری لگ رہی تھی۔

آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ گردن جھکائے عشال نے دھیمی سی سرگوشی نما آواز میں پوچھا تو وہ جو اپنی سوچوں میں گھم تھا ایک دم چونکا۔

ہمممم۔۔۔۔ بغیر اسکی جانب دیکھے بس ہنکارہ بھرنے پہ اکتفا کیا۔

کوئی مسئلہ ہے کیا۔۔۔ زرا سی گردن موڑے عشال نے اسکا بے تاثر چہرہ دیکھا۔

نہیں۔۔۔ پھر سے بغیر دیکھے یک لفظی جواب آیا تو اب کی بار عشال نے اور کچھ نہیں پوچھا

آ گر وہ نہیں بتانا چاہ رہا تھا تو عشال بھی اسے فورس نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیئے وہ بھی خاموش ہو گئی۔

تھوڑی دیر میں کھانے سے فارغ ہونے کے بعد رخصتی کا شور اٹھا۔

حارث لوگوں کو شہر جانا تھا اس لیئے پہلے عشال کو رخصت کیا گیا۔

وہ سب سے مسکرا کے گلے ملی پر اپنے بابا کے سینے سے لگتے ہی اسکی آنکھیں برسنے لگیں۔

ہمممم۔۔۔ جزلان نے اسکے ہونا نہیں ہے۔۔۔ میری بیٹی بہت مضبوط ہے آنسوں صاف کیئے تو وہ بڑی مشکل سے آنسوں پہ قابو کرتی اثبات میں سر ہلا گئی۔

مسکراؤ۔۔۔اور خوشی خوشی اپنے گھر جاؤ۔۔۔ جزلان نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا تو وہ آسودگی سے مسکراتی حارث کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کے اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئی۔

اچھا رائد اب ہمیں بھی اجازت دو اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لے جانے کی۔۔۔ حماد نے رائد کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اجازت چاہی۔

رائد نے گہرا سانس بھرتے مسکرا کے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کے نازلی کو اپنے ساتھ لگایا۔

کتنی دیر سے خود کو رونے سے باز رکھنے کی کوشش کرتی ناز آخر کار باپ کے گلے لگتے ہی رو دی۔۔

اسے یوں روتے دیکھ نوفل کو بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا مگر وہ اس وقت خاموش رہا۔

بس بابا سے ہی پیار ہے ناز کو، ماما سے تو پیار ہی نہیں کرتیں۔۔۔اسے چپ نا ہوتے دیکھ آئلہ اسکے پاس آتی ہلکے پھلکے انداز مگر زرا خفگی سے بولی تو ناز منہ بسورے ماں کے گلے لگی

سب باری باری آگے اس سے ملے۔۔۔سب سے ملنے کے بعد اسنے معصومہ کو گود میں لیتے خوب سارا پیار کیا۔

چلیں بھابھی۔۔۔حرا شرارت سے بولی تو وہ ہلکا سا مسکراتی نوفل کے ساتھ گاڑی کی جانب بڑھ پر ایک دم پاؤں مڑنے پہ لڑکھڑاتی گرنے لگی تھی جب فورن ایک طرف سے رائد تو دوسری طرف سے نوفل نے تھاما۔

ٹھیک ہو۔۔۔

ٹھیک ہو بیٹا۔۔۔دونوں نے ہم آواز تفکر سے پوچھا تو ایک بار ناز کی آنکھیں پھر بھر آئیں

پہلے جب وہ گرتی تھی تو اسکا باپ اسے سنبھالتا تھا مگر اب اسے سمبھالنے کے لیئے اسکا مضبوط سہارا نوفل تھا۔

مجھے امید ہے تم کبھی میری نازلی کو گرنے نہیں دو گے۔۔۔نوفل کو مسکرا کے دیکھتے رائد نے نازلی کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

آپ بے فکر ہو جائیں ماموں۔۔۔سر کو ہلکا سا ختم دیتے نوفل نے احتیاط سے اسے گاڑی میں بیٹھایا۔

خیال رکھنا۔۔اپنا بھی اور میری بہن کا بھی۔۔۔ برحان نوفل کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے بولا جس پہ نوفل نے سر ہلاتا خود بھی گاڑی میں بیٹھا اور اسکے ساتھ ہی انکی گاڑی بھی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئی۔

✿ ✿ ✿

پندرہ منٹ میں وہ لوگ اپنی منزل تک پہنچ گئے تھے۔۔۔

حویلی پہنچ کے نازلی کا استقبال کافی شاندار طریقے سے ہوا۔۔آتش بازی اور پھولوں کی برسات میں اسے حویلی کے اندر لایا گیا۔۔۔ چھوٹی موٹی رسموں کے بعد اسے نوفل کے کمرے میں بھیج دیا۔

کچھ دوستوں کوالوداع کر کے جب نوفل اپنے کمرے میں آیاتو دروازے پہ حنان اور حرا کو کھڑے پایاجو اسی کا انتظار کر رہے تھے۔

کیا بات ہے بھائی یہاں کیوں کھڑے ہو۔۔۔اس نے آئیبرو اچکائے استفسار کیا۔

نیک۔۔۔دونوں یک زبان بولے تونوفل نے آنکھیں چھوٹی کئے حنان کو گھورا۔

یہ حرانیک لے وہ تو سمجھ آتا ہے پر یہ تم کس خوشی میں نیک مانگ رہے ہو۔۔۔وہ حنان سے گویا ہوا۔

یہ تمہاری بہن ہے اور میں اسکا ہونے والا شوہر اس حساب سے میرا بھی تو کچھ حصہ بنتا ہے نا۔۔۔۔حنان نے دانت نکالے۔

کوئی حصہ نہیں بنتا تمہارا۔۔۔میں صرف حرا کو دوں گا سمجھ آئی۔۔۔نوفل نے حنان کو گھورتے ہوئے اپنی جیب سے والٹ نکال کے پورا حرا کے ہاتھ پہ رکھ دیا۔

یہ پورا میرا۔۔۔حرا نے حیرت سے تصدیق چاہی۔۔جس پہ نوفل نے مسکرا کے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھینکیو چھوٹے بھائی۔۔۔۔حرا نے خوش ہوتے اسکے گال کھینچے۔

اچھابس۔۔۔چلواب اپنے اس ہونے والے شوہر کو لے کے یہاں سے نودو گیارہ ہو جاؤ۔۔۔نوفل نے دونوں کو راستے سے ہٹانا چاہا۔

میں نہیں ہٹ رہا پہلے میرا حصہ دو۔۔۔حنان نے احتجاج کیا۔

حرا۔۔۔نوفل نے حرا کو دیکھا جس پہ حرا نے فورن حنان کا ہاتھ پکڑتے اسے کھسیٹنا شروع کیا۔

یار یہ چیٹنگ ہے۔۔۔حرا کے ساتھ کھنچتے حنان نے منہ بنایا

کوئی بات نہیں اب چلو۔۔۔حرا مزے سے کہتی اسکے لٹکے ہوئے چہرے کو دیکھتے اپنے ساتھ لیئے وہاں سے نکل گئی تو نوفل بھی مسکرا کے سر جھٹکا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

وہ دروازہ کھول کے اندر آیا تو نازلی بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگائے سونے کا شغل فرما رہی تھیں۔۔۔

مسکراہوئے اسے اپنے نام کا سنگار کیئے دیکھ نوفل اپنی شیروانی اتار کے صوفے پہ ڈالتے اسکے سامنے آ کے بیٹھا۔

سرمئی بند آنکھیں۔۔۔باریک ہونٹ جو اس وقت سرخ لب اسٹک سے سجے ہوئے تھے۔۔۔بھرے بھرے گال۔۔۔چہرے پہ بلا کی معصومیت ۔۔۔وہ فرست سے اس کے چہرے کو تک رہا تھا۔

ناک میں پہنی نتھ بار بار اسکی توجہ اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔۔

اسنے بڑے استحقاق سے ہاتھ بڑھا کے اسکے ہونٹوں کو چھوتی نتھ کو چھوا مگر وہ اتنی بے خبر سو رہی تھی کے اسے پتہ ہی نا چلا۔

نازـــ۔نوفل نے دھیرے سے پکارہ پر وہ یہ نہیں جانتا تھا کے اسکی بیوی نیند کی بہت پکی ہے۔

آٹھ جاؤ نازـــ۔اسکا حنائی ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اسنے محبت سے پکارہ مگر جواب ندارت۔

نازـــ۔اب کی بار زرا زور سے پکارہ مگر وہ پھر بھی نا اٹھی۔

افففف اس لڑکی کی نیند کتنی پکی ہے۔۔۔نوفل نے تاسف سے اسے دیکھا

نازلی نے نیند میں اپنے ہونٹ کے پاس ہلکا سا کھجایا تو ہاتھ لگنے کی وجہ سے اسکی ہلکی سی لب اسٹک پھیل گئ۔

نوفل جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکی پھیلی سرخ لب اسٹک کو دیکھتے ایک دم مدہوش ہونے لگا۔

وہ سوچ رہا تھا اسے سونے ہی دے گا مگر اسکے سرخ لب اسٹک سے سجے ہونٹوں نے اچانک اسکی توجہ اپنی جانب کھینچی تو وہ خود سے ضبط کھوتے ایک دم اسکے لبوں پہ جھکتا انکو پورے حق سے اپنے لبوں میں قید کر گیا۔

نازلی جو مزے سے سو رہی تھی اچانک اپنا سانس بند ہونے پہ ہڑ بڑا کے آنکھیں کھولیں تو خود کو نوفل کی قید میں پایا۔

وہ بے یقینی اور حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی جب کے نوفل مدہوش ہوتا اپنے کام میں مصروف تھا۔

جب نازلی کو لگا کے اب آگر وہ پیچھے نا ہوا تو اسکا سانس رک جائے گا تو اسنے دونوں ہاتھ نوفل کے کندھے پہ رکھتے اسے ایک جھٹکے سے خود سے دور کیا اور لمبے لمبے سانس لیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیا ہوا ناز تم ٹھیک ہو۔۔۔نوفل فورن فکر مندی سے کھڑا ہوا۔

پر ناز سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا ایک تو سانس پھولا ہوا تھا اور اوپر سے اسے شرم آ رہی تھی۔

کیاہوا کچھ بولو تو۔۔۔نوفل نے اسے اپنے ساتھ لگاتے دھیرے دھیرے اسکی پشت سہلائی۔تو اسکے ہاتھ اپنی پشت پہ محسوس کر ناز جی جان سے کانپی۔

یہاں بیٹھ۔۔۔وہ اسے اپنے ساتھ لیئے بیڈ پہ بیٹھا۔

یار تمہاری تو اتنے میں ہی حالت خراب ہو گی۔۔۔ابھی آگے میری شدتوں کو کیسے برداشت کرو گی۔۔۔وہ بے باکی سے کہتا اسکی چوڑیاں اتارنے لگا تو ناز سر تا پیر سرخ پڑی۔

آج سیدھی میرے دل میں اتری ہو۔۔۔ایک ہاتھ کی چوڑیاں اتارنے کے بعد نوفل نے دوسرے ہاتھ کی چوڑیاں اتارنی شروع کیں۔

ہر وقت بولنے والی نازلی کی زبان آج تالوں میں چپک گئی تھی۔۔۔ناہی اس سے کچھ بولا جاتا رہا تھا اور ناہی شرم سے پلکھیں اٹھائی جا رہیں تھی۔۔۔

مجھے تمہاری گہری سرمئی آنکھیں بہت پسند ہیں۔۔۔ایک بار انہیں اٹھاؤ تو سہی۔۔۔اسے نظریں جھکائے دیکھ نوفل خمار بھرے لہجے میں بولا تو ناز کے دل نے اسپیڈ پکڑی۔

میں منتظر ہوں۔۔۔ تپش بھرے لہجے کی مدھم سرگوشی سنتے ناز نے لرزتی پلکھیں اٹھائی تو سرمئی نین سیدھے سیاہ جذبات سے چور نینوں سے ٹکرائے۔

نوفل تو ان آنکھوں میں ہی کہیں کھو گیا تھا۔۔۔جب کے وہ ان جذبات کی تاب نالاتے ہوئے فورن نظریں جھکا گئی۔۔

اسکا نظریں جھکانا نوفل کو ایک بار پھر بے خود کر گیا۔

وہ دیر کیئے بغیر اس پہ جھکتا اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لمس سے مہکانے لگا۔

ہ۔۔۔۔ہم م میں کپڑے۔۔۔بد۔۔۔بدلنے ہیں۔۔۔اسکی بڑھتی ہوئی خستا گیوں سے گھبراتی وہ با مشکل بولی۔

شششششش۔۔۔مجھے محسوس کرنے دو کے تم اب واقعی میری ہو۔۔۔خمار آلود نظریں اسکے چہرے پہ ٹکائے گویا ہوا تو ناز خاموش ہو گئی۔

اسکی خاموشی پہ نوفل پھر سے اسکے چہرے پہ جھکتا اپنا سایہ اس پہ بنا گیا جس پہ نازلی نے خود کو اس میں ہی کہیں چھپا لیا۔

✿ ✿ ✿۔

ایک گھنٹے کا سفر طے کرتے وہ لوگ ملک ولا پہنچے۔۔۔

امرین صاحبہ نے ایک دور سمیں کرنے کے بعد عشال کو حارث کے کمرے میں بیٹھانے کے بعد حارث کو اپنے کمرے میں بلایا۔

حارث انکے کمرے میں داخل ہوا تو وہ رولنگ چیئر پہ بیٹھی اسکا ہی انتظار کر رہی تھیں۔

جی ماما۔۔۔حارث انکے سامنے کمر پہ ہاتھ باندھے کھڑا ہوا۔

حارث آج جو کچھ آپ کو پتہ چلا ہے مجھے یقین ہے اسکے بعد آپ اس معصوم لڑکی کو کوئی تکلیف نہیں دو گے۔۔۔امرین صاحبہ سنجیدگی سے بولیں

ماما میں شرمندہ ہوں۔۔۔حارث نے نظریں جھکائے پشیمانی سے کہا۔

سچ کہوں حارث آج مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے۔۔۔مجھے اتنی تکلیف آپ کے بابا کی وجہ سے بھی نہیں ہوئی جتنی آپ کی وجہ سے آج ہوئی ہے۔۔۔امرین صاحبہ افسوس سے گویا ہوئی تو حارث کا دل بھر آیا۔

مجھے اپنی تربیت پہ فخر تھا۔۔مجھے امید تھی کے میرا بیٹا کبھی کوئی غلطی کام کرنے کے بارے میں نہیں سوچے گا پر آپ نے ثابت کر دیا کہ ہر چیز وقتی ہوتی ہے۔۔۔ہم ہر وقت سہی نہیں ہو سکتے۔۔۔مجھے افسوس ہے کے میں

ٹھیک طرح سے آپکی تربیت نہیں کر سکی۔۔۔انہوں نے دکھ سے سر جھکایا تو حارث کو لگا جیسے اسکے دل کو کسی نے مٹھی میں قید کر لیا ہو۔

وہ فورن اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھا۔

ماما آپ جانتی ہیں میں بابا سے کتنا پیار کرتا یوں۔۔۔میں کیسے ان سے کیا ہوا وعدہ توڑ سکتا تھا۔۔۔بس اسی لیئے غلط راستہ اختیار کرنے چلا تھا۔۔۔پر اب میں بہت شرمندہ ہوں پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔حارث نے انکا گھٹنا پکڑے نم لہجے میں التجاہ کی۔

شاید آپکی بھی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔کیونکہ ایک بچے کے دماغ میں بچپن سے جو بیٹھایا جاتا ہے وہ بڑے ہو کے اس ہی پہ عمل کرتا ہے۔۔۔اور آپ کے بابا نے آپ کو ھمیشہ بدلہ لینا سیکھایا تھا۔۔۔بس مجھے افسوس اس بات کا

ہے کہ آپکے بابا کا غلط وعدہ میری تربیت پہ بازی لے گیا۔۔۔حارث کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے انہوں نے گہرا سانس بھرا۔

معاف کر دیں ماما۔۔۔اسکی آواز بھر آئی تھی۔۔۔اسنے کبھی اپنی ماں کو اتنا دکھی نہیں دیکھا تھا جتنا وہ آج تھیں۔۔۔اور اسکا قصوروار وہ خود تھا۔

نہیں بیٹا آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔بس مجھ سے ایک وعدہ کرو کبھی بھی کسی سے بدلہ نہیں لوگے۔۔۔کسی بے قصور کو بلاوجہ تکلیف نہیں دوگے۔۔۔مجھ سے وعدہ کرو عشال کو ہمیشہ خوش رکھوگے۔۔۔ انہوں نے اسکا چہرا اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے امید سے کہا

میں وعدہ کرتا ہوں ماما آپ کی ہر بات مانوں گا۔۔۔حارث نے انکا ہاتھ چومتے یقین دلایا

ہمممم۔۔۔چلو اب جاؤ عشال انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔وہ مسکرا کے بولیں تو حارث آنکھیں صاف کرتا اٹھ گیا۔

آئی لو یو ماما۔۔۔بے ساختہ وہ انکے گلے لگا تو امرین صاحبہ نے مسکراتے ہوئے اسکی پشت تھپتھپائی۔

تھوڑا سا آئی لو یو بیوی کے لیئے بھی بچا لو۔۔۔وہ شرارت سے بولی تو حارث ہنس دیا۔

جاؤ اب۔۔۔امرین صاحبہ نے سر جھکا تو وہ مسکراتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

✿ ✿ ✿۔

عشال بیڈ پہ بیٹھی پورے کمرے کو خوشی سے دیکھ رہی تھی۔

گولڈ اور وائٹ تھیم کا کمرا اسنے خود ڈیزائن کروایا تھا۔۔۔

کمرے کی ہر چیز گولڈ اور وائٹ تھی۔۔۔جب کے گولڈ وائٹ کے ساتھ سرخ گلابوں سے سجا کمرہ ایک الگ ہی منظر پیش کر رہا تھا۔

وہ کمرے کو دیکھنے میں مگن تھی جب حارث دروازہ کھلتے اندر داخل ہوا تو وہ ایک دم سیدھی ہو کے بیٹھ گئی۔

حارث نے بیڈ پہ بیٹھی عشال کا گہری نظروں سے جائزہ لیا جو آج پور پور صرف اسکے لیئے سجی تھی۔۔۔

اسے ایک بار پھر شرمندہ نے آن گھیرا۔۔۔وہ دروازہ بند کرتا اسکے بلکل سامنے جا کے بیٹھ گیا۔

وہ خاموشی سے اسکا خوبصورت چہرہ تک رہا تھا۔۔۔جب کافی دیر ہو گئی اور وہ کچھ نا بولا تو عشال نے نظریں اٹھائیں۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔اسے محویت سے خود کو تکتے دیکھ عشال دھیمی سی مسکان کے ساتھ گویا ہوئی۔

حارث نے بغیر کچھ کہے اسکے ہاتھ تھامے اور انہیں چومتے ہوئے ان پہ سر ٹکا لیا۔

عشال کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔۔۔پیٹ میں ایک دم تتلیاں سی اڑنے لگیں۔۔۔اسکا حدت بھرا لمس اسے اب تک اپنے ہاتھوں پہ محسوس ہو رہا تھا۔

کیاہواحارث سب ٹھیک ہے۔۔۔اسے پھر سے خاموش دیکھ وہ پوچھے بغیر نا رہ سکی۔

مجھے معاف کردو عشال۔۔۔اسکے ہاتھوں سے سر اٹھاتے وہ پشیمانی سے بولا۔

کس لیئے۔۔۔عشال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

عشال میں نے تمہیں بتایا تھانا میں اپنے بابا کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔۔۔تو جاننا نہیں چاہوں گی وہ لوگ کون ہیں۔۔۔حارث کی نظریں اسکے چہرے پہ ہی تھیں جس پہ نا سمجھی کے اثار نمایاں تھے

اگر آپ بتانا چاہتے ہیں تو بتا دیں۔۔۔عشال نرمی سے بولی تو حارث نے ایک گہرا سانس بھرتے سب سچ اسے بتانے کے لیئے خود کو تیار کیا۔

وہ تمہارے پاپا اور بڑے بابا ہیں۔۔۔حارث کے بتاتے ہی عشال کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا جسے حارث نے اچھے سے نوٹ کیا تھا۔

صرف چند لفظوں میں ہی عشال کو پوری بات سمجھ آ گئی تھی اور یہ بھی کے آج بارات جو دیر سے آئی ہے وہ کیوں آئی تھی۔

تو پھر آپ بارات کیوں لائے۔۔۔اسنے سنجیدگی سے استفسار کرتے حارث کو لاجواب کیا تھا۔۔۔البتہ ہاتھ ابھی تک حارث کے ہاتھ میں تھے۔۔۔ جنہیں نا ہی حارث نے چھوڑا تھا اور نا ہی عشال نے چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔

عشال ہر بچے کی طرح میں بھی اپنے بابا سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔انکے جانے کے بعد ہم نے زندگی کیسے گزاری یہ صرف میں جانتا ہوں۔۔۔وہ جیسے بھی تھے انکا ساتھ ہمارے لیئے انمول تھا۔۔۔انہوں نے مجھ سے جو وعدہ لیا تھا میں انکے وعدے کے بارے میں بغیر سوچے سمجھے بس عمل کرنے چلا تھا۔۔۔وہ دھیمی لہجے میں کہتا اپنے اور اپنی ماں کے بیچ ہوئی ساری باتیں اسے بتاتا چلا گیا جیسے وہ خاموشی سے سنتی گئی۔

عشال یہ سچ ہے کہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور اپنے بابا سے بھی محبت کرتا ہوں۔۔۔بس ایک باپ کی محبت محبوب کی محبت پہ غالب آگئی تھی جس وجہ سے میں اپنی ہر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو لتا غلط راستے پہ نکل گیا تھا۔۔۔حارث تحمل سے اسے سمجھا رہا تھا اور وہ خاموشی سے اسے بس سن رہی تھی۔

میں شاید آج بارات نالاتا مگر تمہاری باتوں نے اور میری ماں نے مجھے حقیقت کا روپ دیکھاتے کان پکڑ کے واپس سیدھے راستے پہ لائی ہیں۔۔۔ وہ ہلکا سا ہنسا تو عشال بھی مسکرادی جیسے دیکھ کے وہ تھوڑا پر سکون ہوا۔

ورنا اسے یہی لگا تھا کہ ناجانے عشال سب جاننے کے بعد کیسا در عمل دے گی پر وہ تو مسکرا رہی تھی جس پہ اسے سکون ملا تھا۔

عشال میں نے محبت کا ناٹک صرف تمہارے خاندان سے بدلہ لینے کے لیئے کیا تھا پر ناجانے کب تم میرے دل میں اتر گئیں مجھے اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔۔ حارث نے اسکے ہاتھ پہ پکڑ مضبوط کی۔

آج بارات نالانے کا فیصلہ کرتے وقت میں سو بار مرا تھا۔۔۔مجھے اپنا آپ خالی خالی لگنے لگا تھا۔۔۔آ گر میری ماں ناہوتیں تو شاید تم سے دور ہونے کے بعد میں زندہ نارہ پاتھا۔۔۔۔ تمہیں تکلیف دینے کے بعد خود کو کبھی معاف نا کر پاتا۔۔۔حارث کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔

اسے اپنی حماقت ایک بار پھر یاد آئی۔

آپ اپنے بابا سے محبت کرتے ہیں یہ بہت اچھی بات ہے۔۔۔ہر بچے کو اپنے باپ سے ایسے ہی محبت کرنی چاہیئے پر حارث میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب پھر سے وہی کہوں گی کے بدلہ لینا نا لینا ہمیں سب اوپر والے کی ذات پہ چھوڑ دینا چاہیئے وہ بہترین انصاف کرنے والا ہوتا ہے۔۔۔اسکی نم آنکھیں دیکھتے عشال نے دھیرے سے سمجھایا

کیا تمہیں مجھ سے کوئی گلہ شکواہ نہیں ہے۔۔۔اسکا اتنا نرم انداز دیکھ حارث پوچھے بغیر نا رہ سکا۔

میں سمجھتی ہوں ایک بیٹے کی محبت اپنے باپ کے لیئے۔۔۔اس لیئے میرے لیئے بس یہی کافی ہے کہ آپ کو اپنی غلطیوں کو احساس ہے۔۔۔خود سب بتا رہے ہیں۔۔۔معافی مانگ رہے ہیں۔۔اور جب کسی کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے تو اسے معاف کر دینا چاہیئے۔۔۔عشال تحمل سے بولی تو حارث کی آنکھ سے ایک ننا سا موتی نکلا جسے عشال نے بڑے ہی پیار سے اپنی انگلی سے چنا۔

میں بہت غلط کرنے جا رہا تھا تمہارے ساتھ۔۔۔اور تم مجھے اتنی آسانی سے۔۔۔۔حارث سے آگے بولا ہی نہیں گیا وہ اسکی گود میں سر رکھتے بے آواز رو دیا۔

پلیز حارث ایسا نہیں کریں مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔عشال نے بامشکل اسکا چہرہ اوپر کیا تو اسے روتے دیکھ اسکا دل ڈوبا۔

مجھے معاف کر دو عشال۔۔۔حارث نے اسکے ہاتھ تھامے۔

میں معاف کر چکی ہوں پلیز ایسا مت کریں۔۔۔عشال نے تڑپ کے اسکے آنسوں صاف کیئے۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔پلیز پلیز مجھے کبھی مت چھوڑنا۔۔۔پلیز مجھ سے کبھی نفرت نہیں کرنا، کبھی بدگمان نہیں ہونا۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا، کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا پر پلیز تم کبھی میری محبت پہ شک مت کرنا چاہے تو جان مانگ لینا پر میری محبت پہ

شک مت کرنا۔۔۔حارث بچوں کی طرح اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا۔

وہ مضبوط مرد صرف اسکے لیئے رو رہا تھا۔۔۔اس سے رو کے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا اور اس وقت عشال خود کو خوش قسمت محسوس کر رہی تھی۔

جتنا وہ محبت کے لیئے تڑپی تھی اج حارث اسے اس سے بڑھ کے محبت دے رہا تھا یہ اسکی خوش قسمتی تھی۔

مجھے یقین ہے آپ پر۔۔۔نرمی سے اسکا چہرہ تھامتے عشال نے ساری جھجھک بالائے طاق رکھتے اسکی آنکھوں پہ لب رکھے اور پھر ماتھے پہ۔

حارث کو ایسا لگا جیسے اسکے تڑپتے جلتے دل پہ کسی نے ٹھنڈے پانی کی پھوار ڈال دی ہو۔

اسنے فورن ہی عشال کو اپنی باہوں میں بھرا۔

شکریہ میری جان۔۔۔ سرشاری سے کہتے اسکے ماتھے پہ لب رکھے تو وہ مسکراتی ہوئی سکون سے آنکھیں موند گئی۔

میرا وعدہ ہے تمہیں دنیا کی ہر خوشی دوں گا۔۔۔اسکے کان کے پاس سرگوشی کرتے دھیرے سے اسکا جھمکا اتارتے کان کی لو کو لبوں سے چھوا تو عشال کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی

دوپٹہ پنوں کی قید سے آواز کر کے سائڈ پہ رکھتے ایک ایک کر ساری جیولری اتارتا وہ اسے اپنے حصار میں قید کرتا بیڈ پہ لیٹاتے خود اس پہ سایہ فگن ہوا۔

عشال کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آجائے گا۔

خوش قسمت ہوں میں جس کے نصیب میں تم آئی ہو۔۔۔وہ خمار آلود لہجے میں بولا۔

ان دونوں کے بیچ میں فاصلہ صرف ایک انچ کا تھا جس وجہ سے بولتے وقت حارث کے لب اسکی تھوڑی کو چھو رہے تھے۔۔۔

شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیئے۔۔۔تشکر سے کہتا انچ بھر کا فاصلہ بھی مٹاتا اسکی گردن پہ لب رکھ گیا تو وہ جی جان سے کانپ اٹھی۔

اپنے لبوں کو اسکے وجود سے سرشار کرتے وہ سارے پردہ گرا اسے اپنا بناتا چلا گیا جس پہ عشال نے سکون سے آنکھیں موندے اپنا آپ اسکے حوالے کر دیا۔

✿ ✿ ✿

ہماری منہ دیکھائی۔۔۔۔گیلے بالوں کو پشت پہ کھلا چھوڑے کف کے بٹن بند کرتے نوفل کے سامنے کھڑی ہوتی بولی۔

نوفل اسکے نکھرے نکھرے میک اپ سے پاک چہرے کو دیکھتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔

یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ہم نے منہ دیکھائی مانگی ہے اور آپ ہیں کہ۔۔۔ایک دم سٹپٹاتے اسنے نوفل کے کندھے پہ ہلکے سے چپت لگائی۔

منہ دیکھائی دینے کے لیئے پہلے منہ تو ٹھیک سے دیکھنے دو۔۔۔چہرے پہ آتے گیلے بالوں کو کال کے پیچھے کرتے گھمبیر لہجے میں بولا۔

آپ نے ہمارا منہ دیکھا ہوا ہے۔۔۔وہ معصومیت سے گویا ہوئی

تو پھر تو منہ دیکھائی نہیں بنتی۔۔۔مسکراہٹ دبائے نوفل نے چھیڑا۔

ارے ہمارا مطلب ہے بیوی بنے کے بعد تو آپ نے کل ہمارا منہ دیکھا تھا نا اور اصولاً تو آپ کو کل رات کو ہی منہ دیکھائی دینی چاہیئے تھی پر نا جانے کل آپ کے اندر عمران ہاشمی کہاں سے آگیا تھا۔۔۔نا کچھ بولا اور نا کچھ سنا بس آتے

ہی ش۔۔۔۔وہ بولنے پہ آئی تو اپنی ہی دھن میں بولتی چلی گئی پر احساس تب ہوا جب نوفل کے چہرے پہ معنی خیز مسکراہٹ دیکھی تو جلدی سے زبان دانتوں تلے دبا گئی

کیا ہوا چپ کیوں ہو گئیں اپنی بات تو پوری کرو۔۔۔اسکے چہرے پہ بکھرے شرم وحیا کے رنگ دیکھتے نوفل کو مزا آرہا تھا۔

نہیں کرنی بات پوری اور نہیں چاہئے منہ دیکھائی۔۔۔۔چھوڑیں ہمیں۔۔۔وہ منہ بناتی زرا خفگی سے کہتی اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی پر ایسا کہاں ممکن تھا کے نوفل اسے چھوڑ دے۔

ہاہاہاہا ناراض ہو کے زیادہ کیوٹ لگتی ہو۔۔۔اسنے ہلکا سا قہقہہ لگایا تو نازنے خشمگین نظروں سے اسے دیکھا۔

اچھا بابا دے رہا ہوں تمہاری منہ دیکھائی۔۔۔اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتے وہ الماری کی جانب بڑھ گیا تو ناز کے چہرے پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

جب تک وہ الماری سے باکس نکال کے نہیں لایا تب تک نازا شتیاق سے کبھی ادھر تو کبھی ادھر سے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی کے آخر کیا لایا ہے وہ۔

یہ لو۔۔۔اسکے سامنے آ کے رکتے نوفل نے ایک چکور باکس اسکی جانب بڑھایا جیسے ناز نے بے صبری سے لیتے فورن کھولا

ہاااااا۔۔۔۔یہ تو بہت خوبصورت ہیں۔۔۔باکس کے اندر موجود کنگن کو دیکھتے اسکے چہرے پہ خوشی چمکی۔

آپ کی اجازت ہو تو کیا میں پہنا سکتا ہوں۔۔۔نوفل نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو نازلی اثبات میں سر ہلاتی اسکے ہاتھ پہ اپنا نازک سا ہاتھ رکھ گئی۔

باکس سے کنگن نکالتے نوفل نے اسکے خوبصورت ہاتھ کی زینت بنایا

تمہیں پتہ ہے رات کو میں نے یہ تمہیں کیوں نہیں دیا۔۔۔نوفل نے تھوڑا سنجیدہ ہوتے سوال کیا۔

پتہ نہیں۔۔۔کنگن پہ انگلی پھیرتی ناز نے کندھے اچکائے۔

کیونکہ یہ منہ دیکھائی کا تحفہ ہے اور رات کو تو تمہارے چہرے پہ ڈھیر سارا میک اپ لگا ہوا تھا تو اصلی منہ تو میک اپ کے پیچھے چھپ گیا تھا نا اس لیئے

رات کو نہیں دیا تھا۔۔۔نوفل شرارتی لہجے میں بولا تو نازلی نے جھٹ سے نظریں اٹھائیں۔

نوفل۔۔۔اسنے منہ بسورے اسے دیکھا تو کمرے میں نوفل کا جان دار قہقہہ بلند ہوا۔

ہاہاہامزاق کر رہا ہوں یار۔۔۔اسنے ہنستے ہوئے ناز کو سینے سے لگایا تو وہ باظاہر منہ بناتی مگر دل میں مسکراتی اسکے سینے سے لگ گئی۔

شادی سے پہلے اور شادی کے بعد والے نوفل میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔

وہ جو نوفل کے سنجیدہ اور کم گو مزاج کی وجہ سے اس سے شادی سے انکار کر رہی تھی آج اسے اس طرح اپنے ساتھ ہنسی مزاق کرتے دیکھ سرشار ہو گئی تھی۔

✿ ✿ ✿۔

شاہ حویلی میں صبح سے ہی رونق لگ گئی تھی۔۔آج نوفل اور نازلی کے ولیمہ کے ساتھ حرا اور حنان کی بارات۔۔۔

ہر طرف چہل پہل ہو رہی تھی۔۔۔

گاؤں کی کچھ خواتین نازلی سے ملنے آئی ہوئی تھی۔۔۔

آسمانی رنگ کے کام دار لباس کے ساتھ لائٹ سی جیولری پہنے۔۔۔ بھینی بھینی خوشبو میں نہائی ناز مسکراتے ہوئے سب سے مل رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد جب سب خواتین گئیں تو وہ آٹھ کے ہال میں آگئی جہاں حرا اور کچھ کزنز بیٹھی ہوئی تھیں۔

نازیہ تو بتاؤں نوفل نے منہ دیکھائی میں کیا دیا۔۔۔ منہ پہ ملتانی مٹی لگائے حرا اسکے پاس بیٹھی گویا ہوئی۔

یہ۔۔۔ نازنے فورن اپنی کلائی سامنے کی جہاں بہت ہی خوبصورت سے دو سونے کے کنگن موجود تھے۔

ارے واہ۔۔۔ بہت پیارے ہیں۔۔۔ حرا نے دل سے تعریف کی۔

ہمم پیارے تو بہت ہیں۔۔۔ان کی چوائس واقع بہت اچھی ہے۔۔۔نازلی کنگن دیکھتی مسرت بھرے انداز میں بولی۔

ہمم چوائس تو واقع بہت اچھی ہے۔۔۔اب اپنے آپ کو ہی دیکھ لو۔۔۔ حرا شوخی سے بولی تو وہ جھنپ گئی۔

حرا، ناز تم دونوں اب تک یہاں بیٹھی ہو۔۔۔ جاؤ اپنے اپنے کمروں میں پالر والی آنے والی ہے اور حرا یہ کیا تم عین وقت پہ منہ پہ مٹی لگائے بیٹھی ہو جاؤ منہ دھو۔۔۔ پھولوں کی ٹوکری لیئے ہال میں آتی نوال نے دونوں کو ٹوکا تو دونوں اٹھ گئیں۔

نازصوفے کے پاس سے نکل رہی تھی جب اسکا پاؤں صوفے کے ساتھ رکھی سائڈ ٹیبل سے زور سے ٹکرایا۔

آ۔۔۔ایک دم ناز کی چیخ کی آواز پہ سب اسکی جانب متوجہ ہوئے جب کے ہال میں داخل ہوتا نوفل جلدی سے اسکے پاس آیا جو اپنا پاؤں پکڑے کھڑی تھی۔

ٹھیک ہو۔۔۔ تفکر سے پنجے کے بل زمین پہ بیٹھتے اسکا پاؤں پکڑتے چیک کرنے لگا۔

جی ہم ٹھیک ہیں۔۔۔اسکی فکر پہ اسے ایک دم رائد یاد آیا جو اسکے ہلکی سی لگنے پہ ایسے ہی فکر مند ہو جایا کرتا تھا۔

بیٹا دھیان سے چلو۔۔۔نوال نے کہا تو وہ بس سر ہلا کے رہ گئی۔

ماما لگتا ہے اب ہمیں بھی حویلی کی چیزیں ہٹانی شروع کر دینی چاہیئں۔۔۔حرا مسکراہٹ دبائے بولی تو سب نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔

وہ کس لیئے۔۔۔نوفل نے کھڑے ہوتے استفسار کیا

ہمارے گھر میں اب ناز بیگم جو آگئی ہیں۔۔۔آج یہ میز سے ٹکرائی ہیں، کل کسی اور چیز سے ٹکرائیں گی اس لیئے اب ہمیں ماموں کی طرح اس چیز کو ہٹا دینا چاہیئے کیوں نوفل۔۔۔مزے سے کہتے حرا نے آخر میں نوفل کی بھی رائے چاہی۔

کہہ تو ٹھیک رہی ہو۔۔۔نوفل پر سوچ انداز میں بولا تو نازلی نے آنکھیں اور منہ کھولے ان دونوں بہن بھائی کو دیکھا جو اسکا مزاق بنا رہے تھے۔

پھوپھو آپ دیکھ رہی ہیں کیسے آپکے سامنے آپکے بچے آپکی پیاری سی بھتیجی پلس بہو کا مزاق اڑا رہے ہیں اور آپ انہیں کچھ نہیں کہہ رہیں۔۔۔نازلی نے فورن معصوم سا منہ بنائے نوال کو شکایت لگائی تو نوال کو اس پہ ڈھیر سارا پیار آیا۔

کیا مسئلہ ہے تم دونوں کے ساتھ۔۔۔کیوں میری پیاری سی بھتیجی پلس بہو کو تنگ کر رہے ہو۔۔۔ناز کو اپنے ساتھ لگاتے نوال نے دونوں کو ڈپٹا

یہ غلط بات ہے ماما آپ اپنی بھتیجی کی وجہ سے ہمیں ڈانٹ رہی ہیں۔۔۔حرا نے مسنوعی افسوس سے دائیں بائیں سر ہلایا۔

ہاں ڈانٹ رہی ہوں۔۔۔ چلو اب جاؤ اپنے کمرے میں اور نوفل تم جاؤ اپنے بابا کو بھیجو مجھے کچھ کام ہے ان سے۔۔۔ چلو شاباش۔۔۔ نوال نے ان دونوں کو وہاں سے بھیجا تو وہ جی کہتے اپنی اپنی رہ ہو لیئے۔

نازآپ بھی جاؤ اپنے کمرے میں تھوڑی دیر آرام کر لو جب تک پالر والی بھی آجائے گی ہمم۔۔۔۔ ان دونوں کے جانے کے بعد وہ نازلی کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ بھی جی کہتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گی۔

✿ ✿ ✿

نازلی کے ولیمے میں جانے کے لیئے عشال شیشے کے سامنے بلکل تیار کھڑی بس اپنی قمیض کے پچھلے گلے میں لگی دوریاں باندھ رہی تھی جو اس سے بندھ کے ہی نہیں دے رہیں تھی۔

کافی دیر کوشش کرنے کے بعد اسنے آخر کار حارث سے مدد لینی چاہی جو پیچھے ہی صوفے پہ بیٹھا لیپ ٹاپ میں کچھ کام کر رہا تھا۔

سنیں زرا یہ باندھ دیں گے مجھ سے بندھ نہیں ہو رہی۔۔۔ نظریں جھکائے جھجھکتے ہوئے مخاطب کرتے مسئلہ بیان کیا جس پہ حارث مسکراتے ہوئے لیپ ٹاپ سائڈ پہ رکھتے اسکے پاس آیا۔

نرمی سے ڈوریاں پکڑتے باندھنی شروع کیں پر نظریں اسکی دودھیا سرائی دار گردن پہ تھی۔

دوریاں باندھنے کے بعد اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے زرا سا جھکتے اسکے گھنے بالوں میں منہ چھپائے ایک گہرا سانس بھرا تو عشال کو اپنا دل کانوں میں بجتا محسوس ہوا۔

پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیتے حارث نے اسکی گردن پہ لب رکھے تو وہ آنکھیں میچ گئی۔

حاارث ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔ گردن پہ سفر کرتے اسکے لبوں کا لمس محسوس کر وہ گھبرا کے جلدی سے بولی۔

تھوڑی دیر میں چلتے ہیں۔۔۔اسکا رخ اپنی جانب کرتے خمار بھری نظریں اسکے پنک لب اسٹک سے سجے لبوں پہ ٹکائیں۔

آن۔۔۔ٹی انتظار۔۔۔کر۔۔۔رہی ہوں۔۔گی۔۔آہستہ آہستہ اسکے چہرے کی نزدیکی پہ شرم سے چور ہوتی لڑکھڑاتی آواز میں گویا ہوئی۔

کوئی بات نہیں۔۔۔انکے بیٹے کی نئ نئ شادی ہوئی ہے وہ سمجھتی ہیں۔۔۔وہ بے باکی سے بولا تو عشال بوکھلائی۔

حارث پلیز۔۔۔اسے اپنے ہونٹوں کی جانب جھکتے دیکھ اسنے فورن اسکے لبوں پہ ہاتھ رکھا۔

میک اپ خراب ہو جائے گا۔۔۔اسکی آنکھوں میں خفگی دیکھ وہ سمجھ گئ کہ حارث کو اسکا یہ عمل اچھا نہیں لگا اس لیئے جلدی سے اسنے وضاحت دی۔

ہمم ٹھیک ہے مگر واپس آنے کے بعد میں کوئی بہانا نہیں سنوں گا۔۔۔گہری سانس بھرتے وہ پیچھے ہو گیا تو عشال نے بھی اپنا روکا ہوا سانس بحال کیا۔

میں انتظار کر رہا ہوں جلدی سے نیچے آجاؤ۔۔۔حارث خفا خفا سے انداز میں کہتے بغیر اسکی کوئی بات سنے کمرے سے نکل گیا۔

افففف ہو ناراض ہو گئے۔۔۔۔اسکی ناراضگی پہ عشال تفکر سے ٹھنڈی سانس بھرتی اپنا بیگ لیئے جلدی سے اسکے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکلی۔

وہ دونوں آگے پیچھے لاونج میں پہنچے تو امرین صاحبہ پہلے سے ہی وہاں بیٹھی ان دونوں کا انتظار کر رہی تھیں۔

چلیں مما۔۔۔حارث سنجیدگی سے بولا

ہاں بیٹا چلو۔۔۔آجاؤ عشال بیٹا۔۔۔عشال کو ایک ہی جگہ کھڑا دیکھ انہوں نے اسے آنے کو کہا تو وہ انکے پیچھے ہولی۔

بیٹھو بیٹا۔۔۔عشال کو آگے بیٹھنے کا کہتی وہ خود پیچھے بیٹھنے لگیں

آنٹی آپ آگے بیٹھ جائیں۔۔۔عشال احترام سے بولی تو وہ مسکرا دیں۔

آب سے یہ جگہ آپکی ہے۔۔۔نرمی سے اسکا گال تھپتھپاتی وہ پیچھے بیٹھ گئیں تو عشال دھیمی سی مسکان کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی۔۔۔جس پہ حارث نے گاڑی آگے بڑھالی۔۔۔پر اسکے چہرے پہ چھائی سنجیدگی دیکھ عشال فکر سے انگلیاں مڑوڑتی رہ گئی

✿ ✿ ✿

کیونکہ بارات حویلی کے حویلی میں ہی آنی تھی اس لیئے کام جلدی شروع ہو گیا تھا۔

سب مہمانوں کے جمع ہوتے ہی حرا کو نکاح کے لیئے اسٹیج پہ لے آئے تھے۔

سرخ نفیس سے کام کا لہنگا پہنے بڑے سے لال دوپٹہ کا گونگھٹ کیئے وہ پھولوں کے پردے کے پار حنان کے سامنے بیٹھی تھی۔

مہروں شیر وانی پہنے حنان کافی بے چینی سے اس پردے کے ہٹنے کا انتظار کر رہا تھا۔

پردے کے پار بیٹھی حرا سے نکاح کی رضامندی لیتے حسام کے ہاتھ سائن کرنے کے لیئے نکاح نامہ دیا۔

ہاتھ میں پین پکڑے نم آنکھوں سے نکاح نامے کو دیکھتے اسکی آنکھوں کے سامنے اسکی پوری زندگی گھوم گئی تھی۔

بچپن سے لے کے آج تک کا ہر ایک پل اسکے ذہن کے پردے پہ لہرا گیا تھا۔

اسنے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کے اسکا نصیب حنان ہو گا۔۔۔ مگر کہتے ہیں نا اللہ نے ہمارے لیئے ہماری سوچ سے بھی بہتریں سوچ رکھا ہوتا ہے۔

اللہ نے حرا سے بہتر لے کے اسے آج بہتریں سے نواز دیا تھا۔

نم آنکھوں سے مسکراتے اسنے نکاح نامے پہ سائن کرتے حنان کو اپنا ہمسفر بنا لیا۔

حرا کے بعد اب سب کا رخ حنان کی جانب تھا جو مولوی صاحب کے پوچھتے ہی جلدی جلدی تین بار قبول ہے کہتا سب کو ہنسنے پہ مجبور کر گیا۔

اج کے دن شاید اس سے زیادہ اور کوئی خوش نا تھا۔۔۔آخر کار اتنے سالوں بعد۔۔۔اتنے طوفانوں کا سامنے کرنے کے بعد اسنے اپنی محبت کو پالیا تھا تو خوشی تو اسکے انگ انگ سے جھلک رہی تھی۔

نکاح کے بعد پھولوں والا پردہ ہٹاتے وہ حرا کی طرف آیا جو کھڑی ہو چکی تھی۔

آہستہ سے اسنے گھونگھٹ ہٹایا تو اسکا حسین روپ دیکھ پل بھر کے لیئے ساکت رہ گیا۔۔

نظر لگانی ہے کیا ہماری آپی کو۔۔۔نازلی جو وہیں ایک صوفے پہ نوفل کے ساتھ بیٹھی تھی حنان کے بغیر پلکھے جھپکائے دیکھنے پہ چوٹ کی تو وہ خجل ہو کے رہ گیا۔

بیٹھ جاؤں دونوں۔۔۔مقدس بیگم نے آگے بڑھتے حرا کو صوفے پہ بیٹھایا تو حنان بھی اسکے ساتھ جا کے بیٹھ گیا۔

ایک صوفے پہ نوفل اور نازلی ہلکے گلابی ہم رنگ کے کپڑے پہنے ولیمے کے دلہا دلہن بنے ایک دوسرے کا حصہ لگ رہے تھے۔

جب کے دوسرے صوفے پہ حرااور حنان ایک ساتھ بیٹھے چاند سورج کی جوڑی لگ رہے تھے۔

سب ہی ان جوڑوں کو باری باری آ کے تحائف اور دعائیں دے رہے تھے جنہیں وہ مسکرا کے وصول کرتے جا رہے تھے۔

✿ ✿ ✿۔

آپ خوش ہیں نا آپی۔۔۔مالا نے معصومہ سے باتیں کرتی عشال سے استفسار کیا۔

ہمم بہت خوش۔۔۔عشال مسکرا کے بولی۔

اسکی مسکراہٹ نے ہی مالا کو اسکی خوشی کی انتہا بتادی تھیں

منہ دیکھائی میں کیا دیا حارث بھائی نے۔۔۔مالا اشتیاق سے گویا ہوئی

منہ دیکھائی۔۔۔عشال کو یاد آیا کے اسے تو حارث نے منہ دیکھائی دی ہی نہیں ہے اور نا ہی اسے یاد رہا منہ دیکھائی لینے کا۔

ہاں،،، کیا دیا ہے۔۔۔مالا نے پھر سے پوچھا۔

کچھ بھی نہیں۔۔۔عشال کے منہ سے ایک دم نکالا

کیا مطلب۔۔۔انہوں نے آپ کو منہ دیکھائی نہیں دی۔۔۔مالا کی حیرت سے آنکھیں بڑی ہوئیں۔

مطلب ابھی نہیں دی۔۔۔ایک آت دن میں دیں گے شاید کچھ سرپرائز ہے۔۔۔عشال نے فورن بات بنائی تومالا سمجھتے ہوئے سر ہلا گئی۔

تھوڑی دیر مالا سے باتیں کرنے کے بعد حارث کو ایک کونے میں فون پہ بات کرتے دیکھ عشال اسکے پاس آئی۔

سنیں۔۔۔ سنجیدگی سے پکارہ تو وہ فون کان سے لگائے پلٹا۔

میں بعد میں فون کرتا ہوں۔۔۔فون کرنے والے کو کہتے اسنے فون کان سے ہٹایا۔

جی بولیں۔۔۔اسکے انداز پہ ہلکے سے مسکرا کے وہ ہمہ تن گوش ہوا۔

آپ نے مجھے منہ دیکھائی نہیں دی۔۔۔وہ خفا خفا سے انداز میں بولی جس پہ حارث کے لبوں پہ مسکراہٹ دوڑ گئی

گھر چلو پھر دیتا ہوں۔۔۔وہ معنی خیزی سے بولا تو عشال نے اسے گھوا

میں سیریس ہوں۔۔۔وہ جھنجھلائی۔۔۔وہ اس وقت یہ بھی بھول گئ تھی کہ حارث اس سے ناراض تھا اور نا ہی اس وقت یہ بات حارث کو یاد تھی۔

میری جان کل تک کا اور انتظار کر لو۔۔۔کل مل جائے گی۔۔۔اسکا پھولا پھولا چہرہ دل میں بساتے محبت سے گویا ہوا تو نے عشال نے نظریں ترچھی کیئے اسے دیکھا

پکاہ۔۔۔اسنے یقین دہانی چاہی۔

ایک دم پکاہ۔۔۔اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتے وہ آگے بڑھ گیا جس پہ عشلا نے منہ کھولے جلدی سے یہاں وہاں دیکھا کے کہیں کسی نے دیکھ تو نہیں کیا۔

پر شکر کے کوئی بھی انکی جانب متوجہ نہیں تھا جس پہ وہ ٹھنڈی سانس بھرتی اسٹیج کی جانب بڑھ گئی۔

✿ ✿ ✿۔

ماما یہاں آپ کو کوئی لڑکی پسند آئی۔۔۔زید ایمل کے پاس آتے زرارا زداری سے بولا۔

کس لیئے پسند کرنی ہے۔۔۔ایمل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

اپنے بیٹے کے لیئے اور کس کے لیئے کریں گی۔۔۔زید نے منہ بنائے اپنی طرف اشارہ کیا تو وہ بس تاسف سے سر ہلا گئی۔

یہ لو چھوارے کھاؤ۔۔۔اپنے نکاح کے نا سہی دوسروں کے نکاح کے ہی کھالو۔۔۔ برحان ہاتھ میں چھوارے لیئے انکے پاس آتا دل جلی مسکراہٹ کے ساتھ چھوارے زید کے ہاتھ میں تھما دیئے۔

یار ماما مجھے بھی شادی کرنی ہے ان سب کی ہو گئی ہے بس میں ہی رہ گیا ہوں مجھے بھی شادی کرنی ہے۔۔۔زید نے احتجاج کیا۔

کس کو شادی کرنی ہے۔۔۔مالا معصومہ کو گود میں اٹھے ان کے پاس آتی زید کی آخری بات سن کے بولی۔

تمہارے بھائی کو۔۔۔ برحان نے معصومہ کو اسکی گود سے لیا۔

ماما یار یہاں اتنی ساری لڑکیاں ہیں کسی ایک کو پسند کر لیں میرے لیئے۔۔۔ سب شادی کیئے بیٹھے ہیں میرا بھی دل کرتا ہے شادی کرنے کا مجھ سے بڑوں کی شادی بھی ہو گئی ہے اور میں سے چند منٹ چھوٹوں کی بھی بس ایک میں ہی کنوارہ رہ گیا ہوں پلیز میرا بھی کچھ کریں۔۔۔ زید نے دکھ سے دوہائی دیتے گہری سانس بھری۔

زید میری مانوں تو شادی کرنے کی ضد چھوڑ دو۔۔۔ ابھی سکون سے زندگی گزر رہی ہے ناشادی کے بعد یہ بیویاں بہت تنگ کرتی ہیں۔۔۔ سارا سکون چھین لیتی ہیں۔۔۔ برحان نے تھوڑا زید کی جانب جھکتے سرگوشی میں کہا مگر آواز اتنی ضرور تھی کے ایمل اور مالا کو باآسانی سنائی دے رہی تھی۔

کیا کہا بیویاں تنگ کرتی ہیں۔۔۔کیا میں آپ کو تنگ کرتی ہوں۔۔۔مالا نے برحان کو گھورا۔

ارے نہیں میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔۔خیر تم یہ چھوڑو میرے ساتھ آؤ تمہیں کسی سے ملوانا ہے۔۔۔مالا کی گھوری پہ ڈرنے کا ناٹک کرتے وہ بات بدلتا اسے اپنے ساتھ لیئے آگے بڑھ گیا۔

ماما۔۔۔وہ مالا اور برحان کو دیکھ کے خوشی اور مسرت سے مسکرا رہی تھی جب زید نے پھر سے اسے پکارہ

ماما میری۔۔۔

زید دماغ نہیں خراب کروا بھی۔۔۔دیکھ لیں گے تمہارے لیئے بھی جب وقت آئے گا۔۔۔ایمل اسکے بات شروع کرنے سے پہلے ہی ٹوکتی آگے بڑھ گئی۔

یار میری تو کوئی ویلیو ہی نہیں ہے۔۔۔حد ہے بھئی۔۔۔وہ افسوس سے سر جھٹک کے رہ گیا۔

✿ ✿ ✿۔

کھانے کے بعد حرا کو رخصت کر کے حنان کے کمرے میں بھیج دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب حنان اپنے کمرے کی جانب آیا تو دروازے پہ نوفل اور نازلی کھڑے تھے۔

تم دونوں یہاں کیوں کھڑے ہو۔۔۔حنان نے ابرو اچکائی۔

ہم نیک لینے کے لیئے کھڑے ہیں اور یہ ہمارے ساتھ ہمیں کمپنی دینے کے لیئے۔۔۔نازلی سکون سے بولی۔

میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔۔۔حنان نے کندھے اچکائے۔

آپ اپنی بہن کو نیک نہیں دیں گے۔۔۔نازنے آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے پوچھا تو حنان اسکی معصومیت کے آگے ہار گیا۔

ایک تو تمہاری شکل اتنی معصوم ہے۔۔۔پر تم بلکل معصوم نہیں ہو۔۔۔ حنان نے جیب سے کئی نوٹ نکال کے اسکے سامنے کیئے جسے وہ فورن تھام گئی۔

شکریہ ہماری تعریف کے لیئے۔۔۔نازلی سر کو خم دیتی تعریف وصول کرتی اپنی میکسی سمبھالتے وہاں سے نکل گئی۔

کیا تمہارا یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔نوفل کو دیوار سے ٹیک لگائے سکون سے کھڑے دیکھ حنان طنزیہ گویا ہوا۔

یہاں کھڑے رہ کے تمہاری سڑی شکل دیکھنے کا تو کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔اسنے نیچے جھکتے نازلی کا گرا ہوا جھمکا اٹھایا اور حنان کو چڑاتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔

توبہ ہے۔۔۔نوفل کی پشت کو گھورتے حنان نے کمرے کا دروازہ کھولا تو حرا سامنے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

دروازہ بند کرتے چہرے پہ بڑی ہی خوبصورت مسکراہٹ سجائے وہ حرا کے سامنے آبیٹھا۔۔۔جس پہ حرا نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا

کیا کہوں میں مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔میں بس اس ذات کا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے۔۔۔اسکا مہندی سے سجا ہاتھ تھامتے حنان تشکر سے بولا۔

جانتی ہو ایک وقت پہ مجھے لگا تھا جیسے سب ختم ہو گیا ہے۔۔۔تم کبھی میری نہیں ہو سکو گی۔۔۔میری دعائیں شاید قبول نہیں ہوئیں۔۔۔پر میں نہیں جانتا تھا کے اللہ نے اتنے خوبصورت طریقے سے تمہیں میرے نصیب میں لکھا ہوا ہے۔

مجھے سمجھ نہیں آتا میں اس رب کا کس طرح شکر ادا کروں جس نے میری محبت کو میرا محرم بنا دیا ہے۔۔۔ حنان نے محبت سے اسکے ہاتھ کی پشت پہ لب رکھے اور ایک بڑی ہی پیاری سی ہیرے کی انگوٹھی اسکی انگلی میں پہنائی۔

تھینک یو۔۔۔ حرا نے مسکراتے ہوئے انگوٹھی کو دیکھا۔

یہ ہیرا میری حرا کے آگے کچھ نہیں ہے۔۔۔ حنان شوخی سے بولا تو وہ کھلکھلا اٹھی۔

شکریہ حنان میری زندگی میں آ کے اس میں پھر سے رنگ بھرنے کے لیئے۔۔۔ مسکراتے لہجے میں کہتے اسنے حنان کے ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگائے۔

کیا مجھے اجازت ہے تمہیں اپنے رنگ میں رنگنے کی۔۔۔چہرے پہ آتی لٹ کو پیچھے کرتے حنان نے اسکا گال سہلاتے اجازت مانگی

اسکی بات کا مطلب سمجھتے شرمگین مسکراہٹ نے حرا کے لبوں کو چھوا جس پہ وہ نظریں جھکاتی اثبات میں سر ہلا گئی۔

اجازت ملتے ہی حنان نے اسے اپنی باہوں میں بھرتے اسکی پیشانی پہ اپنے لب رکھے تو اسنے سکون سے آنکھیں بند کر لیں۔

اسکی نتھ اتارتے ہلکے سے ناک کو چھوا تو حرا کے جسم میں کپکپی طاری ہوئی۔

کان کے جھونکے اتار کے سائڈ پہ رکھتے حنان نے اپنا لمس اسکے ملائی جیسے گالوں پہ چوڑا تو وہ گھبرا کے اسکس کندھوں سے تھام گئی۔

وہ مدہوش ہوتے اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوتا اپنے لمس سے مہکاتا اسکے لبوں کو اپنی قید میں لے گیا۔

اسکے شدت بھرے لمس پہ حرا نے زور سے آنکھیں میچتیں پر وہ تو جیسے کسی اور ہی دنیا میں پہنچا ہوا تھا جس میں وہ حرا کو بھی اپنے ساتھ اسی دنیا میں لے جا رہا تھا۔

✿ ✿ ✿

پنچ کلر کی پیروں کو چھوتی میکسی میں ہیوی جیولری پہنے برائڈل میک اپ کے ساتھ عشال ولیمے کی دلہن بنی چاند کا ٹکرا لگ رہی تھی۔

کچھ دیر پہلے ہی اسے پالر والی گھر پہ ہی تیار کر کے گئی تھی۔

اس وقت وہ امرین صاحبہ کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی حارث کا انتظار کر رہی تھی جو تیار شیار ہو کے کسی ضروری کام سے باہر گیا تھا۔۔۔اور اب کافی دیر کے بعد بھی نہیں لوٹا تھا۔

بیٹا حارث کو فون لگاؤ زرا۔۔۔ کتنی دیر ہو گئی ہے۔۔۔سارے مہمان ہال میں پہنچنے والے ہوں گے اور میزبان ابھی تک گھر میں بیٹھے ہیں۔۔۔اچھا تھوڑی لگتا ہے ایسے۔۔۔لگاؤ اسے فون۔۔۔پوچھو کہاں ہے کب تک آ رہا ہے۔۔۔امرین صاحبہ جھنجھلا کے بولیں۔

وہ لوگ کب سے تیار ہوئے بیٹھے تھے اور حارث دس منٹ میں آنے کا کہہ کے گیا تھا اور اب اسے ایک گھنٹہ ہونے والا تھا

جی ماما میں ملاتی ہوں۔۔۔عشال نے فورن اسے کال ملائی۔

وہ امرین صاحبہ کے ٹوکنے پہ انہیں حارث کی طرح ہی ماما کہنے لگی تھی۔

فون نہیں اٹھا رہے شاید راستے میں ہوں۔۔۔فون کان سے ہٹاتے عشال نے بتایا تو انہیں ٹینشن ہونے لگی۔۔عجیب عجیب وسوسے دماغ میں آنے لگے۔

کچھ ہی منٹ گزرے ہوں گے جب حارث لاؤنج میں داخل ہوا۔۔۔

بلیک تھری پیس پہنے۔۔۔بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے۔۔۔ایک ہاتھ میں خاکی لفافہ پکڑے وہ انہی کی طرف آرہا تھا۔

کہا تھے بیٹا۔۔۔وقت دیکھو کیا ہو رہا ہے۔۔۔اسے آتے دیکھ امرین صاحبہ کھڑی ہوتی زرا غصے سے بولیں تو عشال بھی انکے ساتھ ہی کھڑی ہوئی۔

آپکی بہو کی منہ دیکھائی کا تحفہ لینے گیا تھا۔۔۔حارث سکون سے بولا تو دونوں نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

مطلب۔۔۔امرین صاحبہ نے استفسار کیا

یہ لو۔۔۔امرین صاحبہ کو آنکھوں سے ایک منٹ کا اشارہ کرتے اسنے خاکی لفافہ عشال کی جانب بڑھایا۔

یہ کیا ہے۔۔۔اسکے ہاتھ سے لفافہ تھامتے وہ الجھ کے پوچھنے لگی۔

اس میں پراپرٹی کے پیپرز ہیں۔۔۔میں نے اپنی پراپرٹی میں سے ففٹی پرسنٹ تمہارے نام کر دی ہے۔۔۔حارث نے اطمینان سے عطلاح دی تو عشال کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں۔

پر میں اسکا کیا کروں گی۔۔۔۔اسنے ناسمجھی سے پوچھا

آفس آنا میرے ساتھ کام سمبھالنا۔۔۔اسکے پوچھنے پہ حارث سکون سے بولا تو اسنے ایک نظر امرین صاحبہ کو دیکھا جو مسکرا کے اسے ہی دیکھ رہیں تھیں پھر واپس نظریں حارث پہ کیں۔

آپ تو جانتے ہیں میں جرنلسٹ ہوں اور جاب کرتی ہوں۔۔۔اسکے ساتھ میں آفس کیسے۔۔۔عشال نے الجھ کے بات ادھوری چھوڑی۔

میں جانتا ہو تم جرنلسٹ ہو۔۔۔پر میں تمہیں یہ نہیں کہہ رہا کے تم روز آفس آؤ نا ہی میں تمہیں جوب چھوڑنے کا کہہ رہا ہوں۔۔۔یہ سب تمہارا ہے، تمہارا جب دل کرے تم آفس آسکتی ہو۔۔۔

جب تمہیں ٹائم ملے، میڈم کی طرح ایک چکر اپنے آفس کا لگا لیا کرنا۔۔دیکھ لینا کے سب اچھے سے کام کر رہے ہیں یا نہیں۔۔۔حارث ہلکے پھلکے انداز میں مسکرا کے گویا ہوا۔

حارث ٹھیک کہہ رہا ہے بیٹا۔۔۔اس کو ابھی تک اضطراب میں کھڑے دیکھ امرین صاحبہ نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے حارث کی بات سے اتفاق کیا۔

امرین صاحبہ شادی سے پہلے ہی اسے کہہ چکی تھی کہ وہ شادی کے بعد اپنی جاب بھ مٹینیو کر سکتی ہے۔۔۔انہوں نے بلکل بھی روایتی ساسوں کی طرح اس پہ کوئی روک ٹوک نہیں لگائی تھی۔

تھینکیو۔۔۔عشال کو سمجھ نہیں آیا کے اس کے علاوہ اور کیا کہے۔

ویلکم۔۔۔اب چلیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔حارث ہلکے سے سر کو خم دیتے بولا تو اسنے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

آپ دونوں گاڑی میں جا کے بیٹھیں میں یہ پیپر زرکھ کے آتا ہوں۔۔۔ان دونوں کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہتے عشال سے پیپر زلیتا اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔تو وہ دونوں بھی باہر نکل گئیں۔

✿ ✿ ✿

ان لوگوں کے ہال پہنچنے کے بعد سب ہی مہمان آچکے تھے۔

باری باری سب نے آکے انہیں کافی تحائف دیئے۔۔۔دعائیں دیں۔۔ تصویریں بنائیں۔

وہ دونوں ساتھ بیٹھے ہنستے مسکراتے اتنے پیارے لگ رہی تھے کے ہر کسی کے منہ سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکل رہا تھا۔

کھانا کھلا تو زید اپنی پلیٹ لیئے اسٹیج پہ آگیا جہاں عشال نازلی حرا اور مالا پہلے سے موجود تھیں۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔وہاں سب لڑکوں کے ساتھ جا کے کھاؤ۔۔۔زید کو آرام سے صوفہ کھسکا کے بیٹھتے دیکھ نازلی نے آئبرو سکیڑتے تھوڑے فاصلے پہ کھڑے سارے مردوں کی جانب اشارہ کیا۔

تم تو چپ ہی رہوں۔۔۔میں اپنی آپی سے بات کرنے آیا ہوں۔۔۔زید کے کہنے پہ نازلی نے اسے گھوری سے نوازہ۔

آپی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔زید پوری طرح عشال کی جانب متوجہ ہوا جو اسکے کہنے پہ سر کے اشارے سے اسے بات شروع کرنے کا کہہ رہی تھی۔

جانتے ہیں ہم تمہیں کیا بات کرنی ہے۔۔۔مالا نوالہ منہ میں ڈالتی بولی

اچھا بتا ناز را کہ میں کیا کہنے والا ہوں۔۔۔پلیٹ ٹیبل پہ رکھتے زید نے ہاتھ جھاڑے

یہی کہہ آپی اب توسب کی شادی ہو گئی ہے میری بھی شادی کروادیں وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔۔۔مالا اسکی نقل اتارتی بولی توسب ہنس دیں جب کے زید کا منہ بن گیا۔

ہاں توسہی تو کہہ رہا ہوں۔۔۔زید نے منہ بناتے ناراضگی سے کہا۔

ہم نے تو کہا تھا اگر کوئی پسند ہے تو بتادو ساتھ ہی کر دیں گے۔۔۔عشال کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی جب مالا نے اسکی بات بیچ سے اچکی۔

ہاں پر تمہیں ہی مشرقی لڑکا بنے کا شوق تھا جو سب اپنے گھر والوں پہ چھوڑ دیا۔۔اب رہو کنوارے۔۔۔مالا نے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہی ہو یہ سب تمہاری ہی غلطی ہے۔

تو میں ہوں مشرقی اور شریف لڑکا۔۔۔زید نے گردن اکڑائے فخر سے کہا۔

ہاں دکھ رہا ہے تبھی اپنی شادی کے لیئے اتنے اتاولے ہوئے جا رہے ہو۔۔۔ سکون سے کھاتی حرا نے بھی آخر بات میں حصہ لیا۔

افف ان سب کے سامنے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔

آپی آپ ساتھ حویلی چلیں گی نا پھر آرام سے بات کریں گے۔۔۔زید اپنی پلیٹ لیتا اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹھیک ہے۔۔۔عشال نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔

ہم سب وہاں بھی ہوں گے۔۔۔آرام سے کھانا کھلاتی مالا نے اسے زچ کیا۔

ظاہر ہے چڑیلیں ہر جگہ ہوتی ہیں۔۔۔زید نے فورن حساب برابر کیا۔

تم ہمیں چڑیل بول رہے ہو۔۔۔نازلی فورن لڑائی کے موڈ میں آئی۔

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔نوال نازلی اور زید کی ایک دوسرے کو دیکھاتی گھوریا دیکھ کے انکے پاس آئی۔

یہ لڑکیاں میرا دماغ خراب کر رہی ہیں۔۔۔زید نے چڑھتے ہوئے کہا۔

دماغ ہے تمہارے پاس۔۔۔مالا پھر سکون سے بولی تو سب قہقہ لگا گئیں جب کے زید زچ ہوتا ان سب کو گھورتے ہوئے اسٹیج سے اتر گیا۔

ایسے ہی ہلکی پھلکی نوک جھوک اور گپ شپ کے ساتھ سب نے کھانا کھایا۔

کھانے سے فارغ ہو کے ایمل نے عشال کو اپنے ساتھ لے جانے کی بات کی جس پہ حارث نے ان سے معذرت کرلی اور کل خود لے کے آنے کا وعدہ بھی کیا۔۔۔ جس پہ وہ لوگ ان سب سے ملتے واپسی کی رہ ہو لیئے۔

✿ ✿ ✿

(کچھ ہفتوں بعد)

صبح سے بارش کے بعد شام میں موسم کافی خوشگواری ہو گیا تھا۔۔۔پھول کھل اٹھے تھے۔۔۔پرندے سیر کو نکلے ہوئے تھے۔۔۔

پر ایسے میں ایک بندی پوری طرح سے کام میں مصروف تھی۔

کچھ دن بعد حرا اور حنان سعودیہ جانے والے تھے۔۔۔جس وجہ سے آج حنان نے سب کو ہوٹل میں دعوت دی تھی۔

صبح سے مالا کی طبعیت کچھ ٹھیک نہیں تھی جس وجہ سے وہ پورا دن ہی آرام کرتی رہی تھی مگر جیسے ہی شام ہونے کو آئی وہ دعوت کی تیاری میں لگ گئی۔

معصومہ کو تیار کر کے آئلہ کے پاس چھوڑ کے آ کے وہ اب خود تیار ہو رہی تھی اور ساتھ ساتھ بار بار نظریں گھڑی کی جانب بھی اٹھ رہیں تھیں۔

پرپل کرتا شلوار زیب تن کیئے شیشے کے سامنے کھڑی ہلکا پھلکا میک اپ کر رہی تھی جب نظر ایک بار پھر گھڑی پہ کئیں جہاں چھ بجنے والے تھے۔

میں نے بولا بھی تھا جلدی آنے کا پھر بھی اتنی دیر کر دی۔۔۔بلش ان لگاتے بڑبڑائی۔

وہ کب سے برحان کا انتظار کر رہی تھی جو آ کے ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ لیکن اسے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا جب کچھ ہی دیر بعد وہ تھکا تھکا سا کمرے میں داخل ہوا۔

اتنی دیر لگادی۔۔۔میں نے کہا تھا آج جلدی آئے گا۔۔۔پتہ تھا نا ہمیں دعوت پہ جانا ہے پھر بھی آپ اتنی لیٹ آئے ہیں۔۔۔آخر کیوں۔۔۔۔ اسے اندر داخل ہوتے دیکھ وہ فل بیویوں والے موڈ میں آئی۔

برحان جو تھکا ہوا تھا اسکا چہرہ دیکھ اسے اپنی ساری تھکن اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

آگے بڑھتے اسے اپنے ساتھ لگاتے پیشانی چومی۔

بس ایک کام میں پھنس گیا تھا۔۔۔اس لیئے دیر ہو گئی۔۔۔اسکو اپنے نرم حصار میں کیئے وضاحت دی۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔اب چلیں جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔۔ ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔مالا اسکے حصار سے نکلنے لگی جب اسنے اسکی کلائی تھامتے اسے واپس کھینچا۔

یار ابھی تو بس چھ بجے ہیں۔۔۔اسکے گلابی گال پہ لب رکھتے انگھوٹے سے سہلایا۔

کہہ تو ایسے رہے ہیں جیسے آپ تیار ہیں اور ہم فورن نکل رہے ہیں۔۔
ابھی آپ تیار ہوں گے۔۔۔پھر نکلیں گے۔۔۔پھر وہاں پہنچے گے ایسے ہی آپ آٹھ بجا دیں گے۔۔۔نرمی سے اسکا ہاتھ ہٹاتے مالا نے وقت کا احساس دلایا۔

ہمم کہہ تو سہی رہی ہو۔۔۔ویسے میری بیٹی کہاں ہے۔۔۔اسنے معصومہ کی تلاش میں نظریں ڈوڑائیں مگر ابھی تک مالا کو اپنے حصار سے آواز نہیں کیا۔

اسے تیار کر کے بڑی ماما کو دے آئی ہوں تا کے میں بھی سکون سے تیار ہو سکوں۔۔۔

خیر آپ مجھے باتوں میں نہیں لگائیں اور سیدھے تیار ہونے جائیں۔۔۔مالا نے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے واشروم کے دروازے پہ لا کے چھوڑا۔

ویسے ایک بات کہوں۔۔۔ برحان تھوڑا سنجیدہ ہوا۔

ہمم بولیں۔۔۔وہ جاتے جاتے رکی۔

آج تم موٹی لگ رہی ہو۔۔۔ برحان نے کافی سنجیدگی سے کہا تو مالا کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔

کیا واقعی۔۔۔ صدمے سے کہتی وہ فورن شیشے کے سامنے آئی اور اچھے سے گھوم کے اپنا جائزہ لیا۔

اسے پریشانی سے گھوم گھوم کے خود کا معائنہ کرتے دیکھ برحان نے اپنی ہنسی بری مشکل سے قابو کی۔

وہ جانتا تھا کہ اسے موٹا ہونا بلکل پسند نہیں ہے بس اسی لیئے وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔

کیا میں سچ میں موٹی ہو گئی ہوں۔۔۔اسکی جانب دیکھ مالا نے ٹینشن سے تصدیق چاہی۔

ہاں۔۔۔چاہے تو کسی سے بھی پوچھ لو۔۔۔سب یہی کہیں گے کے تم موٹی ہو گئی ہو۔۔۔دنیا جہاں کا افسوس اپنے چہرے پہ سجائے برحان نے آخر میں ٹھنڈک سانس بھری۔

میں ابھی ماما اور بڑی ماما سے پوچھ کے آتی ہوں۔۔۔مالا نے جلدی سے بیڈ پہ رکھا اپنا دوپٹہ اوڑھتے دروازے کی جانب قدم بڑھائے۔

ان سے پوچھو گی تو وہ تو تمہارا دل رکھنے کے لیئے ناہی کہیں گی نا۔۔۔اسے باہر جاتے دیکھ برحان جلدی سے بولا تو مالا کے قدم رکے۔

ہممم آپ سہی کہہ رہے ہیں۔۔۔پر اب میں کیا کروں۔۔۔اسنے فکر مندی سے اپنے لب کا+نٹے۔

اسکی حرکت پہ برحان نے اسکے پاس آتے دھیرے سے اسکے دانتوں تلے دبے لب آزاد کروائے۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔تم چاہیئے بھیس کی طرح موٹی ہو یا تلی کی طرح پتلی مجھے ہر حال میں اچھی لگتی ہو۔۔۔اور لگتی رہو گی۔۔۔نرمی سے اسکے لب سہلاتے برحان سرگوشی بھرے شرارتی لہجے میں گویا ہوا تو مالا نے منہ بسورے اسے دیکھا۔

مگر مجھے موٹا ہونا پسند نہیں ہے۔۔۔اسنے بچوں کی طرح نچلا ہونٹ باہر نکالا۔۔

ارے ارے رونا نہیں میں مزاق کر رہا تھا۔۔۔اسے رونے کی تیاری پکڑتے دیکھ برحان نے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

نہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔میرا دل بہلانے کے لیئے۔۔۔مالا کو اسکی بات کا یقین نہیں آیا تبھی آنکھوں میں نمی لیئے روہانسی ہوئی۔

نہیں یار میں واقع بس مزاق کر رہا تھا۔۔۔پلیز رونا نہیں۔۔۔میں بس تمہیں تنگ کر رہا تھا۔۔۔ سچی۔۔۔ برحان نے فورن اسے اپنے ساتھ لگایا۔

ایسا کوئی مزاق کرتا ہے۔۔۔میری جان نکال دی۔۔۔دور ہٹیں مجھ سے۔۔۔ مالا نے اسے پرے کرنا چاہا جس پہ برحان نے پکڑ مضبوط کی۔

سوری نا۔۔۔پلیز معاف کر دو۔۔۔اسکو ایک بازو کے حصار میں لیتے دوسرے سے اپنا کان پکڑا تو مالا نے خفگی سے اسے دیکھا۔

سوری۔۔۔اسنے معصومہ شکل بنائے ایک بار پھر کہا

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔جائیں کیا یاد کریں گے آپ بھی کے کتنی اچھی بیوی ملی ہے۔۔۔معاف کیا آپ کو۔۔۔وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی تو برحان کھل کے مسکرا دیا۔

بہت بہت شکریہ میری اچھی بیوی۔۔۔ہلکے سے اسکے گال پہ چٹکی بھرتے گویا ہوا تو مالا کھلکھلا دی۔

اچھابس تیار ہوں جاکے۔۔ورنامیں پھر سے ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔مالانے چھوٹی سی دھمکی دی جس کااثر برحان پہ بلکل نہیں ہوا۔

اور میں منالوں گا۔۔۔اسکے لبوں کی جانب جھکتے گھمبیر لہجے میں گویاہوا۔

دیر ہورہے ہے ہمیں تیار ہوئیں۔۔۔ایک جھٹکے سے اسکی قید سے نکلتی مالا اسکی پہنچ سے دور ہوئی۔

صرف دیر ہورہی ہے اس لیئے چھوڑرہاہوں ورناتم اچھے سے جانتی ہو مجھے۔۔۔کپڑے لیئے واشروم کی جانب بڑھتے برحان نے کہاتومالانے بس سر ہلانے ہی اکتفا کیااوراپنی تیاری مکمل کرنے لگی

✿ ✿ ✿

تم مجھے اتنی جلدی لے آئے۔۔۔دیکھوا بھی تک کوئی بھی نہیں آیا۔۔۔کسی کو بھی نادیکھ حرانے بے زاریت سے کہا۔

جب تک کوئی نہیں آتاتب تک ہم تھوڑاسارو مینس کر لیتے ہیں۔۔حنان نے اسے تنگ کرناچاہاجووہ ہو بھی گئی۔

تمہیں توبس ہر وقت رو مینس ہی سوجھتارہتاہے۔۔۔حرانے اسے گھورا۔

اب بیوی اتنی پیاری ہے توبندے کورو مینس ہی سوجھے گانا۔۔۔شوخی سے کہتے وہ اسکے قریب آیاتو حرابوکھلا کے فورن پیچھے ہوتی اندرادھر دیکھنے لگی۔

پاگل ہو گئے ہو۔۔یہ ہمارا بیڈ روم نہیں ہے۔۔۔کبھی بھی کوئی بھی آسکتا ہے اور پھر یہاں سی سی ٹی وی کیمرے بھی ہوں گے۔۔۔دو قدم پیچھے ہوتی دبی دبی آواز میں اسے جگہ کا احساس دلایا۔

ویسے تو وہاں کوئی نہیں تھا مگر پھر بھی وہ ایک پبلک پلیس پہ تھے۔۔۔بے شک ہوٹل کا سیکنڈ فلور حنان نے پورا بک کروایا تھا اور وہاں اس وقت کوئی نا تھا لیکن پھر بھی کوئی بھی ویٹر کبھی بھی آسکتا تھا۔۔۔جگہ جگہ سیکیورٹی کے لیئے کیمرے بھی لگے ہو سکتے تھے۔

کہہ تو سہی رہی ہو پر پھر بھی تم بہت ان رومینٹک ہو۔۔۔حنان نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا جس پہ وہ بس تاسف سے سر ہلا کے رہ گئی۔

کچھ ہی دیر بعد سب لوگ ہوٹل پہنچ چکے تھے سوائے مالا اور برحان کے۔

وہ لوگ ہمارے ساتھ ہی نکلے تھے ابھی تک پہنچے کیوں نہیں۔۔۔رائد نے اپنی گھڑی پہ ٹائم دیکھتے فکر مندی سے کہا۔

ان لوگوں کو یہاں پہنچے آدھا گھنٹہ ہونے والا تھا مگر اب تک برحان اور مالا کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا۔

فون بھی تو نہیں اٹھا رہے۔۔۔جزلان نے پیشانی مسلی۔

میں ٹرائے کرتا ہوں۔۔۔ قمیض کی جیب سے فون نکالتے نوفل نے برحان کو فون ملایا جو تیسری بیل پہ اٹھا لیا گیا۔

کہاں ہو تم لوگ۔۔۔نوفل نے چھوٹتے ہی استفسار کیا

تمہارے پیچھے۔۔۔اسپیکر سے آواز ابھری تو نوفل پیچھے مڑا جہاں برحان فون کان سے لگائے انہی کی طرف آرہا تھا۔

کہاں رہ گئے تھے بیٹا۔۔۔ہم سب کتنے پریشان ہو گئے تھے۔۔۔آئلہ نے سکون کا سانس بھرتے پوچھا۔

کچھ نہیں ماما بس راستے میں مالا کی طعبیت خراب ہو گئی تھی تو اسے ہی ڈاکٹر کے پاس لے کے گیا تھا۔۔۔اس لیئے آنے میں دیر ہو گئی۔۔۔عام سے لہجے میں کہتے برحان نے سب کو پریشان کر دیا۔

کیاہومالا کو۔۔۔حویلی میں توٹھیک تھی۔۔۔ایمل نے فکر مندی سے مالا کو دیکھتے استفسار کیاجو برحان کے برابر میں کھڑی معصومہ کو گود میں لیئے نظریں جھکائے مسکرارہی تھی۔

چچی پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔بلکے خوشی کی بات ہے۔۔۔ برحان پرجوش لہجے میں بولا توسب کے چہرے پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

کیامالا۔۔۔نوال نے خوشی سے بات ادھوری چھوڑی

جی بلکل آپ سب لوگ دادادادی اور نانانانی بنے والے ہیں۔۔۔ برحان نے خوشی سے بھرپور لہجے میں سب کو آگاہ کیاتوسب کے چہرے کھل اٹھے

مالا سیج میں۔۔۔واؤ۔۔۔نازلی فورن آگے بڑھ کے شرماتی ہوئی مالا کے گلے لگی

بہت بہت مبارک ہو۔۔۔باری باری سب نے ان دونوں کو مبارکباد ی دی۔

یار مجھے یقین نہیں آرہا میں ماموں بنے والا ہوں۔۔۔زید خوشی سے تقریباً چیخا تھا۔۔

ہمم اب تو جلد ہی ہمیں مامی بھی ڈھونڈھنی پڑے گی۔۔۔برحان شوخی سے گویا ہوا تو زید اسکے گلے لگ گیا۔

ہائے۔۔۔آپ کے منہ میں گھی شکر۔۔۔زید نے اسے فلائنگ کس دی تو سب ہنس دیئے۔

کتنا مزاج آئے گا نا ہم پھوپھو بنیں گے اور آپ پھوپھا۔۔۔نازلی چہکتی ہوئی نوفل سے بولی۔

ہمم،،،پر مجھے اس سے بھی زیادہ مزاہ تب آئے گا جب تم ماما بنوں گی اور میں بابا۔۔۔نوفل سرگوشی نما آواز میں اسکی جانب جھک کے بولا تو نازلی جھنپ گئی۔۔۔جس پہ وہ گہرا مسکرایا۔

کتنے خوش لگ رہے ہیں نا دونوں۔۔۔ویسے تم مجھے کب دے رہی ہو ایسی خوشی۔۔۔حارث دھیمی آواز میں اپنے ساتھ کھڑی عشال سے بولا تو اسے ایک نظر دیکھتی عشال نے شرما کے نظریں جھکا لیں۔

شرماؤ نہیں یار شرمانے سے کام نہیں بنے گا۔۔۔مجھے بھی یہ خوشی جلدی چاہیئے۔۔۔حارث مزید شوخا ہوا۔

حارث کوئی سن لے گا۔۔۔سب کی موجودگی میں ایسی باتیں عشال کا چہرہ شرم سے سرخ کر رہی تھیں۔

تو کیا ہوا۔۔۔ہم فیملی پلینگ کر رہے ہیں۔۔۔سب کرتے ہیں اس میں بری بات کیا ہے۔۔۔حارث نے لاپروائی سے کندھے اچکائے۔

ایسے سب کے سامنے کوئی نہیں کرتا۔۔۔عشال نے جتایا۔

جو کوئی نہیں کرتا وہ میں کرتا ہوں۔۔۔وہ پھر سے مزے سے بولا تو عشال ہنس دی جس پہ وہ بھی مسکرا دیا۔

اللہ ہمارے بچوں کے نصیب میں ایسے ہی ڈھیروں خوشیاں لکھے۔۔.ایک دوسرے کے ساتھ ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔آباد رکھے۔۔۔سب بچوں کو اپنے اپنے ہمسفر کے ساتھ خوش دیکھ سب بڑوں نے دل سے دعا کی۔

حرا کو حنان کے ساتھ خوش اور مطمئن دیکھ حسام اور نوال پر سکون کو گئے تھے۔

برحان اور مالا کی طرف ملنے والی خوشی نے سب کو یقین دلا دیا تھا کے وہ لوگ پرانی باتیں بھلا کے آگے بڑھ گئے ہیں۔۔۔ایک دوسرے کے ساتھ خوش ہیں۔

اپنے بچوں کے ہنستے مسکراتے خوشی سے چمکتے چہرے دیکھ رائدا ئلہ ایمل اور جزلان چاروں کے دلوں کو جیسے سکون پہنچا تھا۔

ہر کوئی خوش تھا۔۔۔پریشانی اور ٹینشن کے سارے بادل چھٹ چکے تھے۔۔۔سب اپنی اپنی زندگیوں میں ہنسی خوشی آگے بڑھ رہے تھے۔

✿ ✿ ✿۔

ختم شدہ

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

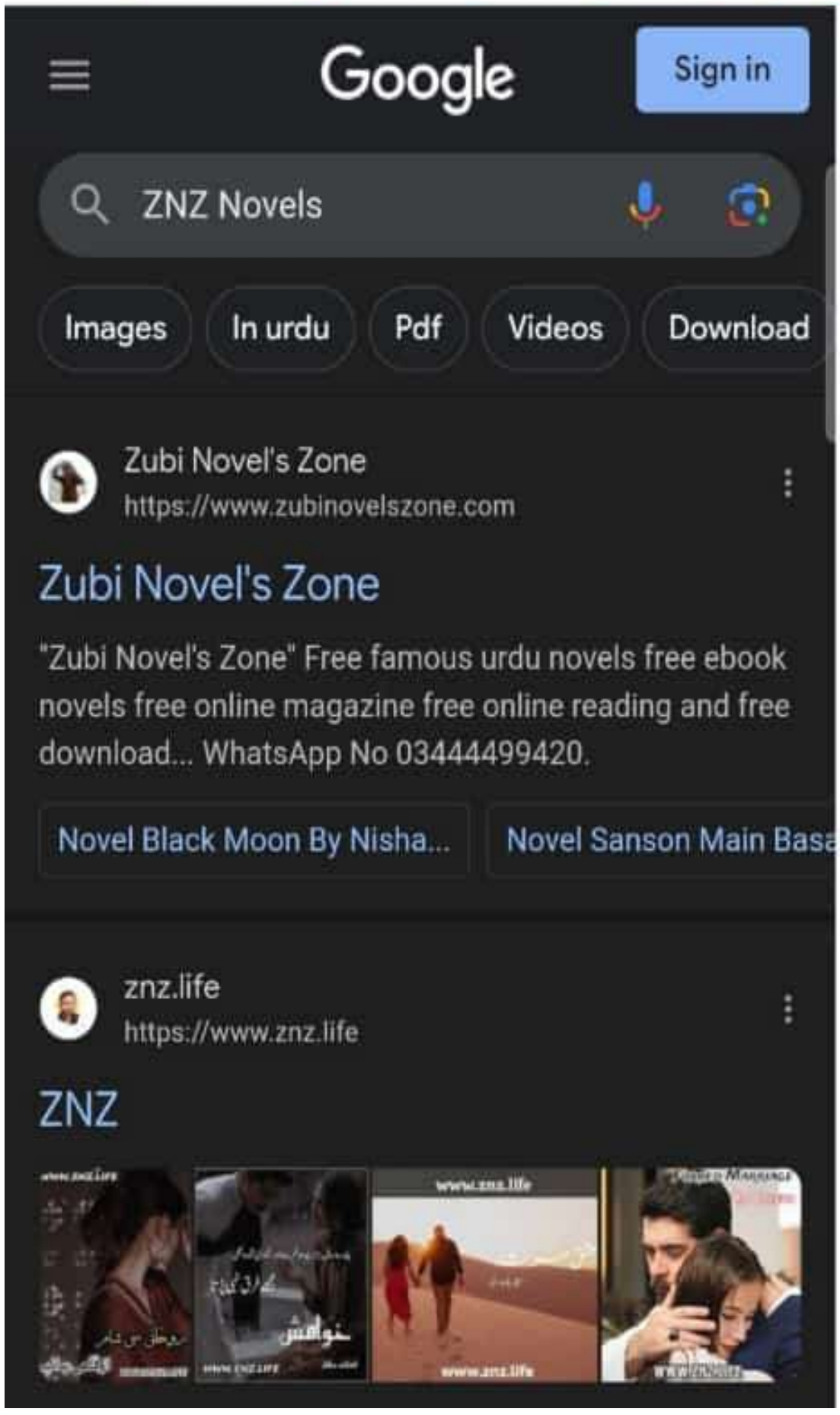


تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے گے جسکی سکرین شاٹ آپ سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی ایک سائٹ وزٹ کریں اور اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے بآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں

مذید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znz.life

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

**WhatsApp Channel Link**

Channel Join Now